حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ کے خطبات و بیانات سے علم و عمل اور حکمت و معرفت ... دین پر عمل اور اس کی حکیمانہ دعوت ... اسلاف کے حیرت انگیز واقعات کا خوبصورت حسین گلدستہ

جمع و ترتیب
محمد اسحق ملتانی
مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ ملتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240

بسم اللہ الرحمن الرحیم
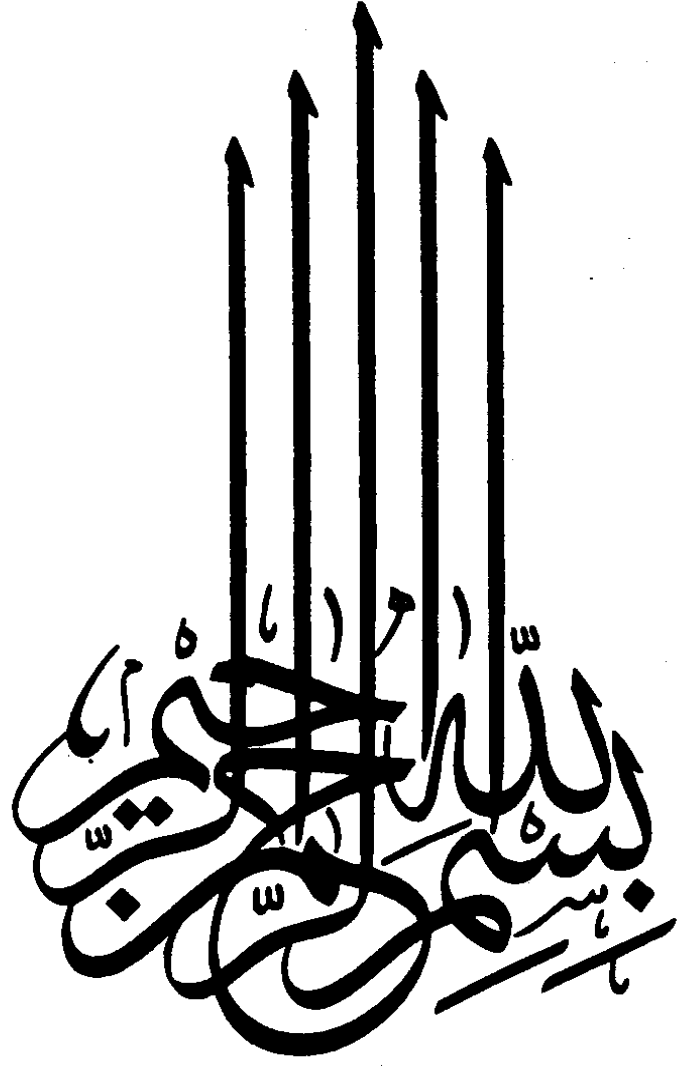
مولانا طارق جمیل مدظلہ کے
بکھرے موتی

مولانا طارق جمیل مدظلہ کے

مبلغین وخطباء اور عوام وخواص کیلئے ایک مستند ومبارک تحفہ

تبلیغی جماعت کے مرکزی رہنما اور عالم اسلام کے معروف مبلغ وخطیب حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ کے خطبات وبیانات سے علم وعمل اور حکمت ومعرفت ... دین پر عمل اور اس کی حکیمانہ دعوت ... اسلاف کے حیرت انگیز واقعات جیسے عنوانات پر بکھرے موتیوں کا خوبصورت حسین گلدستہ

جمع و ترتیب

محمد اسحٰق ملتانی

مدیر ماہنامہ "محاسن اسلام" ملتان

اِدارۂ تالیفاتِ اَشرفیہ

چوک فوارہ ملتان پاکستان

(0322-6180738, 061-4519240)

تاریخ اشاعت.................. ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ
ناشر.................ادارہ تالیفات اشرفیہ ملتان
طباعت..............سلامت اقبال پریس ملتان

قارئین سے گذارش

ادارہ کی حتی الامکان کوشش ہوتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔
الحمدللہ اس کام کیلئے ادارہ میں علماء کی ایک جماعت موجود رہتی ہے۔
پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو برائے مہربانی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں
تاکہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاکم اللہ

ملنے کے پتے

ادارہ تالیفات اشرفیہ.... چوک فوارہ.... ملتان

مکتبہ سید احمد شہید........اردو بازار......لاہور — دارالاشاعت........اُردو بازار..........کراچی
مکتبہ علمیہ..............اکوڑہ خٹک.......پشاور — مکتبہ رشیدیہ.......سرکی روڈ......کوئٹہ
اسلامی کتاب گھر.....خیابان سرسید.....راولپنڈی — مکتبہ دارالاخلاص....قصہ خوانی بازار......پشاور

ISLAMIC EDUCATIONAL TRUST U.K — 119-121- HALLIWELL ROAD
(ISLAMIC BOOKS CENTERE — BOLTON BLI 3NE. (U.K.)

عرض ناشر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اَلْحَمْدُلِلّٰہِ وَحْدَہٗ وَالصَّلَاۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَا نَبِیَّ بَعْدَہٗ

امابعد! دین کی خدمت کے تین نمایاں شعبے ہیں۔

تدریس... تصنیف اور تقریر۔

علماءحق نے ہر دور میں ان تینوں شعبوں میں گراں قدر خدمات انجام دی ہیں۔

مجدد وقت حکیم الامت حضرت تھانوی رحمہ اللہ نے اپنی خداداد صلاحیات کے پیش نظر کچھ عرصہ کان پور میں تدریس کی پھر خانقاہ امدادیہ تھانہ بھون تشریف لائے تو اپنے شیخ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی رحمہ اللہ کی دعاؤں اور توجہات سے جہاں تحریر کے میدان میں وقت کے کام سیوطی ثابت ہوئے اور دین کے ہر موضوع اور تمام اسلامی فنون پر گراں قدر تصانیف و تالیفات کا صدقہ جاریہ چھوڑ گئے وہاں تقریر کے میدان میں بھی وہ خدمات سرانجام دیں کہ نصف صدی گزرنے کے باوجود آج بھی آپ کے خطبات (جو تقریباً 350 مواعظ ہیں جو کہ 32 جلدوں پر محیط ادارہ کے طبع شدہ ہیں) ظاہر و باطن کی اصلاح کیلئے سریع التاثیر ہیں۔

موجودہ دور میں جن اہل علم حضرات کو میدان تقریر و خطابت میں نمایاں کردار ادا کرنے کی توفیق ملی ان میں عالمی مبلغ اسلام حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ کا نام محتاج تعارف نہیں... اللہ تعالیٰ نے جہاں آپ کی صحبت و مجالست کو انوار و برکات کا منبع بنایا ہے وہاں آپ کی

تقاریر بھی عالم اسلام میں عوام وخواص کے حلقہ میں نہایت مقبول ہیں اور بلا شبہ آپ کی تقاریر سے ہزاروں افراد کی زندگیاں سنت کے تابع ہو چکی ہیں اور زندگی کے ہر شعبے سے وہ حضرات بھی دین کے داعی بن چکے ہیں جن کی زندگی لہو ولعب اور فضولیات میں بسر ہو رہی تھی۔

زیر نظر کتاب مولانا موصوف کے مطبوعہ خطبات و بیانات سے بکھرے موتیوں کا انتخاب ہے جو مبلغین اور عوام وخواص کیلئے قابل مطالعہ ذخیرہ ہے جو مولانا موصوف کے علم وفضل اور اصلاح امت کے مبارک درد کی چاشنی لئے ہوئے اہم مضامین اور مستند واقعات کا مجموعہ ہیں۔

آج سے دو سال قبل ادارہ نے مولانا موصوف اور دیگر اکابر کے افادات پر مشتمل کتاب ''تبلیغی سبق'' شائع کی تھی جو کہ بحمد للہ بڑی مقبول ہوئی جس کا ہر سبق ایک صفحہ پر مشتمل ہے۔

اللہ تعالیٰ مولانا موصوف کو اپنے حفظ وامان میں رکھے اور ان کے علم وعمر کو مزید برکات سے نوازیں اور دین کی تبلیغ وترویج کے سلسلہ میں اللہ تعالیٰ نے ان کو جو درد عطا فرمایا ہے وہ کتاب ہذا سے استفادہ کرنے والے قارئین کو بھی نصیب ہو۔

اللہ تعالیٰ اس جدید کاوش کو شرف قبولیت سے نوازیں آمین۔

والسلام

محمد اسحٰق

ذیقعدہ ۱۴۳۴ھ

بمطابق ستمبر 2013ء

فہرست عنوانات

بسم اللہ الرحمن الرحیم
اللّٰھم
صل علی محمد وعلی آل محمد
کما صلیت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید
اللّٰھم
بارک علی محمد وعلی آل محمد
کما بارکت علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم
انک حمید مجید

اولاد کا والدین پر حق

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں

وَقَضٰی رَبُّکَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ وَبِالْوَالِدَیْنِ اِحْسَانًا

اے میرے بندو! اپنے والدین کے ساتھ احسان کرو... خدمت نہیں کہا احسان کہا... احسان... احسان... اب احسان کی بات کیا... کیا احسان ہم کیا کر سکتے ہیں...

حدیث: ایک شخص اپنی ماں کو کندھے پر بٹھا کر طواف کرا رہا ہے اور پھر اپنی ماں کی طرف دیکھ کر کہتا ہے اماں تیرا حق ادا ہو گیا کہ نہیں ہوا... تو حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما پاس سے گزرے تو فرمانے لگے کہ تو نے دو سال تک اپنی ماں کی چھاتی سے دودھ پیا ہے ابھی تو ایک گھونٹ کا بھی حق ادا نہیں کیا... دوسری روایت میں یوں ہے کہ بدو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور کہنے لگا یا رسول اللہ میں نے اپنی ماں کی یہ خدمت کی کیا میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا؟ کہا نہیں ابھی تو ایک گھونٹ دودھ کا بھی حق ادا نہیں کیا...

تیسری روایت میں یوں ہے کہ وہ آ کر کہتا ہے کہ میں نے اپنی ماں کا حق ادا کر دیا... تو فرمایا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہ تیری ماں نے تیری خاطر تھک تھک کے جو لاکھوں کروڑوں سانس لمبے لمبے تو ابھی اس میں سے ایک سانس کا بھی حق ادا نہیں کیا... دونوں طرف کا اللہ تعالیٰ نے نظام بنایا... ماں باپ کے لئے اپنا اولاد کے لئے اپنا...

وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا ط اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ
اگر تیرے ماں باپ بوڑھے ہو جائیں ان کے سامنے اُف بھی نہ کر...
اُف کا معنی ہماری زبان میں یہ ہو گا ناپسندیدگی کا اظہار... ناک چڑھانا... اور دوسری طرح یہ ہو گا اُہن اس کے کرنے پر بھی ساری نیکیاں برباد ہو جاتی ہیں...
وَّلَا تَنْهَرْ هُمَا خبردار! کوئی سخت بول نہ بول دینا...
وَقُلْ لَّهُمَا قَوْلًا كَرِيْمًا ان سے میٹھی بات کرنا...
وَاخْفِضْ لَهُمَا جَنَاحَ الذُّلِّ مِنَ الرَّحْمَةِ کیا تشبیہ دی ہے اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں ان کے سامنے ایسے ذلیل پڑ جاؤ جیسے پرندہ...
مثال... تشبیہ:۔ مولانا فرماتے ہیں من الرحمۃ کی مثال ایسے سمجھو کہ جب ہم کالج میں پڑھا کرتے تھے تو شکار کے لئے جایا کرتے تھے تو زراعت وغیرہ زیادہ نہیں ہوتی تھی اور جنگل زیادہ ہوا کرتے تھے تو ویسے بھی ہمارا گاؤں راوی کے کنارے ہوا کرتا تھا تو جب ہم لاہور سے آتے تھے تو اپنا راشن لے کر کئی کئی دن جنگل میں چلے جاتے اور وہاں جا کر نوکروں کے ساتھ اور خیموں کو لے کر آٹھ آٹھ دن جنگل میں پڑے رہتے تو سارا دن شکار کھیلنا شام کو ستر اسی تیتر مار کر وہی کھانے وہی پکانے تو جب تیتر کو شرہ لگتا تھا تو ایسے گر جاتا تھا تو بے بس نظروں سے دیکھ رہا ہوتا اور اسکے پر پھیل جاتے ٹانگیں ادھر گردن اُدھر آنکھیں باہر نکلی ہوتیں یہ ہے جناح الذل جیسے زخمی پرندہ شکاری کے آگے بے بس ہو کے گرتا ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے تم بے بسی سے نہ گرو... من الرحمۃ تم محبت سے گرو... اپنے ماں باپ کے سامنے... وہ تیتر کے بس میں ہو تو اڑ جائے نہ چکور کے بس میں ہو اڑ جائے اللہ نے کہا نہیں نہیں یہ تو بے بسی سے گرتا ہے اور گردن بڑی کر کے کہتا ہے پھیر چھری اب تیرے بس میں ہوں...
اور بندے کو کیا کہا من الرحمۃ تم ماں باپ کے آگے محبت کی وجہ سے ذلیل ہو جاؤ اور اپنے پر پھیلا دو... دیکھو ہے تو خدمت لیکن کتنی پیاری تشبیہ ہے...
ایک اور مثال:۔ آگے دیکھو ہد ہد کو جب پتہ چلا میری غیر حاضری لگ گئی تو پرندوں نے کہا

آج تیری خیر کوئی نہیں آج تیری ٹھوکائی ہوگی... کہنے لگا اچھا کیوں؟ تو آج بغیر اجازت کے کیوں گیا؟ تو اس کو جب پتہ چلا کہ میری غیر حاضری لگی ہے تو سزا تو ضرور ملے گی... کوئی نہ کوئی... تو وہ اڑتا ہوا آیا اور سلیمان علیہ السلام کے سامنے گرا... گردن بڑی کرلی پر پھیلا دیئے ٹانگیں ایک طرف کردیں تو بے بس ہو کے دیکھنے لگا... اور ایسی ذلت کی شکل اختیار کی سلیمان علیہ السلام کا سارا غصہ ہی ختم ہو گیا...

تو ایسی چیز میرا رب کہہ رہا ہے اپنے ماں باپ کے سامنے یوں بیٹھ جاؤ جیسے پرندہ شکاری کے سامنے گر کے کہتا ہے پھیر چھری خیر اس کے ساتھ یہ نہیں آگے کیا کرو...

وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا اپنے ماں باپ کے لئے دعائیں کرو کہ یا اللہ ان پر کرم کردے جیسے انہوں نے مجھے بچپن میں پالا... (ص ۵۶)

سفیان ثوری کا اولاد کے ساتھ سلوک

سفیان ثوری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے تھے کہ میرا بیٹا سعید اگر مجھے آواز مارے اور میں نفل پڑھ رہا ہوں تو میں اس کی خاطر نفل نماز توڑ دیتا ہوں کیونکہ یہ قریب کرنے کا ذریعہ ہے... تربیت کے لئے ضروری ہے کہ ماں باپ میں الفت ہو اور محبت ہو... صرف حکم کی لائن نہ ہو... اگر صرف حکم کی لائن ہوگی تو اولاد ماں باپ سے دور ہوگی... ماں باپ کے حکم ان کے لئے مصیبت نظر آئیں گے مشقت نظر آئیں گے... اولاد کو پیار اور محبت اتنا دیا جائے کہ وہ ماں باپ کی طرف کھنچے چلے آئیں ورنہ ان کے دل دوستوں کی طرف چلے جائیں گے... ماں باپ سے دور ہو جائیں گے... بعض باپ ایسے بھی ہوتے ہیں اب یہ چیزیں نہ کوئی سناتا ہے نہ پڑھتا ہے نہ کوئی بتاتا ہے... اخلاق کا باب ویسے بھی چوتھے نمبر پر ہے (ص ۵۳)

تربیت اولاد

ایک عورت آئی کہنے لگی یا رسول اللہ میری شادی ہونے والی ہے میرے خاوند کا میرے اوپر کیا حق ہے؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا تیرا خاوند سر سے لے کر پاؤں تک زخمی

ہو... ان زخموں میں پیپ پڑ چکا ہو اور تو زبان سے چاٹ چاٹ کے صاف کرے پھر بھی تو نے اپنے خاوند کا حق ادا نہیں کیا... ایک اونٹ نے آ کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سجدہ کیا تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا یا رسول اللہ یہ اونٹ آ کر آپ کو سجدہ کر رہا ہے... کہا ہم نہ آپ کو سجدہ کریں... کہا نہیں نہیں نہیں... سجدہ میری شریعت میں اللہ کے سوا کسی کو نہیں ہے... ہاں! اگر میں سجدہ کا حکم کرتا اللہ کے سوا تو عورت سے کہتا کہ اپنے خاوند کو سجدہ کر... تو دونوں اطراف کو اعتدال میں رکھا کہ وہ اس کا حق پہچانے اور وہ اس کا حق پہچانے اولاد کو اپنی جگہ اعتدال میں رکھا کیوں؟

دنیا کے معمولی امتحان میں کیفیت

میرا فزکس کا پیپر تھا میٹرک کا... میں ساری رات پڑھتا رہا تو مشکل سے کوئی گھنٹہ سویا ہوں گا... تو صبح اُٹھ کے پرچہ دینے چلے گئے ساری رات کا جاگا ہوا اور تھکاوٹ تو جب پرچہ سامنے آیا تو سب بھول گیا... ایک لفظ بھی یاد نہ رہا... اب اس بات کو کافی عرصہ گزر گیا ہے تو اس وقت میری جو کیفیت تھی میرے روئیں روئیں سے پسینہ پھوٹنے لگا اب اگر فیل بھی ہو جاتا تو کیا تھا... لیکن اس کے باوجود ٹھنڈے پسینے اور میرا سارا وجود برف ہو گیا اور میں نے قلم رکھ دیا پرچہ رکھ دیا پیپر رکھ دیا... اور ایسے آدھا گھنٹہ میں گم سم کیا بنے کیا بنے... فیل ہو جاتا تو کیا ہو جاتا؟ کونسا میرا رزق بند ہو جاتا تھا یا میرے پیچھے کوئی سولی تھی جو میں نے لٹک جانا تھا لیکن ایک چھوٹے سے پرچے کے سوالات میری آنکھوں سے گم ہوئے... میرے ذہن سے غائب ہوئے لیکن آج سے کوئی تقریباً ۳۶ سال پہلے کی کیفیت کو میں آج بھی محسوس کرتا ہوں... (ص ۷۳)

بوڑھے والدین کی خدمت

کلاب بن امیہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے دور میں جہاد میں نکل گئے... ماں باپ کو بتایا ہی نہیں اور ماں باپ دونوں بوڑھے اور امیہ رضی اللہ عنہ شاعر تھے بڑے تو جب ان کو پتہ چلا کہ میرا بیٹا یوں ہی چلا گیا نہ پوچھا نہ بتایا تو ان کو بڑا رنج ہوا تو انہوں نے شعر کہے ...

اذا جاء ت الحمامة ساق حر　　　　علی بیضاتها دعوی کلابا

ترکت اباک مرعشۃً یداہ و امک لا تصیغ لھا شراباً

یہ دو شعر پڑھے کیا کہا: جب کبوتر کی مادہ اپنے نر کو بلاتی ہے مدد کے لئے... جب کبوتری انڈے دیتی ہے تو جب اس نے کہیں جانا ہوتا ہے تو اپنے نر کو بلاتی ہے پھر وہ آتا ہے تو پھر وہ انڈوں پر بیٹھتا ہے پھر وہ کبوتری چلی جاتی ہے... پھر وہ واپس آتی ہے تو نر آزاد ہو جاتا ہے تو یہ ایک استعارہ ہے شدید حاجت مندی پر یہ کہا جاتا ہے تو انہوں نے اس کو یہاں استعمال کیا کہ جب کبوتری بے بس ہو کر اپنے ساتھی کو مدد کے لئے بلاتی ہے تو پھر ہمیں کس حال میں چھوڑ کر چلا گیا کہ تیرے باپ کے تو ہاتھ کانپتے ہیں اور تیری ماں کا لقمہ ہی نیچے نہیں جا رہا...

یہ شعر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو پہنچ گئے کہ امیہ رضی اللہ عنہ یہ کہہ رہے ہیں تو انہوں نے پتہ کروایا کہ کلاب بن امیہ کس لشکر میں ہے تو پتہ چلا کہ فلاں میں ہے... واپس بلایا جائے... واپس پہنچے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں تشریف فرما تھے کھڑے ہوئے کوڑا اٹھایا اور مار مار ماران کے سر سے خون کے نالے بہا دیئے... سارا چہرا ان کا خون سے تر ہو گیا... اَجھادٌ بعد و الدیک... ایسے بوڑھے ماں باپ کو چھوڑ کر کون سے جہاد پر گئے تھے تم... پھر فرمایا کہ جب تک اس کے ماں باپ زندہ ہیں اس کا مدینے سے نکلنا بند ہے... زندہ ہیں تو بھئی قدر کرو چلے گئے ہیں تو بھئی ایصال ثواب کرو اولاد کا جو ثواب پہنچانا ہے تو اس جیسی تو چیز کوئی نہیں... (ص ۴۰۲)

اولاد کی تربیت ضروری کیوں؟

ایک بات بہت ضروری ہے کہ بیٹیوں نے پرائے گھر جانا ہوتا ہے اور بیٹوں کے گھر میں پرائی بیٹی نے آنا ہوتا ہے... اپنے بچوں کو اخلاق ضرور سکھائے جائیں اور معاف کرنا سکھایا جائے... لوگ بڑے ارمانوں سے اپنی بچیوں کو پالتے ہیں اپنے ہاتھوں سے ڈولی میں بٹھاتے ہیں اپنے کندھوں پہ اُٹھا کر اور سسرال کے گھر چھوڑ کے آجاتے ہیں اخلاق کے نہ ہونے کی وجہ سے گھروں میں ایسے آگ لگ جاتی ہے... جاتے ہی لڑکیاں کہتی ہیں ماں باپ سے تو وکھرا ہو جا تو میرا اور میں تیرے لئے اب ماں باپ سے کوئی واسطہ نہیں اور بعض ایسے نادان ہوتے ہیں کہ جن ماں باپ نے پالا پوسا پیٹ سے نکالا بیس برس

گھر میں پروان چڑھایا اور اس کو زندگی کی ساری ضرورتیں دے کر بھیجا سسرال والے ایسے ظالم ہوتے ہیں نہ ماں کے ساتھ مل سکتی ہے نہ باپ کے ساتھ مل سکتی ہے وہ اپنے میکے جا ہی نہیں سکتی... یہ دونوں طرف سے ظلم ہو رہے ہیں چونکہ نہ ہم نے خود دین سیکھا ہے نہ دین کی حدود کو سیکھا ہے... بیوی کی کیا حد ہے خاوند کی کیا حد ہے ساس کی کتنی حدود بنتی ہیں... سسرال پر کتنی حدود ہیں... یہ چونکہ سیکھا ہوا نہیں ہے تو شادی کے بعد بھی زندگیاں پریشان ہو جاتی ہیں...

سامنے سڑک پر ایک ہزار گاڑیاں گزر رہی ہوں لیکن اپنی اپنی لائن میں جا رہی ہیں تو ٹریفک بلاک نہیں ہوگی... اگر دس گاڑیاں ہوں اور ایک دوسرے کی لائین میں پھنس جائیں تو ساری ٹریفک بلاک ہو جائے گی... خاوند اپنی حد میں ہو بیوی اپنی حد میں ہو ساس اپنی حد میں ہو سسر اپنی حد میں ہو تو کوئی لڑائی نہیں ہو سکتی... لیکن یہاں تو مصیبت یہ ہے پالی پوسی بیٹی آتی ہے اسے سارے گھر کی خدمت پہ لگا دیا جاتا ہے حالانکہ شرعاً صرف اس کے ذمے خاوند کی خدمت ہے... اگر خاوند کے ماں باپ کی خدمت کرتی ہے تو یہ اس کا احسان ہے اس کا فرض کوئی نہیں... لیکن اسی پر اس کو ذلیل وخوار کیا جا رہا ہوتا ہے کہ تو میری ماں کی خدمت نہیں کرتی تو میرے باپ کی خدمت نہیں کرتی تو میری بہنوں کا ساتھ نہیں دیتی تو میری چاچی کا ساتھ نہیں دیتی کسی سے لڑ کے آ جائے تو کہتا ہے خبردار تو نے ان کے گھر نہیں جانا بیوی کی کہیں لڑائی ہو جائے تو خاوند کو کہتی ہے خبردار ان کے گھر نہیں جانا میں لڑ کے آ گئی ہوں...

جانبین میں ہلاکت ہے... کیونکہ نہ ہم نے بچیوں کو دین سکھایا نہ بچوں کو دین سکھایا... لہٰذا وہ ایسی بے اعتدالی ہے کہ شادی کے بعد غم اور بڑھ جاتے ہیں... پریشانیاں اور بڑھ جاتی ہیں... اس لئے میں کہہ رہا ہوں کہ بچیوں کو اخلاق ضرور سکھائیں... بیٹیوں کو درگزر کرنا اور چپ رہنا سکھائیں اور بیٹوں کو عالی ظرفی اور حوصلہ بڑا سکھائیں اچھے اخلاق سکھائیں شادی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ حکمران بن گیا ہے ماں باپ سے بھی ملنے نہ دے اور رخصتی کا مطلب یہ نہیں کہ وہ خاوند کی وراثت بن گئی ہے وہ ماں باپ کی خدمت بھی نہ کرنے دے یہ ساری چیزیں سیکھنے سے آتی ہیں...

بھائیو بہنو! کیا کیا سنائیں اور کیا کیا سنو گے کس چیز پہ روئیں اور کہاں سے اتنے آنسو

لائیں... چونکہ ہم نے حضرت محمد پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی پیاری زندگی کو سیکھا ہوا نہیں ہے... اس لئے یہ ساری پریشانیاں ہیں...

بہرحال بچیوں کو اخلاق کا زیور دو اگر اس کو اخلاق کا زیور نہیں دیا.. باقی سب کچھ دے دیا... کہتے ہیں ہم نے سب کچھ بتادیا..بس اب شادی کرنی ہے...میں پوچھا کرتا ہوں کہ اخلاق بھی دے دیئے... اخلاق کا زیور بھی دے دیا..اخلاق کا زیور نہیں دیا تو کچھ بھی نہیں دیا...خالی ہاتھ جارہی ہے...وہ کہتا ہے میرا بیٹا ڈاکٹر بن گیا ہے میں نے اس کی شادی کرنی ہے انجینئر بن گیا ہے میں نے اس کی شادی کرنی ہے تاجر بن گیا ہے میں نے اس کی شادی کرنی ہے تاجر تو بن گیا ہے انسان بھی بنایا ہے کہ نہیں بنایا... ڈاکٹر تو بنادیا..انسان بھی بنایا کہ نہیں بنایا..انجینئر تو بنادیا اس کو انسان بھی بنادیا کہ نہیں بنایا کہ کسی نے اپنے جگر کا ٹکڑا کاٹ کے اس کے حوالے کیا ہے کیا اس سے انسان بن کے چل سکے گا کہ نہیں چل سکے گا اتنا سکھایا کہ نہیں سکھایا..اگر اخلاق نہیں سکھائے تو شادیاں نوحے میں بدل جاتی ہیں...

آج کی نسل پر ظلم

والدین کیلئے اولاد ایک خدائی تحفہ اور نعمت ہے جس کی تعلیم و تربیت اور پرورش سے جہاں والدین کو دلی سکون وراحت ہوتی ہے وہاں قدم قدم پر اجر و ثواب لکھا جاتا ہے...آج ہم اپنی اولاد کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں اور ان کے روشن مستقبل کیلئے کیا کچھ نہیں کر رہے...لیکن ان کی دینی تربیت کا گراف آٹے میں نمک کے برابر بھی نہیں... ہمارے تمام احساسات اور جملہ توجہات اسی حد تک ہیں کہ بچے کی اعلیٰ تعلیم مکمل ہو پھر اچھی جگہ نوکری ملے پھر امیر کبیر گھرانے میں شادی ہو جائے تو اولاد کا حق ادا ہو گیا...گویا ساری زندگی کی کارگزاری یہی ہے بقول اکبر الہ آبادی

کیا کہیں احباب کیا کارہائے نمایاں کر گئے　　بی اے کیا..نوکر ہوئے..پنشن ملی اور مر گئے

میرے بھائیو اور بہنو! یہ جو تبلیغ کا کام ہو رہا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے... یہ پرانا سبق یاد کرانے کی محنت ہے کہ ہم نے مسلمان بننا سیکھا ہی نہیں... ڈاکٹر بننا سیکھا...انجینئر بننا سیکھا... کپڑے خریدنا سیکھا... زیور بنوانا سیکھا... گھر بنانا سیکھا لیکن مسلمان بننا نہیں سیکھا تو ہر مرد و

عورت مسلمان بن کے زندگی گزارے... کب سیکھا ہے؟ کس نے سیکھا ہے؟ سکول میں سیکھا؟
ماں باپ کو فکر ہے کہ اس کی پڑھائی اچھی ہو جائے... سکول والوں کو یہ فکر ہے کہ یہ پاس ہو جائے... باپ کو فکر ہے کہ میری دکان چل جائے...

ماں کو فکر ہے کہ گھر کی صفائی ہوتی رہے کچن صاف رہے... کپڑے صاف رہیں... فلاں کی شادی فلاں کا یہ ڈنر... فلاں کو وہ ڈنر... نہ ماں کو غم ہے کہ میرے بیٹے کی زندگی مسلمان بن کر گزرے... نہ باپ کو فکر ہے کہ میرے بیٹے کی زندگی مسلمان بن کر گزرے... یہی سلسلہ چلا آرہا ہے... تو کس نے ہمیں بتایا ہے کہ مسلمان بن کے زندگی گزارو... آج کی نسل پر یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ انہیں مسلمان بن کر زندگی گزارنے کو بتانے والا ہی کوئی نہیں...

والدین کا فرض... صرف یہی نہیں کہ یہ کہہ دیا کہ اچھا بیٹا نیک بنو... کہا جی ہم نے بچے کو قرآن پڑھا دیا ہے... اچھا بھائی! قرآن پڑھنے سے اس کے اندر اتر گیا؟ زندگی سکھانی پڑے گی... مسلمان بنا سکھانا پڑے گا... ہماری ساری ترغیبیں اسی وقت چلتی ہیں کہ یہ بن جاؤ... وہ بن جاؤ... میرے والد صاحب رحمہ اللہ مجھے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے... مجھے تقریباً ہر تیسرے چوتھے دن لیکچر ملتا تھا... ہمارے علاقے میں ایک غریب سا گھرانہ تھا... اس کا ایک لڑکا ڈاکٹر بن گیا پھر بڑے پیسے کمائے... بڑی اس کی واہ واہ ہوگئی... مجھے ہمیشہ اس کی مثال دیتے... دیکھتے نہیں وہ کتنا غریب تھا اور اس کا بیٹا ڈاکٹر بن گیا تو ڈاکٹر بنے گا تیری بھی ایسی عزت بنے گی...

آج ہر ماں باپ یہی سبق اپنی اولاد کو دے رہا ہے... کبھی کسی ماں باپ نے بٹھایا ہے بیٹا! تجھے مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے اس کیلئے تیاری کر لے اور تجھے تقویٰ کام دے گا... تجھے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے... ہم چاہتے ہیں اپنے پیچھے صدقہ جاریہ چھوڑ کے جائیں... ہمارے بعد تم ہمارے لئے دعا کرنے والے بنو... کچھ نفع پہنچانے والے بنو... تمہاری ڈاکٹری تو قبر میں ہمارے کام نہیں آئے گی... تمہارا ذکر اور تلاوت اور قرآن ہماری قبر میں ہمارے کام آئے گا... تو ہم مسلمان بن کر زندگی گزارنا سیکھیں... تبلیغ وہ محنت ہے جس میں مسلمانوں والی زندگی سیکھنے کی مشق کی جارہی ہے...

اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد کی نیک تربیت کی توفیق عطا فرمائے آمین... (ماہنامہ محاسن اسلام جولائی 2008ء)

صحابیہ کی شدت محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے وصال کے بعد ایک عورت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور بولی کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر کی زیارت کرا دیں... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے جو حجرہ کھولا تو قبر سے لپٹ گئی اور روتے روتے جان نکل گئی... عورت کا ایمان تھا کہ قبر کو دیکھ کر برداشت نہیں ہوا اور جان چلی گئی... (اصلاحی واقعات ص ۱۱۷)

بچوں کی تربیت کا منفرد انداز

جرمنی میں ہمارے دوست ہیں... ان کی بیوی ہے... نومسلم یونانی لڑکی... یونانی بڑے پکے عیسائی ہوتے ہیں... وہ اس کی دعوت سے مسلمان ہوئی... پھر دونوں میں شادی ہوگئی... میں جرمنی گیا تھا دو سال پہلے... وہ بتانے لگے چار سال کا میرا بچہ... چار سال بھی کوئی ہوتی ہے بچے کی... ننگ دھڑک بھاگ رہے ہوتے ہیں... کوئی عورت باہر سے آجائے تو وہ بھاگ کے کمرے میں چلا جاتا ہے کہ عورت آگئی میں نے پردہ کرنا ہے... چار سال کے بچے کا اس ماں نے ایسا ذہن بنا دیا ہے... پھر اگر اس کے بیٹے شرارت کریں تو ہم کہتے ہیں تیری پٹائی کریں گے... تجھے مرغا بنا دیں گے... تجھے چھتر پھیر دیں گے اور اپنے بچوں کو اس نے کیا تربیت دی ہے... میں حیران ہوں کہ میں نے تو آج تک کوئی ایسی مسلمان نہیں دیکھی... وہ ان کو ڈراتی ہے ارے اگر تم نے شرارت کی تو میں تمہیں ڈاکٹر بنا دوں گی تو وہ روتے بیٹھ جاتے ہیں... ہمیں عالم بنانا... ہمیں ڈاکٹر نہ بنانا... ارے تم باز نہیں آؤ گے تو تمہیں انجینئر بنا دوں گی... وہ کہتے ہیں نہیں نہیں ہمیں معاف کردو... ہم نے عالم بننا ہے... ہم نے انجینئر نہیں بننا... ادھر ہمارے ماں باپ کہتے ہیں تجھے ڈاکٹر بنائیں گے تو بڑا آدمی بن جائے گا... تجھے انجینئر بنائیں گے تو بڑا آدمی بن جائے گا... ایک ماں اپنے بچے کے اندر دین کی اتنی عظمت پیدا کرسکتی ہے... ایک ماں اپنے بچے کو دین پر اتنا اونچا لے جاسکتی ہے... (ماہنامہ محاسن اسلام مئی 2008ء)

والدین کی نافرمانی آدمی کیلئے کس قدر مہلک ہے؟

احادیث مبارکہ میں قیامت اور شرور وفتن کے دور کی جو علامات ذکر کی گئی ہیں ان میں سے ایک یہ بھی ہے آدمی دوست کو قریب کرے گا اور والدین کو ناراض کرے گا... والدین کی نافرمانی کیلئے حدیث میں عقوق کا لفظ فرمایا گیا ہے معصیۃ کا لفظ استعمال نہیں فرمایا گیا... یہ لفظ اللہ ورسول کے حق میں فرمایا گیا مَنْ یَّعْصِ اللّٰہَ وَرَسُوْلَہ... جبکہ والدین کی نافرمانی کیلئے لفظ عقوق فرمایا گیا... عق کا اصلی مطلب کسی چیز کے اتنے ٹکڑے ٹکڑے کر دینا کہ وہ دوبارہ جڑ نہ سکے... جیسے کاغذ کے اتنے ٹکڑے کر دیئے جائیں کہ اسے دوبارہ جوڑا نہ جاسکے یہ عق ہے...

تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لفظ سے ہمیں سمجھایا کہ والدین کا نافرمان دین و دنیا دونوں کو پھاڑ کر پھینک دیتا ہے... نہ اس بدبخت کا دین سلامت نہ اس کی دنیا سلامت رہتی ہے... نہ زمین وآسمان اسے پناہ دیں گے نہ رب العالمین اس پر نظر عنایت فرمائیں گے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا جس نے ماں باپ کی نافرمانی کی اس پر اللہ اور اس کے فرشتوں کی لعنت... زمین وآسمان کی لعنت... نہ اس کی نماز قبول ہے نہ روزہ نہ صدقہ قبول ہوتا ہے... (ماہنامہ محاسن اسلام اپریل 2011ء)

نئی نسل پر ظلم

میرے بھائیو! یہ جو تبلیغ کا کام ہو رہا ہے یہ کوئی نئی چیز نہیں ہے یہ پرانا سبق یاد کرانے کی محنت ہے کہ ہم نے مسلمان بننا سیکھا ہی نہیں...

ڈاکٹر بننا سیکھا... انجینئر بننا سیکھا... کپڑے خریدنا سیکھا... زیور بنوانا سیکھا... گھر بنانا سیکھا مسلمان بننا نہیں سیکھا ہر مرد وعورت مسلمان بن کے زندگی گزارے...

کب سیکھا ہے؟ کس نے سیکھا ہے؟ سکول میں سیکھا؟

ماں باپ کو فکر ہے کہ بچوں کی پڑھائی اچھی ہو جائے... سکول والوں کو یہ فکر ہے کہ یہ پاس ہو جائے... باپ کو فکر ہے کہ میری دکان چل جائے...

ماں کو فکر ہے کہ گھر کی صفائی ہوتی رہے...کچن صاف رہے...کپڑے صاف رہیں
فلاں کی شادی...فلاں کا یہ ڈنر...فلاں کو وہ ڈنر
نہ ماں کو غم ہے کہ میرے بیٹے کی زندگی مسلمان بن کر گزرے نہ باپ کو فکر ہے کہ میرے بیٹے کی زندگی مسلمان بن کے گزرے...یہی سلسلہ چلا آرہا ہے تو کس نے ہمیں بتایا ہے کہ مسلمان بن کے زندگی گزاردو...آج کی نسل پر یہ بہت بڑا ظلم ہے کہ انہیں مسلمان بن کر زندگی گزارنے کو بتانے والا ہی کوئی نہیں...(ماہنامہ محاسن اسلام جون 2007ء)

والدین کا فرض

زیادہ سے زیادہ یہ کہہ دیا کہ اچھا بیٹا نیک بنو...کہا جی ہم نے بچے کو قرآن پڑھایا ہے...اچھا بھائی! قرآن پڑھنے سے اس کے اندر اُتر گیا؟ زندگی سکھانی پڑے گی...مسلمان بننا سکھانا پڑے گا...ہماری ساری ترغیبیں اسی وقت چلتی ہیں کہ یہ بن جاؤ...وہ بن جاؤ...میرے والد صاحب مرحوم مجھے ڈاکٹر بنانا چاہتے تھے...مجھے تقریباً ہر تیسرے چوتھے دن لیکچر ملتا تھا...ہمارے علاقے میں ایک غریب سا گھرانا تھا...اس کا ایک لڑکا ڈاکٹر بن گیا...پھر بڑے پیسے کمائے...بڑی اس کی واہ واہ ہوگئی...مجھے ہمیشہ اس کی مثال دیتے...دیکھتے نہیں وہ کتنا غریب تھا اور اس کا بیٹا ڈاکٹر بن گیا اور وہ کتنا یہ ہو گیا وہ ہو گیا تو ڈاکٹر بنے گا تیری بھی ایسی عزت بنے گی...
آج ہر ماں باپ یہی سبق اپنی اولاد کو دے رہا ہے...کبھی کسی ماں باپ نے بتایا ہے بیٹا! تجھے مرنا ہے اور قبر میں جانا ہے اس کے لیے تیاری کرلے اور تجھے تقویٰ کام دے گا...تجھے اللہ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے...ہم چاہتے ہیں اپنے پیچھے صدقہ جاریہ چھوڑ کے جائیں...ہمارے بعد تم ہمارے لیے دعا کرنے والے بنو...کچھ نفع پہنچانے والے بنو...تمہاری ڈاکٹری تو قبر میں ہمارے کام نہیں آئے گی...تمہارا ذکر اور تلاوت اور قرآن ہماری قبر میں ہمارے کام آئے گا تو ہم مسلمان بننا سیکھ رہے ہیں...یہ باہر سے آئی ہوئی چیز نہیں ہم نے مسلمان بننا سیکھا نہیں ہم مسلمان بن کر زندگی گزارنا سیکھیں...(ماہنامہ محاسن اسلام جون 2007ء)

دھرتی کا پاک ہونا اٹل

میرے بھائیو! دیکھو جہاں ٹی وی گیا وہاں گھر گھر کنجری ناچی... کہاں قرآن کے نغمے گونجتے تھے کہاں اب موسیقیاں... یہ سارا نظام اللہ توڑے گا... سلیقہ مند عورتیں سب سے پہلے اٹھتے ہی گھر کی صفائی کرواتی ہیں جو مال دار ہیں ان کے گھروں میں دو دو تین تین نوکرانیاں لگی ہوتی ہیں... جو گنجائش نہیں رکھتیں وہ خود جھاڑو لے کر اپنا گھر صاف کرتی ہیں کیا ہوا بھئی کیوں صاف کر رہی ہیں اچھا نہیں لگ رہا... گندا لگ رہا ہے... وہ اپنے گھر کو صاف رکھتی ہیں... یہ دھرتی اللہ کا آنگن ہے... اللہ اسے ایسے ہی گندا رکھے گا؟ یہ دھرتی اللہ کا صحن ہے... کب تک وہ رب زنا برداشت کرے گا... کب تک بے پردگی دیکھے گا کب تک موسیقی کی محفلیں دیکھے گا... کب تک سود کے بینک دیکھے گا... اور کب تک ظلم و ستم دیکھے گا اور کب تک یہاں فحاشی و عریانی دیکھے گا... اور کب تک لڑکیوں لڑکوں کو ناچتے دیکھے گا...

میرے اللہ کی قسم! اس نظام نے ٹوٹنا ہے... اگر ہم نے توبہ کر لی تو ہم بچ جائیں گے اور اگر توبہ نہ کی تو اسی بہاؤ میں ہم بہتے چلے جائیں گے... یہ ساری دنیا خوفناک دھانے پر آئی ہوئی ہے... خطرناک دھانے پر آئی ہوئی ہے... چونکہ اللہ کفر کو برداشت کرتا ہے بت پرستی کو برداشت کرتا ہے شرک کو چلنے دیتا ہے بے حیائی کو اللہ کی غیرت گوارا نہیں کرتی اسے اللہ نے ضرور توڑنا ہے یہ زمین اگر اللہ نے سجائی ہے آسمان کی چھت اگر اللہ نے تانی ہے... ہوائیں اگر اللہ کے حکم سے آئی ہیں... سورج اگر اللہ کے حکم سے چمکتا ہے... رات اگر اللہ کے امر سے آتی ہے... دن اگر اللہ کے امر سے آتا ہے تو یہ دھرتی ایک دن اللہ کے امر سے ضرور دھوئی جائے گی یہ اس طرح گندی نہیں رہ سکتی... ہم یہ شور مچا رہے ہیں اللہ کے واسطے توبہ کرو... توبہ کرو... ساری اس غلط زندگی سے ہٹو ہٹو آگے آگ ہے آگے خوفناک گھاٹیاں ہیں ہم جو ساری دنیا کے لوگوں کے سامنے ہاتھ جوڑ رہے ہیں او بھائیو! توبہ کروارے بہنو! توبہ کرو... یہ زندگی تباہی ہے اللہ کے واسطے آنکھیں کھولو... نمونہ آج کے معاشرے کو نہ بناؤ آج کی عورت کو نمونہ نہ بناؤ... (ص ۸۴)

عورت کا اہم فریضہ

ابراہیم علیہ السلام جب چھوڑ کے گئے اسماعیل علیہ السلام کو تو وہ چند مہینے کے تھے...ان کو پتہ بھی نہیں تھا میری ماں کیا میرا باپ کیا ہے...ایک سال کے بعد ملنے آئے تو ایک سال کے بچے کو پتہ ہی نہیں ہوتا میری ماں کون میرا باپ کون...کچھ تھوڑا بہت پتہ چل جاتا ہے...پھر اس کے بعد جب آئے ہیں چھ برس کے بعد تقریباً کوئی آج تک کسی کتاب میں ملا نہیں کہ ذبح کرنے کب آئے لیکن قرآن کی جو آیت ہے **فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْیَ** جب وہ دوڑنے لگے تو اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ پانچ چھ یا آٹھ سال کے ہوں گے تو چھ سات سال کے بعد آئے کہ مجھے اس کو ذبح کرنا ہے...چھری بغل میں دبائے منیٰ میں لے چلے...اب کہنے لگے بیٹا میں نے تو تجھے ذبح کرنا ہے تیرا کیا خیال ہے...اللہ کا حکم ہے...اس بچے کو باپ کی صحبت حاصل نہیں ہے...خلیل اللہ کی صحبت اس کو حاصل نہیں...اسے صرف ماں کی صحبت حاصل ہے...چھ برس آٹھ برس کے بچے کو ماں نے اتنے بڑے مقام پہ پہنچا دیا کہ اس نے کہا **افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ** اے میرے باپ فوراً کر جو کہا گیا اسی طرح کر **مَا تُؤْمَرُ** جیسے کہا گیا ہے ویسے ہی کر...

سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ تو دیکھ لے گا میرے منہ سے اُف بھی نہ نکلے گی (لایعنی کاموں میں پڑ گئے) یہ کام ہے ہماری عورتوں کے ذمے اور یہ کرتی نہیں (یہ کرو)...آج کل کے ماں باپ کی آنکھ ہی گیارہ بجے کھلتی ہے...دو بجے سوتے ہیں گیارہ بجے اٹھتے ہیں...تو بچے گئے سکول...میاں بیوی سوئے ہوئے پھر جب بچوں کے آنے کا ٹائم ہوا تو میاں کام پہ چلے گئے اور مائیں کھانا پکانے پہ لگ گئیں...پھر اس سے فارغ ہوئے تو ٹیوشن والے نے پکڑ لیا...وہ ٹیوشن میں لگ گئے...شام ٹیوشن میں ہوگئی پھر اس کے بعد ٹی وی کھل گیا...انٹرنیٹ...کیبل کھل گئی شام کو میاں آئے...وہ بھی ٹی وی کے سامنے اماں بھی اور بچے بھی ٹی وی کے سامنے یا کہیں شادی پہ چلے گئے تو ساری رات وہیں گل ہوگئی تو کسی فنکشن میں چلے گئے تو ساری رات وہیں رہے...

ایک گھر میں رہتے ہوئے میاں بیوی اور بچوں میں مجلس کوئی نہیں میٹنگ کوئی نہیں کانفرنس کوئی نہیں

باہم میل جول کوئی نہیں... بچے اپنی وادی میں جوان ہوگئے ماں باپ اپنی وادی میں بوڑھے ہوگئے... کبھی ماں باپ نے بیٹھ کر اپنے بچوں کو اخلاق سکھائے نہ ایمان بتایا نہ جہنم بتائی نہ جنت بتائی... بچے کو یہ پتہ ہے دے دو گاڑی پتہ ہے دے دو اس شوق میں سیر کو جا رہے ہیں لے جاؤ سیر پہ لے جا رہے ہیں خریداری پر لے جا رہے ہیں وہ چیزیں جوان کے نفس کو موٹا کرنے والی تھیں وہ تو ان کو دیتے گئے دیتے گئے وہ چیزیں جن سے ان کی روح میں پاکیزگی آنی تھی وہ نہ تو ماں نے سکھائیں نہ باپ نے سکھائیں... تو سکول والے تو پہلے سے ہی چھڑے بیٹھے ہیں ان کو تو بس پیسہ کمانا ہے... ان کے پاس تو بس پیسے کمانے کے ڈھنگ ہیں تہذیب تو نہیں سکھا رہے...

تو ہماری اولادیں اس طرح جوان ہوئیں نہ ماں سے کچھ سنا نہ باپ سے کچھ سنا... تو وہ ایک جنگل کے درخت بن کے باہر نکلے تو وہ کانٹے دار بن کے نکلے آپس میں بھی لڑے... بھائی بھائی سے لڑ رہا... بہن بہن سے لڑ رہی... پیسے کے پیچھے بھاگ رہے... چیزوں کے پیچھے بھاگ رہے اور بچیاں ہیں تو زیور پر فخر ہو رہا ہے سیٹ پہ فخر ہو رہا ہے گھر پہ فخر ہو رہا ہے جن چیزوں پر ان کی بنیاد قائم کرنی تھی وہ ساری درہم برہم ہوگئیں تو اللہ تعالیٰ نے جس لئے عورت کو فارغ کیا تھا وہ اسی لئے ہی تو کیا تھا کہ اپنی نسل کو تیار کرے...

جہنم کی آگ دنیا کی آگ سے زیادہ سخت ہے

مسجد میں آگ لگ گئی اور حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ اندر نماز پڑھ رہے تھے سارے نمازی بھاگ گئے شور مچا آخر آگ نے گھیر لیا پھر لوگ اندر گئے اور اس کو پکڑ کے گھسیٹ کر باہر لے آئے کہنے لگے حضرت جی! آپ کو پتہ ہی نہیں چلا کہ ساری مسجد میں آگ لگ گئی فرمانے لگے کہ جہنم کی آگ نے دنیا کی آگ کا پتہ ہی چلنے نہیں دیا... جہنم کی آگ نے دنیا کی آگ سے غافل رکھا اچھا بھائی ہم اتنے درجہ کی نہیں لے سکتے اتنے درجے کی تو لے سکتے ہیں کہ تکبیر سے سلام پھیرنے تک اللہ ہی اللہ ہو اور کوئی نہ ہو... (ایمان افروز واقعات ص ۱۷۵)

ماں کی کامیاب تربیت

چھ برس کا بچہ کہہ رہا ہے ابا جی چلاؤ چھری تیار ہوں اور اتنے بڑے نبی کو چھ برس کا بچہ آگے بڑھ کے اگلا سبق دے رہا ہے ابا جی آپ اپنی آنکھوں پہ پٹی باندھیں کہیں آپ کے ہاتھ میں مجھے دیکھ کر حرکت سست نہ ہو جائے... کہیں باپ کی محبت کی وجہ سے ہاتھ نہ کانپ جائیں... پٹی باندھ لیں میرے ہاتھ پاؤں باندھ دیں تا کہ میرے ہاتھ پاؤں کی حرکت سے آپ کو چوٹ نہ لگ جائے...

مجھے الٹا لٹائیں ممکن ہے نظروں سے نظریں چار ہو جائیں اور محبت کی وجہ سے ہاتھ ڈول جائیں... یہ کس نے سکھایا... ماں نے باپ ہاتھ پاؤں باندھ رہا... لٹا رہا... آنکھوں پہ پٹی باندھ رہا ہے زمین آسمان پر بھی سناٹا چھا گیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے چھری نکالی تو فرشتوں پر بھی سکتہ طاری ہو گیا... جیسے کائنات تھم گئی یہ کیا ہو رہا ہے... اور کیا ہونے لگا زمین آسمان نے دیکھا جب اللہ کا تعارف ہو جاتا ہے تو سب کچھ اللہ پر نچھاور کرنے کو جی چاہتا ہے... ہمیں تو اللہ کا تعارف ہی نہیں ہے ہمیں تو اللہ کا پتہ ہی نہیں ہے ہم تو اپنے آپ پہ قربان ہو رہے ہیں... وہ اللہ پر قربان ہو رہے ہیں چلا دی چھری...

اللہ تو اللہ ہی ہے نہ گردن سخت ہوئی نہ چھری کند ہوئی اور اللہ پاک کی قدرت ظاہر ہوئی چھری اسمٰعیل علیہ السلام کی گردن پر نشان بھی نہ ڈال سکی نشان تو انگلی مارنے کی وجہ سے بھی پڑ جاتا ہے چھری چلائی نہیں چلی... ستر مرتبہ چھری چلائی نہیں چلی... ستر (۷۰) سے مراد بہت دفعہ آخر اٹھے تو اس کو تیز کیا تیز تو پہلے ہی تھی چلتی کیوں نہیں اور بچہ بھی نہیں کہہ رہا ابا بس کرو یہ تو چلتی نہیں... باپ بھی نہیں کہہ رہا یا اللہ! بس کر دوں؟ اب تو چلتی بھی نہیں... نہیں نہیں نہیں باپ کہتا ہے میں نے قربان کرنا ہے اور بیٹا کہتا ہے میں نے قربان ہونا ہے... خلیل اللہ کو تو اللہ نے نبوت دی اسمٰعیل علیہ السلام کے پاس کیا تھا... اس کو ماں کی گود نے یہ سب کچھ دیا ہماری مائیں بانجھ ہو چکی ہیں... بچے تو جنے ہیں لیکن ان کی گود ہری نہیں ہے کہ اس میں پھول نہیں کھلے اس میں کانٹے ہیں اسمیں مہک نہیں ہے بدبو ہے آبادیاں نہیں ہیں بربادیاں ہیں جب آخری دفعہ آئے

غضب ناک ہو کر تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا بس اب ہمارا امتحان پورا ہوا... جبرئیل جلدی کرو دیر نہ لگاؤ... لو جلدی سے جنت سے مینڈھا نیچے ڈال دو...

ابراہیم علیہ السلام نے چھری چلائی چل گئی انہیں کیا خبر جب پٹی کھولی تو بچہ بھی موجود جبرائیل بھی موجود... قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْ یَا جیسے اللہ کہہ رہا ہو شاباش شاباش اس کا اگر ہماری زبان میں ترجمہ ہو تو یہ ہوگا شاباش! جس کو اللہ شاباش دے سبحان اللہ... کہا: ابراہیم شاباش! تو نے سچ کر دکھایا میری بات کو ہماری عورتوں کے ذمہ تھا بچے کے بالغ ہونے سے پہلے پہلے اس کے اندر اللہ اور اس کے رسول کی محبت کو گوندھ کے رچا دینا پر عورتوں کے اپنے ہی اندر کوئی نہیں تو بچوں کے اندر کیسے اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت آئے گی...

نشہ اور ایمان دونوں ایک پیٹ میں جمع نہیں ہو سکتے

حضرت عروہ بن زبیر رضی اللہ عنہ کے پاؤں میں پھوڑا نکلا... وہ بڑھتے بڑھتے گھٹنے تک آ گیا... طبیب نے کہا کاٹنا پڑے گا ورنہ سارا پاؤں بے کار ہو جائے گا... طبیب نے کہا تو نشے والی چیز پی لے میں کاٹتا ہوں... انہوں نے کہا نہیں... نہیں نشہ اور ایمان دونوں ایک پیٹ میں نہیں آ سکتے... کہا میں نماز پڑھتا ہوں تو کاٹ لے... طبیب نے جراح کا کام شروع کیا اور زخم کی مرہم پٹی کی لیکن ان کی نماز میں ایک رائی برابر فرق نہیں آیا... سلام پھیرنے کے بعد کہا کاٹ لیا... کہا جی کاٹ لیا... فرمایا مجھے تو خبر ہی نہیں ہوئی... فرمایا اے اللہ گواہ رہنا کہ میرا یہ پاؤں تیری نافرمانی میں کبھی نہیں چلا... (ایمان افروز واقعات ص ۲۰۰)

قابل فخر ماں

حضرت عبداللہ ابن زبیر آئے اپنی ماں کے پاس دشمن نے گھیرا ڈال لیا تھا تو ماں کو کہنے لگے تو اس وقت ان کی عمر کوئی سو سال تھی... ماں سے کہنے لگے کہ حجاج نے صلح کی پیشکش کی ہے اگر آپ کہیں تو صلح کر لوں تو کون ماں چاہتی ہے کہ بیٹا ماں کے سامنے تڑپ جائے اور ٹوٹے ٹوٹے ہو جائے تو یہ کہنے لگیں بیٹا اگر تو حق کے لئے لڑا ہے تو تیرا مرنا بھی میرے لئے ٹھنڈک ہے تو تیرا

جینا بھی میرے لئے ٹھنڈک ہے اور اگر تو دنیا کے لئے لڑا ہے تو چونکہ وہ ماں تھیں بڑا سخت لفظ کہا ہے تو لفظ کو نقل بھی نہیں کر سکتا لیکن میں اس کو یوں پھیر کے کہہ سکتا ہوں کہ افسوس ہے تجھ پر بھی اور تیری ساری زندگی پر بھی کیا میں نے تجھے اسی لئے دودھ پلایا تھا جیسے وہ یوں کہہ رہی ہوں تو وہ کہنے لگے ماں میں نے تو کبھی بھول کر بھی دنیا کا خیال نہیں سوچا... چہ جائیکہ میں دنیا کے لئے لڑتا مجھے تو بھول کر بھی کبھی دنیا کا خیال نہیں آیا تو کہنے لگیں اگر یہ بات ہے تو پھر میں راضی ہوں تو تلوار نہ پھینک جا قربان ہو جا اللہ پہ تو کہنے لگے اچھا پھر مجھے مل تو لو جب ملنے لگے تو انہوں نے کرتے کے نیچے لوہے کی زرہ پہنی ہوئی تھی... تو حضرت اسماء حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی بہن ابوبکر رضی اللہ عنہ کی بیٹی حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے چھوٹی تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے کہا یہ کیا پہنا ہوا ہے کرتہ کے نیچے... کہنے لگے زرہ ہے مجھے ڈر ہے میرے مرنے کے بعد میری لاش کو خراب کریں گے تو حضرت اسماء نے ایک جملہ ہے جو عربی میں ایک محاورہ بن گیا... انہوں نے ارشاد فرمایا...

الشاة المذبوح لا يولمها سلخ...

...جب بکری ذبح ہو جاتی ہے تو کھال کھینچنے کا اسے کوئی درد نہیں ہوتا......

کیونکہ جب بکری ذبح ہو جاتی ہے تو کھال کھینچنے سے اسے کوئی فرق نہیں پڑتا... لہٰذا مرنے والے لوہے کا سہارا نہیں لیتے زرہ اتار دے... جیسے بیٹے کو شادی کے موقع پر گھوڑے پر سوار کرتے ہیں ان کے سہرے ہی اور تھے اس کی کامیابیوں کے تصور ہی اور تھے...

ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کو مسیلمہ کذاب نے ٹکڑے ٹکڑے کر دیئے... زندہ کی بوٹیاں اُتار دیں تو ان کی ماں کو کسی نے کہا کہ حبیب کے ساتھ یہ ہو گیا تو اُم عمارہ نے کہا:

لھذا الیوم اَرادته ...یہی دن دیکھنے کے لئے میں نے ان کو دودھ پلایا تھا...

کہاں سے لائیں اب ایسی مائیں ہم نے تو بس خزاں ہی دیکھی آج تک پتہ نہیں بہار مقدر میں ہے بھی کہ نہیں کہ اللہ ہی جانے تمنا تو ہر کوئی کرتا ہے...

اجڑے چمن کے ہم پنچھی ہیں... جنھوں نے بہار دیکھی کوئی نہیں انسانی شکلیں دیکھیں ہیں انسان نہیں دیکھے... کہنے لگیں میں نے یہی دن دیکھنے کے لئے دودھ پلایا تھا اور کس لئے پلایا

تھا...تو ماں الوداع کہہ رہی ہے جالڑ جامر جا صبح سے لے کر شام تک لڑتے رہے...چار آدمیوں کے ساتھ تین ہزار کا مقابلہ کیا...چار آدمیوں کے ساتھ تین ہزار کا مقابلہ عصر تک کوئی ان کے قریب نہ آ سکا...آخر انہوں نے اوپر سے پتھر مارا...ایک پتھر سیدھا ماتھے پہ آ کے لگا بڑا پتھر...تو خون کا فوارہ پھوٹا سیدھا آ گے تو پنجوں پہ گرا...سینے سے ہوتا ہوا تو فوراً ایک شعر پڑھا فی البدیہیہ:

ہم وہ نہیں ہیں جن کی کمر پہ زخم لگتے ہیں اور ان کی ایڑھیاں تر ہوتی ہیں...ہم وہ ہیں جو سینے پہ زخم کھاتے ہیں اور اپنے خون سے اپنے پنجوں کو مہندی لگاتے ہیں...یہ آخری شعر انہوں نے پڑھا...یہ پتھر اتنا بڑا تھا انہوں نے پھینکا منجنیق سے تو چکرا کے گرے...ان کے ہوش میں رہتے ہوئے ان کے قریب نہ آ سکے چار آدمیوں کے ساتھ تین ہزار کو قریب نہ آنے دیا تو اس پر سوڈانیوں نے حملہ کیا تو اس وقت کہا:

اسماء ان قتلت لاتبکینی تو اس وقت کہا اے ماں! میری موت کی خبر آئے تو رونا نہیں

لم یبکی الا حسدی و دینی تیسرے کہنے پر میں آگے بڑھا تھا...اب میرا دین سلامت ہے...میں اطمینان سے مر رہا ہوں کہ میں نے اپنے دین میں کمی نہیں آنے دی...میں نے اپنی شرافت کو پالا...اپنے دین کو پالا...میرا کسی نے ساتھ نہ دیا...ایک تلوار تھی جو آخر تک میرے ہاتھ میں رہی...

وسارمٌ لعنت بہ یمنیی اور انہوں نے گردن کاٹ دی حجاج نے سولی پر لٹکا دیا

تیرے دن حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا گزر ہوا تو سولی پر لٹکی لاش کو دیکھ کر ویسے ہی لاش کو دیکھ کر ماؤں کے کلیجے پھٹ جاتے ہیں...بڑے اطمینان سے دیکھ کر فرمایا اچھا اس سوار کا ابھی سواری سے اُترنے کا وقت نہیں آیا...ابھی اس کے سواری سے اُترنے کا وقت نہیں آیا...پھر عبدالملک کو لکھا کہ ظالم میرے بچے کی لاش کو میرے حوالے تو کر دو تا کہ میں اپنے ہاتھوں سے دفن تو کر دوں...تو عبدالملک نے حجاج کو لکھا کہ لاش حوالے کر دو...تو انہوں نے لاش حوالے کر دی...اور ان کو خود ان کے غسل پر کھڑی ہوئی اور ان کے جنازے میں شریک ہوئی اور پھر اپنے ہاتھوں سے تو اپنے قبر میں اُتروایا اور ایک ہفتے کے بعد جا کر خود بھی مل گئی...ماں بیٹے کی قبریں ساتھ ہیں جنت المعلیٰ میں مکہ مکرمہ میں...(خواتین کے تربیتی بیانات ص ۹۴)

کلمہ سیکھو اسلام والے بن جاؤ گے

حضرت شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ ایک دبلے پتلے سے صحابی ہیں وحی کاتب تھے ... مصر میں ایک قلعہ فتح نہیں ہورہا تھا کچھ دن گزر گئے جب محاصرہ شروع ہوا روزانہ محاصرہ کرتے تھے ایک دن شرجیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ کو بہت جوش آیا گھوڑے کو ایڑھ لگا کے آگے بڑھے اور فصیل کے قریب جا کر فرمایا اے قبطیو! سنو ہم ایک ایسے اللہ کی طرف تمہیں بلا رہے ہیں اگر اس کا تمہارے اس قلعہ کو توڑنے کا ارادہ ہو جائے تو آن کی آن توڑ سکتا ہے ... اور لا الہ الا اللہ ... اللہ اکبر ... کہہ کر جو شہادت کی انگلی اٹھائی سارا قلعہ زمین پر آ گرا انہوں نے یہ کلمہ سیکھا ہوا تھا کلمہ پڑھ کر جب انگلی اٹھائی تو سارا قلعہ زمین کے ساتھ مل گیا ... (ایمان افروز واقعات ص ۱۵۶)

ہری گود

اور جب ماؤں کی گود ہری ہوتی ہے تو کوئی سیف اللہ بن کے نکلتا ہے کوئی طارق بن کے نکلتا ہے اور کوئی فاتح عراق بن کے نکلتا ہے ... کوئی جنید بن کے نکلتا ہے ... کوئی عبدالقادر جیلانی بن کے نکلتا ہے کوئی رابعہ بصری بن کے نکلتی ہے اور کوئی سری سقطی بن کے نکلتا ہے کوئی معروف کرخی بن کے نکلتا ہے اور کوئی بختیار بن کے نکلتا ہے اور پیچھے دیکھو جب ماؤں کی گود ہری تھی تو ایسے ہیرے جواہرات وجود میں آئے کہ عالم کو چمکا دیا آج کی ماں کی گود بانجھ ہو چکی ہے بانجھ ہے کوئی اولاد نہیں ہے ساری مائیں بے اولاد ہیں آج کے سارے باپ بے اولاد ہیں آج کے کیا مطلب اولاد سے تو گھر بھرے پڑے ہیں اولادیں ہیں وہ نہیں ہیں جن کو دیکھ کر اللہ خوش ہوتا جنہیں دیکھ کر ان کا محبوب خوش ہوتا جن کے ذریعے پر اسلام فخر کرتا جس کے ذریعے سے دھرتی فخر کرتی ایمان والی عورت جب سجدے میں سر رکھتی ہے جب ایمان والا شخص سجدے میں سر رکھتا ہے اور اس کی آنکھ سے آنسو کا قطرہ ٹپکتا ہوا زمین کے جگر میں جاتا ہے چالیس دن کی بارش یہ میرا ویسے ہی ایک تجزیہ ہے چالیس دن کی بارش سے وہ

ٹھنڈک زمین میں نہیں آتی جتنا ایک آنسو کسی مومن مرد عورت کا آنسو زمین کو ٹھنڈا کر دیتا ہے... زمین پر پانی کی بارش ۱۰...۱۱... انچ سے نیچے نہیں جاتی لیکن میرے بھائیو اور بہنو! تمہاری آنکھوں کا آنسو تحت الثریٰ تک جا کر زمین کو ٹھنڈا کر دیتا ہے... (ص ۱۱۴)

حضرت زین العابدین رحمہ اللہ کی معافی کا انداز

امام زین العابدین رحمہ اللہ کو ایک شخص نے گالیاں دیں... انہوں نے منہ ادھر پھیر لیا... اس نے سمجھا کہ ان کو پتہ کوئی نہیں... ان کے سامنے آ کر کہنے لگا کہ تمہیں گالیاں دے رہا ہوں... کتنا بڑا جرم ہے... امام زین العابدین رحمہ اللہ کو گالی دینا... یہ تو آل رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہیں یہ تو اللہ کے رسول کو گالی دینا ہے... اس کی تو زبان کھینچ لی جاتی اور وہ جن کو گالی دی جا رہی ہے منہ پھیر کے بیٹھے ہوئے ہیں... وہ کہنے لگا کہ تمہیں گالیاں دے رہا ہوں ارشاد فرمایا میں بھی تمہیں معاف کر رہا ہوں... (ایمان افروز واقعات ص ۲۴۴)

اُجڑی گود

ماؤں سے نسل چلتی ہے ماؤں کی گود جب ہری ہوتی ہے تو جہان بھی ہرا ہوتا ہے... جب ماؤں کی گود میں ویرانے ہوتے ہیں تو جہان بھی سارا ویران ہوتا ہے... جب ماؤں کی گود خشک ہوتی ہے تو جہان خشک ہو جاتا ہے جب ماؤں کی گود میں خزاں ہوتی ہے تو جہان میں خزاں آ جاتی ہے... جب ماؤں کی گود میں بہار ہوتی ہے تو پھر جہان میں بھی بہار ہوتی ہے جب ماؤں کی گودوں میں تربیت کا نظام ٹوٹ جاتا ہے تو پھر جیسے کیکر پر کانٹے اُگتے ہیں ایسے ماؤں کی گود سے کانٹے نکلتے ہیں زانی نکلتے ہیں شرابی نکلتے ہیں آوارہ نکلتے ہیں جسم فروش نکلتے ہیں عصمت فروش نکلتے ہیں انسان کو لوٹنے والے نکلتے ہیں انسانیت کے قاتل نکلتے ہیں...

بدو کی بخشش

علامہ نووی رحمتہ اللہ علیہ ایک واقعہ نقل کرتے ہیں کہ عتبی رحمتہ اللہ علیہ قبر پر بیٹھے

ہوئے سلام پڑھ رہے تھے ایک بدو آیا اور آ کر کہنے لگا السلام علیک یا رسول اللہ پھر کہنے لگا یا رسول اللہ آپ کے رب نے کہا ہے:

وَلَوْ اَنَّهُمْ اِذْ ظَّلَمُوْٓا اَنْفُسَهُمْ جَآءُ وْكَ فَاسْتَغْفَرُوا اللّٰهَ وَاسْتَغْفَرَ لَهُمُ الرَّسُوْلُ لَوَجَدُوا اللّٰهَ تَوَّابًا رَّحِيْمًا

فجئتك مقرا بذنوب مستشفعا بك الى ربى...

یا رسول اللہ آپ کے رب نے کہا ہے کہ اگر یہ اپنے اوپر ظلم کر بیٹھیں... گناہ کر بیٹھیں پھر تیرے دربار میں آئیں مجھ سے معافی مانگیں اور تو بھی میرے لئے ان سے معافی مانگے تو میں انہیں معاف کردوں گا... اپنے گناہوں کا بوجھ لے کر آیا ہوں اور آپ کو سفارشی بناتا ہوں اللہ کے دربار میں کہ اللہ میری بخشش کردیں... پھر اس نے دو شعر پڑھے وہ دو شعر آج بھی روزے مبارک پر لکھے پڑے ہیں... جب ہم جالی کے سامنے کھڑے ہو کر سلام پڑھتے تو وہ ستون پر

یا خیر من دفنت فی البقاء اعظمه　　فطاب من طیبهم نا القاعوا والا کموا

اے وہ بابرکت ذات جس کے زمین کے اندر جانے سے وادیاں بھی بابرکت ہوگئیں اور زمین بھی بابرکت ہوگئی اور پہاڑ بھی بابرکت ہوگئے...

نفس الفداء لقبر ان تساکنه

میں قربان اس قبر پر جس میں آپ آرام کررہے ہیں...:

فیه العفاف وفیه الجود والکرم اسی میں سخاوت اسی میں عزتیں اسی میں بلندیاں اسی میں پاکدامنیاں سب پڑی ہوئی ہیں... یہ دو شعر تو ہیں جو وہاں نہیں لکھے ہوئے

انت الشفیعی الذی ترجع شفاعته علی الصراط اذا ماذلت القدم...

جس دن پل صراط پر تیری اُمت کے قدم ڈگ مگائیں گے اس دن تو ہی ہوگا ہماری سفارش کرنے والا...

یارب سلم وسلم... جب اُمت پل صراط سے گزرے گی تو ہمارا نبی ہاتھ اُٹھا کے کہے گا یارب سلم وسلم... یارب میری اُمت پار لگادے میری اُمت پار لگاید...

وصاحباک لا انساهما ابدا منی السلام علیهما وا ماجری القلم...

اور میں ابوبکر اور عمر کو بھی نہیں بھول سکتا میرا ان پر بھی سلام ہو آپ پر بھی سلام ہو جب تک قلم کار کا قلم چلتا رہے میرا اسلام بھی آپ پر چلتا رہے...

وہ کوئی ایسے درد میں شعر کہہ گیا کہ ہزار برس کے بعد میں اسے سنا رہا ہوں اور وہ آج تک روزہ اطہر پر لکھے ہوئے ہیں... عتبی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ بدو تو اٹھ کے چلا گیا اور مجھے نیند آ گئی... نیند آتے ہی میں نے کیا دیکھا کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں تشریف فرما ہیں اور فرمایا: **ادرک الاعرابی** بھاگ بھاگ میرے اس بدو کو پکڑ اور اسے سنا کہ تیرے اللہ نے تجھے معاف کر دیا... جانے کے بعد بھی نظام بنا کے گئے ہیں... (ص ۱۳۹)

عورت کی ذمہ داری

اس لئے ماؤں کا کام بڑا مشکل ہے... شریعت نے جو عورت کو کہا ہے گھر بیٹھو یہ کام دیا ہے کہ بچوں کی تربیت کرو بچیوں کی تربیت کرو اپنے آپ کو بھلا دو کھپا دو ان کے اخلاق بناؤ ان کو معاف کرنا سکھاؤ انہیں درگزر کرنا سکھاؤ انہیں چھوٹا بننا سکھاؤ جو چھوٹا بنتا ہے اللہ اسے بڑا بنا دیتا ہے انہیں عیب چھپانا سکھاؤ... ادھر کی بات سن کر ادھر سنا دیتے ہیں... پھر دونوں کو لڑا کے بیٹھ کے خوش ہوتے ہیں... اور اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ اللہ آٹھ لوگوں کو ایسے دیکھے گا جیسے پاخانے کو دیکھا جاتا ہے... جیسے ہم پخانے کو دیکھتے ہیں... اللہ ایسے ہی انسانوں کو دیکھتا ہے نفرت سے جیسے ہم پاخانے کو نفرت سے دیکھتے ہیں... ایسے اللہ ان کو دیکھتا ہے جیسے غلاظت ہمیں نظر آتی ہے کون جو ایک دوسرے کو لڑوا کے خوش ہوتے ہیں... **الباغون البرآء الرحظه**

یہ بڑے مشکل الفاظ ہیں جو بے داغ کو بے قصوروں کو ادھر کی ادھر سناتے ہیں... ادھر کی ادھر سناتے ہیں... پھر آپس میں لڑا دیتے ہیں... ان کو اللہ ایسے دیکھتا ہے جیسے پاخانے کو دیکھتے ہیں نہ ان کے روزے کام آتے ہیں نہ نمازیں کام آتی ہیں... نہ تسبیح کام آتی ہے... تو عیب چھپانا سکھایا جائے عیب اچھالنا نہ سکھایا جائے... پگڑی باندھنا سکھاؤ پگڑی اچھالنا نہ سکھاؤ... یہ اخلاق سکھا لیے جس نے

اپنے بیٹے کو بیٹی کو وہ کانوں میں تیل دے کر سو جائے اب زندگی ساری خوشگوار گزرے گی میرے بھائیو! اخلاق اگر اچھے ہوں تو فقر میں بھی زندگی گزر جاتی ہے... اندھیرے گھر میں بھی لگتا ہے چودھویں کا چاند چمک رہا ہے اگر اخلاق بگڑ جائیں تو میرے رب کی قسم چمکتی چھتوں کے نیچے جلملاتے قمقموں کے نیچے پھسلتے ہوئے سنگ مرمر کے اوپر ریشم کے بستر کے اوپر بھی سینوں میں آگ لگ جاتی ہے زندگی اخلاق کا نام ہے زندگی زیور کا نام نہیں سونے چاندی کا نام نہیں... جہیز کا نام نہیں...

بڑی لعنت ہے جہیز... میں نے اپنے کانوں سے سنا ایک عورت کہہ رہی ہے ہمارا بھائی اب انگلینڈ میں پہنچ گیا ہے... اب تو ہم لڑکی والوں سے پوچھیں گے کہ دو گے کیا؟ آئے ہائے! ارے ظالم انہوں نے جگر کا ٹکڑا تمہیں کاٹ کے دے دیا اب سونا چاندی مانگتا ہے... اب ڈوب کے مر جا کسی پیالے میں کسی گندے نالے میں ڈوب کے مر جا جو کسی کو بیٹی دے رہا ہے تو کسی کے پاس ہے کیا اس کے بعد اس کو دینے کو... لڑائی ہو رہی ہے سسرالوں میں کیا لے کر آئی ہے... لعنت ہے ایسی زندگی پر ایسے وجود پر اگر اللہ نے زمین کو جزا سزا کی جگہ بنایا ہوتا تو یہ لوگ زمین میں دھنس چکے ہوتے جو بیٹیوں کو سونے چاندی میں تولیں اور بیٹوں کو عہدوں پر تولیں... اور منصوبوں پر تولیں کیا کام کرتا ہے کیا بتاؤں ہائے...

ایک ہمارے خاندان کی بوڑھی عورت وہ مجھے بتا رہی ہے کہ میرے بھتیجے کا رشتہ ہو گیا ہے... میں نے کہا ماسی اس بچے کے اخلاق کیسے ہیں... میرا سوال کتنا واضح ہے... وہ کہنے لگی پتر اس کے چودہ مربع زمین ہیں اور ایک پیپر مل ہے... میں نے کہا اماں میں نے یہ تو نہیں پوچھا... بچے کے اخلاق کس طرح کے ہیں... پھر اس نے وہی جواب دیا تیسری مرتبہ میں نے پوچھا اخلاق کیسے ہیں... اس نے پھر وہی جواب دیا... میں نے کہا ماسی میں نے فارسی تے نہیں بولی پنجابی بولی تینوں ہالی وی سُو نہیں لگی... میں نے یہ نہیں پوچھا اس کے مربع کتنے ہیں میں نے یہ پوچھا وہ انسان بھی ہے کہ نہیں...

شادی ہوئی ایک سال بعد طلاق ہو گئی... وہ چودہ مربع اور پیپر مل بھی کام نہ آئی... اتنی حسین بچی ہے ہمارے خاندان کی اُجڑ کے گھر آ گئی اور اتنی شریف جیسے کہتے ہیں کہ اس کے منہ میں زبان نہیں ایسی بچی تھی منہ میں زبان نہیں ہے یہ ہمارے درد ہیں... یہ ہماری داستان غم ہے ہم

اسے مٹانا چاہتے ہیں راستہ کوئی نظر نہیں آ رہا یہ راستہ ہمیں اللہ نے دیا ہے... پھر اللہ کی راہوں میں پھر اؤ اللہ کی راہوں میں... ساری زندگی میں انقلاب آ جائے گا...

تو گھروں میں یہ تعلیم ہو مائیں بیٹیوں کو سمجھائیں بچوں کو سمجھائیں زندگی بتائیں... آخرت بتائیں... جنت جہنم بتائیں روزانہ کچھ وقت لیا جائے کچھ وقت ذکر کے لئے خاص کرو کچھ تلاوت کے لئے مقرر کرو... راتوں کو اُٹھنے کی عادت ڈالو جلدی سوئیں گے جلدی آنکھ کھل جائے گی... دیر سے سونا ہے تو دو نفل پڑھ کے سو جاؤ... تو زندگی میں بہار آ جائے گی بغیر پیسے کے بھی زندگی میں سکون ہوگا... (ص ۱۴۷)

امریکی آم

ہمارے باغ میں ایک آم ہے ۱۹۶۴ء میں امریکہ سے آئے تھے پانچ پودے ٹوٹل تو اس میں سے دو پودے میرے والد صاحب نے لیے تھے وہ اتنا خوبصورت ہے اتنا خوبصورت ہے کہ وہ کہتا ہے کہ مجھے دیکھ کے خود بولو...

لا الہ الا اللہ ذائقہ اتنا اچھا نہیں ہے لیکن اس کا حسن ایسا ہے کہ بے ساختہ آپ نے دیکھا کہ آم تو لگتا ہے... دانہ دانہ لیکن وہ دانہ دانہ نہیں لگتا بلکہ وہ انگور کے گچھے کی طرح لگتا ہے... ایک دفعہ ہم نے نمائش میں بھیجا تھا تو اس کو انعام ملا تھا تو ان ساری چیزوں کی اللہ نے خبر دی کہ تمہارا خالق اللہ ہے... اس کو اللہ نے بنایا ہے...

یہ کیا بات ہے کہ عقاب کا بچہ اُڑتا ہے تو فضاؤں میں گم ہو جاتا ہے اور گدھ کا بچہ اُڑتا ہے تو مردار پہ آ کے گرتا ہے... دونوں کا وزن تو ایک جیسا ہے دونوں کا حجم بھی ایک جیسا ہے دونوں کے پنجے دونوں کی چونچ ایک طرح کی ہے لیکن یہ کون ان کو یہ فرق بتاتا ہے کہ تو نے مردار کھانا ہے تو نے کبوتر کھانا ہے تو نے تازہ خون پینا ہے تو نے گندا خون پینا ہے پھر ایک گدھ ہے جو صرف سانپ کا شکار کرتی ہے...

وہ بیٹھا رہتا ہے اونچے درختوں پہ کہ کب سانپ نکلے اتنی دور سے سانپ کا رنگ تو مٹی کے ساتھ ملا ہوتا ہے وہ اتنی دور سے اس کو دیکھتا ہے کہ وہ نکلا سیدھا آ کر اس کی کمر پر حملہ کرتا ہے اس کو چونچ مارتا ہے سر کے اوپر پھر اس کو اُٹھاتا ہے اور درخت پہ جا کے اس کو اُلٹا لٹکا دیتا

ہے... انتظار کرتا ہے کہ اس کا سارا زہر نیچے چلا جائے یہ کون سی یونیورسٹی میں پڑھ کے آیا کہ اس کے اندر زہر ہے اس کو نکال کے پھر کھاتا ہے... (ص ۱۶۵)

سعید انور کی کہانی

سعید انور جب شروع شروع میں تبلیغ میں لگا تو مجھ سے کہنے لگا ہم یہ سوچتے تھے کہ عزت دولت اور شہرت یہ ہماری زندگی کا مقصد ہے... لیکن جب میری بائیس سال عمر تھی مجھے سب کچھ مل گیا... ۲۲ برس کی عمر میں سٹار بن گیا عزت اور دولت شہرت بھی مل گئی لیکن دل کی رہی تنہائی بے چینی...

سو بار چمن مہکا... سو بار بہار آئی دنیا کی وہی رونق... دل کی وہی تنہائی

تو بہار بھی ہے چمن بھی ہے تو دل کیوں پریشان ہے تو کہا مجھے یہ خیال آیا کہ میں نے مقصد کے انتخاب میں غلطی کی ہے چونکہ مقصد کے ملنے کے بعد تو انسان کو چین آ جاتا ہے اور بھوکے کو روٹی ملے تو چین آ جاتا ہے اور پیاسے کو پانی ملے تو اطمینان ہو جاتا ہے تو اگر زندگی کا مقصد شہرت عزت و دولت ہے وہ تو ۲۲ سال کی عمر میں مل گیا... جبکہ ۲۲ سال کی عمر میں بچارے بچے اپنی زندگی کے لئے ہاتھ پاؤں مار رہے ہوتے ہیں... پھر مجھے چین کیوں نہیں... پھر مجھے سکون کیوں نہیں تو مجھے اس پر خیال آیا کہ میری زندگی کا مقصد کوئی اور ہے جو ہے اس کا پتہ کوئی نہیں... کہا اس جستجو نے مجھے تبلیغ پہ پہنچا دیا...

جنید کی کہانی

مجھے جنید جمشید نے یہ بات بتائی... میری پہلی بار اس سے ۱۹۹۷ء میں ملاقات ہوئی تو مجھ سے کہنے لگا ایک پاکستانی نوجوان جس چیز کے خواب دیکھتا ہے ایک پاکستانی نوجوان جن چیزوں کو خوابوں میں تصور کرتا ہے یوں ہوتا یہ چیز حقیقت میں میرے پاس موجود ہے... میرے پاس حاصل ہے... لیکن اس کے باوجود مجھے چین نہیں اطمینان نہیں... کیوں کیا وجہ ہے؟ ہر تمنا پوری ہے پھر بھی چین نہیں کیوں؟ (ص ۱۶۸)

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کا مال

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے ارشاد فرمایا: میری تجارت کے تین اصول رہے ساری زندگی اللہ تعالیٰ نے ان کو اتنا رزق دیا کہ اگر پاکستان کے سارے صنعتکار اکٹھے ہو جائیں تو بھی ان کے سامنے فقیر ہیں... اللہ نے ان کو اتنا رزق دیا تھا جب وہ فوت ہوئے تھے تو انہوں نے ۳ ارب دس کروڑ ۲۰ لاکھ دینار نقدی چھوڑی تھی... دینار ساڑھے چار ماشے سونے کا ہوتا ہے... اور ۳ ارب ۱۰ کروڑ ۲۰ لاکھ دینار کو ساڑھے چار سے ضرب دو تو وہ ماشے بن جائیں گے تو تولے نکالو پھر اس میں چودہ سو سال کی قیمت ڈالو پھر دیکھو کہ کتنا بڑا سرمایہ چھوڑ کر وہ گئے دس ہزار بکریاں ایک ہزار گھوڑے ایک ہزار اونٹ اور سونے کی اینٹیں الگ تھیں جن کو اولاد تقسیم کرنے لگے تو آریوں سے کاٹنے لگے تو کاٹتے کاٹتے آریاں ہی ٹوٹ گئیں اور زمین الگ...

تاجرانہ اُصول

میں نے کبھی سودا نہ ادھار خریدا نہ بیچا... کبھی ادھار پہ کام نہیں کیا... ہمیشہ نقد پہ کیا جس نے ادھار لیا اُدھار دیا وہ چین سے کب سوئے گا... وہ بچوں کو ٹائم دے کیسے اگر دے بھی تو ذہن غیر حاضر ہوگا... کہنے لگے میں نے کبھی اُدھار نہ خریدا نہ بیچا...

دوسری بات کبھی سودا رکھ کے نہیں بیچا کہ چار دن بعد ریٹ بڑھ جائے گا پھر بیچوں گا نہیں... جونہی نفع ملا چاہے ایک پیسے کا ملا فوراً بیچ دیا... پیسے کو روپیہ بنانے کے لئے انتظار نہیں کیا... جونہی نفع سامنے آیا چاہے روپے کا ہو میں نے اپنا سامان بیچ دیا... شام تک ریٹ بڑھ جائے گا کل ریٹ بڑھ جائے گا یہ انتظار نہیں کیا... اگر میرے سودے میں کوئی عیب آ گیا میں نے گاہک کو بتایا بھئی اس میں یہ کمی ہے تمہاری مرضی ہے لے لو ریٹ گھٹا لو رد کر دو یا لے لو آپ کی مرضی... اس میں یہ نقص ہے... تو چونکہ ہمارا تاجر چھوٹا ہو یا بڑا ہو سارا کام ادھار پہ ہے... تو بچوں کو وقت کیسے دے گا... (خواتین کے تربیتی بیانات ص ۱۷۴)

ہندوانہ رسم

اور یہ اگر مہندی کی رسمیں نہ کریں گے تو لوگوں کو کیسے راضی کریں گے... لوگوں میں خالص ہندو کی

رسم مہندی رچانا پچھلی نسلوں میں اسلام میں اس کا کوئی وجود نہیں اور کسی جگہ اس کا وجود نہیں...ہمارے ہاں مہندی ہے ویسے ہندوؤں کو گالیاں دے رہے ہیں ہندو ہمارا ازلی دشمن ہے اور ہر گھر میں ہندوؤں والی رسم رچائی جارہی ہے...مہندی کے کارڈ الگ چھپ کے آتے ہیں...کتنا بڑا ظلم وستم ہے کہ جس دیس کا ایک نہیں دو نہیں کروڑوں بچے بھوکے سوجاتے ہیں اس دیس کا مالدار آدمی اپنی بیٹی کی مہندی پر لاکھوں روپے خرچ کر کے اس کو آگ لگادیتا ہے...اور اس کو اگر کہا جائے کہ یہ بھئی تو کیا کررہا تھا کہے گا جی عورتیں نہیں مانتیں عورتوں سے پوچھو کہیں گی کیا کریں جی پھر لوگ ہمیں طعنے دیں گے اس کو کوئی بھی نہیں سوچتا کہ میرا اللہ اور اس کا رسول مجھے کیا کہے گا...پیسہ تو امانت زندگی امانت ہر چیز امانت اور امانت میں خیانت تو جائز نہیں تو اس مال کو دیا لیکن اس لئے تو نہیں دیا کہ اس کو ضائع کردیا جائے تو اللہ ہم سے پابندی چاہتا ہے کہ میرے حکموں پر پابند بن کے چلو اپنی ذات کا وجود منوا کر...(ص ۲۱۷)

پچاس ہزار سال کا دن

میں ایک دفعہ حج میں اپنے ساتھیوں سے تھوڑا سا بچھڑا تو میرے سامنے بیس لاکھ کا مجمع تو میری ایسی کیفیت ہوگئی کہ جیسے کلیجہ اُچھل کے منہ کو آتا ہے... پریشان ہوگیا...حالانکہ میرے لئے کوئی مسئلہ اس وقت نہیں تھا...آرام سے میں واپس جاسکتا تھا...لیکن تھوڑی دیر کے لئے ساتھیوں سے ادھر ادھر ہوا تو ایک دم میرے سامنے سارا میدان عرفات تاریک ہوگیا...مجھے یوں خیال آرہا ہے کہ اگر میدان محشر جو پچاس ہزار سال کا دن ہے اور جہاں کھربوں انسان زندہ ہوں گے اللہ تعالیٰ نے اپنوں سے جدا کردیا اور ہم اپنوں سے بچھڑ گئے اور کسی کو قریب نہ آنے دیا تو یہی عذاب تھوڑا ہے پچاس ہزار سال بچھڑا رہا اپنوں سے اور مجھے کسی کا بھی کوئی پتہ نہ ہو کہ کون کہاں ہے اور کس حال میں ہے... پچاس منٹ آدمی پر بھاری ہوجاتے ہیں... پچاس ہزار سال...(ص ۲۲۴)

بہو پر ظلم

ایک بچی بیاہ کے جاتی ہے تو ساس کہتی ہے میری مان کے چلو خاوند کہتا ہے میری مان کے چلو نندیں کہتی ہیں ہماری منشاء پہ چلو دیور کہتے ہیں ساڈی من کے چل سسر کہتا ہے میں تیرے

باپ کی طرح ہوں خاوند فتویٰ دیتا ہے اب تو ماں باپ کو بھی نہیں مل سکتی کیونکہ تو نے میری ماں کی خدمت کرنی میرے باپ کی بھائیوں کی بہنوں کی خدمت کرنی اور میرے باپ کے آگے چوں چوں نہیں کرنی اس کو وہ رگڑ رہے ہیں کہ اپنے ماں باپ کو کوستی ہے کہ کیوں میری شادی کردی... حالانکہ ایک بچی نے ماں کو چھوڑا باپ کو چھوڑا بھائیوں کو چھوڑا بہنوں کو چھوڑا گھر کو چھوڑا سہیلیوں کو چھوڑا اپنے ماحول کو چھوڑا اپنی چاہتوں کو سب کچھ پھینک کر ایک لڑکے کے ساتھ چلی گئی... چپ کر کے ماں باپ نے روانہ کر دیا...

تو اس لئے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا: خیر کم خیر کم لاھلی

اب اس سے جو اچھا سلوک کرے گا وہ سب سے بہترین انسان کہلائے گا کیونکہ اس کو تو ضرورت ہے اس کو اتنی محبت دو کہ ماں کا بھی صدمہ بھولے باپ کا بھی بھولے بہنوں کا بھی بھولے بھائیوں کا بھی بھولے پڑوس کا بھی بھولے گھر کا صدمہ بھی بھولے نہ یہ کہ ہر ایک خنجر آزمائی کو تیار ہو جائے...

بے شک ساس ماں بنتی تو دنیا آباد ہو جاتی یہ ہو نہیں سکتا ساس ماں نہیں بن سکتی پر ساس شریعت کی حدود میں تو آ سکتی ہے سسر شریعت کی حدود میں تو آ سکتا ہے خاوند شریعت کی حدود میں تو آ سکتا ہے... اپنی حد میں چلو تو ہزار گاڑیاں بھی چلتی جائیں تو ٹریفک جام نہیں ہو سکتی حد توڑ دو تو چار گاڑیاں ساری سڑک بلاک کر دیتی ہیں...

اسلامی معاشرت سیکھو

تو معاشرت کے احکام سیکھو... اللہ کے واسطے معاشرے کے احکام علماء سے پوچھو کہ معاشرت کے کیا مسائل ہیں شادی ہو رہی ہے اب میری ذمہ داری کیا ہے؟ میرے حقوق کیا ہیں؟ تا کہ گھر آباد ہوں گھر پیسوں سے نہیں آباد ہوتے میٹھے بول سے آباد ہوتے ہیں... اچھے اخلاق سے گھر آباد ہوتے ہیں... بے شک گھر میں چولہا نہ جلتا ہو اگر اخلاق اچھے ہوں تو بھوکے رہ کر بھی پلاؤ کے مزے آتے ہیں اور جب بول کڑوے ہوں تو بھائیو! پھر تو بڑے پلاؤ بھی زہریلی بوٹیاں بن جاتی ہیں... زہریلے لقمے بن جاتے ہیں... تن پہ پھٹے ہوئے کپڑے بھی ریشم کا

مزہ دیتے ہیں اگر اخلاق اچھے ہوں اور دس دس بیس بیس ہزار کے پہنے ہوئے جوڑے کا ایک ایک تار آگ بن جاتا ہے جب زبانیں زہر اگلتی ہوں... جب زبانیں شعلے اگلتی ہوں... تو پھر ہیروں میں سجنے سے اور چوڑیوں کے بوجھ اُٹھانے سے دلوں کو سکون نہیں آیا کرتا... دل کی دنیا کو آباد کرنا ہے تو اپنی زبان کا بول میٹھا کرنا سیکھو اپنے بیٹوں کو بھی سکھاؤ... اپنی بیٹیوں کو بھی سکھاؤ... دونوں طرف چاہے بیٹیاں پرائے گھر جاتی ہیں وہ کہتے ہیں بس اب تو نے نہ ماں کو ملنا ہے نہ باپ کو ملنا ہے بس اب تو میرے لئے ہے...

دونوں طرف سے افراط ہے چونکہ سکھایا نہیں ہوتا... بتایا نہیں ہوتا... جوان ہو گئے... شادی کردو بس کاروباری ہو گیا میرا بیٹا بس شادی کردو بیٹی نے B.A کرلیا بس شادی کردو یہ معیار ہے... پھر یہ نہیں دیکھتے بچے کے اخلاق کیسے ہیں کرتا کیا ہے... تاجر ہے چلو ٹھیک ہے کردو شادی... دیکھو اخلاق کیسے ہیں گھروں کی آبادیاں اچھے اخلاق سے ہوتی ہیں پیسوں سے نہیں... جائیدادوں سے نہیں... میٹھے بول میں جادو ہے جو سر چڑھ کے بولتا ہے... تو یہ سکھانا پڑتا ہے... اس کو بچوں کو بٹھا کے سکھانا پڑتا ہے...

بس اب میرے بیٹے نے فیکٹری سنبھال لی ہے اب اس کی شادی کردینی ہے... بھئی انسان بھی تو بناؤ... فیکٹری سنبھالنا کوئی بڑا کام نہیں ہے... انسان بننا بڑا کام ہے...

دعاؤں کا اہتمام کرو... اپنی ضرورتیں اللہ سے مانگنا سیکھو... نفل پڑھ پڑھ کے اللہ سے مانگو... ہر وقت ہم اللہ کے محتاج ہیں... کوئی ایسا سانس نہیں جس میں ہم اللہ کے محتاج نہیں... (ص ۲۶۲)

اشفاق احمد کی کہانی

یہ ایک ڈرامہ رائٹر ہے... اشفاق احمد... میری اس سے ملاقات ہوئی بڑی لمبی مجھ سے کہنے لگا میں تبلیغ کے کام کا قائل ہوا ہوں... انگلینڈ میں جاکر جب میں ایڈمرا میں پارک میں بیٹھا ہوا تھا میری بیوی بھی ساتھ تھی تو ایک جماعت آئی اس نے مغرب کی اذان دی اور جماعت شروع کردی... دس پندرہ لڑکیاں ان کے گرد اکٹھی ہو گئیں... انہوں نے سلام پھیرا تو ایک لڑکی آگے بڑھ کے بات کرنے لگی تو میں نے اپنی بیوی سے کہا بانو آؤ یہ کیا کہتے ہیں تو میں پہنچا تو وہ لڑکی اس

سے پوچھ رہی تھی کہ آپ کو انگلش آتی ہے تو اس نے کہا آتی ہے... کہا یہ کیا کیا ہے؟ کہا ہم نے عبادت کی ہے... تو اس لڑکی نے کہا: آج تو اتوار نہیں ہے... تو انہوں نے ان کو کہا کہ ہم تو دن میں پانچ مرتبہ عبادت کرتے ہیں... کہنے لگی یہ تو بہت زیادہ ہے... اتنی زیادہ تو اس نے اس کو پھر سمجھایا بات ہوتی رہی ہوتی رہی تو اس نے بعد میں کہا اچھا بہت مہربانی تو اس نے ہاتھ بڑھایا اس سے مصافحے کے لئے تو اس نوجوان نے کہا میں معذرت خواہ ہوں میں ہاتھ آپ کو نہیں دے سکتا... اس لڑکی نے کہا کیوں؟ کہا یہ ہاتھ میری بیوی کی امانت ہے اس کے سوا کسی کو نہیں چھو سکتا.. تو وہ لڑکی کھڑی تھی زمین پر گر گئی اور اس نے پھوٹ پھوٹ کے رونا شروع کر دیا اور کہنے لگی کتنی خوش قسمت ہے وہ عورت جس کا تو خاوند ہے کاش یورپ کے مرد بھی ایسے ہوتے اور یہ کہہ کر وہ آنسو پونچھتی ہوئی چلی گئی تو کہنے لگا میں نے اپنی بیوی سے کہا با نو آج وہ تبلیغ ہوئی ہے کہ لاکھوں کتابیں چھپ جاتیں تو کام نہ بنتا جو یہ نوجوان ایک عمل سے کر کے بتا گیا... (ص ۲۸۱)

پیپسی کاربن ڈائی آکسائیڈ

آپ کو پتہ ہے ان میں کیا ہوتا ہے اس میں جو گیس ہے وہ کون سی ہے وہ کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے جو ڈالی جاتی ہے یہ وہ گیس ہے جو اللہ آپ کے اندر سے نکالتا ہے آپ کے سارے خون کی گندگی کو اللہ تعالیٰ کاربن ڈائی آکسائیڈ کی شکل میں باہر نکالتا ہے اور آپ کو آکسیجن اندر پہنچاتا ہے آپ اسی کاربن ڈائی آکسائیڈ کو پیپسی کی شکل میں سیون اپ کی شکل میں اندر ڈالتے ہیں آپ سے اور مجھ سے بڑا بے وقوف کوئی ہوگا ایمان کا تو پہلے ہی جنازہ اُٹھ چکا ہے رہ گئی کچھ صحتیں اس کے بھی جنازے نکل گئے پیپسی خریدی جا رہی ہے اس کا پیسہ غیر مسلم کو جا رہا ہے صحت اپنے ہاتھوں سے جا رہی ہے کاربن ڈائی آکسائیڈ پیٹ میں ڈال رہے ہیں... دیکھو کیسے اپنی جان کے دشمن ہیں... پہلے پیٹ بڑھ بڑھ کر لمبا ہوتا جا رہا ہے تو اوپر سے پیپسیاں اوپر سے کوک اوپر سے سیون اپ یہ ساری کاربن ڈائی آکسائیڈ ہے جو گندگی ہے جو ڈکار آتا ہے تو کہتے ہیں شکر ہے ہاضمہ ہو گیا ہے... ہاضمہ تھوڑا ہی ہوا بربادی ہو گئی ہے... (ص ۲۷۲)

موت کا وعظ

ہشام بن عبدالملک نے ایک باندی خریدی... بے حد خوب صورت تھی ایک لاکھ دینار میں اس کو خریدا... تو کہا اس کے لیے ایک محل بناؤ... ایک الگ قصر اس کے لیے تعمیر کیا گیا... تو جب وہ اس کے پاس خلوت میں گیا تو باہر سے شور اٹھا... کھڑکی کھولی تو ایک جنازہ جا رہا تھا... تو جنازے کو دیکھ کر اس کے جذبات ایسے پست پڑ گئے... کہنے لگا ... کفیٰ بالموت واعظًا...... موت سے بڑا واعظ کوئی نہیں یہ اس زمانے کے جابر بادشاہ کا حال ہے... آج تو ریڑھی والا بھی جنازہ گزرتا دیکھ کر موت کو یاد نہیں کرتا... (ایمان افروز واقعات ص ۲۶۸)

پیدل جماعت

امریکہ میں ایک پیدل جماعت تھی تو چھ مسلمان چار لڑکیاں دو لڑکے مسلمان تو ایک لڑکے کا نام ابراہیم رکھا اس کو جب کلمہ پڑھایا تو اس نے دل پہ ہاتھ رکھ کے کہا تو ڈاکٹر اختر ہیں ہمارے ساتھی ہیں... انہوں نے کہا وہی کلمہ پڑھا رہے تھے کیا ہوا؟ کہنے لگا یہ جگہ خالی تھی جب سے ہوش سنبھالا ہے جب تو نے کلمہ پڑھایا تو یہ جگہ بڑھ گئی تو میری خوشی سے ہانکل گئی... اس جگہ کو نہ شراب بھر سکی نہ پیسہ بھر سکا نہ میوزک بھر سکا نہ عورت بھر سکی نہ وادیاں بھر سکیں نہ سیر نہ تفریح نہ دامن نہ مرغ زار نہ دنیا کی کوئی چیز اللہ کی قسم نہیں داخل ہو سکتی یہاں اللہ کا پہرہ ہے یہاں صرف اللہ داخل ہو گا... بس جیسے معدے میں روٹی ڈالو گے تو بھوک دور ہو گی پتھر ڈالو گے تو اور اپنے اوپر عذاب لاؤ گے ہیرے جواہر پیٹ میں ڈالو گے تو موت کو دعوت دو گے سوکھی روٹی ڈالو گے تو معدہ کہے گا ٹھیک ہے ٹھیک ہے... اس دل کو میرے رب کی قسم نہ سونے کا پتہ نہ چاندی کا پتہ نہ اسے صورت کا پتہ نہ اسے مورت کا پتہ نہ گھر کا پتہ نہ گاڑیوں کا پتہ نہ بلڈنگوں کا پتہ نہ فیشن کا پتہ اس دل کو صرف اللہ کا پتہ ہے جب تک اس کو اللہ نہیں دو گے اس کو سکون نہیں آئے گا یہ ماہی بے آب کی طرح مرغ بسمل کی طرح بے قرار ہو گا تم جتنا دنیا میں زیادہ بھاگو گے یہ اتنا دنیا میں فریادیں کرے گا... (ص ۲۸۴)

تبلیغ والوں کو تنبیہ

حسن اخلاق کے سب سے زیادہ حقدار والدین ہیں... پھر بیوی ہے جس کے ساتھ آدمی زندگی گزارتا ہے... عام سے عام آدمی کھانا پوچھتا ہے اور چائے پوچھتا ہے... یہ تبلیغ والے باہر جاتے ہیں لوگوں کے پتھر کھاتے ہیں... گالیاں سنتے ہیں اور لوگ ان کو دھکے دیتے ہیں... تو یہ آگے سے کہتے ہیں کہ ان کی ہدایت کی دعا کرو... بیوی تھوڑی سی کام میں سستی کرے تو اسی کو گالیاں دے رہا ہوتا ہے... وہ بیوی کی دعا کیوں نہیں کرتا؟ باہر والوں کے لیے کہتا ہے کہ ان کی ہدایت کی دعا کرو... (ایمان افروز واقعات ص ۲۶۹)

امام صابی رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

امام صابی رحمۃ اللہ علیہ کی شادی ہوئی... تو جب پہلی رات ہوئی... پہلی رات... تو آ کر ان کی بیوی نے کہا میری ایک بات سن لیں... کہا کیا... کہا مجھے نہیں پتہ آپ کی پسند کیا آپ کی ناپسند کیا ہے... آپ کو کون اچھے لگتے ہیں کون اچھے نہیں لگتے... آپ کو کیا کھانا پسند ہے کیا ناپسند ہے... آپ کو کون سی عادت ناپسند ہے کون سی پسند ہے... مجھے آج بتا دیں... میں اس کے مطابق زندگی گزاروں... کوئی ایسا کام نہ کر بیٹھوں جو آپ کو ناپسند ہو...

فرمانے لگے ستائیس سال وہ میرے ساتھ زندہ رہی... کبھی اُف تک بھی ہمارے درمیان نہ ہوئی... یہ ایک زمانہ تھا جب لوگ شریعت کے احکام کو سیکھتے تھے... اب ایک ایسی معاشرت ہے شیخوں کی اپنی ہے... راجپوتوں کی اپنی ہے... آرائیوں کی اپنی ہے... پنجابیوں کی اپنی ہے... پٹھانوں کی اپنی ہے... سندھیوں کی اپنی ہے... بلوچوں کی اپنی ہے... اس میں سب چکی پس رہے ہیں... پس رہے ہیں... پس رہے ہیں...

کچھ پتہ نہیں اللہ نے کیا کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا... کچھ پتہ نہیں

اور اتنا عظیم الشان عمل ہے کہ جب ترازو تولا جائے گا... ہماری نیکیاں بدیاں تولی جائیں گی... تولنے کے لئے اللہ تعالیٰ رکھوائے گا! سن رہے ہو سب سے پہلے جو چیز تولنے کے لئے رکھوائے گا... اللہ تعالیٰ فرمائے گا دیکھو بیوی بچوں سے کیا سلوک کرتا تھا... پہلے وہ تولا جائے

گا... سب سے پہلے اس کا بیوی اور بچوں سے سلوک تولا جائے گا... تو اللہ تعالیٰ نے عورت کو گھر میں پابند کیا... اور مرد کے ذمے لگایا اس کو خرچہ دو... بعض مرد ہوتے ہیں بیوی کے ہاتھ میں ایک روپیہ نہیں پکڑاتے... تو شئے دس تینوں کی چائی دااے... اس پر اتنی بداعتمادی ہوتی ہے کہ زندگیاں ٹوٹ پھوٹ کے رہ جاتی ہیں... اللہ تعالیٰ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم خرچہ اپنی بیویوں کے ہاتھ میں دیتے لو جیسے مرضی خرچ کرو... ایک معاشرت ہے... (۳۵۸)

آدابِ معاشرت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جب گھر لوٹ کے آؤ... کبھی خالی ہاتھ نہ آؤ... ضرور کوئی تحفہ ہدیہ اپنی بیوی بچوں کے لئے لے کے آؤ اور کچھ نہیں ملتا تو پتھر ہی اُٹھا کے لے آؤ... خالی ہاتھ گھر میں مت داخل ہو... اگر کہیں سفر سے آئے ہو خالی ہاتھ مت آؤ... اگر رات کو لوٹ کے آؤ... تو گھر میں مت داخل ہو... باہر سو جاؤ صبح گھر جاؤ... اپنے گھر والوں کو تکلیف نہ دو... یہ اتنی خوبصورت زندگی بتائی ہے... اتنی خوبصورت زندگی سمجھائی گئی ہے... حیاۃ الصحابہ کی جلد ثانی ہے ہی ساری معاشرت پر آدھی سے زیادہ معاشرت یہ ہے پڑھتا ہی کوئی نہیں... پڑھتا ہی کوئی نہیں... صرف گشت کرنے کو ہی سارا دین سمجھا ہوا ہے... تو میرے بھائیو! اللہ تعالیٰ نے مرد کے ذمے کیے جاؤ اس کو لا کے دو... گھر بیٹھاؤ... اب یہ کیا کرے یہ کیا کرے اس کے ذمے اللہ تعالیٰ نسل کو تیار کرنا... بڑا مشکل سبق عورت کو دیا ہے...

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہاتھوں اونٹوں کا ذبح ہونیکا شوق

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اسی ذی الحجہ کی دس تاریخ کو تشریف لاتے ہیں... اور سو اونٹ لائے جا چکے ہیں... حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے اونٹ مشترکہ تھے تو پانچ اونٹ آگے لائے جاتے ہیں... ایک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے کھڑا کیا جاتا تھا... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو ذبح فرماتے تھے کھڑے کھڑے کو... پھر دوسرا لایا جاتا تھا... اس کو ذبح کرتے تھے... جب پانچ اونٹوں میں سے ایک اونٹ آگے آجاتا تھا... ذبح ہونے کے

لیے تو پیچھے چار اونٹوں میں سے آگے ہر ایک بڑھ کر کہتا کہ پہلے میں ذبح ہو جاؤں...ایک دوسرے کو کاٹتے تھے اور ایک دوسرے کو دھکا دیتے تھے...یہ منظر کائنات نے دیکھا کہ قربان ہونے کے لیے اونٹ آگے بڑھ رہے ہیں...(ایمان افروز واقعات ص ۲۸۹)

عورت کا کام

نسل کو تیار کرنا ایک قوم کو تیار کرنا...بچوں کی تربیت اور پرورش کرنا...

اس لحاظ سے کہ پندرہ سال میں اس قابل بنانا...کہ جب پندرہ سال میں اس پر شریعت لاگو ہو تو یہ اللہ کا کوئی حکم توڑنے والا نہ ہو...اور اللہ کی کوئی شریعت کے خلاف چیز کرنے والا نہ ہو...ہر مرض کو پورا کر رہا ہو حرام کو چھوڑ رہا ہو... پندرہ سال اللہ دیتا ہے گیارہ سال بارہ سال لڑکی کے لئے ہیں... پندرہ سال لڑکے کے لئے ہیں...کیا کرو...اب اس پر جان مارو...

روٹی بھی ملے گی خرچہ بھی ملے گا کپڑا بھی ملے گا...اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اس پر اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرو...اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: یہ دنیا ایک مختصر سا ساز و سامان ہے...اس میں سب سے بہترین جو سامان ہے وہ نیک عورت ہے جو نیک بیوی ہے...جو اس کائنات کا سب سے اعلیٰ ساز و سامان ہے...اور اللہ تعالیٰ نے فرمایا: وَمِنْ اٰیٰتِهٖۤ اَنْ خَلَقَ لَكُمْ مِّنْ اَنْفُسِكُمْ اَزْوَاجًا لِّتَسْكُنُوْۤا اِلَيْهَا

ہم نے تمہیں مرد عورت بنایا...تمہیں آپس میں جوڑا جوڑا بنا کے نکاح کے بندھن میں تمہیں باندھا...تاکہ سکون حاصل کر سکو...

امت محمدیہ کی فضیلت

موسیٰ علیہ السلام کی قوم نے بچھڑے کی پوجا کی...اللہ نے قتل کا حکم دیا...موسیٰ علیہ السلام نے ستر آدمی لیے اور کوہ طور پر معافی مانگنے گئے...اللہ نے کہا تیری امت کی توبہ قتل ہی ہے...ہاں تیرے بعد ایک امت آنے والی ہے...اگر وہ ایک دفعہ بھی کہہ دیں گے کہ معاف کر دو تو ان کو معاف کر دوں گا...موسیٰ علیہ السلام نے کہا یا اللہ پھر مجھے بھی اس

امت میں شامل کر دیں... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ جزا دے جو اپنی امت کے لیے رحمت کے دروازے کھلوا گئے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۱۴)

سکون کیسے آتا ہے؟

وہ پیسے سے نہیں آتا... وہ اچھے اخلاق سے آتا ہے... اور محبت کے بول سے سکون آتا ہے... ایک دوسرے پر اعتماد کرنے سے سکون پیدا ہوتا ہے... جب وہ اپنی جگہ شک وہ اپنی جگہ شک وہ اپنی جگہ ٹائٹ کرے وہ اپنی جگہ ٹائٹ کرے... اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنی وسعت کے مطابق خرچ کرے... اپنی وسعت کے مطابق ان کو دو...

اور ایک طرف کر دیا اس کو... کیا کرو بھائی ایک نسل تیار کرو... جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی پر چلنے والی ہو... اور اس کے مطابق زندگی گزارنے والی ہو... گھر میں صرف روٹی پکانا تو عورت کے ذمے ہے ہی کوئی نہیں... شرعاً عورت کے ذمے روٹی پکانا تو ہے ہی کوئی نہیں... وہ احسان ہے... اگر پکا کے دے دے... اگر روٹی پکانا بھی اس کے ذمے کوئی نہیں تو پھر ہے کیا؟ کام اتنا مشکل ہے کہ وہ پس کے رہ جائے... اگر کوئی کرے... چونکہ کرتی نہیں ہیں... کرتی نہیں ہیں... اس لئے اور بکھیڑوں میں پھنس کے اُلجھ کے رہ گئی ہیں مشکل ترین کام اللہ نے دیا ہے... اس بچہ کو پندرہ سال تک ایسے تیار کرو کہ گناہوں سے نفرت کرنے والا ہو... نیکی سے محبت کرنے والا ہو... بڑے چھوٹے کا ادب مقام پہچاننے والا ہو...

اس بچی کو ایسی حیا سکھاؤ کہ جس گھر میں جائے وہاں کی راحت بن جائے وہاں کی ٹھنڈک بن جائے... یہی نہیں کہ جاتے ہی کھینچ کر کہ اب تو تو میرا ہے نہ ماں کا نہ باپ کا اب تو صرف ہے ہی میرا... ایسی بیٹیاں نہ تیار کرو کہ جو اوروں کے لئے کانٹے بن جائیں... ایسی اولاد نہ تیار کرو جو اوروں کو زیروزبر کر کے اوروں کو زخمی زخمی کر کے اپنے خاوند ہونے کا حق جتاتے پھریں... بلکہ سیکھو... سیکھو... حسن اخلاق سیکھو... سہنا سیکھاؤ... چپ رہنا سیکھاؤ... وہ... وہ وہ تربیت دو کہ جس سے یہ خوبصورت معاشرے کا فرد بن سکے...

تو اللہ تعالیٰ نے عجیب عجیب...ایک درہم ہے جو آدمی اللہ کے راستے میں خرچ کرتا ہے...ایک درہم ہے جو آدمی صدقہ کرتا ہے ایک درہم ہے جو آدمی اپنے بچوں پر خرچ کرتا ہے تو آپ نے فرمایا سب سے افضل کون سا بھئی...پھر خود ہی آپ نے کہا جو اپنے بچوں پر خرچ کیا وہ سب سے بہترین خرچ ہے...سب سے افضل خرچ ہے جو اپنے بچوں پر کیا...یہ بعض ہمارے نوجوان جو تبلیغ میں لگاتے ہیں اور بچوں کو تنگی دیتے ہیں...ان بچاروں کو یہ نہیں پتہ کہ گھر میں خرچ کرنے کی اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فضیلت رکھی ہے...اور اپنی بیویوں کو خوش رکھنے کی اللہ تعالیٰ نے کیا کیا فضیلت رکھی ہے...چونکہ پڑھنے کا ذوق نہیں ہے پڑھتے کوئی نہیں...پڑھے بغیر بھی کبھی کسی کو کچھ آیا ہے...(ص ۳۶۱)

حضرت امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ کا صبر

امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ سبق پڑھا رہے تھے...ایک خارجی آ گیا...کہا ابوحنیفہ تیری ماں سے شادی کرنا چاہتا ہوں...لوگ اسے مارنے کے لیے بڑھے فرمایا بیٹھ جاؤ...پھر اسے کہا...میری ماں عاقل و بالغ ہے اس سے پوچھتا ہوں...اگر مان گئی تو تجھ سے نکاح کر دوں گا...تو بڑا ہنستا ہوا کھڑا ہوا...سیڑھیوں سے نیچے اترنے لگا...پاؤں پھسلا...سر کے بل گرا گردن ٹوٹ گئی اور مر گیا...تو امام صاحب نے فرمایا کہ ابوحنیفہ کے صبر نے اس کی جان لے لی...

چار چیزیں بڑی قیمتی ہیں

چار چیزیں جس کو اللہ نے دے دیں اس کو سب کچھ مل گیا:

(۱)صدق حدیث(۲) حفظ امانة(۳) حسن خلیقة(۴) عفةُ طعمة

چار چیزیں جس کو ملیں سب کچھ اس کو مل گیا: بول میں سچائی...امانت میں دیانت...اخلاق میں بلندی...رزق حلال...چار چیزیں جس کو مل گئیں رزق حلال ہو...اخلاق اعلیٰ ہوں...بات کا سچا ہو...امانت کو ادا کرتا ہو اس کو سب کچھ ملا...(۴۰۵)

حسن اخلاق اور حسن معاشرت سیکھو

ماں باپ کو اپنے مقام پر رکھو بیوی کو اپنے مقام پر رکھو اس میں بہت افراط و تفریط ہو رہا ہے...

ماں کے زور میں بیوی کا حق مار دیتے ہیں بیوی کے زور میں ماں کا حق مار دیتے ہیں... یہ دونوں طرح کا ظلم ہے جو گھروں میں ہو رہا ہے... یہ ماں کی خدمت کے زور میں یہ ماں کی اطاعت کے زور میں اپنی بیوی کو ذلیل کر دیتے ہیں اور بعض اپنی بیویوں کے پیچھے اپنی ماؤں کو ذلیل کر دیتے ہیں...

ماں کا اپنا دائرہ ہے بیوی کا اپنا دائرہ ہے باپ کا اپنا ہے اولاد کا اپنا ہے ہر ایک کو اس کے دائرے میں رکھو... یہ چیزیں پوچھو پوچھو جیسے چھوٹا کاروباری بڑے سے پوچھتا ہے میں کیسے کاروبار کروں یہ پوچھو علم والوں سے کہ گھر کا دین کیا ہے نیک سے نیک گھروں میں ساس اور بہو کی لڑائی ہے پردہ دار گھر نیک گھر علماء تبلیغ ہر چیز موجود ہے لیکن اندر میں آگ لگی ہوئی ہے حدود کا نہیں پتہ حد کے اندر پچاس آدمی بھی ایک گھر کے اندر رہوں گے تو محبت ہے اور حد سے باہر ہو کر میاں بیوی بھی رہیں گے تو لڑائی شروع ہو جائے گی... تو یہ پوچھو بھئی پوچھو ماں کی خدمت کے زور میں بیگم کی حق تلفی نہ ہو اور بیوی کے حق کی ادائیگی کے زور میں ماں کی حق تلفی نہ ہو سب کو اپنا اپنا مقام دو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہترین مسلمان وہ ہے جو بیوی کے ساتھ اچھا سلوک کرے اور بیوی کو بھی خاوند کے حق کا بتلا دیا تو بیلنس کر دیا... ادھر بھی بتایا ادھر بھی بتایا... سب سے پہلے جو عمل تولا جائے گا جب اللہ بلائے گا... بلاؤ بھئی تولو اس کی نیکیوں کو تولو سب سے پہلے جس نیکی کو رکھا جائے گا وہ بیوی اور بچوں سے جو سلوک ہے وہ رکھا جائے گا... بیوی سے کیسا سلوک تھا بچوں سے کیسا سلوک تھا... بعض لوگ باہر بڑے اخلاق والے ہوتے ہیں گھر جا کر بڑے بدتمیز ہو جاتے ہیں... (ص ۴۰۶)

دنیا کی جنت

یا ایھا الناس ضرب مثل فاستمعوا له اے لوگو! تمہارا رب تمہیں مثالیں دیتا ہے... سنا کرو مثال سے بات سمجھ میں آتی ہے واضح ہوتی ہے... کیا ہے کیا یہ ساری پیپلز کالونی سارا کچہری بازار کارخانہ بازار سارا ہندوسندھ ایران وتران یہ سب کی مثال کیا **کسراب بقیعة**... تم جا رہے ہو... چونکہ عرب ریگستان میں سفر کرتے تھے وہاں ہے ہی ریت ریت لیکن

ہمارے ساتھ بھی اب اللہ تعالیٰ ہمیں بھی وہ منظر دکھاتا ہے بڑی سڑک موٹروے گاڑی جارہی اور آگے سارا پانی ہی پانی نظر آنے لگا اوپر سے دھوپ پڑی اور اس کی ویسکشن ہوئی تو اس سے نظر آرہا ہے آگے تو پانی ہی کھڑا ہوا ہے ریت میں یہ چیز زیادہ واضح ہوتی ہے بلوچستان چلے جاؤ یا سندھ کے تھل میں یا بہاولپور کے تھل میں یا لیہ کے تھل میں جاؤ تو ہمارا چونکہ یہ سارے علاقوں میں سفر ہوا ہے تو پانی ہی پانی نظر آتا ہے...اب ایک آدمی کو پیاس لگی ہوئی ہے تو کہتا ہے وہ پانی وہ پانی تو ایک سمجھدار کہتا ہے پانی کوئی نہیں ہے دھوکا ہے کہتا نہیں پانی ہے میں اپنی نظر کو کیسے جھٹلاؤں؟ کہتا ہے تیری نظر فریب کا شکار ہو چکی ہے تیری نظر صحیح نہیں دیکھ رہی میری مان لے کہنے لگا نہیں نہیں پانی ہے پانی ہے... بھاگا اور آگے چلا گیا پھر بھاگا اور آگے چلا گیا پھر اس نے سمجھایا او میاں پانی نہیں ہے دھوکا ہے تو پیاسا مر جائے گا ایک قطرہ نصیب نہیں ہوگا...کہا نہیں نہیں پانی ہے... مجھے دھوکا نہ دو میں اپنی نظروں سے دیکھ رہا ہوں...آنکھوں سے دیکھ رہا ہوں اور آگے اور آگے...

حَتّٰى اِذَا جَآءَهٗ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئًا بھاگ بھاگ جسم جواب دے گیا ٹانگوں نے ساتھ چھوڑ دیا اور پیاس کی شدت نے بے حال کر دیا...نہ پیچھے مڑ کے جانے کی طاقت نہ جس کی طلب میں نکلا تھا وہ ملا تو کیا ہوا...

لم یجدہ شیئا کچھ بھی نہ پا سکا...اوہ خالی ہاتھ ناکام خالی ہاتھ نامراد اُٹھ کے دُنیا سے چلا گیا تو اس طرح اللہ تعالیٰ خوبصورت انداز کے ساتھ ہمیں سمجھاتا ہے کہ یہ کچھ نہیں ہے...

دار الغرور اور ہے بھی بنانے والا کیونکہ میں کہتا ہوں میرا تجربہ بنانے والا اپنی بات بتا رہا ہے دار الغرور ہے دھوکا ہے... (ص ۴۱۱)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا دس لاکھ درہم معاف کرنے واقعہ

ایک صحابی دوسرے صحابی رضی اللہ عنہ کے پاس جاتے ہیں کہ جناب آپ نے مجھے دس لاکھ روپے دیئے ہیں... کہنے لگے... جب چاہیں آ کے لے جانا... میرے بھائی محترم جب گھر میں آئے اور اپنا حساب دیکھا تو لینے نہیں دینے تھے...اب اس کا ظرف دیکھیں کہ اس کو بھی پتہ

ہے کہ لینے ہیں... دینے نہیں ہیں اور پیسے بھی کوئی تھوڑے نہیں ہیں دس لاکھ روپے ہیں اور وہ بھی آج سے چودہ سو سال پہلے... جب ان کو پتہ چلا کہ دینے ہیں لینے نہیں تو بھاگے بھاگے آئے اور کہا ارے عبداللہ بن جعفر! جو ہوا بھائی معاف کرنا... وہ روپے تو میں نے تمہارے دینے تھے...

فرمایا... چل وہ میں نے تمہیں ہدیہ کر دیئے... معاف کر دیئے... اب اللہ نے اتنا دے دیا کہ حساب ہی نہیں... یہ اس کا بیٹا ہے جو حبشہ کی ہجرت کر کے بھوکوں پر بھوک گزاری... وطن سے دور وقت گزارا اور موتہ کے میدان میں بھوکے پیاسے جان دے دی... آج انہی کو اللہ تعالیٰ رزق دے رہا ہے کہ دس لاکھ روپے لینے تھے اور وہ غلطی سے کہہ رہا ہے کہ تو دے... صرف اس بات پر مسلمان کا خیال رکھتے ہوئے کہ میں نے معاف کر دیا... اللہ نے دنیا بھی بنائی... آپ یقین کریں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا اور آخرت کی کامیابیاں لے کر آئے ہیں لیکن ہم ان کے لیے اٹھتے ہی نہیں... (اصلاحی واقعات ص ۱۳۱)

دُنیا کی حالت اور قبر کی حالت

تمہاری طرح تم سے پہلے چند قومیں آئیں انہوں نے اس فیصل آباد کو حقیقت سمجھا اس دھرتی کو حقیقت سمجھا جس کو میں نے حقیقت بتلایا اس کو جھٹلایا جسے میں نے دھوکا کہا اسے انہوں نے حقیقت سمجھا اس پر وہ سر دھڑ کی بازیاں لگا گئے عزتوں کے سودے کر گئے جوانیوں کے سودے کر گئے رول دیا اپنے آپ کو چند دن کی لذتوں اور چند دن کے مزے کی خاطر... نہ انہیں موت یاد رہی نہ پیٹ کا پھٹنا یاد رہا نہ کھوپڑی سے آنکھوں کے سوراخ یاد رہے اور نہ ناک کے نتھنے بدصورت ہو کر نکلتے یاد رہے... کیسے گھنٹوں عورت اپنا چہرہ دیکھتی ہے ادھر سے کیسی لگ رہی ہوں ادھر سے کیسی لگ رہی ہوں اس لباس میں کیسی ہوں اس میں کیسی ہوں میری چوڑی کیسی یہ جھومر کیسا میرا یہ جوڑا کیسا میری یہ پتلون کیسی کوٹ کیسا اس کے ساتھ یہ ٹائی کیسی لگ رہی ہے دیکھتے نہیں ہو عورتیں مرد سارے کیسے فیشن میں مبتلا ہیں... ہائے! ہائے!

دنیا کا ہیرا اور آخرت کا ہیرا

یہ عورتیں جو آج کل کپڑوں پہ پتہ نہیں کیا ہلاکت خیز سامان تیار کررہی ہیں یہ وہ جنت کا دوپٹہ جو اللہ تعالیٰ ان کے سر پہ ڈالے گا دوپٹے کو پکڑ کر بس لہرا دیں تو ساری کائنات میں روشنیاں جگمگ کرنے لگیں گی... سورج صرف ساڑھے سات عرب میل میں روشنی پھیلاتا ہے بس سورج کی روشنی صرف ساڑھے سات عرب میل میں ہے سورج جیسا دہکتا چراغ ساڑھے سات میل عرب کے آگے اس کی ایک کرن نہیں جاتی اور جنت کی عورت کے سر کا دوپٹہ بس لہرا دو تو ساری کائنات روشن ہو جائے گی... بلیک ہولڈ بھی روشن ہو جائے گا... بلیک ہولڈ ایسی چیز ہے کہ کھربوں سورج اس میں ڈالو تو ایسے غائب ہو جائیں گے کہ پتہ ہی نہیں چلے گا... جنت کی عورت کا دوپٹہ ساتوں زمینوں سے لے کر آسمان تک ہر چیز کو روشن بھی کرے گا معطر بھی کر دے گا خوشبودار بھی کر دے گا... اس امید پر اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی اُمت کو اُٹھایا کہا میری بیٹی مبارک ہو تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے... اور تیرے بیٹے حسن اور حسین جنت کے نوجوانوں کے سردار ہیں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ ام سلمہ سے کہا دروازے پہ پہرہ دو کوئی مجھے ملنے نہ آئے ایک فرشتہ میرے پاس آ رہا ہے جو پہلے کبھی نہیں آیا تو ام سلمہ دروازے پہ کھڑی ہو گئیں اور تھوڑی دیر بعد حسین آ گئے... دروازے پر کھیلتے ہوئے انہوں نے دیکھا اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم اندر تو انہوں نے جانے کی کوشش کی ام سلمہ نے پکڑنے کی کوشش کی بڑے چاک وچوبند تھے انہوں نے چھلانگ لگائی اور اندر رسید ھے... تھوڑی دیر بعد اندر سے زور زور سے رونے کی آواز آئی تو جب ام سلمہ اندر گئیں تو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو سینے سے چمٹایا ہوا تھا اور ہل ہل کے رو رہے تھے پھوٹ پھوٹ کے رو رہے تھے... تو انہوں نے عرض کی کہ کیا ہوا یا رسول اللہ خیر تو ہے یہ رونا کیسا؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ام سلمہ یہ فرشتہ جو مجھے ملنے آیا تھا یہ بتا کے گیا ہے کہ میرے اس بچے کو میری اُمت قتل کر دے گی اور مجھے وہ مٹی دکھا کے گیا ہے جس میں اس کا خون گرے گا... اور اللہ کی شان حضرت ام سلمہ سب سے آخر میں فوت

ہوئیں...آپ کی ازواج میں ٦١ ہجری میں فوت ہوئیں اور وہ واقعہ آپ کی آنکھوں کے سامنے ہوا...
ام سلمہ خواب میں ہیں کہ عصر کے وقت سوئی ہوئی ہیں کہ ایک دم حضور پاک صلی اللہ علیہ وسلم خواب میں آ گئے...سر میں مٹی چہرہ پھیکا سا ہوا غمگین سارا جسم مٹی و مٹی کہا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کیا ہوا؟ کہا اپنے حسین کا قتل دیکھ کے آ رہا ہوں: حضرتؓ مقتل الحسین... (ص ۴۲۸)

قبر کی حالت

اس روح کو نکلنے دو... چار دن قبر میں ڈال دو... پھر جاؤ قبر کھودو کھولو تو آج وہ نازاں جو اپنے چہرے پر تھے آج وہاں کیڑوں کی جنگ ہوگی خوفناک کیڑے آنکھیں کھا چکے ہوں گے جو اپنی آنکھوں کی تعریف سن سن کر خوش ہوتی میری آنکھوں کا رنگ بڑا خوبصورت ہے تیری آنکھیں بڑی خوبصورت ہیں اللہ کی قسم وہاں گڑھے پڑ چکے ہوں گے... تمتماتے ہوئے گال اور وہ خوبصورت چہرہ اس کو لاکھوں کیڑے کھا کر اس کی رخسار کی ہڈیوں کو ظاہر کر چکے ہوں گے اور اس کو نرم و نازک اور تیری مخروطی انگلیاں تیری سراحی دار گردن آج وہاں سوائے مہروں کے کچھ نہیں ہوگا اور وہ انگلی کے خوفناک اور عجیب قسم کی ہڈیوں کے سوا کچھ نہ ہوگا...

ٹانگوں پہ گوشت کچھ باقی ہوگا جس سے بدبو کے بھبکے ہوں گے پیٹ کی غلاظت نکل کر قبر میں پھیل چکی ہوگی...اور کیڑوں کی جنگ ہوگی اور جیسے مردار پر شیر ٹوٹ کے پڑتے ہیں گیدڑ ٹوٹ کے پڑتے ہیں بھڑیئے ٹوٹ کے پڑتے ہیں اس طرح کھرب ہا کھرب کیڑے مکوڑے ہمارے جسموں میں ٹوٹ چکے ہوں گے اور حسن پریشان ہو چکا ہوگا...جوانی قصہ ماضی بن چکی ہوگی اور قبر کی خوفناک تاریکی جھٹکے دے کر اس کو زیر وزبر کر چکی ہوگی اور وہ گھنٹوں اپنے آپ کو دیکھنے والا آج دیکھنے کی اس کو کسی کی سکت نہ ہوگی...اپنوں کو وحشت آئے گی...

اپنے ڈر کے بھاگیں گے... بھاگو! یہ وہ نہیں ہے... وہی ہے میرے رب کی قسم وہی ہے... حقیقت کا سامنا ہوا دھوکا کھل گیا جوانی کا دھوکا کھل گیا حسن کا دھوکا کھل گیا...دنیا کا دھوکا کھل گیا یہاں کی عزتوں کے دھوکے کھل گئے اور یہاں کی لذتوں کے دھوکے کھل گئے...(۴۱۴)

بچوں کی تربیت

مدرسہ تربیت کی جگہ نہیں ہے نہ خانقاہ تربیت کی جگہ ہے نہ تبلیغ تربیت کی جگہ ہے سب سے بڑی اور سب سے طاقتور تربیت کی جگہ ماں کی گود ہے اور باپ کا سایہ ہے... ماں نے گود خالی کر کے ٹیوٹر کے حوالے کر دی ٹیوٹر کے پیٹ سے نکلا ہے کہ تمہارے پیٹ سے نکلا ہے... جب میں گیارہ سال کا تھا تو میرے باپ نے مجھے ہوسٹل میں ڈالا چھوٹے چھوٹے بچوں کو ہوسٹلوں میں دھکا دے دیا سارے وہ جنگلی جانور کی طرح وہ جنگل کے کانٹے دار جھاڑی کی طرح پروان چڑھتے ہیں انہیں کیا خبر ماں کیا ہے باپ کیا ہے... تو اللہ کا احسان ہوا تبلیغ کا کام چلا اللہ تعالیٰ نے ہمیں راہیں دکھادیں تو اپنی اولاد کے لئے وقت نکالو گھروں میں بیٹھو صحابہ کی سیرت پڑھو... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت پڑھو... جنت جہنم کے واقعات سنو پڑھو سناؤ... ان کے معصوم ذہنوں میں ڈالو تو جب آگے پروان چڑھیں گے تو کچھ اپنوں پر پھل دار ہو کے نکلیں گے ورنہ تو وہ او ہو کانٹے دار بن کے نکلیں گے...

اسے وقت دو اپنے آپ کے لئے وقت نکالو اپنی نسل کے لئے وقت نکالو اپنے گھروں کو مسجد بناؤ زبان کا بول بڑی طاقت رکھتا ہے زبان کے بول میں اللہ نے بڑا اثر رکھا ہے... بچوں کی تربیت کرنی کیسی ہے اس کو سیکھنے کے لئے تبلیغ میں وقت دو اور گھر کی زندگی کو جنت کیسے بنانا ہے اس لئے بھائیو بہنو! پچھلی پہ توبہ کرو اگلی کے لئے تیاری کرو... اپنے گھروں کو مسجد کا ماحول دو... اپنے گھروں میں پردے کا ماحول دو... ہمارا دین حیاؤں والا دین ہے حیاؤں والا مذہب ہے... حیاؤں والا طریقہ زندگی ہے... یہ روشنیاں نہیں ہے اندھیرے ہیں... یہ تہذیب نہیں یہ آوارگی ہے... جہاں جوان لڑکا لڑکی ایک بنچ پہ تعلیم حاصل کر رہے ہوں اور اسے تہذیب کا نام دیا جائے نہیں نہیں یہ تہذیب نہیں ہے یہ جہالت ہے یہ روشنیاں نہیں اندھیرے ہیں یہ روشنیاں لے جاؤ ہمیں وہی مٹی کے چراغ جہاں بیٹی کے سر پر چادر ہوتی تھی جہاں ماں کا مقام تھا ہمیں یہ تعلیم نہیں چاہیئے جوان بیٹا باپ کو آنکھوں سے گھور رہا ہو ماں تھکی ہوئی ہو اور بیٹی اسے چائے کا کپ پلانے پر آمادہ نہ ہو یہ پڑھے لکھے ہمیں نہیں

چاہئیں... ہمیں جاہل ہی رہنے دو... ہمیں دقیانوسی ہی رہنے دو... روشنیوں کے نام پر اندھیرے آئے ہیں تہذیب کے نام پر ہلاکت آئی ہے... ہم لٹ گئے... لٹ گئے... (۴۵۱)

ایک ہی چھاتی سے دودھ پینے والا غدار نکلا

یہ کہاں کا علم ہے جو ماؤں کا بدتمیز بنادے... باپ کے گریبان پر ہاتھ ڈال دے... یہ کہاں کی روشنیاں ہیں یہ کہاں کی روشن خیالی ہے... صرف آدمی کپڑے اور زیور سے ہی انسان بنتا ہے؟ کیا گدھے کو کپڑے پہناؤ تو انسان بن جائے گا؟ انسان کا ایک روپ ہے جو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ملتا ہے اور کہیں سے نہیں ملتا... ایک کامل اکمل انسانیت کی تصویر بن کے آیا اس کے پیچھے چلے گا اسے انسانیت کی معراج ملے گی ورنہ سب جانور بن کے مر جائیں گے...

تو میرے بھائیو بہنو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی پاک زندگی کو اپنی زندگی بناؤ کیسے بھائی اپنی بہنوں کا حق ہڑپ کر جاتے ہیں جس پیٹ سے نکلا ہے اسی پیٹ سے بہن نکلتی ہے جس چھاتی سے پیا ہے اسی سے اس نے بھی پیا ہے... کوئی حق نہیں بہن کا تو میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کہا جس کو اللہ نے دو بیٹیاں دیں ان کو پالتا رہا ان کی خدمت کرتا رہا پھر ان کو ڈولی میں بٹھایا پھر ان کو سسرال پہنچایا پھر شادی کے بعد بھی ان پر خرچ کرتا رہا تو اسی حال میں مر گیا تو جنت واجب ہوگئی... یہ کیسے ڈاکو ہیں جو بہنوں کا حق ہی لوٹ کے کھا جاتے ہیں... کوئی بہن اگر مانگ لے تو کہتے ہیں بڑی بے غیرت ہے... بے غیرت تو یہ ہیں جنہوں نے اپنی بہن کا حق لوٹا ہے...

اگر بچوں کی تہذیب نہ ہوئی تو گھر اُجڑ جائیں گے

چند دن پہلے مجھے ایک فون آیا ایک خاتون کا کہ دو بیٹیاں ہوئیں... تیسری اُمید سے تھی کہ خاوند پستول لیے پھرتا ہے کہ اب تو نے بچی جنی تو تجھے قتل کر دوں گا... کہا ہائے کاش میرے بس میں ہوتا تو میں اس کو پہلے سولی پہ لٹکاتا اس کے ماں باپ کو سولی پہ لٹکاتا جنہوں نے اس وحشی کو انسانیت نہ سکھائی... صرف پیسہ کمانا سکھایا... اس کو سولی پہ لٹکا دو کتنی عورتیں

اُجڑ گئیں کہتا بچیاں ہی جنتی ہے کتنی بچیاں برباد ہو گئیں کہ تو کیا لے کر آئی تیرے باپ نے تجھے دیا کیا ہے... ارے ظالم! جگر کا ٹکڑا کاٹ کے تیرے گھر پھینک دیا کہتا ہے تو نے دیا ہی کیا ہے تیرے باپ نے تجھے دیا ہی کیا ہے کیا اس کا نام تہذیب ہے؟ (۴۵۲)

فضول خرچ لوگ کون؟

ایسی شادیوں میں کیوں جاتے ہو جس میں ساری ساری رات جاگنا پڑتا ہے فجر کی نماز جاتی ہے صحت برباد ہوتی ہے کیا کریں جی پھر لوگ ہمارے پاس نہیں آئیں گے... اوتا آنے دو کیوں اپنے ایمان کے سودے کرتے ہو ایسے زیور کی نمائش کپڑوں کی نمائش اس دیس میں جہاں غریب کو روٹی نہ ملتی ہو جہاں راتوں کو چراغ میں تیل نہ ہو وہاں تم شادی کے جوڑوں پر ہزاروں روپے خرچ کر دیتے ہو اور ایسی شادیاں کہ ایمان کے جنازے نکال کے آتے ہو... آٹھ آٹھ دن ایک شادی چل رہی ہے... روز رات کو ایک دو بجے واپسی ہو رہی ہے... روزانہ فجر کی نماز ضائع ہو رہی ہے... تو کیوں نہیں باز آتے ہو ایسی دوستیوں سے اور کیوں نہیں لوٹتے ہو ان راہوں سے... لوگ کیا کہیں گے؟ لوگوں نے کبھی کسی کو بخشا ہے؟ لوگ نہیں آئیں گے... شکر کرو نہ آئیں ایسے لوگ جو تمہارے ایمان کے جنازے نکال دیں... (ص ۴۳۲)

جنت کی چابیاں اور جہنم کے تالے

کائنات کی بحر و بر کی چابیاں اللہ کے ہاتھ میں ہیں اللہ نے اپنے محبوب کے حوالے کی ہیں خزانوں کی چابیاں... اے میرے محبوب تیرے پیچھے جو چلے گا... جنت میں پہنچے گا... تیرے پیچھے جو چلے گا بلندیوں تک پہنچے گا... تیرے پیچھے جو چلے گا عزتوں کو پہنچے گا... تیرے پیچھے جو چلے گا وہ جہنم سے بچے گا جنت کی چابی لائے دوزخ کا تالا لائے عزت کی چابی لائے... ذلت کا تالا لائے کامیابی کی چابی لائے ناکامی کا تالا لائے محبت کی چابی لائے نفرت کا تالا لائے امن کی چابی لائے اور نفرتوں کا تالا لائے اور فرمانبرداری کی چابی لائے اور نافرمانی کا تالا لے کر آئے پاک دامنی کی چابی لائے فحاشی کا تالا لائے عفت کی چابی لائے بے حیائی کا تالا لائے... میرے

بھائیو! وہ ایک وقت میں دو کام کر گئے سارے شر کو تالا لگائے ساری خیر کو چابیاں لگائی سارے دروازے کھول کر اپنی اُمت کے حوالے کر کے گئے... اللہ تعالیٰ نے ساری کائنات کی چابیاں آپ کو دیں ساری کائنات کی عزتوں کا مالک بنایا جنت کی چابی ہاتھ میں پکڑائی بھری دنیا کے انسانوں میں سب سے انوکھا سب سے نرالا سب سے افضل سب سے اعلیٰ سب سے اجمل سب سے برتر سب سے احسن سب سے انور کتنے الفاظ لاؤں سب سے ازکی سب سے اطہر جتنے بھی الفاظ لاؤں اللہ کی قسم چھوٹے ہیں اور میرا اور آپ کا نبی ان سے بڑا ہے... (سبحان اللہ) (ص ۴۷۵)

چار آنوں سے کروڑوں بنانے والا

کین ٹیکسٹائل کا مالک میاں شفیع گاڑی میں جا رہا تھا... سامنے پکوڑے والا کھڑا تھا... انہوں نے پوچھا یہ پکوڑے کیسے دے رہے ہیں؟

یہ چار آنے پاؤ یہ آٹھ آنے پاؤ... انہوں نے کہا یہ چار آنے پاؤ والے دے دو...

ڈرائیور نے کہا میاں اتنی بڑی مل لگائے بیٹھے ہو ابھی تک چار آنے کے اندر رہتے ہو...

انہوں نے کہا کہ چار آنے اور آٹھ آنے نہ گنتا تو مل لگاتا؟ یہ چار آنے اور آٹھ آنے گنے ہیں تو مل لگی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۳۳)

اپنی محبتوں کے رخ کا تعین کرو

اپنی محبت اللہ رسول پہ لگا دو اور مجھے آپ کی برادری ڈاکٹر خاتون کا فون آیا میں نے زندگی میں ایسی بات کسی بڑے سے بڑے بزرگ ولی اللہ سے بھی نہیں سنی اللہ کی قسم فیصل آباد کی ہے ماں باپ بھی ڈاکٹر میاں بھی ڈاکٹر خود بھی ڈاکٹر مجھ سے کہنے لگیں جیسے جیسے میری زندگی بڑھ رہی ہے خوشی بڑھ رہی ہے کہ اللہ کی ملاقات کا وقت قریب آ رہا ہے اور میری تو کھوپڑی گھوم گئی یہ لفظ تو آج تک کسی بڑے ابدال سے بھی نہیں سنا بڑے بڑے ولیوں سے بھی یہ لفظ نہیں سنا... ایک خاتون بھی جو خود بھی ڈاکٹر خاوند بھی ڈاکٹر کہا جیسے جیسے میری زندگی بڑھ رہی ہے میرے اللہ کی ملاقات کا وقت قریب آ رہا ہے تو اپنی

محبتوں کے رخ پھیر دو اللہ کی طرف اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف دو جہان کی عزتیں ہیں... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے پیچھے چلنے میں...

حضرت ہندہؓ کی محبت اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے

ہندہ رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا یہ بیوی ہیں عمرو ابن جموح کی کہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم شہید ہو گئے اُحد میں ننگے سر ننگے پاؤں ابھی پردے کا حکم نہیں آیا تھا اُحد کی لڑائی میں تو وہ ننگے سر بھاگی ننگے پاؤں آگے لوگ آ رہے تھے کہا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا بنا... کہا تیرا خاوند شہید ہو گیا... کہا اس کو چھوڑو... کہا تیرے دو بیٹے بھی شہید ہو گئے... کہا ان کو بھی چھوڑو یہ بتاؤ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا بنا؟ کہا تیرا بھائی بھی شہید ہو گیا... اس کو چھوڑو یہ بتاؤ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا کیا حال ہے؟ وہ ٹھیک ہیں... کہا بس مجھے اب کوئی پروا نہیں... بس مجھے اپنی آنکھوں سے دیکھنے دو... ورنہ مجھے چین نہیں آئے گا اور پھر اور آگے بھاگی آگے آپ صلی اللہ علیہ وسلم آ رہے تھے آپ کے سامنے بیٹھ گئی... زمین پر کرتہ کے دامن سے پکڑا تو کہنے لگی آپ ہیں تو کوئی دُکھ دُکھ نہیں کوئی درد درد نہیں ہے...(خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ص ۴۷۶)

اللہ اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے قسم کھاتا ہے

تو میرے عزیزو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پاک زندگی لے کر آئے وہ زندگی اپنی زندگی بناؤ... وہ بدلتی نہیں وہ سب سے اعلیٰ ہے سب سے افضل ہے... اللہ نے کسی نبی کی قرآن میں قسم نہیں کھائی... اپنے نبی کی کھائی:

لَعَمْرُکَ اِنَّھُمْ لَفِیْ سَکْرَتِھِمْ یَعْمَھُوْنَ

اللہ نے کسی شہر کی قسم نہیں کھائی آپ کے شہر کی قسم کھائی... وَ ھٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ

اللہ نے کسی کی رسالت پر قسم نہیں کھائی... اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت پر قسم کھائی

یٰسٓ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ

مجھے قسم ہے قرآن حکیم کی تو میرا رسول ہے...

کسی کی صفائی پیش کرتے ہوئے قسم نہیں کھائی آپ کی صفائی پر قسم اٹھائی...

وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰی مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰی وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰی اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْیٌ يُّوْحٰی

آپ کو پاگل کہا گیا اللہ نے قسم اٹھائی... آپ کو شاعر کہا گیا اللہ نے قسم اٹھائی:

فَلَآ اُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُوْنَ o اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ o وَّمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ

یہ قسم ہے دیکھے اَن دیکھے کی شاعر نہیں میرا رسول ہے... لوگوں نے کہا دیوانہ ہے... اللہ نے کہا: نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ

مجھے قسم ہے قلم کی اور اس کے لکھنے کی میرا نبی دیوانہ نہیں ہے سچا ہے کھرا ہے صاف ستھرا ہے... (ص ۴۷۷)

اللہ تعالیٰ ایمان دے تو ایسا ایمان دے

اللہ کے محبوب ایک زندگی لائے ہیں اس پوری زندگی کا نام اسلام ہے جس میں صرف نماز ہیں صرف روزہ نہیں ہے زکوٰۃ تو ایک بنیادی ارکان ہے ایک معاشرت ہے ایک حسن اخلاق ہے... معاف کرنا ہے... درگزر کرنا ہے... اس میں حیا ہے پاکدامنی ہے...

حبیب بن عمیر روم کی قید میں آئے... دس آدمی ہیں... نو قتل ہو گئے ایک رہ گئے بڑے خوبصورت لمبے چوڑے... ایک رومی سردار نے کہا میں غلام بناؤں گا... پکڑ لیا ایک دن سردار نے کہا تو عیسائی ہو جائے نا تو تجھے ساری دولت بھی دوں گا اور بیٹی بھی دوں گا... کہنے لگا سارا جگ بھی دے دو تو یہ کام نہیں ہو سکتا... اب وہ تو ہے ہی بے غیرت یہ دین ہی غیرت سکھاتا ہے غیرت نہ ہو تو غیرت نما کی چیزیں بازار میں بک جایا کرتی ہیں اس نے اپنی بیٹی سے کہا میں تجھے خلوت دیتا ہوں اس سے منہ کالا کرواؤ... یہ جب عورت کے چکر میں آئے گا تو سارے کام کرے گا... شراب کے چکر میں آئے گا تو سارے کام کرے گا... تین دن تین رات میں آپ کو نبی والی معاشرت بتا رہا ہوں آپ لوگ لڑکے لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہو تین دن تین رات وہ لڑکی حبیب بن عمیر کو دعوت

دیتی رہی دیتی رہی ان کی نظر کا پردہ نہ اُٹھ سکا... تین دن کے بعد کہنے لگی تو کیا بلا ہے نہ تو دیکھتا ہے نہ تو کھاتا ہے نہ تو پیتا ہے تو کیا چیز ہے؟ کہنے لگے اب میری یہ حالت ہے کہ میرے لئے ہر حرام حلال ہو چکا ہے... کھانے اور پینے کے لحاظ سے تو کہنے لگی تجھے روکتا کون ہے؟ تیرے میرے سوا تیسرا تو ہے کوئی نہیں؟ کہنے لگے میرا اللہ ہے جو تیرے میرے ساتھ ہے... مجھے رب سے حیا آتی ہے... اس نے کہا تیرے جیسے کو تو میں قتل بھی نہ ہونے دوں گی... میں تجھے نکالوں گی... باہر نکل کر باپ سے کہنے لگی تو نے مجھے کس کے پاس بھیجا ہے وہ تو پتہ نہیں لوہے کا ہے یا پتھر کا... تین دن تین رات اس نے مجھے نظر اٹھا کے نہیں دیکھا تو ایک رات کو آئی تو اسے خود ہی کہا جا نکل جا... تو اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں ایک زندگی دے کر گیا ہے... (ص ۴۸۴)

قیصر بھی گھٹنے ٹیک گیا

دمشق کی لڑائی میں قیصر روم کی بیٹی قید میں آ گئی... خالد ابن ولید اس وقت سالار ہیں... انہوں نے دیکھا کہ شاہ روم کی بیٹی ہے... فوراً اس کے ساز وسامان کو جمع کروایا... چار سو فوجیوں کا دستہ دیا... کہا ہم بادشاہوں سے یہ سلوک کرتے ہیں... ان کے شایان شان سلوک کرتے ہیں... کہا جاؤ اس کو باپ کے پاس چھوڑ کے آؤ... دمشق سے انتاقیا آج وہ ترکی میں ہے... چھ سات سو ہزار کلومیٹر کا فاصلہ... خود مسلمانوں کا لشکر اس کی بیٹی کو چھوڑنے گیا... آج ہماری بیٹیاں ہمارے بیٹوں سے محفوظ نہیں ہیں... مسلمان کا بیٹا مسلمان کی بیٹی کی عزت کو تار تار کر رہا ہے... وحشی درندے بن چکے ہیں... جیسے اوپر والا سو گیا ہے... جیسے اوپر والا کمزور پڑ گیا ہے... جیسے اوپر والے کو نظر نہیں آ رہا... جیسے جہنم کی آگ ختم ہو گئی ہے... جیسے انگاروں کی دہک ختم ہو گئی ہے... یا فرشتوں کے گرز پگھل گئے ہوں... جیسے موت نے کسی اور کی راہ دیکھ لی ہو اور سوچو تو سہی کن اخلاق سے کہاں گرے ہیں ہم...

جب قیصر کی بیٹی پہنچی انتاقیا تو بتایا کہ مسلمانوں نے میرے ساتھ یہ سلوک کیا ہے تو قیصر زاروقطار رو دیا... اس نے کہا جس قوم کے یہ اخلاق ہوں انہیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں ہرا سکتی... عنقریب میرے اس تخت کے بھی وہ مالک بنیں گے... وہ اس زمانے کی ایٹمی طاقت ہے...

وہ اخلاق کی طاقت کو دیکھ کر کہنے لگا کہ اخلاق کی طاقت کو ایٹم ختم نہیں کرسکتا... اخلاق ایٹم کو فتح کرتے ہیں ایٹم اخلاق کو فتح نہیں کرتے... یہ معاشرت ہمیں ملی تھی یہ حیا ہمیں ملی تھی یہ تقدس ہمیں ملا یہ پاک دامنی ہمیں ملی یہ ستھرائی ہمیں ملی کہ نظر کبھی خراب نہیں اُٹھ رہی کبھی ہاتھ ظلم کی طرف نہیں اُٹھ رہا... (ص ۴۸۴)

ابراہیم بن سلمان بن عبدالملک کی معافی

جب بنوامیہ کو زوال آیا تو بنوعباس غالب آ گئے تو ابراہیم سلیمان بن عبدالملک کا بیٹا یہ بھاگا ایک جگہ سے بھاگتے بھاگتے کوفے پہنچا... ایک نوجوان کو دیکھا بیس پچیس مسلح سوار اس کے دائیں بائیں... اس نے کہا بیٹا میں ڈرا ہوا ہوں کچھ لوگ مجھے قتل کرنا چاہتے ہیں... مجھے پناہ مل سکتی ہے... اس نے کہا ہاں چچا مل سکتی ہے تشریف لائیں... تو انہیں وہ اپنے محل لے گئے جا کر نوکروں کو دے دیا اور کہا ان کا خیال رکھا جائے...

ایک ہفتہ گزر گیا تو وہ نوجوان روزانہ اپنے مسلح نوجوانوں کے ساتھ صبح سے شام تک پھرتا پھرتا واپس آیا یہ کہنے لگے میں اس کی خدمت اخلاق سے بہت متاثر تھا... اس نے کہا بیٹا یہ کیا بات ہے صبح نکلتا ہے شام کو آتا ہے... اس نے کہا کہ مجھے معلوم ہوا ہے کہ میرے باپ کا قاتل کوفے میں چھپا ہوا ہے اس کی تلاش میں نکلتا ہوں... مل نہیں رہا... کہا کون ہے تیرے باپ کا قاتل... کہا ابراہیم بن سلیمان بن عبدالملک... یہی یہی جس کو پناہ دی ہوئی تھی... کہا وہ ابراہیم جس نے میرے باپ کو قتل کیا تھا اپنے راج میں میں اس لئے نکلتا ہوں کہ کہیں اس کو قتل کر کے اپنا بدلہ چکاؤں...

کہنے لگے کہ میں اس بچے کے اخلاق سے متاثر ہوا تھا میں اپنے آپ کو چھپا نہ سکا... میرے ضمیر نے گوارا نہ کیا میں نے کہا بیٹا تیری مشقت ختم ہو گئی وہ سفر ختم ہو گیا... تیرا کام بن گیا ہے میں ابراہیم بن سلیمان تیرے سامنے کھڑا ہوں... اپنے باپ کا بدلہ لے لے تو پھر اس کے چہرے پر ایک بڑی غمگین مسکراہٹ بکھر گئی... کہنے لگا چچا لگتا ہے تنہائی میں رہتے رہتے گھبرا گیا ہے خودکشی کرنا چاہتے ہو... کہا نہیں بیٹے میں ہی ابراہیم بن سلیمان ہوں اور میں نے ہی تیرے باپ کو قتل کیا تھا... میری گردن حاضر ہے...

عرب عصبیت اور انتقام اس کے بغیر تو عرب میں تصور نہ تھا وہ غصہ سے آگ بگولہ ہو گیا اور ایک دم کھڑا ہو گیا... تلوار کے دستے پر ہاتھ رکھا اور جنگ شروع ہو گئی... ادھر ایمان ہے ادھر انتقام... انتقام کا جذبہ کہتا ہے ماردو... ایمان کہتا ہے بول دے چپکے ہو ہاتھ نہ اٹھاؤ... وہ کانپتا رہا کانپتا رہا... آخر ایمان نے فتح پائی اور وہ بیٹھ گیا... اس نے کہا چچا عنقریب تو اور میرا باپ ایک بڑے بادشاہ کے سامنے کھڑے ہونے والے ہو وہاں میرا باپ تجھ سے خود ہی اپنا بدلہ لے لے گا... میں تجھے امن دے چکا ہوں... اب میری تلوار تجھ پہ نہیں اُٹھ سکتی... کیا تم دیکھتے نہیں ہو چھوٹی چھوٹی باتوں پہ کیسے قتل ہو رہے ہیں اور کس طرح آگ بھڑکی ہوئی ہے... (ص ۴۸۶)

چور اللہ والا بن گیا

نارووال میں ایک چور رہتا تھا... وہ میواتی تھا... ایک اللہ والے وہاں جماعت میں گئے... اس چور کی منت سماجت کر کے اس کو تین دن کے لیے تیار کیا... وہ تین دن کے لیے تیار ہو گیا... لیکن شیطان تو بڑا ظالم ہے... اس نے سوچا کہ اگر یہ تبلیغ میں لگ گیا اور اللہ والا بن گیا تو میری تو برسوں کی محنت بیکار ہو جائے گی... چنانچہ شیطان نے اسے ورغلانے کی کوشش کی اور اس میں کامیاب بھی ہو گیا... جب یہ اسی چور کو لے کر اللہ کے راستے میں گئے تو جماعت کی تشکیل قریب ہی ایک مسجد میں ہوئی... پتہ چلا کہ چور واپس چلا گیا ہے... خیر اس کو دوبارہ واپس ڈھونڈ کر جماعت کے پاس لائے... اس طرح اس نے تین دن لگائے... پھر وہ جماعت میں وقت لگاتا تھا... اس طرح اس کے دل میں ہدایت کی شمع روشن ہوتی چلی گئی... اس کے یہ ثمرات ہوئے کہ اس چور نے لوگوں سے معافی بھی مانگ لی... جس کا مال واپس کر سکتا تھا اس کا مال بھی واپس کر دیا... پھر اس چور کو اللہ نے کئی لوگوں کی ہدایت کا ذریعہ بنایا... حتیٰ کہ ایک وقت ایسا آیا کہ جب اس کا انتقال ہوا تو وہ اس وقت تہجد کی نماز پڑھ رہا تھا اور سجدہ کی حالت میں تھا... (سبحان اللہ) (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۴۶)

اسلام ڈنڈے سے آنے والا نہیں ہے

اندلس کے قاضی پائے جب ہم بھی زندہ تھے وہ کہانیاں سنا رہا ہوں اندلس کے قاضی ان

کے دروازے پر ایک دستک ہوئی ایک عیسائی نوجوان حضور مجھے پناہ چاہیئے... میرے پیچھے لوگ ہیں... کہا بیٹا آ جاؤ... ایک کمرے میں ان کو بٹھا دیا... تھوڑی دیر بعد دستک ہوئی دروازہ کھلا تو نوجوان بیٹے کی لاش اندر آئی... یہ کیا اکلوتا بیٹا تھا کہا جی آپ کے بیٹے کو قتل کر دیا گیا ہے... کس نے... کہا جی ایک عیسائی نوجوان نے کیا ہے... کہیں انہی گلیوں میں چھپ گیا ہے... ہم اس کے پیچھے بھاگے ہیں... اس کی تلاش کر رہے ہیں... کہا ہاں اس کی تلاش کرو اور اس کی تجہیز و تکفین کا انتظام کرو...

تجہیز و تکفین ہوگئی اور دفن بھی ہوگیا اس کے بعد آدھی رات بیت گئی... انہوں نے دروازے پر دستک دی... اس بچے نے دروازہ کھولا... بیٹا تجھے پتہ بھی ہے تو نے کس گھر میں پناہ لی؟ کہا جی نہیں... کہا جس گھر کا چراغ گل کیا ہے اسی میں پناہ لینے آئے ہو... تو نے میرے بیٹے کو قتل کیا ہے... لیکن میں مسلمان ہوں تجھے امن دے چکا ہوں یہ روٹی کا توشہ دان ہے یہ تھیلے میں پیسے ہیں یہاں سے بھاگ جا باہر کہیں پکڑا گیا تو میں ذمہ دار نہیں... میری طرف سے تجھے امن ہے... یہ ایک زندگی تھی جو امت کو ملی تھی...

اسلام ڈنڈے سے آنے والا دین نہیں ہے... یہ اندر کی دنیا سے چلتا ہے... یہ طاقت کے بل بوتے پر نہیں چلتا... کوئی دنیا میں ایسی طاقت نہیں جو مجھے اندر کی مائیاں زندہ ہونے کے بغیر مجھے دین پہ چلا دے... چلو نماز تو پڑھا دیں گے روزے بھی رکھوا دیں گے ماں کی خدمت کون کرائے گا نظروں کو کون جھکائے گا باپ کے آگے خادم کون بنائے گا جب تک دین نہ ہوگا کون ماؤں کی خدمت کرتا ہے... کون اپنے باپ کے پاؤں دھوتا ہے... آج کی اولاد تو باپ کا گریبان پکڑتی ہے... ایک بیٹا اپنے باپ سے کہہ رہا تھا کہ تو نے میرے لئے آج تک کیا کیا ہے؟ بوڑھے باپ کو کہہ رہا تھا... اللہ کا عرش کانپتا ہے... جب ماں باپ کا دل دکھتا ہے اور جب ماں باپ کی نافرمانی ہوتی ہے تو زمین آسمان تھرتھرا اُٹھتے ہیں... دیکھتے نہیں ہو اللہ کے نبی سے پوچھا گیا کہ یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) قیامت آئے گی... جبرائیل نے پوچھا اللہ کو پتہ ہے کب آئے گی کہا اچھا کوئی نشانی تو بتا دیں... آپ نے فرمایا: جب تم دیکھو کہ اولادیں ماؤں کے ساتھ نوکروں جیسا سلوک کریں تو سمجھو کہ آنے

والی ہے... ملتان کے نوجوان نشتر کالج کے لڑکے لڑکیاں اپنی ماؤں کو ایسے ڈانٹیں جیسے نوکرو ں کو ڈانٹتے ہیں تو سمجھ لو کہ کہیں نقارے پہ چوٹ پڑنے والی ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک ایک لمحہ محفوظ

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم پوری زندگی کو لے کر آئے ہیں... زندگی تمہاری کتابیں بدلتی رہتی ہیں... میرے نبی کے طریقے نہیں بدلتے... ان کی ساری زندگی محفوظ موجود ہے... جس چیز کو انگلی لگائی وہ بھی سلامت رہی اللہ نے اس کو بھی نہیں ضائع ہونے دیا... پیدائش سے لے کر وفات تک ایک چیز بھی ضائع نہیں ہوئی... ۶۳ سال چار مہینے آپ کی عمر ہے... قمری محرم صفر ۶۱ سال ۲ مہینے ۲۴ دن آپ کی عمر ہے... شمسی جنوری فروری... ۶۳ سال چار دن... دونوں کے حساب سے ۲۲ ہزار ۳۰۲ دن اور چھ گھنٹے نبوت کے دن ہیں ۸۱۵۶ اور یوم پیدائش ہے پیر اور ۱۲ ربیع الاول اور عام الفیل اور ۲۲ اپریل ۵۷۱ عیسوی یکم جیٹھ ۶۲۸ بکرمی صبح کے 4:20 پر آپ دنیا میں تشریف لائے... مجھے اپنی تاریخ پیدائش ایسے یاد کوئی نہیں ملتان کے قریب ہمارا گاؤں ہے پیدائش پتہ نہیں سول ہسپتال کب ہوئی تھی... ۱۹۵۳ء یاد ہے... آگے کچھ نہیں یاد... مجھے اپنے نبی کا سب کچھ یاد ہے کس وقت میں دایا کون تھی مجھے تو کوئی پتہ نہیں میری دایا لیڈی ڈاکٹر کون تھی لیکن مجھے یہ یاد ہے کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی دایا شفا تھی... جن کا نام شفاء تھا... عبدالرحمٰن بن عوف کی والدہ دیکھو میرے نبی کے باپ کا نام عبداللہ جو بندگی سے نکلا ماں کا نام آمنہ جو امن کا پتہ بتائے اور دائی کا نام شفاء جو شفاء کا پیغام دے... اور دودھ پلانے والی حلیمہ درگزر کرنے والی حلیمہ حلم سے درگزر اور مذہب کا نام اسلام جو سلامتی کا نام بتائے اور قوم کا نام بنو ہاشم... ہاشم کہتے ہیں روٹی کھلانے والا خدمت اور سخاوت کا پتہ بتائے جو نبی ناموں میں بھی چنا گیا جس کے لئے ناموں کو چنا گیا ہر نام امن کا پتہ دے وہ دین کیسے دہشت گردی پھیلا سکتا ہے... اس دین میں کہاں سے دہشت گردی آ سکتی ہے... وہاں امن ہی امن ہے سلامتی ہی سلامتی ہے... کسی نبی کا حلیہ محفوظ نہیں چال محفوظ نہیں آپ کے نبی کی چال محفوظ انداز محفوظ بیٹھنے کا طریقہ محفوظ اور سونے

کا طریقہ محفوظ... کہاں روئے کہاں ہنسے کہاں داڑھیں ظاہر ہوئیں سب کچھ موجود کسی کا نسب موجود نہیں آپ کا حضرت آدم علیہ السلام تک نسب محفوظ ہے...(ص ۴۹۰)

ڈاکٹروں کو نصیحت اور نصیحت آموز واقعہ

طب ایک ایسا علم ہے ایک ایسا عمل ہے اگر تم سچے ہمدرد بن جاؤ تو اللہ کی قسم ہزاروں نفلوں پہ تمہارا عمل بھاری ہو جائے گا...لالچی نہ بنو طب کو بدنام نہ کرنا طب کے نام پہ لوگوں کو نہ لوٹنا اللہ کی قسم بڑے بڑے ولی تمہاری گردنیں دیکھ سکیں گے قیامت کے دن ایک گلاس پانی پلا دو تو اللہ نے بخشش کی تو کسی کا علاج کرو تو کیا حال ہوگا...تو میرا بھائی آتا ہے نا گاؤں میں تو مریضوں کو مفت دیکھتا ہے تو جب لوگ جھولیاں اٹھا اٹھا کے اس کو دعائیں دیتے ہیں نا اور آنکھوں سے آنسو ہوتے ہیں تو جھولی اُٹھی اور دُعا دے رہے ہوتے ہیں...تو میں نے اسے کئی مرتبہ کہا میں نے کہا تجھے تو دعا ہی لے جا سان کسی غریب کی دعا کامل جانا اور پیسے پہ تو ضمانت کوئی نہیں پتہ نہیں تم جوڑتے جوڑتے تھک جاؤ اور تمہاری اولاد چار دن میں بیچ بٹا کے فارغ...اگر تم نے غریبوں کی دعائیں لے لیں تو میرے رب کی قسم تمہاری نسلوں کو اللہ آباد کر دے گا...

اچھے ڈاکٹر بنو قابل ڈاکٹر بنو بہترین ڈاکٹر بنو خدمت گزار بنو یہ خدمت کا شعبہ ہے طب اور لالچ میں کوئی جوڑ نہیں ہے اور حرص وہوس میں کوئی جوڑ نہیں ہے...یہ ڈاکٹری کے نام پہ ایک نام ہے بدنما پیسے کی ہوس لگ جائے پیسے کی حرص لگ جائے مسیحا بنو مسیحا بنو بنیا نہ بنو پیسے کمانے ہیں تو تاجر بن جاؤ بنیے بن جاؤ...خدمت کرنی ہے تو ڈاکٹر بنو تمہارے مقدر کا رزق کوئی نہیں لے جا سکتا دیکھو کسی کا حال پوچھنے جاؤ نا حال پوچھنے تو اللہ تعالیٰ کہتا ہے اس کا جنت میں گھر بنا دو اور ایک فرشتہ راستے میں اُتر کر کہتا ہے میاں تجھے مبارک ہو تیرا جانا بھی پاک ہے تیرا آنا بھی پاک ہے تیرا جنت میں گھر بن گیا...تو جو ڈاکٹر جھکا ہوا مریض کا علاج کر رہا ہے اور اس کی کمر ٹیڑھی ہو گئی ہے...آپریشن کرتے ہوئے اس کو اللہ کیا دے گا اگر وہ اپنی محنت مزدوری لیتا لالچ نہیں کرتا تمہاری جائز چیز ہے لالچ نہ کرو غریبوں کو مفت دیکھو اور تمہارا رزق کہیں نہیں جائے گا کسی غریب

کی دعا لگ گئی تو تمہاری سات پشتوں کے بھاگ جاگ جائیں گے…

کتنا بڑا ایک Naro سرجن تھا کراچی کا اس کے پاس ایک شخص آیا کہا جی ایک ایکسیڈنٹ ہوا ہے… گاڑی کا ایک نوجوان کو اٹھا کے لایا ہوں برائے مہربانی اس کو چل کے دیکھ لیں… اس نے کہا پہلے میری فیس رکھو پھر میں جاؤں گا… کہا جی میں تو گزر رہا تھا میرے پاس پیسے کوئی نہیں ہیں… برائے مہربانی چلے چلیں بعد میں فیس میں دے دوں گا… کہا نہیں پہلے میری فیس کا انتظام کرو پھر میں جاؤں گا… اچھا تو اس تکرار میں بات ہو رہی ہے تو اس نے کہا سر یہ میری گاڑی کی چابی آپ کی ہے جب میں آپ کو فیس دے دوں گا پھر آپ مجھے گاڑی کی چابی دے دینا…

اس شرط پر وہ ڈاکٹر چلا… اسٹیچر پر پہنچا تو اپنا ہی اکلوتا بیٹا تڑپ رہا تھا… اپنا ہی لال تڑپ تڑپ کے جان دے گیا… ہائے! ہائے! تیری دولت کس کے لئے تھی اسی کے لئے تھی تیری آنکھوں کے سامنے اُٹھ گیا مر گیا ساری دنیا کے ڈاکٹروں کو پیغام دے گیا ہے ڈاکٹری کرنی ہے تو لالچ نہ کرنا حرص و ہوس کے بندے انسانیت پر بدنما داغ ہوتے ہیں چہ جائیکہ ڈاکٹری چہ جائیکہ طب اللہ کے نبی نے علم شریعت کے بعد علم طب کو تسلیم کیا ہے… اگر دنیا میں علم شریعت کے بعد کوئی علم ہے تو یہ علم طب ہے… (ص ۵۰۲)

ایک تابعی اپنے بیٹوں کو تعلیم دیتے ہوئے اور ماں کا صبر

صلعہ بن اشیم رحمتہ اللہ علیہ بڑے تابعین میں سے ہیں… ترکستان کے جہاد میں تھے دو بیٹے شہید ہو گئے اب سنو عجیب کہانی اپنے دونوں بیٹوں کو بلا کر کہنے لگے دیکھو باپ کے مرنے کا اولاد کو اتنا غم نہیں ہوتا اولاد کے مرنے کا باپ کو زیادہ غم ہوتا ہے… تو میرا جی چاہتا ہے کہ پہلے تم دونوں جاؤ میدان میں تمہارے مرنے کا مجھے غم زیادہ ہوگا میں اس غم کا اجر لینا چاہتا ہوں… تمہارے بعد میں آؤں گا… پھر میں بھی تمہارے پاس پہنچ جاؤں گا یہ باپ بیٹے میں گفتگو ہو رہی ہے ایسے باپ بیٹے بھی دیکھے دنیا میں باپ بیٹوں سے کہہ رہا ہے تم پہلے مرو تا کہ تمہارے مرنے کا صدمہ… ماں باپ تو مر جاتے ہیں ویسے ہی اولاد مر جائے… ویسے ماں کا حق کیا ہے؟

ایک بدو نے اپنی ماں کو حج کروایا۔کہاں سے اٹھایا خراسان سے کندھے پہ بٹھا کے چلا بیت اللہ تک پہنچا...حج کروا کے عبید بن عمر رحمۃ اللہ علیہ کو کہنے لگا کیوں جی میں نے ماں کو کندھے پہ اٹھایا حج کروایا سفر کروایا میں نے ماں کا حق ادا کر دیا؟ انہوں نے فرمایا ابھی ایک گھونٹ دودھ کا بھی حق ادا نہیں کیا...

ماں باپ تو مر جاتے ہیں زندہ درگور ہو جاتے ہیں...یہ باپ کہہ رہا ہے پہلے تم شہید ہو جاؤ...پھر مجھے صدمہ زیادہ ہوگا اس کا اجر مجھے زیادہ ملے گا...میرے مرنے کا تجھے اتنا اجر نہیں ملے گا جتنا تمہارا مرنے کا مجھے اجر ملے گا...پہلے دونوں بیٹے شہید ہوئے...پھر خود جا کے شہید ہوئے...اور ادھر دمشق میں ان کی بیوی معاذہ عدویہ رحمۃ اللہ علیہا کے پاس محلے کی عورتیں آئیں تعزیت کرنے تو ان سے کہنے لگی اگر تعزیت کے لئے آئی ہو تو واپس چلی جاؤ اور اگر مجھے مبارک باد دینے آئی ہو تو سو دفعہ آؤ...میرے لئے آج مبارک دن ہے اللہ نے میرے خاوند کو بھی قبول کر لیا میرے بیٹوں کو بھی قبول کر لیا...

اگر تم تعزیت کرنے آئی ہو تو گھروں میں بیٹھ جاؤ اگر مبارک دینے آئی ہو تو سو دفعہ آؤ...

اپنے خاوند کے بعد بیس برس زندہ رہیں...بیس سال میں چارپائی پہ لیٹ کے نیند نہیں کی...بیس برس ہمتیں تھیں...صحتیں تھیں...بیس برس وہ عورت سوئی ہے مصلے پر بیٹھے بیٹھے یوں چارپائی پر سونے جا رہی ہوں نہیں جب رات ہوتی تو کہتی معاذہ آج آخری رات ہے کل کا سورج تیرے مقدر میں نہیں ہے آجا کچھ کر لے رات جاگ کے گزار دیتی نیند آتی تو بیٹھے بیٹھے سو جاتی جب دن چڑھ جاتا تو کہتی معاذہ آج تیرا آخری دن ہے کل کی رات تو نہیں دیکھ سکے گی کچھ کرنا ہے تو کر لے سارا دن اسی میں لگی رہتی تھی مرض الموت نے چارپائی پہ لٹایا جب موت کا وقت آیا تو رونے لگی پھر ہنسنے لگی تو عوروں نے پوچھا کہ روئی کیوں اور ہنسی کیوں کہنے لگی آج نماز اور روزے سے جدائی ہو جائے گی اس لئے رونا آیا ہے...آج کے بعد نہ روزے رہے نہ نماز رہی...اس جدائی پہ آنسو بہے...پھر ہنسی کس پر آئی ہے...وہ خاوند میرا کھڑا ہوا ہے صحن میں مجھے کہہ رہا ہے تیرے استقبال کو آیا ہوں تو مجھے آس لگ گئی ہے کہ میرے اللہ نے میری بخشش کا سامان کر دیا...(ص ۵۳۵)

یہ کیا دور آ گیا جہاں ماں بیٹی بہن کی عزت نہ رہی؟

میں ان عورتوں سے کہتا ہوں مغرب کی بیٹیاں مت بنو مغرب کی بیٹی مت بن کر جاؤ...

دیکھو! مغرب کی بیٹی کیسی دکھی ہے نہ ماں رہی نہ وہ بیوی رہی نہ وہ بیٹی رہی نہ وہ بہن رہی نہ وہ خالہ رہی نہ وہ ساس رہی نہ وہ پھوپھی...وہ صرف گرل فرینڈ رہ گئی...بس عورت کی آزادی ننگا پن نہیں ہے...عورت کی آزادی پوسٹر کی زینت نہیں ہے...کیا ظلم وستم ہے موٹر سائیکل بیچنے کے لئے بھی عورت کو ننگا کیا جارہا ہے...فریج بیچنے کے لئے عورت کو ننگا کیا جارہا ہے...گاڑی بیچنے کے لئے عورت ننگی کی جارہی ہے...ٹیلی فون بیچنے کے لئے عورت کو ننگا کیا جارہا ہے...یہ آزادی ہے؟ یہ ترقی کا دور ہے جوان بیٹا بیٹی غیر محرم ایک بنچ پہ بیٹھ کے تعلیم حاصل کررہے ہیں یہ آزادی ہے؟ نہیں! نہیں! یہ آزادی نہیں ہے...یہ آگ ہے آگ...یہ بربادی ہے بربادی...وہ کیسی آزادی ہے جو عزتوں کو چھین لے اور حیاء کی چادر کو تار تار کردے جو ماں کا مقام باپ کا مرتبہ بھلا دے جو صرف پیسے کا غلام بنادے ناچ گانے کا غلام بنادے وہ آزادی آزادی نہیں ہے...یہ بہار نہیں ہے یہ خزاں ہے یہ تباہی ہے یہ روشنی نہیں یہ اندھیرے ہیں یہ آندھیاں ہیں...ہاں! ہمیں وہی زمانہ منظور ہے جہاں ٹمٹماتے سرسوں کے چراغ جلا کرتے تھے اور ماں کا مقام تھا باپ کا مرتبہ تھا بیٹی کا تقدس بہن کا وقار تھا بھائی کا مقام تھا پڑوسی کا احترام تھا حلال کی پوجا تھی حرام سے کنارہ کشی تھی اللہ کے سامنے سر جھکانا تھا مخلوق سے بے نیازی تھی یہ ترقی کا دور تھا یہ مثالی دور تھا یہ عزتوں کا دور تھا یہ دور نہیں ہے عزت کا جس میں اپنے ہی مسلمان مسلمان کی بیٹی کو گھور رہا ہو...مسلمان مسلمان کو چند پیسوں کی خاطر قتل کررہا ہو...سرے شادی پہ ناچ ہورہا ہے...جوان لڑکیاں ناچ رہی ہیں...مائیں بیٹھ کے دیکھ رہی ہیں...کیا یہ آزادی ہے؟ یہ روشن خیالی ہے...ہمیں ہماری تاریکیاں واپس کردو ہمیں انہیں تاریکیوں میں رہنے دو ماں بیٹی کے سر پر چادر لمبی ہوتی تھی ہمیں وہی تاریکیاں دے دو جہاں ماں کے سامنے کوئی اُف نہیں کیا کرتا تھا...جہاں باپ کے سامنے کوئی دم نہیں مارتا تھا...

ہم نے دم توڑتی تہذیب کو دیکھا ہے...اپنے بچپن میں میں نے اپنے دادے کے بھائی کو دیکھا ہے ان کے بیٹے ان کے سامنے بیٹھ نہیں سکتے تھے...نوکروں کی طرح کھڑے رہتے تھے...اتنی زراعت اتنی زمینیں اتنے رعب اور دبدبے ایسے نوکروں کی طرح کھڑے ہوتے تھے باپ کے سامنے...ایک مقام تھا ایک احترام تھا اور میرا بھائی چھوٹا دل کا ڈاکٹر ہے ہمارے چچا دل کے

مریض تھے اسی کی وجہ سے ان کو سمجھاتے ہوئے وہ اپنی مرضی کرتے ہوئے ذرا تلخ ہو گیا سمجھتے نہیں ہیں آپ کیا کرتے ہیں آپ ذرا لہجے میں تیکھا پن آ گیا تو میرے چاچے نے کہا طاہر میاں (تیرے پیودے اگوں اسی تے کدھی نہ سرچایا)

اوہو ہائے ہائے! یہ زمانہ ہم نے دیکھا ہے... یہ تہذیب نہیں ہے سڑکیں ڈبل ہو گئیں ہم وزیراعلیٰ کو خوش آمدید کہتے ہیں سڑکیں ڈبل ہو گئیں جنت کا راستہ مل گیا ایئرپورٹ بن گیا کیا کرلیا ایئرپورٹ بنا کے کسی ماں کو عزت بھی دی ہے کیا کسی بیٹی کے سر پر چادر بھی ڈالی ہے کیا کسی جوان کی آنکھ میں حیا کا سرمہ بھی لگایا ہے کیا کسی دوکان دار نے جھوٹ بولنا بھی چھوڑا ہے کیا کسی فاسق نے توبہ کی ہے...(ص ۵۷۵)

کچھ لوگ انسانیت کے نام پر بہت بڑا دھبہ ہوتے ہیں

ساری دنیا کے انسان اس پاک زندگی کو ترس رہے ہیں اللہ رسول کی پاکیزہ زندگی کے سوا کسی کو امن نہیں ہے کسی کو پناہ نہیں ہے پیسوں سے زندگیاں خوشگوار نہیں ہوتیں... نبی والے اخلاق سے زندگیاں خوشگوار ہوتی ہیں... پیسے سے زندگیاں نہیں بنتیں نبوت والے حلم سے زندگیاں بنتی ہیں... جب اولاد ماں کو وقار دے... خاوند بیوی سے پیار کرے... بیوی خاوند کی اطاعت کرے... وہ گھر آزاد ہوتے ہیں... وہ آباد نہیں ہوتے جہاں سونے چاندی پر تولا جائے... جہاں سونے چاندی پر پرکھا جائے... کیا ظلم و ستم ہے... ایک آدمی اپنی بیٹی کو پال کے پوس کے پروان چڑھا کے اور اس کے ہاتھ پیلے کر کے ڈولی میں بٹھا کے تمہارے حوالے کر کے اپنے جگر کے ٹکڑے کو اپنے ساتھ سے الگ کر کے تمہارے حوالے کر آیا ہے اور پھر تم اس کو کیا کہتے ہو اور کیا دو گے؟ (نال ہور کی دیو گے؟) فریج دیو گے کہ نئیں... پیسے وی نال دیو گے کہ نئیں... زیور کتنا پاؤ گے... جائیداد کتنی دیو گے... آئے یہ درد کہاں سے بیان کرنے کے لئے یہ الفاظ لاؤں میں خود بیٹی والا ہوں اور جب بیٹی تمہیں کوئی دے رہا ہے اس کے بعد تمہاری ہمت کیسے ہو رہی ہے یہ کہنے کی کہ اور کیا دو گے... اور سسرال والے طعنے دے رہے ہیں (تیرے پیو نے تے تنوں دِتا کوئی نئیں)

پچھلے سال کی بات ہے ہمارے اپنے علاقے میں ایک بچہ میرے پاس آیا کہا جی میری

بہن کوسسرال والوں نے نکال دیا ہے کہتے ہیں پہلے فریج لاؤ پھر گھر میں داخل ہونے دیں گے... میں نے اس کو اسی وقت پیسے دیئے... بیٹا یہ لے جا اللہ کرے تیری بہن آباد ہو جائے... اور ہائے ہائے وہ انسان ہیں کہ جانور ہیں انسان ہیں کہ درندے ہیں انسان ہیں کہ وحشی ہیں انسان ہیں کہ انسانیت کے نام پر بوجھ ہیں... انسان ہیں کہ انسانیت کے نام پر داغ ہیں وہ انسان ہیں کہ کیا ہیں مجھے سخت الفاظ کہتے ہوئے اس لئے ڈر لگ رہا ہے کہ وہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اُمتی ہیں اس لئے میں کوئی ایسا لفظ نہیں لانا چاہتا ہوں جو بہت زیادہ دور ہو اور میرے بھائیو ایسوں پر جیسا بھی لفظ بولو وہ اس سے آگے کے لوگ ہیں... اس سے بھی آگے کی مخلوق ہیں... کسی کی بیٹی کو گھر سے لے کر پھر کہتے ہیں (اور کی دیو گے) اور میں تمہیں اپنے علاقے کا واقعہ سنا رہا ہوں کوئی باہر کا نہیں اس کی بہن وہ غریب آدمی تھا غریب وہ تو دو جوڑے نہیں دے سکتا اس کی بہن کو کوئی دو اڑھائی تولے سونا بھی میں نے بنوا کے دیا... وہ تو اس کو دو جوڑے دینے کے قابل نہ تھا اور سسرال نے نکال دیا کہا فریج لے کے آؤ پھر گھر آؤ ورنہ نہیں... کیا اسی کا نام یہی زندگی ہے... یہی تہذیب ہے بیٹی دینے کے بعد کچھ رہ جاتا ہے... پیچھے کوئی بات رہ گئی ہے... (ص ۵۸۱)

بیٹیوں کا درد کیسا ہوتا ہے؟

تمہیں پتہ نہیں اللہ کا نبی کبھی نہ بددعائیں کرنے والا... پتھر کھا کے بددعا نہیں کی... تین میل پتھر کھائے بددعا نہیں کی... اُحد میں دانت ٹوٹا خود گھسا سر زخمی کندھا زخمی بددعا نہیں کی اور جب آپ نے اپنی دو بیٹیاں حضرت رقیہ اور ام کلثوم رضی اللہ عنہما دونوں کا نکاح ابولہب کے بیٹوں سے کیا ہوا تھا عتبہ اور عتیبہ سے ابھی نبوت سے پہلے کی بات ہے نبوت مل گئی اور تَبَّتْ يَدَآ اَبِىْ لَهَبٍ وَّتَبَّ بھی نازل ہوگئی... تو ابولہب نے کہا تم میرے گھر میں آ نہیں سکتے... جب تک محمد کی بیٹیوں کو طلاق نہ دے دو... تو عتیبہ آیا تو ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں بیٹھے تھے... بیت اللہ میں بیٹھے تھے اور آ کے آپ کے گریبان کو پکڑا اور اتنا جھٹکا دیا کہ گریبان پھٹ گیا اور اس نے کہا تیری بیٹیاں ہم پر حرام ہیں... تیری بیٹیوں کو طلاق ہے... تیری بیٹیاں ہم پہ حرام ہیں...

ایسا چیخا پتھر کھا کے نہ رونے والے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے... کیونکہ بیٹیوں کا غم تو ایسے ہوتا ہے اور آپ کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ اللہ سے کہتا ہوں اپنے کتوں میں سے ایک کتا تیرے اوپر چھوڑ دے... بیٹیوں کے درد نے نبی کے ہاتھ بددعا کے لئے اٹھا دیئے... بیٹیوں کا غم ایسا ہوتا ہے... اور یہ کیسے ظالم ہیں کہتے ہیں اور کیا دو گے؟ فلانی شئے تو لے کے نئی آئی؟ یہ عورتوں کی ذمہ داری ہے اولاد کو اخلاق سکھاؤ انہیں انسان بناؤ...

عتیبہ کا شام کا سفر ہوا سنو ان بدبختوں کا عقیدہ ابولہب کہنے لگا محمد نے بددعا دی ہوئی ہے میرے بیٹے کا ذرا خیال رکھنا... انہوں نے کہا نہیں نہیں ہم بڑے تگڑے ہیں... ذرقاء کے مقام پر قافلہ پہنچا... میں گیا ہوں... ذرقاء اردن کا ایک شہر ہے اس وقت وہاں جنگ رات کو قافلے نے وہاں پڑاؤ ڈالا... جب قافلے نے پڑاؤ ڈالا تو ایک شیر جنگل سے نکلا تو عتیبہ کہنے لگا یہی یہ مجھے کھا جائے گا... محمد کی بددعا لے جائے گی... مجھے بچاؤ... کہا نہیں کیوں ڈرتے ہو سارے قافلے کا سامان اکٹھا کیا اور ایک لمبا اونچا ٹیلا بنایا... اس کے اوپر اس کو بٹھایا لٹایا اور چاروں طرف بیٹھ گئے... پہرہ دینے... ایسا رب نے نیند کو بھیجا سارے سو گئے وہ بھی سویا... شیر آیا ایک ایک کو سونگھا سونگھتا گیا ہر ایک کو چھوڑتا گیا سب کو دیکھ لیا نہیں وہ تو نہیں ہے اس نے اوپر دیکھا میری... اُڑان سے یہ زیادہ ہے اور پیچھے نبی کی بددعا ہے آج یہ عقاب کی طرح اُڑے گا پیچھے سے بھاگتا ہوا آیا اور چھلانگ لگائی اور سیدھا اس کے اوپر آ کے گرا اور اس کے سر کو اپنے منہ میں لیا اور چبا دیا... ایسے جیسے تم روٹی کے نوالے چبا کے نگل جاتے ہو... پھر اس کے سر کو چبا کے قیمہ قیمہ کر کے پھینک دیا... (ص ۵۸۲)

بلد امین پر اللہ کی تجلیات کا ظہور

بلد امین بیت اللہ یہ اللہ کی تجلیات کا ظہور ہے جہاں سے ہر آدمی جا کر بھر سکتا ہے... اب ہر کوئی بیت اللہ تو جا کر بھر نہیں سکتا تو اللہ تعالیٰ نے ساری دنیا میں مسجدوں کے جال بچھائے تو تربیلا کی بجلی کی طرح تاروں کا جال بچھا... تربیلا کی بجلی فیصل آباد بھی پہنچی... منگلا کی بجلی ملتان پہنچی تو بیت اللہ پر اترنے والی تجلیات کو اللہ تعالیٰ نے یوں چلایا اور مسجدوں کا جال بچھایا اس کے درمیان

میں اللہ تعالیٰ نے وائرلیس سسٹم چلایا تو اللہ کی رحمت وہاں سے بغیر تاروں کے جیسے یہ موبائل بغیر تاروں کے پیغام پہنچاتا ہے تو بیت اللہ سے وائرلیس سسٹم تیار ہوا اور مسجدوں سے اس کا رابطہ جڑتا گیا جڑتا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: بیوت فی الارض المساجد

دنیا میں میرا گھر صرف بیت اللہ نہیں بلکہ ہر مسجد میرا گھر ہے... تو اب کیا کرو بھئی جس نے تعلق بنایا ہے اس کے گھر جاؤ اس کے پھیرے لگاؤ اس کی چوکھٹ پہ سلام کرو تو تعلق ہو جائے گا تو لہٰذا مردوں سے کہا کہ مسجد میں آؤ اللہ سے جوڑ بٹھاؤ... بیت اللہ ایک کوٹھا ہے اور کچھ نہیں اس کوٹھے کی خصوصیت کیا ہے اس پہ اللہ کی تجلیات کا خاص ظہور ہوتا ہے وہاں اللہ کے محبوب پیدا ہوئے وہاں قرآن اترا وہاں طواف ہے وہاں ذکر ہے وہاں تلاوت ہے وہ عمل جو بیت اللہ میں ہو رہا ہے جب ہر ہر مسجد میں ہوگا تو مسجد میں وہی تجلیات کا ظہور ہوگا جو بیت اللہ پہ ہو رہا ہے وہاں سے جھولیاں بھر کے جاؤ...(ص ۶۰۱)

اللہ تعالیٰ نے طرح طرح کے جلوے دکھائے

اب عورتیں کیا کریں جو اعمال مسجدوں میں ہیں وہ عورتیں اپنے گھروں میں زندہ کریں گی تو مسجدوں والی نورانیت گھروں میں پہنچ جائے گی بیت اللہ کا نور مسجد میں آیا مسجد سے گھر میں گیا گھر سے جسم میں آیا عورتیں بھی نورانی بنیں گی مرد بھی نورانی بنیں گے...(ص ۶۰۲)

پچانوے فیصد لوگوں کی حالت

95% گھروں میں جب سورج نکلتا ہے تو وہاں رات چھائی ہوتی ہے وہ بھی حیران ہو کے دیکھتا ہے... یہ وہی بندے بندیاں ہیں جنہوں نے رات کو اللہ کا رزق کھایا یہ وہی ہیں جن کو اللہ نے رات کو چھت دی یہ وہی ہیں جن کی ساری رات سانس کی چمنی برابر کام کرتی رہی یہ وہی ہیں جن کا دل دھڑکتا رہا یہ وہی ہیں جن کے گردے کام کرتے رہے اللہ تعالیٰ نے ان کی چھلنیوں کو سلامت رکھا اور ان کی دھڑکن کو سلامت رکھا خون کی گردش کو سلامت رکھا... ٹھنڈی ہوائیں ان پر پھینکتا رہا رات کی شبنم ان پر سے گزرتی ہوئی ان کی تھکن کو بھی لے کے چلی گئی یہ بدبخت اب

بھی نہیں اٹھے یہ اب بھی سوئے ہوئے ہیں... اماں بھی سوئی ابا بھی سویا بیٹی بھی سوئی دن چڑھ گیا اور کوئی نہ اٹھا...ارے مرغے نے کہا اٹھ جا ارے بلبل نے کہا اٹھ جا چڑیا نے کہا اٹھ جا کوے بھی صبح صبح ہم تو اکثر سفر میں رہتے ہیں صبح سویرے جب گاڑیاں نکلتی ہیں ان سے پہلے کوے اڑ اڑ کے آرہے ہوتے ہیں کائیں کائیں نہیں کر رہے ہوتے وہ سبحان اللہ کر رہے ہوتے ہیں... یا اللہ تو ہی تو ہے وہ کیسی بازی ہارا ہوا گھر ہے وہ گھرانہ کیسا ہارا ہوا گھرانہ ہے جس میں سے ایک بھی سجدے کے لئے نہ اٹھا اور دن چڑھ گیا اور رات بیت گئی اور پھر ایک دن نہیں ان پہ سینکڑوں دن گزرے صبحیں آئیں شامیں آئیں دن ڈھلے موسم بدلے رت بدلی بہار سے خزاں خزاں سے بہار سردی گرمی گرمی سے سردی سے لیکن ان کا ماتھا اللہ کے دربار میں نہ جھکا...

ہائے! ہائے! یہ ہیں لٹے ہوئے لوگ یہ سب سے بڑے آفت زدہ ہیں یہ بڑے تباہ حال لوگ ہیں ان سے بڑا تباہ کوئی گھر نہیں ہے...جن کے پاس سجدہ نہیں ہے کوئی آجائے نہ کہ میرے گھر میں تین دن سے فاقہ ہے مجھے فوراً رحم آتا ہے ہائے ہائے اس سے بڑے قابل رحم بتا رہا ہوں جن گھروں میں سجدہ نہیں ہے ان سے بڑا قابل رحم کوئی نہیں...(ص۶۰۹)

تمام مسلمانوں پر علم کا جاننا کیوں ضروری ہے؟

علم کا سیکھنا جاننا فرض ہے باپ ہے بحیثیت باپ میرے لئے جاننا فرض ہے میں خاوند ہوں بحیثیت خاوند میرے ذمے کیا ہے جاننا فرض ہے میرے اوپر بیوی ہے بحیثیت بیوی میرے ذمے کیا ہے بحیثیت ماں بحیثیت بیٹی کی نسبت سے باپ کی نسبت سے میرے ذمے کیا ہے ساس ہے ساس کی نسبت سے میرے ذمہ کیا ہے بیوی بنی بہن بنی خالہ بنی پھوپھی بنی دادی بنی ہر ہر نسبت میں اللہ کی شریعت موجود ہے میرے ذمہ کیا ہے؟ کوئی نہیں سیکھتا تو دین دار گھروں میں بھی لڑائیاں بے دین گھروں میں بھی لڑائیاں...شادیوں کے بعد بھی لڑائیاں نہ کوئی تبلیغ والا بچا ہے نہ کوئی دین دار بچا ہے نہ کوئی نمازی بچا ہے نہ کوئی بے نمازی بچا ہر گھر میں لڑائی ہے کیوں؟ نہ ساس نے سیکھا کہ میرا دین کیا نہ سسر نے دیکھا کہ میری شریعت کیا...نہ خاوند کو پتہ کہ میری شریعت کیا نہ بیوی کو

پتہ میری شریعت کیا نہ نندوں کو پتہ کہ ہماری حدود کیا نہ دیور کو پتہ کہ ہماری حدود کیا سب آپس میں ٹکرا رہے ہیں... علم سے ناواقفیت کی وجہ سے اور مولانا الیاس نے تیسرا نمبر رکھا تھا علم کا اور ذکر کا اب تو گنتے بھی کوئی نہیں پہلے تو گن لیا کرتے تھے اب تو گننے والا بھی کوئی نہیں رہا...(ص ۶۱۲)

اپنی رائے سے ہٹنا بھی بہت بڑا اخلاق ہے

اگر انصار اپنی رائے سے پیچھے نہ ہٹتے تو وہی اسلام کا قلعہ مسمار ہو جاتا جو اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے تیس سال کی محنت سے بنایا تھا... اسی وقت تلواریں ٹکرا جاتیں انصار اپنی رائے سے پیچھے ہٹے تو ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کو وجود ملا...

خالد ابن ولید اپنی رائے سے پیچھے ہٹے تو پھر شام کی فتوحات کے دروازے کھلے اور مصر کی فتوحات کے دروازے کھلے اگر رائے دیکھو یہ بہت بڑے اخلاق ہیں رائے سے ہٹ جانا یہ چھوٹے اخلاق نہیں ہیں اس کو کوئی سمجھتا نہیں ہے کہ یہ بھی سنت ہے اپنی رائے سے ہٹ جانا بیوی کہہ رہی ہے یہ کرو خاوند کہہ رہا ہے یہ کرو جیسے آپ کہہ رہے ہیں ویسے کر لیتے ہیں یہ انفرادی زندگی کو بھی جنت بنائے گا یہ محلے کی زندگی کو بھی جنت بنائے گا گھر کی زندگی بھی جنت بنے گی اور مسجد کی زندگی جنت بنے گی سارے معاشرے کی زندگی جنت بنے گی اگر پیچھے ہٹنا سیکھ لو...(ص ۶۲۰)

...لا... کی تلوار

اللہ نے کہا: سب کچھ چھوڑ دو اور اس کو لا کی تلوار سے ذبح کرو کہ ساری کائنات کچھ نہیں... اللہ سب کچھ ہے اور ساری کائنات میں کسی کا کچھ نہیں اور سب کچھ اللہ کا ہے......لا... کا جو اللہ تعالیٰ نے اعلان کیا ہے تو یہ...لا... صرف پتھر پہ نہیں چلایا... یہ...لا... اللہ تعالیٰ نے سونے چاندی پر چلایا...

اس...لا... کو اللہ تعالیٰ نے عرش وفرش پر چلایا... اس...لا... کو اللہ تعالیٰ نے نوری وناری پر چلایا...

اس...لا... کو اللہ تعالیٰ نے ایٹم اور راکٹ پر چلایا...

اس...لا... کو اللہ تعالیٰ نے سمندروں اور دریاؤں پر چلایا...

اس...لا... کو اللہ تعالیٰ نے پتھروں... پہاڑوں پر چلایا...

اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے سارے لاہور کے بازاروں پر چلایا...

اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے ساری صنعت و حرفت پر چلایا...

اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے سارے بادشاہوں پر چلایا...

اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے ان کے تختوں پر چلایا...

اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے ساری فوجوں پر چلایا...اس...لا...کو اللہ تعالیٰ نے ساری قوت پر چلایا...

اس..لا...کو اگر پاکستان کے اور پوری دنیا کے مسلمان سمجھتے تو آج مسجدیں ویران نہ ہوتیں آج دکانوں پہ جھوٹ نہ ہوتا...آج بد دیانتی نہ ہوتی...آج اللہ کو چھوڑ کے پیسے کے پجاری نہ بنتے...عورت کے پجاری نہ بنتے...موسیقی میں نہ ڈوبتے...

میرے بھائیو! آج کی پکار ہے...یہ نوائے وقت ہے...یہ آج کی نوا ہے...یہ آج کی ندا ہے کہ اس کائنات کی پوری کی پوری چلنے والی انسانیت ہے...یہ آج اللہ کو بھولی پڑی ہے...ان کے دلوں پہ کرید کرید کے...لا الہ الا اللہ...اور...محمد رسول اللہ...کو نقش کیا جائے...یہ آج کی دنیا پر احسان ہے...ورنہ یہ بے مقصد کی مخلوق ہے...(بیانات جمیل اول ص ۹۷)

تمام مخلوقات اللہ کے حکم کے محتاج ہیں

تجارت سے ہمارے کام نہیں بنتے...زراعت سے ہمارے کام نہیں بنتے...زمینداروں سے ہمارے کام نہیں چلتے...بادشاہ ہمارے کام نہیں بنا سکتے...جو سو کر اٹھ نہیں سکتا وہ ہمارے کام کیسے بنا سکتا ہے...اس کے پیشاب کو اللہ تعالیٰ جاری کر دیں تو بند نہیں کر سکتا اور بند کر دیں تو جاری نہیں کر سکتا... جب وہ سو جائے تو اس کی حفاظت کیلئے ہزاروں پہرے دار جاگیں...وہ ہم کو امن کیسے دے سکتا ہے...ہمارے کام بادشاہوں کے ہاتھ میں نہیں ہیں...سورج کے ہاتھ میں نہیں ہے...زمین کے ہاتھ میں نہیں ہیں...ستاروں سیاروں کے ہاتھ میں نہیں ہیں...یہ سب مخلوق ہیں ان سے کچھ نہیں ہوتا...یہ نفع نہیں دے سکتے...نقصان نہیں دے سکتے...یہ اپنے وجود میں قائم نہیں رہ سکتے...ان کی بقا بھی ذاتی نہیں اور ان کا فنا بھی ذاتی نہیں...میرا بولنا ذاتی نہیں...

آپ کا سننا ذاتی نہیں... آنکھ اپنی قدرت سے نہیں دیکھتی... کوئی اور اسے دکھاتا ہے... کان اپنی طاقت سے نہیں سنتے... کوئی اور ان سے سنواتا ہے... یہ دل اپنی طاقت سے نہیں دھڑکتا... کوئی اور اسے دھڑکنے کا امر کرتا ہے... آنتیں غذا کے جوس کو نکال نہیں سکتیں... کوئی اور ہے جس کا نظام آنتوں کے اوپر متوجہ ہے... دماغ اپنی طاقت سے سوچ نہیں سکتا... ہاتھ اپنی قدرت سے حرکت نہیں کر سکتے... اس ساری کائنات میں اللہ کا امر نافذ ہے... ہوا کا ذرہ ذرہ کسی اور کے امر کے تابع ہے... پانی کا قطرہ قطرہ کسی اور کے قبضے میں ہے... پہاڑ کا ایک ایک پتھر کسی اور کے ہاتھ اور قبضہ قدرت میں ہے... اگنے والے غلے اور غلوں سے پیدا ہونے والی چیزیں اور اگنے والے درخت... درخت کی ایک ایک شاخ... شاخ کا ایک ایک پتہ... پتوں کے ساتھ لگی ہوئی کونپل... کونپلوں کے ساتھ لگے ہوئے پھول... پھول کی ایک ایک کلی ان سب پر اللہ کی قدرت حاوی ہے جاری اور ساری ہے... یہ سارے کچھ نہیں کر سکتے... لا الہ یہ سب مٹی یہ لا الہ دل میں اترے کہ اللہ کے سوا کچھ بھی نہیں یہ سارے پتھر ہیں اور جو کچھ میری جیب میں ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا... جو پرائی جیب میں ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا... جو میری تجارت ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا... جو زراعت ہے اس سے بھی کچھ نہیں ہوتا... ان سب پر لا کی تلوار چلے... اس کو دل بولے یہ لا الہ الا اللہ کا ایمان ہے یہ زبان میں آ رہا ہے دماغ میں آ رہا ہے... یہ ایمان کا بول ہے... اس کا اقرار دل سے کریں... یہ اس کی حقیقت ہے ان سب سے کچھ نہیں ہوتا اللہ کرتا ہے... سورج کو اللہ نکالتا ہے... چاند کو اللہ نکالتا ہے... آسمان کو اللہ نے کھڑا کیا ہے... زمین کو بلبلا اللہ نے بنایا... پہاڑوں کو سخت اللہ نے بنایا... پانی جاری اللہ نے کیا... زبان پر بولنا اللہ نے رکھا... آنکھ میں دیکھنا اللہ نے رکھا... کان میں سننا اللہ نے رکھا... دل کا دھڑکنا اللہ کی قدرت سے ہے... معدے کی حرکت اللہ کی قدرت سے... (بیانات مولانا طارق جمیل ص ۴۳)

قرآن کی ہر آیت ایٹم بم پر بھاری ہے

میرے بھائیو! خدا کی قسم قرآن کی ایک ایک آیت ساری دنیا کی ایٹم بم پر بھاری تھی لیکن

کوئی اس کو اندر میں تو لیتا جیسے میں دو گھنٹے تقویٰ پر تقریر کروں... لیکن میں آپ کو اپنے اندر تقویٰ دکھادوں تو یہ میرے پاس کوئی نہیں...

نماز پر دو گھنٹے بیان کروالو پھر مجھ سے کہا جائے کہ مولوی صاحب! ذرا ایسی نماز پڑھ کے دکھادو تو میں ایک رکعت بھی پڑھ کے نہیں دکھا سکتا اور یہ قرآن وہ ہے جو قیامت تک کیلئے ہے اور جس نے ساری کائنات کے باطل کو توڑا لیکن میرے بھائیو! ان الفاظ سے کچھ نہیں ہوگا جب قرآن اندر میں آئے گا پھر ہوگا جو اللہ نے ایمان ویقین کی آیات بنائی ہیں وہ دل میں ہوں غور و فکر کی آیات دماغ میں ہوں آنکھوں کی... حیا کی آیت یغضوا من ابصارھم یہاں آنکھوں میں ہوں کانوں کی آیت کانوں میں ہوں... ہاتھوں کی آیت عملی طور پر ہاتھوں میں ہوں... پاؤں کی آیت عملی طور پر پاؤں میں ہوں... یمشون علی الارض ھونا عاجزی تواضع پاؤں سے ہو... معاملات اور تجارت بازاروں میں ہوں.. شرم وحیا عورت کے اندر میں ہو اور گھروں میں ہو اور قرآن پاک کی تلاوت کی آواز بجائے دنیاوی گانوں کے گھروں سے اٹھے ہمارے نوجوان اور ہمارے بوڑھے چلتے پھرتے قرآن کا نمونہ نظر آئیں...

آج قرآن اوراق میں ہے پر جسم میں نہیں ہے

میرے بھائیو! تقریری بات نہیں بلکہ تقویٰ ہو تو اندر میں نظر آئے... توکل ہو تو اندر میں نظر آئے... زہد ہو تو اندر میں نظر آئے... استقامت ہو تو اندر میں نظر آئے... اللہ کی محبت ہو تو اندر میں نظر آئے... آخرت کی رغبت ہو تو اندر میں نظر آئے... قرآن اوراق سے نکل کر جسم میں آجائے... کتابوں سے نکل کر اندر میں آجائے... پورے تیس پارے انسان کے پانچ فٹ کے جسم میں آجائیں... پھر اس مسلمان پر کسی کا ہاتھ اٹھے گا اللہ اس ہاتھ کو توڑے گا جو پاؤں اٹھے گا اللہ اس پاؤں کو کاٹے گا جو آنکھ اٹھے گی اللہ اس آنکھ کو پھوڑے گا... جب یہ مسلمان حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والی کتاب کو لیکر کھڑا ہو جائے گا تو اللہ اس کے ساتھ ہوگا... (بیانات مولانا طارق جمیل ص ۱۰۱)

امت کا غم

کبھی زمیندار کو دیکھو... جس کا ایک پودا مرجھا جائے... اس کی طبیعت مرجھا جاتی ہے... یہاں پورے اسلام کا چمن مرجھا چکا ہے اور مسلمان بے حس ہو چکے ہیں... ہمارے یہاں خانیوال میں اس دفعہ کی فصل پر حملہ ہوا... پھر بھی ۱۹... ۲۰ من اوسط رہی تو آپ کہیں ہمارے زمینداروں کی ہائے سنتے... ان کی ہائے سن کر آپ کا دل دہل جائے کہ سال کیسے گزرے گا؟ صرف ایک فصل ہے...... ارے بھائیو! یہ امت اجڑی پڑی ہے... اگر ہم اسی حالت میں مر گئے تو کہاں جائیں گے؟ کوئی اس پر بھی تو ہائے کرنے والا ہو...

یہ ایک دوسرے کے گریبان نوچ رہے ہیں... کیا اسی لیے نبی آئے تھے... یہی سبق پڑھا کر گئے تھے... کیا یہ کلمہ... یہ دین اتنا سستا ہے کہ صرف مسلک کے اختلاف کی خاطر ایک دوسرے کی عزت کو پامال کرو اور یوں چمن میں آگ لگا دو کہ پچھلے پچاس سالوں سے بہار کا کوئی ایک جھونکا نظر نہیں آتا... کوئی پھول کھلتا نظر نہیں آتا... اجڑے چمن کے مالی سے پوچھو جا کر اس کے دل پر کیا گزرتی ہے... کسی زمیندار کی فصل کو آگ لگ جائے یا بیماری لگ جائے تو اس سے پوچھو کہ اس پر کیا گزرتی ہے اور آج کل باڈر کے مسلمان سے پوچھو جا کر جو بے چارے بے گھر ہو گئے ہیں... ان پر کیا گزرتی ہے... چھوٹے چھوٹے بچوں کو لے کر در بدر ہوئے پڑے ہیں... ان کی ہائے سن کر پتھر بھی موم ہو جائیں... ہم کیسے مسلمان ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں چمن اجاڑ رہے ہیں... جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں... یہ کونسی توحید ہے؟ یہ کونسا اقرار رسالت ہے؟ یہ کون سا عشق مصطفیٰ ہے؟ جس نے مسلمان کو مسلمان کی جان کا دشمن بنا دیا ہے... نفرتوں کے بیج بو دیئے ہیں...

ہم تو صرف یہ کہتے ہیں کہ اللہ کے واسطے ایک دوسرے سے محبت کرنا سیکھو... پہلے ہی آگ لگی ہوئی ہے اور تیل پھینکتے ہو؟ ہائے...... کوئی چارہ کار ہوتا... کوئی غم خوار ہوتا... ہمیں تو چارہ گر کی ضرورت تھی اور آگ لگانے والے آ گئے:

چمن کے تخت پر جس دم شہ گل کا تجمل تھا
ہزاروں بلبلوں کی فوج تھی اک شور تھا غل تھا
جب آئے دن خزاں کے کچھ نہ تھا جز خار گلشن میں
بتاتا باغباں رو رو یہاں غنچہ یہاں گل تھا

ہم تو اس مالی کی طرح ہیں جس نے بہار دیکھی تک نہیں... جب سے آنکھ کھولی ہے... یہی کچھ دیکھا ہے... جو آپ دیکھ رہے ہیں... کوئی امت کے لیے رونے والا نہیں... کسی کو درد اور غم نہیں...... حالانکہ یہ وہ امت ہے جس کے لیے اتنے بڑے اللہ کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ہستی کہ جس کے وجود کی اللہ نے قسمیں کھائیں...

میرے بھائیو! ہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طائف کے پتھر بھول گئے...... ان کا مدینہ کی گلیوں میں بھوکے چلنا اور ٹاٹ پہننا...... میں نے تو سفید کھدر پہنا ہوا ہے اس نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے ٹاٹ پہنا ہوا تھا... ٹاٹ...... اور ٹاٹ میں ٹاٹ نہیں تھا لگانے کو...... ٹاٹ میں چمڑا لگا ہوا تھا لگانے کو... (تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۱۴۶)

رب کے بن کر دیکھو

سب سے کٹو اور اللہ سے جوڑو اس میں عافیت اور سہولت ہے... ایک کام یہاں ایک کام وہاں ایک فیکٹری اِدھر ایک اُدھر...

چاروں طرف بھاگ رہا ہے اگر ساری فیکٹریوں کو ایک جگہ اکٹھا کردے یا سارے بڑوں کو بڑے بڑے کاروباری کا یہاں سارا کاروبار اکٹھا کرلیا ہے... اِدھر بھاگتے تھے اُدھر بھاگتے تھے.. خرچے زیادہ ہوگئے تھے کام زیادہ ہوگئے... ہم نے سارا یونٹ اکٹھا کرلیا ہے... ایک ہی جگہ ہمارا سارا کام آگیا ہے تو یہی اللہ ہم سے کہہ رہا ہے کہ تم کبھی اِدھر بھاگتے ہو کبھی اُدھر بھاگتے ہو... آؤ نا اللہ کی طرف...

فَفِرُّوْا اِلَی اللّٰهِ آجاؤ یہاں سے اپنے اللہ کی طرف وہ تمہارے لیے کافی ہے

كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلاً تمہیں وہ قصور کے وکیلوں سے بے نیاز کر دیگا تمہارا وکیل بن جائیگا
كَفٰى بِاللّٰهِ حَفِيْظاً... پاکستان کی فوج اور پولیس کی حفاظت سے تمہیں بے نیاز کر دے گا اور وہ تمہارا حفیظ بن جائے گا...
كَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيّاً... اور تمہارے مطلب پرست اور غرض کے مارے ہوئے دوست اور تمہاری دوستیاں ان سے تمہیں بے نیاز کر دے...وہ تمہارا سچا دوست بن جائیگا
كَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْراً... تمہارے مددگار جو موقع پر خود پہلے بھاگتے ہیں تمہیں تنہا چھوڑ کر جاتے ہیں تو اللہ سے دوستی لگاؤ وہ تمہارا مددگار بن جائے گا...
كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً ہر وقت تمہیں چاہیے تمہارے آگے پیچھے حاضر باش ہو آگے پہرہ پیچھے پہرہ دائیں پہرہ بائیں پہرہ موت پھر بھی آ کر اچک لے جاتی ہے...حادثات پھر بھی ہو جاتے ہیں چنانچہ آگے پیچھے ہر وقت حاضر باش ہو تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں وہ تو حاضر باش ہیں نہیں تو اپنے اللہ کو بناؤ... كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْداً
جو ہر وقت تیرے ساتھ تیری شہ رگ سے بھی زیادہ قریب ہے (سچی توبہ کی برکات ص ۵۰)

اللہ کی رحمت

ایک آدمی اتنے گناہ کرے اور پھر اس کو خیال آئے کہ رب کو منائیں...ایک قدم دہلیز سے باہر نکالا...یا اللہ میں آ رہا ہوں...
اللہ عرش سے نیچے اتر کے دروازے پر آ جاتا ہے آ جا آ جا! میں تو تیرے انتظار میں تھا جو میری طرف توبہ کرنے کے لیے آتا ہے...میں اوپر عرشوں سے نیچے اُتر کر اس کے استقبال کے لیے آ کر کھڑا ہوں...آ جا میرا بندہ! میں تو انتظار میں تھا...میں تو انتظار میں تھا کہ تو کب آئیگا؟ میں نے فرشتوں کو چپ کرایا...زمین و آسمان کو چپ کرایا کبھی تو آئے گا آ جا آ جا! پہلے قدم پر سب معاف...
نہ یہ کہتا ہے بڑھاپے میں کیوں آئے؟ نہ یہ کہتا ہے کہ اتنے کر کے کیوں آئے نہ یہ کہتا ہے کہ تو نے دیر کیوں لگائی؟ ایک ہفتہ ماں کو نہ مناؤ پھر منانے جاؤ تو وہ بھی کہتی ہے کہ کمبخت! کہاں

مر گیا تھا... آٹھویں دن مجھے منانے آرہا ہے؟ میرے رب کی تو سنو میرے رب کی تو سنو! آٹھ دن نہیں... اسی سال گزر گئے... اسّی سال گزر گئے پر یوں ایک قدم اٹھانے کی دیر تھی کہ اللہ کی رحمت نے مجھے تھوڑا سا آغوش میں لے لیا آجا آجا...

ہائے ایسا مہربان بھی کوئی ہے کیا؟

جیسے اللہ بانہیں پھیلائے کھڑا ہوا ہے... جیسے ماں اپنے بچے کے لیے بانہیں پھیلا دیتی ہے کہ چھوٹا بچہ وہ یوں یوں کر کے چلتا ہے... وہ یوں یوں کر کے آتا ہے تو ماں کہتی ہے... آجا آجا! تو وہ بھاگتا ہے... جب وہ گرنے کو ہوتا ہے تو ماں لپک کر اس کو سینے سے لگاتی ہے... یہ آیت میرے سامنے یونہی آجاتی ہے... آجا میرا بندہ! آجا تیرے رب کی بانہیں تیرے لیے کھلی ہوئی ہیں... لوٹ آ لوٹ تو مجھے راضی کر... میں فوراً راضی ہو جاؤں گا... ماں منت کرائے گی... باپ منت کرائے گا... میں تو منت بھی نہیں کراؤں گا... میں تو فوراً راضی ہو جاؤں گا...... (سچی توبہ کی برکات ص ۶۹)

زندگی کی معراج اللہ کا وصل ہے

اللہ کا مل جانا ہی ہماری زندگی کی معراج ہے... اللہ دل کے زخموں کا مرہم ہے... روح کے پھوڑوں کا مرہم ہے... اللہ کی قسم! ساری دنیا کا حسن و جمال روح کے زخم کا مرہم نہیں...

اللہ کی قسم! ساری دنیا کے راگ و رنگ اور موسیقی کی تانیں یہ روح کی تار کو نہیں ہلا سکتیں... یہ دل کے تار کو... موسیقی کے سر نہیں چھیڑتے... دل کے تار کو قرآن کا نغمہ چھیڑتا ہے... روح کی گہرائیوں میں قرآن کا نغمہ تو اترتا ہے... یہ رنڈیوں کے نغمے دل کی اور روح کی گہرائیوں میں نہیں اتر سکتے... یہ اندر کو ٹھنڈک نہیں پہنچا سکتے... دولت اور بادشاہی اور دنیا کی حکومتیں اور دنیا کی سرسبز وادیاں... سرسبز پہاڑ اور کھلے میدان... گرتی ہوئی آبشاریں اور بہتے ہوئے چشمے اور موجیں مارتے ہوئے سمندر... آپ جہاں مرضی پھریں... جہاں مرضی بھٹکیں... جیسے کٹی پتنگ کی کوئی منزل نہیں ہوتی ایسے ہی جسے اللہ نہیں ملا اسے ساری کائنات میں پھر کر بھی کہیں منزل نہیں ملے گی... وہ بے منزل کا راہی ہوگا... وہ بے مقصد کی زندگی کا مسافر ہوگا... اس کے سامنے کوئی منزل

نہیں...اس کے سامنے کوئی ٹارگٹ نہیں...وہ بھٹکا ہوا راہی ہے وہ وہ کشتی ہے جس کا ناخدا بھی اسے چھوڑ چکا ہے...اس کشتی کو خود نہیں پتہ میرا گھاٹ کونسا ہے؟ میرا ساحل کونسا ہے؟ اور آج کی دنیا کے تقریباً سو فیصد انسان وہ اسی طرح بھٹکی ہوئی زندگی گزار رہے ہیں...

وہ اس کشتی کی طرح ہیں جس کے سامنے گھاٹ نہیں...جس کے سامنے ساحل نہیں...آج کوئی لاکھوں میں ایک ہے جسے اللہ ملا ہے جس نے اللہ کو پایا ہے اپنے اندر میں بادشاہی کرتا ہے...سات آسمان بھی اس کے سینے کے سامنے تنگ ہیں...

اللہ کا عرش بھی اس کے دل کے سامنے تنگ ہے...وہ ایسی بادشاہی کو لئے پھرتا ہے لیکن دنیا ایسے لوگوں سے خالی ہوئی پڑی ہے...کوئی لاکھوں میں ایک...کوئی کروڑوں میں ایک نظر آتا ہے...خال...خال دنیا ہے...باقی تو سب بھیڑ ہے بھیڑ...دو پاؤں پہ چلنے والی مخلوق ہے...دو پاؤں پہ چلنے والے انسان اور جانور میں اتنا فرق رہ گیا ہے کہ جانور بولتے نہیں اور یہ انسان بولتا ہے...(بیانات جمیل اول ص ۹۵)

بیٹے کو قتل کر دینے کا عجیب قصہ

بنو امیہ پر ایک سو بتیس ۱۳۲ھ میں زوال آیا...بنو عباس غالب آ گئے...ان کا ایک نوجوان عبدالرحمٰن بن معاویہ بن ولید بن عبدالملک بن مروان یہاں سے بھاگا اور ۱۳۷ھ میں یہ سپین پہنچنے میں کامیاب ہو گیا...وہاں اس نے دوبارہ اس سلطنت کی داغ بیل ڈالی...پھر بنو امیہ کی ایک شاخ نے پونے تین سو سال وہاں حکومت کی...اس میں ایک بادشاہ گزرا ہے...منذر...اس کے بیٹے نے ایک یہودی کو قتل کر دیا اور بیٹا بھی ولی عہد اور اکلوتا تو مقدمہ عدالت میں پیش ہوا...خاندان والوں نے پیسے دے کر خون بہا دیا...فیصلہ ہو گیا...صلح ہو گئی...

رپورٹ ساری حکومتی...عدالتی بادشاہ کو پہنچائی جاتی تھی...یہ کیس بھی بتایا کہ یہ کیس تھا...یہ فیصلہ ہوا...تو اس نے اعلان کیا کہ کل دربار عام ہو...دربار عام کا آج ترجمہ ہے...کھلی کچہری...جیسے کھلی کچہری...کہا کھلی کچہری ہو...رعایا بھی آئیں...خواص بھی آئیں...عوام بھی آئیں...سب آئے...یہودی کے ورثا بھی...شاہی خاندان بھی...بیٹا بھی...اب اس نے پھول

کاٹ لیا پھر کہا: میں اپنے لئے یہ برا طریقہ جاری نہیں کرنا چاہتا کہ بادشاہوں کی اولاد حکومت کے تکبر میں رعایا کو قتل کرے اور مال کے زور پر اپنا خون معاف کروالے... میں یہ سنت سیہ جاری نہیں کرنا چاہتا... لہٰذا بطور چیف جسٹس میں اس فیصلے کو کالعدم قرار دیتا ہوں اور اپنے بیٹے کے قتل کا حکم صادر کرتا ہوں اور یہودی کے ورثا کی طرف سے یہ فریضہ میں خود سرانجام دوں گا...

یہ کہہ کر وہ تخت سے اترا... تلوار سونتی اور کہنے لگا: مجھے پتہ ہے... تیرے بغیر ہم بھی زندہ نہیں رہ سکیں گے اور تیری ماں کو مجھ سے زیادہ دکھ ہوگا لیکن میں تجھے اللہ کی شریعت پر قربان کرتا ہوں اور اپنے ہاتھ سے اس کی گردن اڑا دی اور اس صدمے میں وہ نیم پاگل ہوگیا وہ ہفتے سو نہیں سکا... ساری رات خلاء میں گھومتا رہتا... اسی میں اس کا انتقال ہوگیا لیکن وہ اپنا نام ایسا زندہ کر گیا کہ آج ہزار برس کے بعد میں اس کی کہانی آپ کو سنا رہا ہوں...

بنوامیہ تو بہت آئے... پونے تین سو سال میں پتہ نہیں کتنے آئے... منذر کیوں زندہ رہ گیا؟ اپنی حکومت میں اللہ کو راضی کر کے چلا گیا... (بیانات جمیل اول ص ۲۰۵)

موسیقی... زوال کا بڑا سبب

موسیقی جس قوم میں آئی وہ قوم تباہ ہوئی دنیا کی تاریخ پڑھو جس قوم نے راگ ورنگ چھیڑا جس قوم کی نسل کے ہاتھوں میں بانسریاں آئیں اور ان کے قدم اس کی آواز پر تھر کنے لگے اور رنڈیوں کے گانے عام ہوئے اس قوم کو زمین آسمان نے دیکھا اور یہ گواہ ہیں یہ ہوا گواہ ہے یہ فضا گواہ ہے کہ وہ قومیں برباد ہوئیں وہ قومیں تباہ ہوئیں ...... وہ قومیں ہلاک ہوئیں ان قوموں کو ایٹمی طاقت نہ بچا سکی... ان قوموں کو مادی طاقت نہ بچا سکی ان قوموں کو ثقافتی طاقت نہ بچا سکی ان قوموں کو ان کے سیاسی نظام نہ بچا سکے کافر ہو کر بھی مشرک ہو کر بھی جن قوموں میں موسیقی پھیلے اور زنا پھیلا اور سود پھیلا اللہ تعالیٰ نے انہیں صفحہ ہستی سے مٹایا اور ان پر رندہ پھیر دیا اپنے عذاب کا کوڑا برسایا وہ نہ دنیا میں زندہ رہنے کے قابل رہتے ہیں نہ آخرت میں کوئی قابل ذکر قوم ہیں...

حرام چھوڑا ہر جگہ عزت مل گئی

میرے بھائیو! ان کانوں کو حرام سننے سے بچالو تو کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کی تسبیح پڑھتا آپ کو سنائی دے گا ایک ایک چپہ ایک ایک پتھر ایک ایک تنکا ایک ایک پہاڑ ایک ایک گلی کی ایک ایک اینٹ تمہیں اللہ اللہ کرتی سنائی دے گی ان کانوں کو حرام سننے سے جو بچائے گا ان آنکھوں کو حرام دیکھنے سے جو بچائے گا اس زبان کو حرام بولنے سے جو بچائے گا اس پیٹ کو حرام کھانے سے جو بچائے گا اپنی شہوت کو حرام استعمال کرنے سے جو بچائے گا اللہ کائنات میں اپنا آپ اسے دکھادے گا...(عبرت انگیز بیانات ص ۳۲۵)

نافرمانی کے باوجود اللہ کی کرم نوازی تو دیکھئے

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں میرے بندے جب تم میں جوانی کی لہر اٹھی اور تو بڑا ہوا تیرے بازو مضبوط ہوئے تو نے کیا کیا؟ اے برے انسان تو میرا ہی نافرمان بن گیا تو نے مجھے کیسے للکارا میرا نافرمان ہو گیا میرے حکموں کو توڑ دیا بالمعاصی نافرمانی کے ساتھ مجھ سے ٹکر لی ماذالک اس کے باوجود کہ تو میرا نافرمان ہے... ماذالک ان سالتنی اعطیتک تو مانگتا ہے میں دیتا ہوں...

استغفرتنی غفرة لک تو توبہ کرتا ہے میں تیری توبہ قبول کر لیتا ہوں... استغلتنی اغلت لک تو پھر توبہ توڑتا ہے پھر آ کے توبہ کرتا ہے میں تیری توبہ قبول کر لیتا ہوں هکذا جزاء من احسن الیک اللہ تعالیٰ فرماتا ہے!

فیصلہ کر کہ احسان کرنے والے کے ساتھ یہی کیا جاتا ہے جو تو میرے ساتھ کر رہا ہے؟ هکذا جزاء من احسن الیک یہی کیا جاتا ہے جو تم کر رہے ہو؟

ماں باپ کیوں دکھی ہوتے ہیں اولاد پر اولاد نافرمان ہوتی ہے احسان یاد آتے ہیں ہم نے یہ کیا یہ کیا اللہ کا احسان تو دیکھ کہ اس نے گندے پانی سے خوبصورت انسان بنایا پھر اس کا کتنا بڑا احسان ہے کہ اس نے اسلام کی دولت بخشی کتنا بڑا ظلم کتنی بڑی ہلاکت ہے کفر پر مر جانا کبھی بھی تو نہیں جہنم سے نکلیں گے وما ھم بخارجین من النار کوئی تو دن آتا کہ یہ جہنم سے نکلتے کوئی دن نہیں آتا کتنا بڑا اللہ نے احسان کیا کہ ایمان کی دولت دی......

میں تیرے انتظار میں بیٹھا ہوں

عرش کے اوپر ایک بہت بڑی تختی ہے جس کی لمبائی چوڑائی کو اللہ کے علاوہ کوئی نہیں جانتا اللہ نے خود لکھوایا ہے میری رحمت میرے غصے سے آگے چلی گئی (اللہ فرماتے ہیں) اے میرے بندے میں تو تجھے یاد رکھتا ہوں تو مجھے بھول جاتا ہے میں تو تیرے گناہوں پر پردہ ڈالتا ہوں تو پھر بھی مجھ سے نہیں ڈرتا میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں تو مجھے بھول جاتا ہے میں پھر بھی تجھے یاد رکھتا ہوں تو ناراض ہو کر منہ پھیر لیتا ہے میں نہیں منہ پھیرتا میں تیرے انتظار میں رہتا ہوں... (عبرت انگیز بیانات ص ۳۶۲)

آنکھ اور کان کے گناہ

میرے بھائیو! اللہ کو منا لو اللہ سے چمٹ جاؤ جیسے روٹھا ہوا بچہ ماں سے لپٹتا ہے تو اسے سکون ملتا ہے وہ اپنے آپ کو حفاظت میں محسوس کرتا ہے... اپنے آپ کو سائے تلے محفوظ کرتا ہے جب سے ہم نے اللہ کو چھوڑا ہم سے حفاظت کا سایہ رحمت کا سایہ اٹھ گیا عزتیں روٹھ گئیں بلندیاں الوداع کہہ گئیں... ذلتیں لباس بن گئیں مسکنت ہمارا اوڑھنا بچھونا بن گیا ہم دربدر کی ٹھوکریں کھانے والے بن گئے...

اللہ کو چھوڑ کر ہم بھٹکے ہوئے راہی بن گئے جیسے کٹی پتنگ کی کوئی منزل نہیں آج اس امت کی کوئی منزل نہیں ہے کیونکہ اللہ کو چھوڑ دیا ہے...

میرے بھائیو! کسی زمیندار کی فصل اجڑ جائے تو وہ ہائے ہائے کرتا ہے کوئی ڈاکٹر بے روزگار ہو جائے تو خون کے آنسو روتا ہے کسی تاجر کا سرمایہ لٹ جائے تو وہ سر پکڑ کر بیٹھ جاتا ہے ہمیں تو خون کے آنسو رونا چاہیے ہمارا کتنا بڑا سرمایہ ڈوب گیا 40... 45 سال ہو گئے ایک سجدہ بھی اللہ کی محبت کا نہ کر سکے کتنے سانس غفلت میں ڈوب گئے... کتنا نقصان ہو گیا کہ اللہ کو اپنا نہ بنایا اللہ سے دوستی نہ کی... ماں سے پہلے اس کا حق تھا باپ سے پہلے اس کا حق تھا... دنیا کے ایک ایک محسن سے پہلے اس کا حق تھا... زمین کا بادشاہ ہم سے کہہ رہا ہے...

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا

میرے بندے کچھ یاد بھی ہے کہ تم کچھ تھے... (نہیں یا اللہ ہم کچھ نہیں تھے) کبھی تنہائیوں میں سوچتے تو سہی تیری آنکھوں کو دیکھنا کس نے دیا تیری زبان کو بولنا کس نے دیا دیکھو تو سہی یہ چھوٹی سی آنکھ ہے... اس میں تیرا کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں کہاں سے خرید کر لائے؟ کتنے کروڑ میں خریدے؟ کس نے دیئے؟ بل کیا مانگا... اس مسجد کا بھی بل آپ ادا نہ کرو تو واپڈا آکر بجلی کاٹ دے گی... 26 کروڑ بلب کا بل کیا منگائے؟

یا بن آدم جعلت لکم عینین جعلت لکم غطا فنظر بعینین ما احللته لک فان عضلک ما حدمته علیک الخ...

اے میرے بندے تجھے دو آنکھیں دی ان پر دو پردہ لگائے جب تیری نظر اٹھنے لگے کسی کی بہن بیٹی کی طرف تو اس پردہ کو نیچے جھکا لینا (یہ 26 کروڑ بلب کا بل ہے) کراچی شہر میں کتنے ہیں جو یہ بل دے رہے ہیں اور اللہ نے کتنوں کی بجلی کاٹی... صبح سے شام تک ہم ان آنکھوں سے حرام دیکھتے ہیں مگر اللہ آنکھوں کی بجلی بند نہیں کرتا بلکہ توبہ کا انتظار کرتا ہے کبھی میرا بندہ میرا بنے گا...

ان کانوں میں دو لاکھ ٹیلی فون لگائے ایک لاکھ پردہ اس کان میں ایک لاکھ اس کان میں دو لاکھ ٹیلی فون کی تاریں لگائیں اس کا بل کیا مانگا کہ میرا بندہ اس سے گانا نہ سننا موسیقی نہ سننا اس سے کسی کی غیبت نہ سننا کسی کی برائی نہ سننا اس سے گندہ بول نہ سننا جب تیرے سامنے ایسا کوئی بول آئے تو اپنے کانوں پر ہاتھ رکھ کر بند کر لینا کتنے انسان کراچی میں ان کانوں کا بل دینے والے ہیں...

پھر اللہ نے کہا میں نے تجھے زبان دی زبان پر دو تالے لگائے ایک دانتوں کا تالا ایک ہونٹوں کا تالا... ان دو تالوں کا مقصد کیا ہے کہ سوچ سمجھ کر بولنا تو بولنے میں آزاد نہیں ہے... اگر تیری زبان پر جھوٹ یا گالی آنے لگے تکبر کا بول آنے لگے تو اپنا دروازہ بند کر لے یہ زبان اس لئے نہیں ہے کہ تو اوروں کو دکھ دیتا رہے... میرے بھائیو! محسن کے آگے تو کتا بھی سر جھکا دیتا ہے....

ہمارا سب سے بڑا محسن اللہ ہم اس کے احسانات کے سایہ میں ہیں ہمارا ایک لمحہ اس کریم آقا کی نعمتوں سے فائدہ اٹھاتا ہے پھر بھی ہم اس کی نافرمانی کریں... (عبرت انگیز بیانات ص ۲۶۰)

سب سے بہتر کون؟

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا... وانا خیر لا هلی... میں اپنی بیوی سے تم سے سب سے اچھا سلوک کرتا ہوں... حضرت عائشہ فرماتی ہیں ایک مرتبہ آپ سفر سے واپس آ رہے تھے آپ نے صحابہ سے کہا تم آگے چلے جاؤ جب وہ دور چلے گئے تو آپ نے عائشہ سے کہا مجھ سے دوڑ لگاؤ گی؟ کہا لگاؤں گی کائنات کا سردار دوڑ لگا رہا ہے کائنات جس کو جھک جھک کر سلام کرے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جس پتھر سے گزرتے وہ کہتا السلام علیکم یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ایسی بلند شان والا اپنی بیوی کے ساتھ دوڑ لگا رہا ہے حضرت عائشہ کہنے لگیں میں آگے نکل گئی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پیچھے رہ گئے میں اس دوڑ میں جیت گئی...

پھر کچھ عرصہ کے بعد ایک سفر سے آپ واپس آ رہے تھے آپ نے پھر کہا لو گو تم آگے چلے جاؤ... پھر آپ نے کہا عائشہ دوڑ لگاؤ گی کہا لگاؤں گی اس دوسری دوڑ میں آپ آگے نکل گئے میں پیچھے رہ گئی... پھر آپ نے کہا یہ پچھلی دوڑ کا بدلہ ہو گیا... یہ تھے اللہ کے نبی کے اخلاق ہمارا کیا حال ہے... ہمارا نبی تو خود لقمہ بنا کر اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہیں اور ارشاد فرمایا بیوی کے منہ میں لقمہ ڈالنا صدقہ کا ثواب ہے...

حضرت عائشہ جہاں سے پانی پیتی اور جہاں ان کے ہونٹ گلاس کو لگتے تھے ہمارے نبی خود پوچھتے عائشہ تم نے کہاں سے پیا تھا پھر اس نشان زدہ جگہ پر ہونٹ رکھ کر پانی پیتے تھے یہ تھے ہمارے نبی کے اخلاق...

حضرت میمونہ کے گھر میں آپ سوئے ہوئے تھے آپ حاجت سے فراغت کے لئے گھر سے نکلے میمونہ کی آنکھ کھلی تو ان کے نفس نے ان کو دھوکہ دیا وہ دل میں کہنے لگیں مجھے چھوڑ کر کسی اور بیوی کے پاس چلے گئے... ان کو آیا غصہ انہوں نے اندر سے کنڈی لگا دی اتنے میں آپ واپس تشریف لے آئے کہا دروازہ کھولو میمونہ کائنات کے سردار سے کہنے لگیں نہیں کھولتی آپ کیوں مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس جاتے ہیں......؟ کہنے لگے اللہ کی بندی... اننی حاقن... مجھے

پیشاب آیا ہوا تھا میں اس لئے باہر نکلا کہنے لگیں نہیں نہیں مجھے پتہ ہے آپ مجھے چھوڑ کر دوسری بیوی کے پاس گئے تھے......؟ آپ نے فرمایا اللہ کی بندی کبھی نبی بھی خیانت کر سکتا ہے... میمونہ کو احساس ندامت ہوا تو انہوں نے دروازہ کھول دیا آپ مسکراتے ہوئے واپس آئے اور چوں چرا اس بھی نہیں کی اف بھی نہیں کیا اتنا تو کہہ دیتے یہ تو نے کیا بد تمیزی کی... ہمارے جیسا کوئی ہوتا تو ڈنڈا اٹھا کر اس کے سر میں دے مارتا... میرے بھائیو! آج ہمارے گھروں میں زندگی کیوں برباد ہے... کیوں ہم اخلاق کو دین کا حصہ نہیں سمجھتے...(عبرت انگیز بیانات ص ۷۷)

قیامت کی گرمی سے حفاظت کا بندوبست آج کرلو

یہ سورج اس وقت نو کروڑ تیس لاکھ میل کے فاصلے پر ہے اس میں سے آنے والی آگ کا بیس کروڑواں حصہ زمین پر گر رہا ہے یہ سورج اگر ساڑھے چار کروڑ میل کے فاصلے پر آجائے تو ساری زمین بخارات بن کر ہوا میں اڑ جائے گی وہ کیا دن ہوگا جب تن پہ کپڑا نہیں ہوگا اس دن عورت بھی ننگی ہوگی آج مرد بھی ننگا ہوگا سر پر ٹوپی نہیں پاؤں میں جوتا نہیں تن پہ کپڑا نہیں اور یہ سورج نو کروڑ میل نہیں ساڑھے چار کروڑ میل نہیں دو کروڑ میل نہیں ایک کروڑ میل نہیں پچاس لاکھ میل نہیں پچاس ہزار پانچ ہزار پانچ سو ایک سو پچاس میل نہیں یہ سورج ایک میل کے فاصلے پر ہوگا...

اور میری سنو تو سہی میں کیا کہہ رہا ہوں میری سمجھو تو سہی میں کیا کہہ رہا ہوں میرے بھائیو

وَاَنَا لَكُمْ نَاصِحٌ اَمِيْنٌ

میری سمجھو میں کیا کہہ رہا ہوں میں ایک سوالی ہوں میں ایک فقیر ہوں میں بھکاری ہوں میں آپ سے بھیک مانگ رہا ہوں میں آپ کے سامنے ہاتھ جوڑ رہا ہوں اپنے آپ کے دشمن نہ بنو توبہ کی طرف آؤ اس سورج کی آگ جب گرمی میں تھوڑی تیز ہوتی ہے تو ہمیں تڑپا دیتی ہے ......پنکھے چلاتے ہیں غریب آدمی پیپل کی چھاؤں کی طرف بھاگتا ہے مالدار آدمی ایئر کنڈیشن چلاتا ہے متوسط آدمی کولر چلاتا ہے برف کے کارخانے کھلتے ہیں وہ کیا دن ہوگا وہ کیا دن ہوگا جب زمین تانبا بن جائے گی اور تن سے لباس اتار لیا جائے گا اور سورج ایک میل کے فاصلے پر کر دیا جائے گا اور

اس کے اندر کی حرارت ہے دو کروڑ ستر لاکھ فارن ہائٹ 1300 سینٹی گریڈ پر لوہا پگھل جاتا ہے 1530 سینٹی گریڈ پر جا کر ریت شیشہ بن جاتی ہے...... 1300 سینٹی گریڈ پر لوہا پگھل جاتا ہے پانی بن جاتا ہے دو کروڑ ستر لاکھ درجہ جس کے اندر آگ ہو اور وہ سر کے اوپر ایک میل کے فاصلے پر ہو اور اللہ کے عرش کے سوا سایہ نہ ہو تو سوچو کہ اس دن کیا حال ہوگا...

آجاؤ نماز کی طرف

مؤذن کہتا ہے: آؤ اللہ پکار رہا ہے... حی علی الصلوٰۃ... 100 میں سے 5 بھی اٹھ کے نہیں جاتے آپ کا نوکر کتنی تنخواہ لیتا ہے 1000 روپے 2000 روپے 3000 روپے اس سے زیادہ کوئی بڑی ملوں والے 4000 روپے دیتے ہیں اس سے زیادہ کوئی کیا تنخواہ دے گا...

اگر آپ کا ملازم سامنے بیٹھا ہے آپ کہتے ہیں ذرا بات سننا وہ آپ کو سامنے بیٹھا ایسے دیکھتا رہتا ہے نہ ہاں نہ ناں پھر آپ نے کہا بات سننا وہ بیٹھا دیکھتا رہتا ہے پھر آپ تیسری دفعہ بلاتے ہیں کہ بھئی تمہیں بلا رہا ہوں سنتے کیوں نہیں؟ پھر وہ یوں ایسے بیٹھے سن رہا ہے پھر چوتھی مرتبہ پھر پانچویں دفعہ آپ اس کو بلاتے ہیں تب بھی نہیں سنتا پھر دوسرے دن آپ نے بلایا وہ ایسے ہی بیٹھا رہا پھر دوسری دفعہ بلایا ایسے ہی بیٹھا رہا پھر سنا نہیں اگلے دن پھر ایسا ہوا پھر ایسا ہوا کوئی ایسا ظرف والا آپ کو نہیں ملے گا جو ایسے نوکر کو بحال رکھے دو دن بعد کہے گا کہ جاؤ بھی اپنا راستہ لو تیرے جیسا متکبر اور گستاخ مجھے نہیں چاہیے کتنے برس گزر گئے 50 گزر گئے 60 گزر گئے 80 گزر گئے 40 گزر گئے 35 گزر گئے اللہ دن میں 5 دفعہ کہتا ہے آجاؤ آجاؤ پھر کہتا ہے حی علی الصلوۃ آجاؤ نماز کی طرف (عبرت انگیز واقعات ص ۵۲۸)

ایٹم بم سے نہیں... اللہ سے ڈرو

جس کے سامنے جبرائیل علیہ السلام جیسا فرشتہ بھی دم بخود ہو جاتا ہے... ایسا فرشتہ کہ اگر سات سمندر کا پانی اس فرشتے کے انگوٹھے پر ڈالا جائے تو ایک قطرہ زمین پر نہیں گرے... وہ خدا

اپنی ذات میں کتنا عظیم ہوگا جس کی کوئی ابتداء ہو نہ کوئی انتہا ہو... اللہ تعالیٰ قادر مطلق ہے... موت دے دے تو ہم بچ نہیں سکتے (اللہ نے فرمایا) جب میں تمہاری روح کو حلق میں اٹھاتا ہوں تو لاؤ نہ کسی کو لاؤ تمہاری جان بچائے... ہمارے اوپر بھی وہی بادشاہ ہے... اونچا کر دے اس کی مرضی... نیچا کر دے اس کی مرضی... رزق تنگ کر دے اس کی مرضی... رزق کھول دے اس کی مرضی...

میرے بھائیو! وہ بادشاہ جو زمین و آسمان... سورج... چاند ستارے... فضا... ہوائیں سب کا اکیلا مالک ہے... یہ دین اس بادشاہ کا ہے... یہ حکم اس بادشاہ کا ہے کہ میرا بندہ میری مان کے چل... اے میرے بندے میں تجھ سے محبت کرتا ہوں... میرے حق کا واسطہ تو بھی مجھ سے محبت کر...

ماں دودھ کا واسطہ دیتی ہے... اللہ اپنے حق کا واسطہ دیتا ہے اور کہتا ہے کہ میرا وہ حق جو تجھ پر بنتا ہے... اس کی قسم دے کر تجھ سے کہتا ہوں... یہ میرے لئے ہے... اس میں تمام کاروبار کرو... حکومت کرو... چاکری کرو... سیاست کرو... مزدوری کرو... مگر تیرا دل میرے لئے ہے... اس میں میرا غیر نہ آئے... اپنے دل کو صاف رکھ کر تو اپنے لئے صاف کپڑا پسند کرتا ہے لیکن اپنے دل کو تمام گندیوں سے بھر لیتا ہے... کچھ تو میرا خیال کر کہ میں نے اسے اپنے لئے چنا ہے... اپنے لئے کوئی بھی چیز میلی ہو جائے تو دھو لو اور وہ اتنی صفات کا مالک ہر چیز کا مالک اس کیلئے اپنے دل کو گندا کر دیا...

جس دل میں اللہ نے اترنا ہے جو دل اللہ کی محبت کا عرش ہے... جو دل اللہ کی محبت کا مسکن ہے... اسی دل میں سارے گناہوں کی غلاظت بھر دی... آنکھوں سے غلط دیکھا... کانوں سے غلط سنا... منہ سے غلط پیا... غلط کھایا... شہوت کا غلط استعمال کیا... اپنے دل کی ساری تختی خالی کر دی... یہ دل اللہ کا مسکن نہیں بن سکتا... یہ دین اللہ کا ہے... اتنا بڑے بادشاہ ہے... لیکن اسلام کی عظمت ہی دلوں سے نکل گئی... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا...

جب میری امت دنیا کو بڑی چیز سمجھے گی تو اسلام کی ہیبت سے محروم ہو جائے گی...

جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کہ تمام سمندر اور تمام خلا... اگر اس سارے نظام میں ایک ارب سال تک جہاز روشنی کی رفتار سے چلتا رہے تو یہ نظام ۱۷ کہکشاؤں کا مجموعہ ہے... ایسی ۵ ارب کہکشائیں ہیں... ہمارا نظام شمسی ساڑھے سات

ارب میل میں پھیلا ہوا ہے... یہ صرف ۳ فیصد ہے... ۹۷ فیصد تمام فرشتے بھی... یہ سارے کا سارا ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں رکھا جائے تو دوسرا پلڑا بھاری ہو جائے گا جس دین کا پہلا بول اتنا وزنی ہو جس دین کا پہلا بول لا الہ الا اللہ ہو وہ پورا دین کتنا طاقتور ہوگا... ہم ایٹم بم کی طاقت سے ڈر گئے... لا الہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو سارے ایٹم بم مچھر کا پر نظر آتے... ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہے جیسے کفار مکہ لات ومنات سے ڈرتے تھے... بت بنا کر کہتے تھے ان سے ہمارے کام بنتے ہیں... آج کے ایٹم بم سے ڈرنا ایسا ہے جیسا بتوں سے ڈرنا... ایٹم بم پر اللہ کا قبضہ ہے... ان کے دماغوں پر اللہ کا قبضہ ہے... (اللہ کا تعارف ص ۲۲۹)

فرمایا... اللہ تعالیٰ نے دو چیزیں کم اتاری ہیں یقین کامل اور اخلاق کامل جو چیز کم ہو اس کا ریٹ بڑھ جاتا ہے... دین کے بازار میں یہ دو چیزیں تھوڑی ہیں... اس لئے تھوڑی محنت سے حاصل نہیں ہوں گی... ان دونوں میں اخلاق والی محنت مشکل ہے... یقین والے زیادہ... اخلاق والے کم... جب ٹریفک بڑھ جاتی ہے تو ہر چلنے والے پر لازم ہے کہ اگلی پچھلی گاڑیوں کا خیال رکھ کر چلے اگر اپنی رفتار سے چلے گا تو حادثہ کرے گا لینڈ کروزر والے کو گدھا ریڑھی والے کی رعایت کرنی ہوگی... کام کے زور میں کسی کی بے اکرامی نہ ہو اور اکرام میں سستی نہ ہو... (مولانا طارق جمیل کے ہمراہ)

اللہ کا تعارف کرانا ہمارا فرض ہے

بحیثیت مسلمان یہ ہمارا کام ہے کہ ہمیں اللہ کا تعارف کروانا ہے... اس میں سے وقت نکال کے تھوڑی سی کمائی بھی کرلیں... میں کمانے نہیں آیا ہوں... نہ میں کمانے والا ہوں... آج سے اپنی نیتیں بدل لیں... جونہی آپ نیت بدلیں گے... اللہ کی قسم اللہ کی محبت کی نگاہ آپ پر پڑے گی... اللہ محبت سے دیکھے کتنی بڑی بات ہے... اللہ کی نگاہ بدل جائے گی... اتنا بڑا مالک محبت کرے... خزاں لاتا ہے... بہار لاتا ہے... گرمی لاتا ہے... سردی لاتا ہے... پھر ہر ہر موسم کے پھل بدلتا ہے...

پانی ایک ہے... زمین ایک ہے... کھاد ایک ہے... کریلے کو کڑوا کردیا... آم کو میٹھا

کر دیا... کسی کو سفید... کسی کو سرخ... کسی کو پیلا... کسی کو نیلا بنا دیا... کوئی زمین پر بچھا دیا... کوئی ہوا میں لٹکا دیا... ایک آدمی جا رہا تھا... تربوز دیکھا اتنا بڑا... آم دیکھا چھوٹا سا... کہنے لگا اتنا بڑا تربوز زمین پر رکھ دیا... چھوٹے چھوٹے آم اوپر لٹکا دیئے... اسی سوچ میں تھا کہ ایک آم سر پر گرا... کہا اے اللہ تیرا شکر ہے... تربوز ہوتا تو سر ہی ٹوٹ جاتا... اب سمجھ میں آیا کہ تربوز زمین پر کیوں ہے... یہ اللہ کا نظام بالکل ٹھیک ہے... (اللہ کا تعارف ص ۲۸۰)

ہمارا کام

میرے بھائیو! ہم تو اللہ کے فضل سے بڑے عزت والے ہیں... ہمارے پاس ایک کوڑی نہ ہو تو بھی ہم عزت والے ہیں... ہم اللہ کو پہچانتے ہیں... اللہ کے نبی کو پہچانتے ہیں... چاہے ہم گناہگار ہیں... گندے ہیں... حقیر ہیں... پر اللہ اور اس کے رسول کو تو مانتے ہیں اور بحیثیت مسلمان یہ ہمارا کام ہے کہ ہم لوگوں کو اللہ کا تعارف کرواتے ہیں... اللہ کو سب سے زیادہ نبی پیارے ہوتے ہیں... کیوں پیارے ہوتے ہیں؟ کہ وہ اللہ کا تعارف کرواتے ہیں...

آج جو سب سے زیادہ اللہ کی آواز لگائے گا... اللہ پاک کو ایسے ہی پیارا ہوگا... جیسے اللہ کو نبی پیارے ہوتے ہیں... اگر کافروں کو ملک و مال دے دیا تو کیا ہوا؟ موسیٰ علیہ السلام کے پاس بستر نہیں تھا سونے کیلئے اور فرعون سونے اور چاندی کی مسہریوں پہ سوتا تھا... موسیٰ علیہ السلام چھوٹے بن گئے؟ نہیں ہمیں تو اپنے خدا کا تعارف کروانا ہے... (اللہ کا تعارف ص ۳۰۹)

فکر و تدبر کی عبادت

حضرت ابوسعید الخدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آنکھوں کو عبادت میں سے ان کا حصہ دو... لوگوں نے عرض کیا آنکھوں کا عبادت میں کیا حصہ ہے؟ فرمایا قرآن کریم میں دیکھنا اس میں غور و فکر کرنا اور اس کے عجائبات سے عبرت حاصل کرنا... (ابن ابی الدنیا)

ایک عورت جو مکہ مکرمہ کے قریب واقع ایک جنگل میں رہا کرتی تھی... کہتی تھی...
اگر متفکرین کے قلوب اپنے فکر کے ذریعے اس خیر کا مشاہدہ کرلیں جو آخرت کے حجابوں میں ان کیلئے مخفی ہے تو دنیا کی کوئی لذت ان کیلئے معاف نہ ہو اور دنیا میں ان کی آنکھ کو قرار ہو...
حضرت لقمان علیہ السلام دیر تک تنہائی میں بیٹھے رہتے... ان کا آقا انکے پاس آتا اور کہتا کہ تو ہمیشہ تنہا بیٹھا رہتا ہے... اگر لوگوں کے ساتھ بیٹھے تو کچھ دل لگے... حضرت لقمان جواب دیتے... دیر تک تنہا بیٹھنے سے اچھی طرح فکر کرنے کا موقع ملتا ہے اور طول فکر سے جنت کی طرف رہنمائی ہوتی ہے... وہب ابن منبہ کہتے ہیں کہ جس شخص نے بھی دیر تک فکر کیا اس نے علم حاصل کیا اور جس نے علم حاصل کیا اس نے عمل کیا... حضرت عمر ابن عبدالعزیز فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں میں فکر کرنا افضل عبادت ہے...
ایک دن عبداللہ ابن المبارک نے سہل ابن علی سے پوچھا کہ کہاں تک پہنچے؟ وہ اس وقت بیٹھے فکر کر رہے تھے... انہوں نے جواب دیا صراط تک... بشر کہتے ہیں کہ اگر لوگ اللہ تعالیٰ کی عظمتوں میں غور کریں تو کبھی اس کی نافرمانی کے مرتکب نہ ہوں...
حضرت عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں... فکر کے ساتھ دو معتدل رکعتیں بے دلی کے ساتھ تمام رات کے قیام سے افضل ہے... ابوشریح کہیں جا رہے تھے اچانک راستے میں ایک جگہ بیٹھ گئے اور منہ پر چادر ڈال کر رونے لگے... لوگوں نے پوچھا کیوں روتے ہو؟ فرمایا مجھے اپنی عمر کے ضیاع... اعمال کی قلت اور موت کی قربت کا خیال آ گیا تھا... (اللہ کا تعارف ص ۳۵۶)

دین کیلئے عظیم قربانی

فرعون کی ایک باندی تھی... اس نے کلمہ پڑھ لیا... مسلمان ہوگئی... ایمان نہیں چھپتا... پیسہ نہیں چھپتا... اس کے ایمان کا پتہ لگ گیا... فرعون نے بلا لیا... اس کی دو بیٹیاں تھیں... ایک دودھ پیتی ہوئی اور دوسری چلتی ہوئی... تیل منگایا... پھر کڑھا منگایا... پھر آگ جلائی... پھر وہ تیل کھولنے لگا... پھر دربار سجایا اور اس کو بلایا... پھر اس سے کہنے لگا اختیار کر و یہ تیل کا کھولتا ہوا لاوا یا ملک اور

مال دولت اور رزق سے تیرا منہ بھر دوں گا... بول کیا بولتی ہے؟ مجھے مانے گی تو سب کچھ دوں گا... موسیٰ علیہ السلام کے رب کو مانے گی تو اس کھولتے ہوئے تیل میں جانا پڑے گا... پہلے تیری بچیوں کو ڈالوں گا پھر تجھے ڈالوں گا...اس نے پتہ ہے کیا کہا؟ کہا یہ تو میری دو بیٹیاں ہیں اور ہوتی تو وہ بھی پھینک دیتی...تو کر جو کرنا ہے...فرعون نے بڑی بچی کو اُٹھا کر تیل میں ڈال دیا...وہ ساری جل گئی...ماں ایسے پھڑک گئی...ماں تو ماں ہے ناں...دیکھو میں یوں کہا کرتا ہوں اللہ نے اپنی محبت کو جو تشبیہ دی ہے ناں اپنے بندوں کو ماں کی محبت سے دی ہے...باپ کی محبت سے نہیں دی...یہ نہیں کہا کہ باپ سے ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہوں بلکہ یہ کہا ہے ماں سے ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہوں تو ماں کو زیادہ ہی پیار ہوتا ہے تو جب اس نے دیکھا ناں تو اس کا کلیجہ ہل گیا تو اللہ تعالیٰ نے رحم کھا کر آنکھوں سے غیب کا پردہ ہٹا دیا...اس نے بچی کی روح کو نکلتے دیکھا اور روح روشن چمکدار تھی...ماں صبر...جنت تیار ہو چکی ہے...اس نے کہا جنت بس وہ آئی جنت اور پھر دودھ پیتا بچہ تو زیادہ قریب ہوتا ہے ناں فرعون نے پھر اس ننھی منی جان کو نکلتے دیکھا وہ کہہ رہی تھی اماں اماں صبر...صبر...جنت جنت تیار ہو چکی ہے...پھر اس نے اس کی ماں کو بھی اُٹھا کر پھینک دیا...جب سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیت المقدس میں دو رکعت نماز پڑھ کر آسمان کی طرف جا رہے تھے جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اوپر اٹھے تو نیچے سے جنت کی خوشبو آئی تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پوچھا جبرائیل...اشم رائحیة الجنة...میں جنت کی خوشبو سونگھ رہا ہوں تو عرض کیا...یا رسول اللہ! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) فرعون کی باندی کی قبر سے یہ خوشبو آ رہی ہے...(ایمان افروز واقعات ص ۲۷)

شخصیت پرستی اور ماحول کے اثرات

انسان شخصیت پرست ہے...شخصیت سے اثر لیتا ہے...یہاں تک کہ چال...ڈھال بھی اس کے مطابق ہو جاتی ہے...لباس بھی...آپ دیکھتے نہیں چھوٹے چھوٹے بچے یہ ٹائیاں پہنے جا رہے ہیں...ان کو یہ بھی نہیں پتا یہ میرے گلے میں کیا لٹکا ہوا ہے...رسہ ہے یا ٹائی ہے...یہ ہمارے اندر غلامی کا تاثر ہے جو سو سال پنپتا رہا ہے تو غیر شعوری طور پر اتنے معصوم بچوں کو ٹائیاں پہنا کے سکول

بھیج رہے ہیں... وہ سکول اچھا شمار ہوتا ہے جہاں ٹائی پہنی جائے... جہاں شلوار کرتا ہو وہاں سے بچے نکال لیتے ہیں... تیرا تو ایسے عام سا سکول ہے... یہ اچھا سکول ہے... یہ کیسے ذہن بن گیا؟ کوئی انگریزوں نے آ کر ہمیں کہا کہ ٹائی پہنو... جو ٹائی پہنیں گے وہ بڑے ہیں... جو پتلون پہنیں گے وہ بڑے ہیں... جو شلوار پہنیں گے وہ چھوٹے لوگ ہیں.. نہیں سو سال کی محنت نے ہمیں ان کی شخصیت سے مرعوب کر دیا.. ہم نسل در نسل اب اس مرعوبیت میں چل رہے ہیں...

انگریز کا اثر

چلو یہ تو فیصل آباد ہے... ہمارے چھوٹے چھوٹے قصبوں میں... یہ تلمبہ چھوٹا سا قصبہ ہے... میرا گاؤں... وہاں کے سکولوں میں اتنے اتنے بچے بیچارے وہ... ان کی ٹائیاں ادھر جا رہی ہیں... کوئی ادھر جا رہی ہیں... نکریں پہنی ہوئی... شروع سے ان کو برہنہ کر دیا... ننگا کر دیا اور بچیوں کو فراک پہنا دیئے... گھٹنوں تک اور بچوں کو ننگا کر دیا نکریں پہنا کر... ان بیچاروں کا کیا قصور... کل کو یہ دین نہ سمجھیں... یہ تو ماں... باپ ظالم ہیں جو کل کو قیامت کے دن ان کی اولاد ان کے گلے کو آ جائے گی... وہ ان کے گریبان پکڑے گی...

یہ تاثر ہے جو کسی نے آ کے کہا نہیں... ماحول سے آدمی اثر لیتا ہے تو ہمارے اوپر کوئی سو سال انگریز نے حکومت کی وہ اپنا ایک اثر چھوڑ کے گیا ہے اور آگے ہم نے اپنے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی زندگی کبھی نہ پڑھی... نہ سنی... لہٰذا وہ تاثر ہمارے اندر قائم ہی نہیں ہوا... نہ اُمہات المومنینؓ کی زندگی پڑھی.. عورتیں... عورتوں سے اثر لیتی ہیں... مرد... مردوں سے اثر لیتے ہیں... ہمارے مردوں نے آج کے مردوں سے اثر لیا... عورتوں نے عورتوں سے اثر لیا... عورتوں کا لباس مختصر ہوتا چلا جا رہا ہے... (بیانات جمیل دوم ص ۲۳۷)

معاشرہ عبادات سے نہیں... اخلاق سے بنتا ہے

اور جو گھر کی معاشرت ہے عورت پر اس کا بہت سا انحصار ہے... اگر اس کے اندر دینی مزاج پیدا ہو جائے... اگلی نسل میں پیدا ہو جاتا ہے... اگر اس میں پیدا نہ ہو تو اگلی نسل میں منتقل نہیں ہوتا اور گھر کی

معاشرت کو بدلنے کے لیے سادگی کو لانا پڑتا ہے.. ایک سادگی اور ایک اخلاق کی بلندی.. معاف کرنا... درگزر کرنا اور اپنے دل کو صاف کرنا... اگر یہ اخلاق زندہ ہو جائیں تو سارا گھر.. سارا معاشرہ جنت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور اگر یہ اخلاق زندہ نہ ہوں تو عبادات سے کبھی معاشرہ نہیں بنا کرتا.. معاشرہ ہمیشہ اخلاق سے بنا کرتا ہے.. معاشرہ اخلاق سے زندہ ہوتا ہے.. عبادات سے معاشرہ نہیں بنتا...

اینٹیں ہیں ناں اینٹیں... اینٹوں کے ڈھیر کو گھر نہیں کہا جاتا... جب وہ جڑ جاتی ہیں تب ان کو گھر کہا جاتا ہے... تو اینٹوں کو جوڑنے کے لیے سیمنٹ چاہیے... عبادات... تقویٰ... توکل... دنیا سے بے رغبتی... ذکر... تلاوت... دیانت... صداقت... امانت... ان ساری چیزوں کو جوڑنے کا جو میٹریل ہے سیمنٹ ہے وہ اچھے اخلاق ہیں...

تو دیکھیں اگر اینٹ کو سیمنٹ سے نہ جوڑیں تو اینٹ پہ اینٹ رکھ کر کوئی عمارت نہیں کھڑی ہو سکتی... کھڑی ہو تو وہ ناپائیدار ہوتی ہے... آپس میں ہی گھس گھس کے وہ اینٹیں ختم ہو جاتی ہیں تو اچھے اخلاق وہ عمل ہیں جس سے معاشرہ زندہ ہوتا ہے اور اسلامی زندگی کی جھلک پیدا ہوتی ہے...

اور یہ بڑا مشکل کام ہے... نماز سے مشکل... چلے دینے سے مشکل... حج کرنے سے مشکل ... زکوٰۃ دینے سے مشکل... بہت بڑا مشکل ہے اور چونکہ یہ عمل بڑا مشکل ہے تو اللہ نے اسکی قیمت بڑھا دی... معاوضہ بڑھا دیا... کہا: جنت الفردوس میں گھر کی چابی لے لو... اپنے اخلاق اچھے کرلو... نہ یہ وعدہ نماز پر ہے... نہ تہجد پر ہے... نہ روزے پر ہے... نہ ذکر پر ہے.... نہ تلاوت پر ہے... نہ زہد پر ہے... نہ رونے دھونے پر ہے... یہ وعدہ اخلاق پر ہے...

کہا: اخلاق اچھے کرلو... جنت الفردوس کی چابی لے لو... چونکہ یہ کام بڑا مشکل ہے تو اللہ نے اس کا معاوضہ کئی گنا کر دیا... (بیانات جمیل دوم ص ۲۴۹)

موت

دنیا میں سب سے بڑا محل بنایا کسریٰ نے خسرو پرویز نے جو چالیس ہزار ستونوں پر کھڑا کیا گیا...... لیکن اس کو اس میں چھ سال رہنا نصیب نہیں ہوا اپنے ہی بیٹے کے ہاتھ

قتل ہوگیا نوشیروان نے قتل کر دیا ...اورا سلامی سلطنت میں سب سے بڑا گھر بنایا عبدالرحمٰن الناصر نے 300 ہجری میں وہ بننا شروع ہوا اور 25 برس میں وہ مکمل ہوا دس ہزار مستری مزدور کام کرتے رہے 4 ہزار خچر سامان لانے کے لیے تھے 4 میل لمبا 3 میل چوڑا 4316 ستونوں پر وہ گھر کھڑا کیا گیا ...

6 ہزار لونڈیاں رکھی گئیں اس کی زیب وزینت کو دوبالا کرنے کیلیے ...

12 ہزار خادم رکھے گئے اس کی صفائی کرنے کے لیے...

13 ہزار فوج رکھی گئی اس کی حفاظت کرنے کے لیے...

325ھ میں وہ گھر مکمل ہوا 325ھ میں وہ اس کے اندر اترا......اب وہ پچاس سال تو رہتا سو سال دوسو سال اس میں رہتا اس میں جو ایک کھرب کی مالیت میں وہ گھر مکمل ہوا ایک کھرب وہ انسانوں پر لگاتا تو شاید سارا یورپ مسلمان ہو جاتا 325 میں مکمل ہوا اور اس میں داخل ہوا اور 350 میں اس کا انتقال ہوا...

کل 25 برس اس گھر میں رہ کر وہ بھی جا رہا تو قبر میں جا کر سو گیا اور 375 ہجری میں اشبیلیہ نے قرطبہ پر حملہ کیا اور اس محل کی اینٹ سے اینٹ بجادی ایک پتھر بھی اس کا باقی نہ رہا ساری چھت سونے اور جواہرات سے بھری ہوئی تھی...

یہ انسان بڑا بے چارہ ہے یہ دنیا کو جنت بنانے کی تدبیریں تو کرتا ہے اول تو آج تک بنی نہیں فرض کرو بن گئی تو اسے کہو کہ مرے تو نہیں...... (سچی توبہ کی برکات ص ۸۶)

دین اور سائنس

میرے محترم بھائیو! اور دوستو!

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ہمارا ایک ذہن بناتا ہے اور جو علم آپ پڑھ رہے ہیں یا اور یونیورسٹیوں میں پڑھایا جا رہا ہے یا جو ماحول ہمیں پڑھا رہا ہے ماحول بھی ایک بہت بڑی یونیورسٹی ہے جس میں سارے ہی پڑھتے ہیں ان پڑھ بھی پڑھے لکھے بھی دیہاتی بھی شہری بھی یا جو گھروں میں ماں باپ کے

ذریعے سے دوست اسباب کے ذریعے سے ہمارے ذہنوں میں داخل کیا جارہا ہے دو ذہن ہیں یہ ذہن حاوی ہے جو ماحول میں سے بن رہا ہے جو قرآن نے دیا ہے وہ مغلوب ہو چکا ہے...

ہمارا یہ ذہن بنایا گیا ہے کہ جتنی ہمارے پاس دولت ہوگی ہم آسان خوشحال زندگی گزاریں گے اسباب وسائل جتنے زیادہ ہوں گے اتنے ہی ہم اچھی زندگی گزاریں گے ساری دنیا کے علوم کا خلاصہ بھی یہی ہے سارے سائنسی علوم کا خلاصہ یہ ہے کہ زندگی کو آسان کیسے بنایا جائے کائناتی قوتوں کو اپنے تابع کر کے اس زندگی کو آسان کیسے گزارا جائے ساری دنیا کی سائنس کی یہ آسان تعریف ہے جو میں نے آپ کو کر کے بتائی ہے...

اور جتنے معاشرتی علوم ہیں جن کو ہم آرٹس کہتے ہیں ایک سائنس ہے ایک آرٹس ہے تو جتنے معاشرتی یا یوں سمجھئے جو سوشل سائنس ہے ایک تو ٹیکنیکل سائنس ہے ایک سوشل سائنس ہے تو جتنے سوشل سائنس کے علوم ہیں آرٹس کے جتنے علوم ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسانوں کے آپس میں تعلقات کیسے بہتر رہیں اور بحال رہیں اور صحیح رہیں...

تو اس کے مقابلے میں قرآن یہ ذہن بناتا ہے کہ اس جہان میں جو کچھ ہے وہ اللہ کا ہے اور اللہ جس کے حالات بناتا ہے اسے بگاڑتا کوئی نہیں اور اللہ جس کے حالات بگاڑتا ہے اس کے حالات بنا کوئی نہیں سکتا...... (سچی توبہ کی برکات ص ۲۰۳)

اچھے اخلاق کے انعام

اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمان ہے:...اچھے اخلاق کے ذریعے سے انسان ساری زندگی کے تہجد گزار اور ساری زندگی کے روزے دار سے بھی اوپر کا درجہ حاصل کر سکتا ہے...

تو اپنی زبان کو عادی بنایا جائے میٹھے بول کا اچھے کلام کا یا خاموشی کا تو حضرت لقمان کی نصیحت بڑی پُرمغز ہیں قرآن نے بھی ان کو حصہ دیا ہے... پوری سورۃ لقمان کے نام پر اُتاری گئی ہے اور اس کی نصیحتوں کو قرآن نے تفصیل سے بیان کیا ہے...

تو وہ ایک مرتبہ اپنے بیٹے سے فرما رہے تھے بیٹا میں چپ رہنے پر کبھی بھی نہیں پچھتایا...

میں جب بھی پچھتایا ہوں اپنے بول پر پچھتایا ہوں... ہمیشہ انسان بول کر ہی پچھتاتا ہے تو ایسی اللہ سے مانگنی چاہیے کہ اللہ توفیق دے کہ ایسا بول نہ نکلے جس پر بعد میں پچھتانا پڑے...او بھئی! یہ بڑی بندگی ہے اس کے ساتھ تھوڑی سی تلاوت تھوڑا سا ذکر کام چل جائے گا... چلے گا نہیں بڑا عالیشان چلے گا...ذکر بھی لمبے چوڑے ہوں...تلاوت بھی لمبی چوڑی ہو ساتھ زبان کا غلط استعمال ہو تو ایسا ہے جیسے بناتا بھی ہو گراتا بھی ہو... بنائے بھی صحیح گرائے بھی صحیح... اِدھر بنائے اُدھر گرائے تو تھوڑے عمل کے ساتھ زندگی بڑے عالیشان مرتبے تک پہنچ سکتی ہے...اگر اخلاق اچھے ہوں زبان کا بول میٹھا ہو اس سے بچوں کو بھی سمجھایا جائے اور خود بھی اس سے بچا جائے اور رُکا جائے تو ان شاء اللہ ساری زندگی بہترین گزرے گی...

او بھئی! معاف کرنے کی عادت ڈالی جائے...کوئی تکلیف پہنچائے تو اس کو بھی معاف کرو...خود اپنے ذریعے کسی کو تکلیف پہنچے تو معافی مانگنے میں پہل کرے کوئی معافی مانگنے آجائے تو معاف کرنے میں جلدی کرو...اپنے سے خطاء ہو جائے تو معافی مانگنے میں پہل کرو کہ جو پہل کرتا ہے وہی آگے بڑھتا ہے...(خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ص ۶۴)

اللہ تعالیٰ ایمان دے تو ایسا ایمان دے

تو اللہ کے محبوب ایک زندگی لائے ہیں اس پوری زندگی کا نام اسلام ہے جس میں صرف نماز نہیں ہے صرف روزہ نہیں ہے زکوٰۃ تو ایک بنیادی ارکان ہے...ایک معاشرت ہے ایک حسن اخلاق ہے...معاف کرنا ہے...درگزر کرنا ہے...اس میں حیا ہے... پاکدامنی ہے...

حبیب بن عمیر روم کی قید میں آئے...دس آدمی ہیں...نو قتل ہو گئے ایک رہ گئے...بڑے خوبصورت لمبے چوڑے...ایک رومی سردار نے کہا میں غلام بناؤں گا...پکڑ لیا ایک دن سردار نے کہا تو عیسائی ہو جا تو تجھے ساری دولت بھی دوں گا اور بیٹی بھی دوں گا...کہنے لگے سارا جگ بھی دے دو تو یہ کام نہیں ہو سکتا...اب وہ تو ہے ہی بے غیرت یہ دین ہی غیرت سکھاتا ہے غیرت نہ ہو تو غیرت نام کی چیزیں بازار میں بک جایا کرتی ہیں اس نے اپنی بیٹی سے کہا میں تجھے خلوت دیتا ہوں اس

سے منہ کالا کرواؤ... یہ جب عورت کے چکر میں آئے گا تو سارے کام کرے گا... شراب کے چکر میں آئے گا تو سارے کام کرے گا... تین دن تین رات میں آپ کو نبی والی معاشرت بتا رہا ہوں آپ لوگ لڑکے لڑکیاں اکٹھے پڑھتے ہو... تین دن تین رات وہ لڑکی حبیب بن عمیر کو دعوت دیتی رہی... دیتی رہی... ان کی نظر کا پردہ نہ اُٹھ سکا... تین دن کے بعد کہنے لگی تو کیا بلا ہے نہ تو دیکھتا ہے... نہ تو کھاتا ہے... نہ تو پیتا ہے... تو کیا چیز ہے؟ کہنے لگے اب میری یہ حالت ہے کہ میرے لیے ہر حرام حلال ہو چکا ہے... کھانے اور پینے کے لحاظ سے تو کہنے لگی تجھے روکتا کون ہے؟ تیرے میرے سوا تو تیسرا تو ہے کوئی نہیں؟ کہنے لگے میرا اللہ ہے جو تیرے میرے ساتھ ہے... مجھے ربّ سے حیا آتی ہے... اس نے کہا تیرے جیسے کو تو میں قتل بھی نہ ہونے دوں گی... میں تجھے نکالوں گی... باہر نکل کر باپ سے کہنے لگی تو نے مجھے کس کے پاس بھیجا ہے وہ تو پتہ نہیں لوہے کا ہے یا پتھر کا... تین دن تین رات اس نے مجھے نظر اٹھا کے نہیں دیکھا تو ایک رات کو آئی تو اسے خود ہی کہا جا نکل جا... تو اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمیں ایک زندگی دے کر گیا ہے... (خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ص ۴۸۴)

شان رسالت

میرے بھائیو! اللہ پاک نے دنیا کو اگر قیمتی بنایا ہوتا اور بڑا بنایا ہوتا تو قربان جائیں اس ذات پر جس پر سارے جہاں کی چابیاں پیش ہوئیں... بات کیسے ہوئی؟ آپ نے فرمایا اے جبرئیل! اس ذات کی قسم جس کے قبضے میں محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کی جان ہے آل محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کے گھر میں ایک مٹھی جو بھی نہیں ہے ایک مٹھی آٹا نہیں ہے کہ جس سے کچھ پکا کر کھایا جا سکے... حالانکہ اتنا بلند رتبہ... معاف کرنا... ہمیں تو رونا آتا ہے... سیرت پر تقریر ہو رہی ہے لیکن دل دنیا کی محبت سے بھرا ہوا ہے اور سیرت کے اوپر تقریر کر رہا ہے... سوائے اللہ کی ذات کے اور کوئی نہیں جانتا کہ میرے نبی کا کیا درجہ ہے؟ جسے اللہ کہے وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ (القرآن) ہم نے تیرے ذکر کو بلند کر دیا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم معراج پر گئے اللہ سے عرض کیا

اے اللہ! تو نے پہلے نبیوں میں سے ابراہیمؑ کو خلیل بنایا موسیٰؑ کو کلیم بنایا اور عیسیٰؑ کو تو نے زندہ کرنے کا معجزہ دیا... داؤد علیہ السلام کے لئے پتھروں کو نرم کیا سلیمانؑ کے لئے ہواؤں کو مسخر کیا... مجھے آپ نے کیا دیا؟ اللہ نے فرمایا اے میرے نبی! میں نے تجھے سب سے اونچی چیز عطا کی... میرا ذکر اس وقت تک پورا نہیں ہو سکے گا جب تک تیرا نام میرے نام کے ساتھ نہ لیا جائے میرا ذکر اس وقت تک پورا نہیں ہو سکے گا جب تک تیرا ذکر میرے ذکر کے ساتھ نہ کیا جائے اور تیری امت کا کوئی خطبہ اس وقت تک مکمل نہیں ہو سکتا جب تک تیری نبوت کی گواہی اور تیری رسالت کی گواہی نہ دی جائے گی اور میں نے تیری امت کو وہ درجہ دیا کہ اپنے تیس سپاروں کو ان کے سینوں میں اتار دیا... کسی امت کو یہ ہمت نہ تھی کہ اپنی کتاب کو یاد کر سکتے... میں نے تیری امت کو یہ رتبہ دیا اور قبر کی مٹی پر حرام کر دیا کہ میرے قرآن کے لینے والوں کو نہ کھا سکے... جنت میں ایک نہر ہے جس پر مرجان کے پتھر کا ایک شہر ہے جس کا نام ریان ہے... جس کے ستر ہزار سونے چاندی کے دروازے ہیں... اللہ حافظ قرآن کو پیش کرے گا...

میرے بھائیو! ہم اندھے ہیں ہمیں دنیا کی محبت نے اندھا کیا ہوا ہے ہم کیا جانیں کہ اللہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو کس بنیاد پر اٹھایا اور کیا غم دے کر بھیجا کیا درد دے کر بھیجا کیا چیز دے کر بھیجا اور کیا مقام دے کر بھیجا؟

میرے بھائیو اور دوستو! اللہ نے انسانوں کو دیکھا... انسانوں میں قریش کو چنا... قریش کو دیکھا قریش میں بنی ہاشم کو چنا بنی ہاشم کو دیکھا بنی ہاشم میں اللہ نے مجھے منتخب فرمایا میں تم سب سے افضل اور اعلیٰ ہوں... میں ساری دنیا کے انسانوں کا سردار ہوں اور ساری دنیا کے انسان میرے جھنڈے کے نیچے ہیں کوئی میرے جھنڈے سے نکل نہیں سکتا...

سنت کی اہمیت

میرے بھائیو اور دوستو! حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتنی بڑی عزت اتنی بڑی شان... اتنی بڑی مرتبت کہ آپ کا ایک ایک طریقہ اللہ پاک کو ساتوں زمینوں و آسمان سے پیارا تھا اور آج کا امتی کہتا ہے کہ سنت ہی تو ہے... وہ کرو تو کر لو... نہ کرو تو نہ سہی اس بول پر

اگر اللہ آسمان کو ہم پر توڑتا تو اس کیلئے جائز تھا... اس بول پر اگر زمین ہمیں نگل جاتی تو اس کے لئے جائز تھا اس بول پر اگر شہروں میں زلزلے آتے اور اللہ ہمیں خنزیر اور بندر بنا دیتا تو اس کے لئے جائز تھا کہ میں نے وَرَفَعْنَا لَکَ ذِکْرَکَ (القرآن) کہا کہ میں نے تمہیں سب سے اونچا بنایا اور تیری امت کہتی ہے کہ سنت ہی تو ہے...

میرے بھائیو! اللہ کی قسم! مر جائیں ہم... آج مسلمان کو دنیا کی محبت نے اندھا کر دیا... اس لئے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے دن سے اپنی امت کو کھڑا کر دیا کہ اے امت! تم معمولی نہیں ہو دنیا تمہاری باندی ہے... دنیا تمہاری غلام ہے میری مانو تو سہی... مکے کی گلیوں میں پھٹے کپڑے پہنے ہوئے... پیٹ پر پتھر باندھے ہوئے اور پیچھے سے پتھر کھاتے ہوئے یہ آواز لگا رہے ہیں... اے لوگو! میں تمہارے پاس دنیا اور آخرت کی کامیابیاں لے کر آیا ہوں میری مانو تم کامیاب ہو جاؤ گے پتہ ہے اس زمانے کے قریش کیا کہتے تھے؟ یہ غریب ہے... یہ ناچار ہے... اس کی مانیں گے تو ہماری عزتیں جائیں گی... ہمارے کاروبار جائیں گے... (ماہنامہ محاسن اسلام) (شمارہ ۵۷)

اے انسان اپنے رب کو پہچان

رب نے اتنا بڑا انظام ہمارے لئے چلایا ہے...

انسان کے اندر بھی قدرت کی نشانیاں ہیں...

کانوں میں دو لاکھ ٹیلی فون

ہمارے ایک ایک کان میں ایک لاکھ ٹیلی فون لگے ہوئے ہیں ایک لاکھ پردے ہیں یوں سمجھو ایک لاکھ ادھر ایک لاکھ ادھر آپ اگر ٹیلی فون کا بل نہ دیں تو محکمے والے کاٹ کے چلے جائیں گے اور اللہ نے دو لاکھ ٹیلی فون لگائے ہیں کوئی بل نہیں لیا نہ کبھی مانگا ہے صرف ایک بل مانگا ہوا ہے وہ کوئی بھی نہیں دیتا الا ماشاء اللہ کہ اے میرے بندے! ان کانوں سے گانے نہ سنا کر، گالی نہ سنا کر، غیبت نہ سنا کر اور غلط باتیں نہ سنا کر، ان کانوں سے وہ سن جو میں کہتا ہوں، اپنی ضرورت کی سن، اپنی دنیا کی ضرورت کی سن، اپنی ضروریات زندگی کی سن، قرآن سن، اچھی

باتیں سن، پر کسی کی گالی نہ سن، کسی کا گلہ نہ سن، کسی کی غیبت نہ سن، گانا بجانا نہ سن، رنڈی کا گانا نہ سن، میرا اتنا ہی بل ہے...آپ کا تو ٹیلی فون گورنمنٹ کاٹ جائے ادھر دولاکھ ٹیلی فون ہیں مگر بل دینے والے کوئی لاکھوں میں نظر نہیں آتا ہے...پھر بھی اللہ کا کنکشن جاری ہے...ٹھیک ہے بھائی چلنے دو کبھی تو توبہ کرے گا...

آنکھوں میں تیرہ کروڑ بلب

پھر ہماری دو آنکھیں ہیں...اس ایک آنکھ میں تیرہ کروڑ بلب لگے ہوئے ہیں تیرہ کروڑ جو جلتے بجھتے ہیں جو آپ کو رنگ بتاتے ہیں آپ کو روشنیاں بتاتے ہیں... چھ لاکھ بلب ہیں جو رنگ بتاتے ہیں اگر وہ چھ لاکھ بلب اللہ بجھا دے تو سفید کالے پیلے سب غائب ہو جائیں گے ہر چیز سفید نظر آئے گی اور چند بلب ایسے ہیں وہ اللہ تعالیٰ بجھا دے تو فاصلے کی سمجھ ختم ہو جائے گی کہ آپ مجھ سے کتنے فاصلے پر بیٹھے ہوئے ہیں...نظر تو آئے گا مگر ججمنٹ ختم ہو جائے گی...روز ٹکر روز ٹکرا وجی میں تو سمجھا کہ میں قریب سے گزر رہا ہوں یہ نہیں پتہ کہ اوپر ہی چڑھ گیا ہے...اللہ تعالیٰ ان بلبوں کو بجھا دے تو فاصلے کا ناپنا ختم ہو جائے گا... چند بلب اور ہیں اللہ ان کو بجھا دے تو سائز کا پتہ نہیں چلے گا کہ یہ دو فٹ چوڑا ہے دو فٹ لمبا ہے...اس کی تمیز اللہ تعالیٰ ختم کر دے گا اور اگر سارے ہی بلب بجھا دے تو اندھا ہی ہو گیا تو اللہ تعالیٰ نے تیرہ کروڑ بلب لگا کر ان کا صرف ایک بل مانگا ہے صرف ایک بل کہ اپنی آنکھوں سے وہ دیکھ جو میں نے تیرے لیے حلال کر دیا ہے...حلال دیکھو...حرام کیا ہے وہ سب کو پتہ ہے اور اگر تیرے سامنے وہ شکل آئے جس کا دیکھنا میں روک چکا ہوں جس کا دیکھنا میں بے حیائی قرار دے چکا ہوں تو یہ پردہ (پلکیں) یوں گرا لیا کر! فرمایا...میرا اور کوئی بل نہیں کتنے ہیں جو یہ بل دیتے ہیں... میں نے تیرے اندر شہوت رکھی اور اس کے ساتھ حیا کا پردہ بھی رکھا...اپنی شہوت کو وہاں استعمال کر جہاں میں نے حلال قرار دیا ہے اگر کوئی حرام چیز کی طرف شیطان دعوت دے تو حیا کے پردے کو گرا تو نہیں حیا کریگا تو اور کون کریگا...

تیری زبان رب کے تابع

پھر تیسری چیز تجھے زبان دی ہے زبان پہ (ہونٹوں کے) دو دروازے لگائے ہیں...ایک تو یہ بولنے کا کام دیتی ہے اور ایک یہ ذائقے بتاتی ہے...زبان میں تین ہزار خانے ہیں چھوٹے چھوٹے... آپ میٹھا کھائیں گے تو یہ خانے بتائیں گے جناب آپ میٹھا کھا رہے ہیں...آپ نمکین کھائیں گے تو بتائیں گے جناب آپ نمکین کھا رہے ہیں...اگر اللہ ان خانوں کو بند کردے تو پتھر کھلا دو گوشت کھلا دو تو برابر ہے میٹھا کھلا دو کڑوا کھلا دو تو برابر ہے ان ذائقوں کو کھولتے رہنا کتنا عظیم کارنامہ ہے...سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ بہت بڑے خطیب گزرے ہیں آٹھ آٹھ گھنٹے ساری ساری رات تقریر فرماتے تھے...ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کے مجمع تک بغیر لاؤڈ سپیکر کے ان کی آواز جاتی تھی...آخری عمر میں صرف زبان پہ فالج ہوا پھر وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہوئی تو لڑکھڑانے لگی...ایک دن کہنے لگے اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ عطاء اللہ میں بلواتا تھا تو تو بولتا تھا...اپنی طاقت سے بولتا ہے تو اب بول کے دکھا... بلوانے والا اللہ تعالیٰ ہے تو کیا کہا تجھے زبان دی...اس پر دروازہ لگایا اپنی زبان سے وہ بول جس کی میں نے تجھے اجازت دی ہے...اب اگر آپ کو چڑھ گیا غصہ تو پکڑ لیا اور گالی دینے لگے...

ایک حدیث میں آتا ہے کہ جب میری امت میں گالی گلوچ عام ہوجائے گی تو اللہ کی نظر سے گر جائے گی...افسر کی نظر سے گر جائیں تو کتنا برا حال ہوتا ہے...نیند اڑ جاتی ہے اور اللہ کی نظر سے گر جائیں تو کتنا برا حال ہوگا...تو کیا کہا اللہ نے جب تیری زبان پر کوئی غلط بول آنے لگے تو اپنی زبان کو بند کردے تالا لگا دے...آگے کیا کہا اللہ تعالیٰ نے یا ابن آدم اے میرے بندے میری نافرمانی نہ کیا کر تو میرے عذاب کو سہہ نہیں سکے گا تو میری پکڑ کو سہہ نہیں سکے گا...

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی نافرمانی سے محفوظ فرمائیں آمین (از خطبات جمیل شمارہ ۹۲)

تعلق مع اللہ

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو اپنا بنالو وہ اللہ جو رات کو اٹھ کے پکارو لبیک کہے اندھیروں میں پکارو تو لبیک کہے یہ دنیا کے سرداروں سے کہنا چھوڑ دو سب سے بڑے سردار کے سامنے درخواست

پیش کرو دنیا کے بادشاہوں سے کہنا چھوڑ دو سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے درخواست پیش کرو دنیا کے بڑوں سے تعلق کی ضرورت نہیں زمین آسمان کے بڑے سے اپنا تعلق بنالیں...

حقوق اللہ کی توبہ آسان ہے اللہ آئندہ نہیں کروں گا صفائی ہوگئی چھٹی ہوگئی حقوق العباد ہیں اس کی توبہ بھی آسان ہے یا اللہ میری توبہ آئندہ کسی کا حق نہیں ماروں گا پچھلا سارا معاف ہوگیا گناہ حق نہیں معاف ہوا حق معاف نہیں ہوا حق باقی ہے اب وہ اس سے جا کر کہے بھائی مجھے معاف کردے اگر اس نے معاف کردیا تو ختم ہوگیا اگر وہ معاف نہیں کرتا تو کہہ اچھا! میں ادا کروں گا پھر ادا کرنے کی کوشش کرے کوشش میں لگا رہے ادا ہوگیا تو قصہ ختم ہوگیا اگر ادا نہ ہوسکا تو بھی اللہ قیامت کے دن اپنی طرف سے ادا کر کے معاف کردے گا بشرطیکہ نیت پکی ہو ادا کرنے کی...

سود کھایا سود پہ پیسہ دیا سود پہ پیسہ لیا یا اللہ! میری توبہ آج کے بعد نہیں کروں گا تجھ سے اعلان جنگ کیا ہے آج کے بعد نہیں کروں گا...... (سچی توبہ کی برکات ص ۲۶۰)

نمازیوں کی پانچ قسمیں

نماز کی اہمیت

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے رخصت ہو رہے ہیں... منزل آچکی ہے... اب تو آگے کا خیال ہوتا... عین اس وقت بھی نماز کے بارے میں فرما رہے تھے... اے میری امت نماز نہ چھوڑنا... نماز نہ چھوڑنا... نماز ہمارا زاد راہ ہے... کونسی نماز؟ اَقِمِ الصَّلٰوۃَ لِذِکْرِیْ موسیٰ میری یاد کی نماز ہونی چاہیئے... یہ نہ ہو کہ تو میرے سامنے اور دل مخلوق کے سامنے...

وہ نماز جو اللہ اکبر کے بعد اللہ کا بنا دے...

علامہ ابن قیم رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں کہ نمازی پانچ طرح کے ہیں... پہلے درجے کا نمازی ایک نمازی وہ ہے جو نماز میں سستی کرتا ہے... بے نمازی کی بات نہیں ہو رہی جو نماز میں سستی کرنے والا ہے... کبھی پڑھتا ہے... کبھی چھوڑتا ہے... یہ ہلاکت میں جائے گا... نماز میں سستی کرنے والا جہنمی ہے... کون سا نمازی... اَلَّذِیْنَ ھُمْ عَنْ صَلٰوتِھِمْ سَاھُوْنَ.. جو نماز میں غافل ہیں ان

کیلئے ویل ہے اور ویل کی ایک تفسیر یہ ہے یہ جہنم کی ایک وادی ہے جس کا ایک ایک بچھو خچر کے برابر بڑا ہے... جب وہ ایک دفعہ ڈستا ہے تو چالیس سال تک آدمی تڑپتا ہے... تو جو بے نمازی ہے وہ کہاں جائے گا... تو وہ نمازی جو نماز میں کبھی حاضر... کبھی غائب... کبھی حاضر کبھی غائب...

دوسرے درجے کے نمازی...... پانچ وقت با قاعدہ جماعت

یہ ہماری صف ہے لیکن کسی ایک نماز میں بھی اسے اللہ کا دھیان نہیں آتا... کسی نماز میں بھی اسے نہیں پتہ کہ میں کھڑا ہوں؟ یہ کونسا ہے؟ یہ ہے محاسب... محاسب... اس کی کان کھچائی ہوگی... اس کی ڈانٹ ڈپٹ ہوگی... کیوں؟ آپ میری طرف متوجہ ہیں تو میں آپ کے سامنے بات کر رہا ہوں اگر اوپر دیکھنا شروع کر دیں گے ناں تو میرا بیان فوراً ختم ہو جائے گا... میں آپ کی طرف متوجہ ہو جاؤں... آپ کھڑکیاں دیکھنا شروع کر دیں تو مجھے تکلیف ہوگی... توجہ ہٹ گئی... بے ادبی ہے...

مولانا جمشید صاحب کے پاس ہم سبق پڑھتے تھے تو اس میں ہمیں بہت ڈر لگتا تھا... بہت محتاط ہو کر بیٹھنا پڑتا تھا... چونکہ اگر کسی لڑکے کی نظر یوں چلی جاتی تو اسے کان پکڑا دیتے... فوراً نقد تشکیل اس کی... فوراً کان پکڑو... فرماتے تھے جدھر آدمی کی نظر جاتی ہے ادھر اس کی توجہ جاتی ہے... تو تم سبق میں کتاب کے سامنے بیٹھ کر باہر دیکھتے ہو... کتنے بے ادب ہو... اس پر سزا دیتے تھے کہ یہ بے ادبی ہے... علم کی بے ادبی ہے... استاد کی بے ادبی ہے... تو ایک استاد تو اسے بے ادبی سمجھے اور اگر اللہ کے سامنے کھڑے ہو کر اللہ کے دھیان میں نہ ہو تو یہ کتنی بڑی بے ادبی ہے...

تیسرے درجے کا نمازی

جو کوشش کرتا ہے: اللہ اکبر... کبھی اللہ کے سامنے... کبھی گھر کے سامنے... کبھی اللہ کے سامنے... کبھی مخلوق کے سامنے... تو اس کو اللہ ۳۳ نمبر پر پاس کر دے گا... اچھا چلو! چھوڑ دو... کوشش تو کی... جانے دو... رعایتی پاس... جیسے ہم اپنے مدرسوں میں کسی کو فیل نہیں کرتے... رعایتی پاس ۳۳ نمبر پہ سکول کالج والا پاس... یہ ۳۳ نمبر والے نمازی ہیں...

چوتھے درجے کا نمازی

جب وہ اللہ اکبر کہتا ہے تو پھر اللہ کے سوا سب سے کٹ جاتا ہے... بس اللہ کا ہوجاتا ہے... اللہ اسکا ہوجاتا ہے... اللہ میں کھو جاتا ہے... یہ ہے جس کو کہتے ہیں: ماجور... جسے نماز کا اجر ملے گا... جس کی نماز پر وعدے پورے ہوں گے... جس کی نماز پر فیصلے بدلیں گے... یہ چوتھے درجے کی نماز ہے...

پانچویں درجے کا نمازی

جب وہ کہتا ہے: اللہ اکبر تو نماز اس کی آنکھوں کی ٹھنڈک بن جاتی ہے...

جُعِلَتْ قُرَّةُ عَیْنِیْ فِیْ الصَّلٰوۃِ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز... پانچویں کی ہم نیت کریں گے تو تب شاید تیسرے درجے پر پہنچ پائیں...

اللہ تعالیٰ ہمیں نماز کی حقیقت تک پہنچادے آمین (ماہنامہ محاسن اسلام فروری 2008ء)

اللہ اور اس کے رسول کو خوش کیجئے

آج معاشرے میں جب شادی ہوتی ہے ڈھول بج رہا ہے کہا جائے کیا کر رہے ہو؟ تو کہتے ہیں بچیاں ہیں خوشی کر رہی ہیں بچے ہیں خوشی کر رہے ہیں... کچھ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی خوش کر لیتے... کہتے ہیں شادی ہو رہی ہے چاچے کو منا کر لاؤ... ماے کو منا کر لاؤ... پھوپھی کو منا کر لاؤ... بھائی کو منا کر لاؤ... دادے کو منا کر لاؤ... برادری کو منا کر لاؤ... اللہ نے خوشی کا دن دکھایا ہے...

ارے بھائیو! چاچے ماے ہم منانے چل پڑتے ہیں... روٹھے یار منانے چل پڑتے ہیں... میں پھر کہتا ہوں جس رب نے ہمیں یہ دن دکھایا اولاد جوان ہوئی اور ہم نے ان کی شادی کا فرض ادا کرنا چاہا اور جس نبی کی دعاؤں سے آج ہم انسان بن کر زندہ ہیں اور اس کے رونے کے طفیل آج ہم انسانی شکل میں ہیں اگر وہ رو رو کر ہمارا مسئلہ حل نہ کرواتا تو آج یہاں ہمیں کوئی مسلمان نظر نہ آتا... جانور پھر رہے ہوتے... (ماہنامہ محاسن اسلام اگست 2005ء)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی رخصتی

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بیٹیاں بنو جس کا مسجد میں نکاح ہوا... بارات پتہ ہے کیسے گئی؟ بہت ساروں کو نہیں پتہ ہوگا... حضرت علی رضی اللہ عنہ نے آ کر عرض کیا یارسول اللہ رخصتی ہو جائے... تو آپ کہتے جاؤ ڈھول لے کر آؤ... بینڈ لے کر آؤ... باجے لے کر آؤ... بارات لے کر آؤ تو میں دھوم دھام سے اپنی بیٹی کو رخصت کروں گا نہیں بلکہ آپ نے فرمایا رخصتی کر دیتے ہیں... نکاح دو ماہ پہلے ہو چکا تھا... مغرب کی نماز پڑھ کر آپ گھر تشریف لائے... فاطمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں گھر میں کام کر رہی تھی... جیسے گھر کی بیٹیاں گھر کا کام کرتی ہیں... میرے کانوں میں آواز پڑی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کسی سے کہا ام ایمن کو بلاؤ...

ام ایمن... ایمن کی ماں یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی والدہ کی باندی ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان سے بہت پیار کرتے تھے... ان کے بارے میں آپ نے فرمایا جو جنتی عورت سے شادی کرنا چاہے وہ ام ایمن سے کر لے...

وہ آ گئیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اُم ایمن! فاطمہ رضی اللہ عنہا کو علی رضی اللہ عنہ کے گھر چھوڑ کر آؤ... جا کر ام ایمن رضی اللہ عنہا نے دستک دی حضرت علی رضی اللہ عنہ باہر نکلے تو حیران ہو گئے اور کہا یہ کیا؟... اُم ایمن رضی اللہ عنہا نے کہا اپنی امانت سنبھالو اور اللہ کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرما رہا ہے عشاء پڑھ کر میں آؤں گا... یہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بارات گئی تھی... جو دو جہان کے سردار کی چار بیٹیوں میں سے سب سے پیاری اور محبوب بیٹی تھی... تین بیٹیوں کو تو اپنے ہاتھوں سے رخصت کر دیا تھا... ان کی جنت دیکھ لی تھی اور فاطمہ رضی اللہ عنہا کو جاتے ہوئے کہا تھا... تو رو نہیں سب سے پہلے تو ہی مجھ سے آ کر ملے گی...

حیا کی کیفیت یہ تھی کہ حضرت اسماء رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں میں حبشہ میں گئی تھی وہاں میں نے دیکھا کہ جب کوئی عورت مرتی تھی تو اس کی چارپائی پر چاروں کونوں میں لکڑیاں لگا دیتے تھے جیسے خیمے لگاتے ہیں اور اس پر کپڑا ڈال دیتے ہیں اور جنازہ اٹھاتے تھے تو پتہ نہیں چلتا تھا کہ میت

کیسی ہے حضرت فاطمہؓ نے فرمایا کہ میرے جنازے کا بھی ایسا انتظام کرو میری نعش کا بھی لوگوں کو پتہ نہ چلے اس طرح حیاء کے ساتھ دنیا سے رخصت ہوئیں...

میرے بھائیو اور بہنو! میں چاہتا ہوں کہ تم اس کی بیٹی بن جاؤں اُن کے بیٹے بن جاؤں جو مرنے کے بعد بھی اپنے لیے حیا کی چادر کا انتظام کر رہی ہیں... (بیانات جمیل)

رزق حلال کی برکات

کمائیوں میں جو غلط چیزیں ہیں ان کو چھوڑنے کی کوشش کریں... حدیث میں آتا ہے کہ اللہ نے کسی کا بھی حرام رزق نہیں لکھا، حلال رزق کیلئے آزمائشیں آتی ہیں تو تھوڑا سا صبر کریں، پھر اس کے لیے حلال رزق کے دروازے کھل جاتے ہیں... اگر مقدر میں کشادہ رزق لکھا ہو، بے صبر ہو کر ادھر ادھر ہاتھ مارتا ہے تو پھر حلال رزق سے اٹھا کر اللہ حرام میں رکھ لیتا ہے، اسے یوں سمجھو کہ حلال آتا ہے تو وہ بدنیت ہو جاتا ہے یا یوں سمجھو کہ دو پرنالے ہیں ایک قریب ہے ایک دور ہے... وہ دور والا ہے وہاں پر تھوڑی محنت کرنی پڑتی ہے جانے کے لیے، اور جو قریب پاس ہے اس میں گڑھا رکھ لیتا ہے لیکن اوپر پرنالے میں غلاظت پڑی ہوئی ہے، پیچھے سے پانی پاک آرہا ہے لیکن وہ غلاظت سے گزرتا ہے تو اس غلاظت کو بھی لیکر آتا ہے خود بھی ناپاک ہو رہا ہے اور برتن کو بھی ناپاک کر رہا ہے اور پیچھے سے پاک ہی آرہا ہے اور وہاں جانے کے لیے تھوڑا سا تردد کرنا پڑتا ہے، وہ جو کر لیتا ہے تو پھر اس کو پاک ہی ملتا ہے اور حلال ہی ملتا ہے...

بددیانتی اور خیانت حرام ہے

یہ چیز عقل کے بھی خلاف ہے کہ اللہ تعالیٰ کہیں کہ بددیانتی اور خیانت حرام ہے اور پھر وہ خود فیصلہ کریں کہ اس کے مقدر میں بددیانتی کا رزق لکھ دو یہ ناممکن ہے خود اللہ تعالیٰ کہیں رشوت حرام ہے اور پھر خود اس کے مقدر میں رشوت لکھ دیں تو یہ نہیں ہوسکتا یہ ناممکن ہے، یہ تو دنیا کا کوئی عادل بادشاہ بھی نہیں کر سکتا کہ ایک چیز سے لوگوں کو روک دے پھر خود ہی لوگوں کو سپلائی کر دے پھر اس کی پٹائی بھی ہو تو زمین و آسمان کا بادشاہ کیسے کر سکتا ہے، رزق سب حلال لکھا جاتا ہے... یہ حضرت

عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ... اللہ کسی کے لیے سودی رزق نہیں لکھتا، کسی کے لیے رشوت کا رزق نہیں لکھتا، کسی کے لیے زنا نہیں لکھتا، یہ فیصلہ اللہ نہیں کرتا وہ خود کہتا ہے کہ میں ظالم نہیں میں عادل ہوں، میں رحیم ہوں لیکن بندہ بے صبرا ہو کر ان کو اختیار کر لیتا ہے...

تو میرے بھائیو! حلال تھوڑا الو اس میں بھی برکت ہے، ہم نے تقدیر کو نہیں سمجھا، اپنی کمائیوں کو حلال میں لانے کی کوشش کریں... تھوڑا ہو حلال ہو، حرام نہ ہو تو اللہ اسی میں برکت دے گا... (از بیانات جمیل)

صحابہ رضی اللہ عنہم کیلئے درندوں کا جنگل خالی کرنا

حضرت عقبیٰ بن نافع افریقہ میں داخل ہوئے تیونس کے ساحل پر اور وہاں سے واپسی پر وہیں شہید ہوئے وہیں قبر بنی آج بھی الجزائر میں اس اللہ کے بندے کی قبر بتا رہی ہے کہ کہاں مکہ، کہاں مدینہ، کہاں حجاز، وہاں سے نکل کر اپنی قبر یہاں بنوائی اللہ کے بندوں کو دین میں داخل کرنے کیلئے اور تیونس میں انہوں نے چھاؤنی بنائی... جب یہ اللہ کے کام میں تھے تو اللہ ان کے ساتھ تھے... تیونس میں چھاؤنی بنائی، وہاں جنگل تھا... ۱۱ کلومیٹر میں پھیلا ہوا تو وہاں چھاؤنی بنائی... تو ان کے بارہ ہزار ساتھیوں میں ۱۹ اصحابہ بھی تھے ان کو لیا اور ایک اونچی جگہ پر کھڑے ہو کر اعلان کیا...

اے جنگل کے جانورو! ہم اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں تین دن کی مہلت ہے جنگل سے نکل جاؤ، اس کے بعد جو جانور ملے گا ہم اس کو قتل کر دیں گے...

تین دن میں سارے افریقہ نے دیکھا کہ پورا جنگل خالی ہوا... کتنے ہزار بربر لوگ اس منظر کو دیکھ کر مسلمان ہو گئے... (ایمان افروز واقعات)

نومسلم کی وصیت

۱۹۷۸ء میں ایک پادری فرانس سے آیا وہ مسلمان ہوا تیونس کی جماعت کو دیکھ کر عبدالمجید اس کا اسلامی نام رکھا جب وہ رائیونڈ آیا تو اس پادری کی عمر اسی (۸۰) سال کے درمیان تھی تو اس نے بتایا کہ میں تیس برس سے قرآن پڑھتا تھا لیکن قرآن کے مطابق کسی کو دیکھتا نہیں تھا...

مجھے یقین تھا کہ قرآن مجید حق ہے تو جماعت کو دیکھ کر مجھے اچھی خوشبو آئی ان کو اپنے گرجے میں ٹھہرایا کچھ وصیتیں کیں...اس نے پاکستان آ کر کہا کہ میں آپ کو دو باتوں کی وصیت کرتا ہوں... (۱) آپ کا یہ جو لباس ہے پگڑی، داڑھی، شلوار اور کرتہ اسکو ہرگز ہرگز نہ چھوڑیں آپ چاہے جہاں ہوں جو آپکا ظاہری حلیہ ہے اس میں وہ طاقت ہے جو کسی اور چیز میں نہیں...(۲) یورپ میں پھریں تو اذان دیکر با جماعت نماز پڑھیں...یہ دو باتیں خنجر کی طرح میرے سینے میں لگتی ہیں یہ پادری پچھتر برس کی عمر میں اپنے علم کا نچوڑ بتا رہا ہے پھر وہ دعا کیا کرتا تھا کہ یا اللہ میری موت فرانس میں نہ آئے کسی مسلمان ملک میں آئے چلے کے لیے تیونس گیا تھا وہیں انتقال ہوا وہیں دفن ہوا...(ایمان افروز واقعات)

تبلیغ کیا ہے؟

تبلیغ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کی محنت ہے اور اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچوں میں ڈھلو...یہ نافذ کرنے سے نہیں آتے...یہ دل میں پہلے محبت پیدا ہوتی ہے...پھر اطاعت پیدا ہوتی ہے...یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں...ان کا آخری پیغام دنیا میں پھیلاؤ...یہ ہمیں وراثت میں ملا ہے...تبلیغی جماعت نے ہمیں وراثت میں نہیں دیا...ہمیں اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے وراثت میں دیا ہے...ہم اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دین کے وارث اور اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے نائب ہیں...دیکھو تو سہی کہ ہمارا رشتہ کہاں سے جڑ رہا ہے؟ ہمیں کس کی نیابت مل رہی ہے...بحر و بر عرش و فرش نباتات جمادات حیوانات جانتے ہیں کہ یہ اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہے...صرف ہم نہیں جانتے ماننا کافی نہیں پیچھے چلنا ہے...تبلیغ پیچھے چلنے کی محنت اور تبلیغ آگے پھیلانے کی محنت ہے (ماہنامہ محاسن اسلام دسمبر 2007ء)

مبلغین کا مقام

میرے بھائیو....! یہ تبلیغ کا کام ہے...اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نیابت میں ملا ہے....

ساری دنیا منتظر ہے ایک رہبر کی ہم رہبری کرنا جانتے ہیں... لیکن ہمیں کمائی سے فرصت نہیں... اس لئے ہم نے اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کو سارے عالم میں پہنچانا ہے.... پھیلانا ہے...

برائی کا برا انجام

ہر عمل کا ردعمل ہوا کرتا ہے آج ہم بحیثیت مجموعی جن مسائل اور پریشانیوں کا شکار ہیں منجملہ دوسری وجوہات کے ایک ان میں روز افزوں بے حیائی، فحاشی اور عریانی بھی ہے... جس پر دنیا و آخرت میں تباہی و بربادی کی شدید وعیدیں وارد ہوئی ہیں فحاشی عریانی واخلاقی بے راہ روی کی ایک قسم وہ غیر فطری عمل ہے جو قوم لوط میں پایا جاتا تھا جس کی سزا میں وہ عذاب الٰہی کا شکار ہوئے اور ان کا نام ونشان تک مٹ گیا... میڈیا پر فحاشی کے جن دلدوز مناظر کے ذریعے امت کو جس طرح جنسی جال میں پھنسایا جارہا ہے اس کی نحوست سے یہ بُرا فعل دن بدن ترقی کرتا جارہا ہے... حالانکہ اس سے نہ صرف آخرت برباد ہوتی ہے بلکہ جسمانی صحت تباہ ہوکر دنیاوی زندگی بھی بے لطف اور پریشان کن ہو جاتی ہے اور ایسے لوگ جیتے جی موت کی سی زندگی گزار رہے ہوتے ہیں... اللہ تعالیٰ امت محمدیہ کو اس مرض سے نجات عطا فرمائے آمین... (ماہنامہ محاسن اسلام اکتوبر 2007ء)

لوط علیہ السلام کی قوم پر عذاب

حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں جب بُرا فعل پھیلا اور وہ عورتوں کو چھوڑ کر لواطت کا شکار ہوئے اللہ جل جلالہ نے لوط علیہ السلام کو بھیجا اور اللہ کی طرف بلانا شروع کیا وہ ایسی بدبخت قوم تھی جنہوں نے ایسے کام کو شروع کیا جو اس سے پہلے کبھی کسی نے کیا ہی نہیں تھا... اس لئے جو عذاب قوم لوط پر آیا ہے کسی قوم پر نہیں آیا... جتنے عذاب اس قوم پر آئے کسی قوم پر نہیں آئے...

اللہ نے ان بدمعاشوں پر پانچ عذاب نازل کئے...

۱... زلزلہ ۲... فرشتے کی چیخ ۳... چہروں کا مسخ ہونا ۴... اوپر کا نیچے... نیچے کا اوپر ہونا ۵... پتھروں کی بارش ۶... آسمان تک اٹھا کے زمین پر پٹخ کے مارا...

میں قوم لوط کی بستیوں میں پھرا ہوں، زمین کئی سو میل ادھر بھی دھنس گئی ادھر بھی دھنس گئی جعلنا عالیھا سافلھا... نیچے کا حصہ اوپر، اوپر کا حصہ نیچے... سب سے پہلے اللہ جل جلالہ نے جبرائیل علیہ السلام کو بھیجا کہ ان بدبختوں کو اکھاڑو... انہوں نے... پر... کی نوک سے یوں اکھاڑا کہ پہلے آسمان تک پہنچایا... فرشتوں نے مرغوں کی اذانیں سنیں... پھر الٹا کے زمین کی طرف پھینکا اوپر سے پتھروں کی بارش کی اوران کے چہرے مسخ کردیئے اور آنکھیں دھنسادیں...

اور پھر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے پانی کے عذاب میں مبتلا کردیا گیا... بحیرۂ موت ستر میل کی ایک جھیل ہے جس میں کوئی جاندار زندہ نہیں رہ سکتا جو اس میں جاتا ہے مرجاتا ہے... آج تک وہ اس عذاب میں چل رہے ہیں...

ہوش میں آؤ

آج یہ انسانیت قوم لوط سے پیچھے نہیں کھڑی ہوئی، اللہ کی بجلیاں کڑکنے کو ہیں برسنے کو ہیں اور اسکی تلوار نیام سے نکلنے کو ہے... اگر اس بے حیاء معاشرے سے توبہ نہ کرائی گئی تو اللہ اسے توڑے گا... فحاشی، بے حیائی جب کسی قوم میں پھیلتی ہے تو اس کو اللہ برداشت نہیں کرتا... ایسے لوگوں سے توبہ کرواؤ...

اللہ تعالیٰ ہمیں اپنے عذاب سے محفوظ فرمائے آمین (ماہنامہ محاسن اسلام اکتوبر 2007ء)

اللہ کی دھرتی کا نظام

میرے بھائیو! میں اپنے گھر میں جھاڑو دلواتا ہوں آپ اپنے گھر میں جھاڑو دلواتے ہیں کارپٹ صاف ہورہے ہیں پانی ڈالا جارہا ہے... میرا گھر ہے، صاف ہونا چاہیے...

اگر یہ زمین اللہ کی ہے تو یہاں زیادہ دیر شراب کی محفلیں نہیں چلیں گی.... اگر یہ دھرتی اللہ کی ہے تو زیادہ دیر یہ کلب نہیں چلیں گے.... یہ عریانی نہیں چلے گی.... یہ رقص کی محفلیں نہیں چلیں گی.... ایک دن اللہ نے اس دھرتی کو پاک کرنا ہے.... اگر یہ دھرتی اللہ کی ہے.... اور چھت، آسمان کی اللہ کی ہے.... اور اس کارواں اللہ کے قبضے میں ہے.... یہ ہوائیں اللہ کے قبضے میں ہے.... یہ

فضاء اگر اللہ کی ہے... یہ نہیں پتہ کہ اللہ کب فیصلہ کرے گا لیکن جیسے صبح صادق نظر آتی ہے تو سورج کی آمد یقینی ہو جاتی ہے میں اتنے ہی یقین سے کہہ رہا ہوں کہ جیسے یہ رات کھڑی ہے جیسے آپ بیٹھے ہیں.... جیسے آپ مجھے دیکھ رہے ہیں کہ اللہ اس دھرتی کو پاک کرنے والا ہے اور یہاں دین آئے گا ظلم کا بڑھنا ہی اس کا مٹنا ہوتا ہے اندھیرے کا بڑھنا ہی اس کا مٹنا ہوتا ہے...

امت تباہی کے دھانے پہ کھڑی ہے

آج یہ انسانیت قوم لوط سے پیچھے نہیں کھڑی ہوئی اور اللہ کی بجلیاں کڑ کنے کو ہیں برسنے کو ہیں اور اس کی تلوار نیام سے نکلنے کو ہے... میرے بھائیو! اگر اس بے حیاء معاشرے سے توبہ نہ کی گئی تو اللہ اسے توڑے گا جیسے انڈے کا چھلکا ٹوٹتا ہے اللہ اس غلاظت کو دھوئے گا اگر اللہ وہی ہے کوئی اور نہیں آ گیا... اور قانون وہی ہے اس نے کوئی بدلا نہیں ہے...

تو یہ انسانیت کو مرنا پڑے گا... ان بے حیاؤں سے زمین کو پاک کرنا پڑے گا...

اور یہ زمین پاک ہو کر رہے گی... یہ زمین اللہ نیک لوگوں سے آباد کرے گا...

اللہ نے اس دھرتی کو دھونا ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ ہم بھی خس و خاشاک کی طرح بہتے چلے جائیں... اس لیے اللہ کے واسطے توبہ کرو... اور توبہ کرواؤ... آنے والے خطرے بڑے سنگین ہیں اللہ کا غضب ہے... اللہ کفر سہہ لیتا ہے... کفر برداشت کر لیتا ہے...

توبہ سچے دل سے ہو

کسی نے بے شمار گناہ کیے ہوں اور ہزاروں سال کے بعد ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ! معاف کر دے اللہ وہیں کہتا ہے آجا! آجا میں نے معاف کر دیا ماں کو منانا پڑتا ہے منتیں کرنا پڑتی ہیں اللہ کی تو منت نہیں کرنا پڑتی اللہ کے واسطے ان کے دامن میں آ جاؤ ان کی پناہ میں آ جاؤ ان سے بڑا وفادار آپ کو کوئی نہیں ملے گا ان سے بڑا قدردان آپ کو کوئی نہیں ملے گا... (ماہنامہ محاسن اسلام اگست 2007ء)

شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا مشہور واقعہ

شیخ عبدالقادر جیلانی رحمتہ اللہ علیہ قافلے میں علم حاصل کرنے کے لیے جا رہے تھے... چودہ

سال کی عمر تھی... راستے میں ڈاکہ پڑ گیا... انہوں نے لوٹ لیا... یہ بچے تھے... کسی کو خیال نہیں آیا کہ ان کے پاس کچھ ہوگا... ایک ڈاکو نے ایسے ہی سرراہ پوچھا... بیٹا تیرے پاس کیا کچھ ہے؟

کہا! ہاں ہے... کیا ہے؟ کہا چالیس دینار ہیں... چالیس دینار کا مطلب تھا کہ وہ پورے ایک سال کا راشن ہے... تو بہت بڑی دولت تھی... چالیس دینار تو حیران ہو گیا... کہنے لگا ! کہاں ہیں؟

کہا یہ میرے اندر سیئے ہوئے ہیں... اندر کے آستین میں... اس نے کہا! بچہ اگر تو مجھے نہ بتاتا مجھے کبھی خبر نہ ہوتی کہ تیرے پاس ہیں... تو نے کیوں بتا دیا؟ کہا! میری ماں نے مجھے کہا تھا بیٹا سچ بولنا ہے جان چلی جائے... اب یہ ماں کا سبق ہے ناں اور جب ماں کو ہی نہ پتہ ہو کہ سچ بولنے میں نجات ہے تو وہ بچے کو کیا بتائے گی؟

تو وہ ڈاکو اس کو پکڑ کر ڈاکوؤں کے سردار کے پاس لے گیا کہ سردار اس بچے کی بات سنو! تو ساری کہانی سنائی تو سردار نے کہا: بیٹا! کیوں تو نے بتا دیا؟ کہا: مجھے میری ماں نے کہا تھا جھوٹ نہ بولنا... سچ بولنا چاہے جان چلی جائے... اس پر ڈاکوؤں کا سردار اتنا رویا کہ اسکی ڈاڑھی آنسوؤں سے تر ہو گئی کہ اے اللہ! یہ معصوم بچہ اپنی ماں کا اتنا فرمانبردار ہے اور میں پورا مرد جوان ہو کر تیرا نافرمان ہوں... مجھے معاف کر دے... سارے ڈاکوؤں سے توبہ ہوئی... اسکا ذریعہ وہ ماں بن گئی جو گیلان میں بیٹھی ہوئی ہے جس کو پتہ بھی نہیں ہے کہ اس کا بچہ کہاں سے کہاں تک پہنچ گیا ہے...

عدم تربیت کا نتیجہ

تبلیغ وہ محنت ہے جس میں مسلمان زندگی سیکھنے کی مشق کی جا رہی ہے... میں یہاں گشت کر رہا تھا ایک گھر میں گئے... ایک لڑکا کھڑا ہوا تھا... تین چار سال پہلے کی بات ہے...

میں نے کہا: بیٹا! کیا نام ہے آپ کا؟　　کہنے لگا: میرا نام عمر ہے...

میں نے کہا: حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جانتے ہو؟

کہنے لگا: نام تو سنا ہوا ہے ایسا مجھے درد ہوا... آج تک وہ درد میرے اندر سے نکلتا نہیں کہ ایک اٹھارہ سال کا لڑکا کہہ رہا ہے... حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نام تو سنا ہوا

ہے...تو اس بیچارے کا کیا قصور ہے؟ قصور تو ان ماں... باپ کا ہے جنہوں نے یہ بھی نہیں بتایا کہ عمر (رضی اللہ تعالیٰ عنہ) کون تھے... اللہ تعالیٰ ہمیں اولاد کی صحیح دینی تربیت کا احساس نصیب فرمائے... آمین (ماہنامہ محاسن اسلام جون 2007ء)

بداخلاقی کی آگ

وہ اخلاق کہیں سے لاؤ... خون کے آنسو روؤ اللہ کے سامنے... امت برباد ہوگئی... ایک ماں کی چھاتی سے دودھ پینے والے دو بھائی چند مرلے زمین پر آپس میں دست و گریبان ہوگئے... ایک آنگن میں کھیلنے والی دو بہنیں... ایک چارپائی پہ گلے میں بانہیں ڈال کر سونے والے بھائی آج ایک دوسرے کی شکل دیکھنا گوارا نہیں کرتے...

دو گز زمین پر... دو لاکھ روپے پر... ایک مرلے کی دکان پر

ایک رشتے پر... رشتے تو آسمانوں پر طے ہوتے ہیں... نہیں ہو سکا رشتہ...

ایک چھاتی کا دودھ بھول گئے... ایک آنگن کا کھیل بھول گے... ایک برتن میں کھانا بھول گئے... آپس میں گلے مل کے سونا بھول گئے... ایسی بداخلاقی نے آگ لگائی ہے... گھروں میں آگ لگ گئی... بازاروں میں آگ لگ گئی... مسجدوں میں آگ لگ گئی... کھلیانوں کی آگ تو بجھ جاتی ہے... بداخلاقی کی لگی ہوئی آگ سمندر کے پانی سے بھی نہیں بجھتی... نبوت کے اخلاق ہیں تو شاید یہ آگ بجھ سکے... یہ ہڈیوں کو جلا کے رکھ دیتی ہے... میرے بھائیو! آج محمد صلی اللہ علیہ وسلم والے اخلاق نہیں ہیں... یہ دکانوں پر بیٹھ کر نہیں آئیں گے... یہ کارخانے چلانے سے نہیں آئیں گے... یہ حضور والی زندگی اللہ کے راستے میں نکل کر دربدر کی ٹھوکریں کھانے سے آئے گی... اللہ تعالیٰ ہمیں اخلاق نبوی کی دولت سے مال مال فرمائے... آمین... (ماہنامہ محاسن اسلام مارچ 2007ء)

امت محمدیہ کی ذمہ داری

اللہ تعالیٰ نے ہمارے نصیب جگا دیئے کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت میں پیدا ہوگئے....

...ھو اجتبکم... اللہ فرماتا ہے میں نے تمہیں چنا ہے....اللہ تعالیٰ نے ساری امتوں کا اسے سردار بنایا....ہمارے نبی کو سارے نبیوں کا سردار بنایا....یہ انتخاب کیوں ہے؟ اسی کام کیلئے ہمارا بھی انتخاب ہوا.... ہم کیوں منتخب ہوئے ہیں؟ ...وکذالک جعلنکم امة وسطا....... جو منتخب ہوتا ہے تو اس کا اعزاز بڑھ جاتا ہے....کام بھی بڑھ جاتا ہے....تو پہلے اللہ نے ہمیں اعزاز بخشا کہ میں نے تمہیں چنا ہے....تم امت وسط ہو....درمیان کی امت ہو.... یہ امت وسط کیوں بنے ہیں ان کا مقام کیوں بلند ہوا ہے....موسیٰ علیہ السلام نے پوچھا! یا اللہ میری امت سے اچھی امت بھی کوئی ہے؟ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تجھے خبر بھی ہے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کو ساری امتوں پر وہ عزت حاصل ہے جو مجھے اپنی مخلوقات پر حاصل ہے....موسی علیہ السلام حیران ہو گئے.... کہنے لگے پھر تو وہ امت مجھے دے دے....کہا نہیں.... آپ کو نہیں دے سکتا....تو اللہ نے اس اونچے مقام پر ہمیں کھڑا کیا....کیوں؟ اس لئے کہ ایک ذمہ داری عطا فرمائی....ایک محنت ہمیں عطا فرمائی ہے....لتکونوا شھداء علی الناس... یہ ہمارا کام ہے....یہ آیت چشم تصور میں ساری دنیا کو کمرہ عدالت میں بدلتی ہے....کمرہ عدالت میں دنیا نظر آرہی ہے....ایک طرف اللہ کے وکیل کھڑے ہیں....سوالاکھ نبی اور ان کے آخر میں یہ امت کھڑی ہے....ایک طرف ابلیس کھڑا ہوا ہے اور اس کے وکیل کھڑے ہوئے ہیں....انسانوں میں سے بھی اور جنات میں سے بھی....ہماری گواہی پہ فیصلہ ہونا ہے تو گواہ کے ذمہ ہے کہ عدالت میں اپنی گواہی کھل کر کہے....تو یہ لفظ...شہدائ ہمیں مجبور کر رہا ہے کہ سارے عالم کے انسانوں میں پھر کر اللہ کی گواہی دینا.... ساری دنیا کو ہم نے یہ پیغام بتانا....سنانا ہے....ہمارا کام بڑا مشکل ہے....تبلیغ آسان کام نہیں ہے.... مشکل کام ہے اور ہمارے ذمے یہ لگا ہے کہ ساری دنیا مخلوق سے اثر لے چکی ہے....ہماری محنت یہ ہے کہ ہم انہیں اللہ سے متاثر کریں....ساری دنیا یہ اثر لے چکی ہے کہ یہ بنی ہوئی چیزیں اصل ہیں.... ہم یہ بتانا چاہتے ہیں کہ بنانے والا اصل ہے....بنانے والا صرف اللہ ہے...

تو یہ کام ہمیں ختم نبوت کی وجہ سے ملا ہے....تبلیغی جماعت کی وجہ سے نہیں ملا....اگر یہ کام تبلیغی جماعت کی وجہ سے ہوتا تو اللہ کی قسم مولانا الیاس رحمۃ اللہ علیہ کے مریدوں کے علاوہ کوئی

اس کو نہ کرتا....وہ پیر بھی تھے ناں....بہت بڑے....ان کے مریدین تھے....بس ان کے مرید کرتے اور کوئی نہ کرتا....اس کا تعلق تبلیغی جماعت سے صرف ایک قاصد کا سا ہے.... پیغام پیچھے سے آرہا ہے....یہ تحفہ ہے بھیجا ہوا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا....ہم ڈاکیے ہیں....پہنچانے والے....اس لئے تبلیغ والوں کو کبھی معیار کی نظر سے دیکھنا بھی نہیں چاہئے....یہ تو ڈاکیا ہے.... آپ نے خط وصول کرتے ہوئے کبھی ڈاکیئے کے کپڑے دیکھے ہیں کہ اچھے ہیں یا میلے ہیں؟اگر ان کی بات آپ کی ضرورت کی ہے تو عقل کا تقاضا ہے کہ آپ اسے قبول کریں....اللہ تعالیٰ ہمیں اس کام کی سمجھ عطا فرمائے آمین....(ماہنامہ محاسن اسلام مئی 2009ء)

ساری دنیا میں اسلام کا پہلا سبق

لا الہ الا اللہ ہے کہ لوگو! اپنے اللہ کو پہچانو...اپنے مالک کو پہچانو...زمین وآسمان کے خزانے جس کے ہاتھ میں ہیں...اسی کے ہاتھ میں میری زندگی کے مسائل ہیں...عزت کا مسئلہ...زندگی کا مسئلہ....صحت کا مسئلہ....کامیابی کا مسئلہ اور دنیا کی راحتوں کا مسئلہ....اللہ کے ہاتھ میں ہے....لہٰذا اللہ کی مانے بغیر چارہ نہیں...اللہ تعالیٰ ہر قدم پہ اپنی قدرت کو ثابت کر کے دکھاتا ہے کہ....اپنے بت توڑو...

لا الہ الا اللہ کا مطلب صرف یہ نہیں کہ پتھر کو سجدہ نہ کرو...ہر وہ امید کا مرکز جو تجھے مجھ سے غافل کرتا ہے...وہ تیرے لئے بت ہی ہے...اپنے اندر کے بتوں کو بھی توڑو جوان دیکھے بت ہیں جن کو دل دے چکے جنہیں دماغ دے چکے...جن پر توجہات لگ گئیں اور جن پر سارے کا سارا یقین آگیا....ان کو بھی توڑو...(ماہنامہ محاسن اسلام مارچ 2009ء)

دل کا قبلہ

نماز کے اندر جس کی یاد آئے عام طور پر وہی قبلہ ہوتا ہے...جو نماز میں یاد آتا ہو...وہی دل کا قبلہ ہوتا ہے... اب ہم سب دیکھ سکتے ہیں کہ اللہ اکبر کے بعد کون یاد آتا ہے...جو یاد آتا ہے وہی دل کا قبلہ ہے...اس پر لا الہ الا اللہ کی ضرب لگانے کی ضرورت ہے...تاکہ وہ سارے بت ٹوٹ جائیں اور ایک اللہ ہمارا معبود بن جائے...

اللہ سے تعلق

اللہ سے اپنا جی لگائیں...اسکے بغیر نہ دنیا ہے نہ آخرت...دل اللہ کی طرف پھرے... پیسے سے ہٹے...چیزوں سے ہٹے...زمینوں سے ہٹے...تجارتوں سے ہٹے...چیزوں کی بڑائی اندر سے نکلے... اس لئے اللہ تعالیٰ سادگی کا حکم دیتا ہے...اس دل کو خوبصورت بنالو تو پھر اس میں آجاؤں گا...جو نہ زمین میں آتا ہوں...نہ آسمان میں آتا ہوں...میں اسے اپنا مسکن بنالوں گا اور تیرا دل میرے عرش سے زیادہ روشن ہوگا...عرش سے زیادہ وسیع ہوگا...تو اس دل کو اللہ کیلئے بنالیں...یہ دل اللہ کیلئے فارغ ہو جائے...

اتنی زندگی گزرگئی

اللہ سے نا آشنائی کیساتھ اور اسکے تعلق کو ہم نے چکھا نہیں...یہ تعلق ایک حسی لذت رکھتا ہے...اس لئے ایک حدیث میں آتا ہے...ذاق طعم الایمان...ایمان کا مزہ چکھ لیا...چکھنا تو حسی چیز کو ہوتا ہے...ذاق طعم الایمان میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ اللہ کا تعلق بھی اس سطح پر پہنچ جاتا ہے...کہ آدمی اس کی مٹھاس کو اسی طرح محسوس کرنے لگ جاتا ہے...جیسے مٹھائی کی مٹھاس محسوس کرتا ہے...یہ محنت پر منحصر ہے...

رب کو اپنا بنالو

اگر اپنے رب کو اپنا بنانا چاہیں تو پھر کیا کریں تو اگلی محنت ہے کہ ہر مرد وعورت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک طریقے میں آئے...اللہ سے تعلق بنانے کا ذریعہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی ہے...یہ مبارک اور پیاری زندگی اللہ سے جڑنے کا ذریعہ ہے...اللہ تعالیٰ ہمیں اپنا تعلق اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت نصیب فرمائے آمین... (ماہنامہ محاسن اسلام مارچ 2009ء)

فکر حبیب صلی اللہ علیہ وسلم

اگر مسلمان نسل گمراہ ہو رہی ہو تو پہلا حق ان کا ہے کہ ان کو جہنم سے بچالیا جائے کیونکہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے، اس لئے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہوا ہے، اور ان کے اعمال کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو رہی ہے، امت کے اعمال آپ صلی

اللہ علیہ وسلم کو پیش کئے جاتے ہیں عالم ارواح میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے قرار ہو جاتے ہیں، ایک عیسائی سود لیتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درد نہیں ہوتا، لیکن ایک مسلمان سود لیتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درد ہوتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی مسلمان سے توبہ کروانا مقدم ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین بیٹھے ہیں جبرائیل آتے ہیں پوچھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں غمگین ہیں؟ فرمایا امت کے بارے میں فکر مند ہوں! کونسی امت مسلمان یا کافر؟ تو فرمایا مسلمان... قیامت کے دن بھی آپ کی جو جھولی پھیلے گی کافر کیلئے نہیں، مسلمان کیلئے پھیلے گی، یارب امتی امتی...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی امت پر شفقت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے، یا اللہ! میری امت کا حساب میرے حوالہ کر دیں، اللہ کہے گا کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو شرمندہ نہ ہونا پڑے تو اللہ فرمائے گا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حساب لیں گے تو ان کے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں گے تو وہ سر اٹھا نہیں سکیں گے لہذا ان کا حساب آپ کو نہیں دیتا الگ پردے میں لے لوں گا، ان کا حساب بھی پردے میں ہوگا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ٹھنڈک پہنچانا اسی صورت میں ہے کہ پہلے امت کو اسلام پر باقی رکھا جائے...

آج امت کا یہ حال ہے کہ بازاروں میں قرآن کی تلاوت کوئی نہیں...گھروں میں قرآن کی معاشرت کوئی نہیں اور شادیوں میں قرآن کوئی نہیں...نماز، روزہ کچھ موجود نہیں...قرآن کا اپنا حق ہے، کہ اسے پیش کیا جائے، یہ ہماری محنت ہے کہ قرآن پہ چلا جائے اور قرآن کو پھیلایا جائے، اب یوں کہیئے کہ میں نہ قرآن کا حافظ نہ قرآن کا عالم میں قرآن کیسے پھیلاؤں؟ اس کو ہر آدمی پھیلا سکتا ہے، ساری آسمانی کتابوں کا خلاصہ قرآن ہے، سورہ فاتحہ توراۃ کے بدلے میں ہے، انجیل کے بدلے میں سورہ مائدہ ہے، زبور کے بدلے میں حم کی ساتوں سورتیں ہیں تو سارا آسمانی علم قرآن میں آگیا اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے اور فاتحہ سے خوبصورت کلام کائنات میں کوئی نہیں...

ہم قرآن کے نغمے کونہیں جانتے کہ یہ کس طرح روح کی تاروں کو چیرتا ہے وہ کافر ہو کے قرآن کو جانتے تھے... قرآن ان کو ہلا دیتا تھا... گرما دیتا تھا... تڑپا دیتا تھا... وہ عمر بن خطاب پردے کے پیچھے چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنتے تھے، جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات حرم کعبہ میں آ کے نوافل میں قرآن پڑھتے تھے تو کچھ ادھر چھپ کے کچھ ادھر چھپ کے قرآن سنتے تھے، اس کے اندر معانی کی جو طغیانی ہے وہ ان کو ہلا دیتی تھی...

اللھم ارزقنا بتلاوۃ القرآن ... (ماہنامہ محاسن اسلام فروری 2009ء)

اصل وفا کی چیز کون سی ہے

ہمارے دن رات کے کیا مسائل ہیں... بچوں کی تعلیم... گھر کا روٹی سالن اور کپڑے اور زیور اور موت تک کی ضروریات... ساری طاقت اس پہ لگ رہی ہے... یہ تو بڑے آسان مسئلے ہیں... ماں باپ ساتھی ہیں... میاں بیوی ساتھی ہیں... اولاد ماں باپ کی ساتھی ہیں... بیوی خاوند کا ساتھ دے رہی ہے... خاوند بیوی کا ساتھ دے رہا ہے...

لیکن وہ وقت جب میری اولاد میرے سامنے مجھے بچا نہیں سکتی... ڈاکٹر کھڑے ہوئے ہیں اور کہہ رہے ہیں اب تو اللہ ہی کریگا اور سانس اکھڑ رہا ہے اور جان نکل رہی ہے اور جو نظر آتا تھا وہ غائب ہو گیا... جو غائب تھا وہ نظر آ گیا... فرشتے نظر آنے لگے اور گھر بار غائب ہونے لگے... یہ وہ وقت ہے جب مجھے ضرورت ہے کوئی میری مدد کرے... یہاں جو چیز کام دے گی وہ اصل وفا کی چیز ہے...

اعمال کی وفاداری

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف فرما تھے... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ایک آدمی کے تین بھائی ہوں اور وہ مرنے لگے تو ایک کو بلایا... کہا: بھائی! میرا کیا کرو گے؟ میں مر رہا ہوں... وہ کہے گا تو مر جائے گا میں پرایا ہو جاؤں گا... پھر دوسرے سے پوچھا: بھائی تو کیا کرے گا؟ کہا: موت تک تیرا علاج کروں گا... مر جائے گا تو قبر میں دفن کر کے واپس آ جاؤں گا... تیسرے سے پوچھا: بھائی تو کیا کرے گا؟ اس نے کہا: میں تیرا ساتھ دوں گا... تیری قبر میں

تیرے حشر میں... تیرے ترازو میں اور جنت تک تیرا ساتھ دوں گا... تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: بتاؤ ان تینوں میں سے کون سا بھائی بہتر ہے؟ تو صحابہ ؓ نے کہا جی وہ جو آگے تک ساتھ دے وہ سب سے بہتر ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پہلا بھائی مال ہے... جو موت پر پرایا ہو گیا... دوسرا بھائی اولاد اور رشتے دار ہیں جو قبر پر جا کر پرائے ہو گئے... جب میت کو قبر میں ڈالا جاتا ہے تو ایک فرشتہ قبر کی مٹی کو اٹھا کر مجمعے کے اوپر پھینکتا ہے... کہتا ہے جاؤ اسے تم نے بھلا دیا یہ تمہیں بھلا دے گا... تین دن کے بعد سارے ماتم خوشیوں میں بدل جاتے ہیں ہر کوئی بھول بھلیاں کرجاتا ہے کوئی آیا تھا چلا بھی گیا... نام بھی مٹ گیا...

اور تیسرا بھائی... آپ نے فرمایا: وہ تمہارا عمل ہے جو تمہارے ساتھ جائے گا...

اللہ پاک ہمیں نیک عمل کی توفیق سے نوازیں (ماہنامہ محاسن اسلام جولائی 2008ء)

مساجد کی آبادی

میرے بھائیو! ہمارے حضرات یہی کہہ رہے ہیں کہ ساری امت کو مسجد والا بناؤ... ساری امت میں کوئی بے نمازی نہ رہے... کوئی عورت... کوئی مرد بے نمازی نہ رہے... جمعہ کی نماز کی جو تعداد ہے فجر کی تعداد بھی وہی ہو جائے...

ہماری ایک جماعت 1991ء میں اُردن گئی تھی اسرائیل کے بارڈر کے ساتھ چلے تو وہاں عربوں نے بتایا کہ یہودی ہم سے پوچھتے ہیں جمعہ میں کتنے نمازی ہوتے ہیں... پھر پوچھتے ہیں فجر میں کتنے ہوتے ہیں؟ تو ہم نے ان سے پوچھا یہ تحقیق کیوں کرتے ہو؟

تو انہوں نے کہا: ہمارے علماء نے بتایا ہے کہ جس دن مسلمانوں کی جمعہ کی نماز اور فجر کی نماز کی تعداد برابر ہو جائے گی تو یہود دنیا سے مٹ جائیں گے... اس لئے ہمیں فکر رہتا ہے کہیں فجر میں نمازی تو نہیں بڑھ گئے... آج سب سے کم نفری فجر میں ہوتی ہے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد والا بنایا... خود مسجد میں بیٹھے...

مسجد میں آرام فرما رہے ہیں... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جیسے غنی خلیفہ مسجد میں آ کے آرام فرما

رہے ہیں... حضرت عمر رضی اللہ عنہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں... حضرت صدیق رضی اللہ عنہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں... علی رضی اللہ عنہ مسجد میں لیٹے ہوئے ہیں...... ابوتراب... کہاں سے لقب پڑا؟ مسجد میں لیٹے ہوئے مٹی لگ گئی تھی کمر کو تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: قم یا اباتراب خود آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں لیٹے ہوتے تھے...

مسجد کے کیل: ایک مسجد کی ایک زندگی ہے... حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ... کچھ لوگ مسجد میں کیل ہیں...... کیل کیوں کہا؟

مسجد کے نمازی کو کیل سے تشبیہ دی کہ کچھ لوگ مسجد میں کیل ہیں... ارے بھائی! کیل کیسے ہیں... یہ کیل گاڑ دیا اوپر سے ہتھوڑی سے ٹھوک دیا... اب یہ خود نہیں نکلے گا... کبھی بھی... اس کو نکالنا ہے تو کھینچو کسی پلاس وغیرہ کیساتھ کھینچو... تب جا کر یہ نکلے گا... خود نہیں نکلے گا تو کچھ نمازی ایسے ہیں جو آتے ہی سجدے پہ سجدہ ٹھاہ سجدہ اور جوتا اٹھایا اور وہ گئے یہ ہمارے جیسے... کچھ نمازی ایسے ہیں جو آتے ہیں تو کیل بن جاتے ہیں...

ارے بھائی! کیل کیسے بناتے ہیں؟ کہ جب تک کوئی ان کو بلائے نہیں تو نہیں جاتے... تو چوبیس گھنٹے آبادی کا ثبوت ہو گیا کہ نہیں ہو گیا؟ جب تک شدید تقاضا نہ ہو مسجد سے نہیں ہلتے... جب تک کوئی پیچھے سے ضرورت نہ کھینچے مسجد سے اٹھنے کا نام ہی نہیں لیتے... کیل دو گھنٹے کیلئے لگتا ہے؟ کیل ڈھائی گھنٹے کیلئے لگایا جاتا ہے؟ یہ تو جب تک مسجد ہے... اس وقت تک کیلئے ہے تو بھائی! ڈھائی گھنٹے کہاں سے آ گئے؟ آٹھ گھنٹے کہاں سے آ گئے؟ بارہ گھنٹے کہاں سے آ گئے؟ یہ تو اپنی بنائی ہوئی ترتیب ہے...

بھائی! چوبیس گھنٹے مسجدیں آباد ہوں... حدیث کے مطابق کیل کا لفظ بتا رہا ہے کہ کچھ لوگ ایسے ہونے چاہئیں جو چوبیس گھنٹے وہاں بیٹھے ہوئے ہوں... جم کے... سوائے اشد ضرورت کے باہر نہ نکلیں... یہ اللہ کے ہاں کیسے مقرب ہوں گے؟ یہ ایسے مقدس ہوں گے کہ فرشتے ان کے ہم نشین ہوں گے... فرشتے ان کی صحبت میں بیٹھا کریں گے... اگر یہ کہیں چلے جائیں گے... پتہ کرو بھائی وہ کیوں نہیں آ رہے؟ او ہو! وہ تو بیمار پڑے ہیں... ارے! تم نے تو بتایا ہی نہیں...

بھائی! مسجد کا فرشتہ ان کی عیادت کو جا رہا ہے... اگر وہ کسی حاجت میں ہیں... ان کو کام پڑ گیا تو چلو تم بھی ساتھ چلو... سارے فرشتے جا کر کام میں ان کا ہاتھ بٹاتے ہیں جو مسجد میں جم کے بیٹھتے ہیں... فرشتے ان کے ہم نشین ہوتے ہیں... بیمار ہوں بیمار پرسی کرتے ہیں... کام میں ہوں کام میں ہاتھ بٹاتے ہیں... یہ ہیں مسجد کو آباد کرنے کے انعامات... اللہ تعالیٰ ہمیں بھی یہ دولت نصیب فرمائے... آمین... (ماہنامہ محاسن اسلام جون 2008ء)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ایک معجزہ

غزوۂ خندق کے موقع پر زبردست خوف کا عالم... بھوک لگی ہوئی اور سردی زبردست، اوپر سے کپڑا کوئی نہیں اور بھوک کی حالت ہے... روٹی کوئی نہیں... خوف کی حالت... ہتھیار کوئی نہیں.... لیکن صحابہ اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ جڑے ہوئے ہیں...

حضرت جابرؓ نے دیکھا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بہت بھوک لگی ہے آپ اپنی بیوی کے پاس گئے، کہنے لگے کہ تیرے پاس کچھ ہے؟ کہنے لگی یہ بکری کا بچہ ہے اور یہ تھوڑے سے جو... ہیں کہا کہ جو پیسو اور بکری کے بچے کو کاٹو اور پکاؤ، میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو لے کے آتا ہوں، آپ آئے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! پندرہ آدمیوں کا میں نے کھانا پکایا ہے، آپ تشریف لے آئیں اور اس وقت خندق میں ڈیڑھ ہزار آدمی خندق کھود رہا تھا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اہل خندق! جابرؓ نے تمہارے لئے روٹی پکائی ہے، حضرت جابرؓ کے تو پاؤں اکھڑے کہ مارا گیا میں نے تو پندرہ کا کہا تھا یہاں پندرہ سو کا ہو گیا..... کیا چکر ہو گیا؟ بھاگے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہ چل گیا کہ کیوں بھاگا جا رہا ہے پیچھے سے آواز آئی فرمایا ارے! مجھے بھی پتہ ہے کہ چھوٹی سی ہانڈی میں تو نے پکایا ہو گا؟ ہانڈی کو نیچے مت اتارنا جب تک میں نہ آؤں، آپ تشریف لے گئے، ہانڈی اور پڑی تھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اتاری تھوڑا سا لعاب ڈالا، روٹیاں پاس رکھ لیں، دستر خوان بچھا دیا، آؤ بھائی! کھاتے جاؤ سالن نکال کے دے رہے ہیں، روٹی تقسیم کر رہے ہیں کھانے والے کھا رہے ہیں، لوگ جا رہے ہیں، ڈیڑھ ہزار

آدمیوں نے کھانا کھالیا، وہ چھوٹی سی ہانڈی میں سالن بھی پڑا ہے وہ سیر دو سیر جو کی جو روٹیاں پکی تھیں وہ روٹیاں بھی پڑی ہیں، ڈیڑھ ہزار کے مجمع نے کھانا کھالیا اس کے باوجود سالن بھی پڑا روٹی بھی پڑی، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، یہ جو دستر خوان پر ہڈیاں پڑی ہوئی ہیں ان ہڈیوں کو جمع کرو، ہڈیوں کو جمع کر کے اپنے سامنے رکھ لیا ہاتھ اٹھائے دعاء کی اللہ تعالیٰ نے ہڈیوں کو پھر بکری کا بچہ بنا کر کھڑا کر دیا، فرمایا لے جابر، ہمیں ہمارے اللہ نے کھلا دیا، تو اپنی بکری کو سنبھال اور روٹیوں کو بھی سنبھال...

مال میں برکت نہ ہونے کی وجہ: ارے میرے بھائیو! آج یہ برکتیں کیوں نہیں اس لئے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والا طریقہ نہیں ہے، آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والی زندگی نہیں ہے، آج حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم والے اخلاق نہیں ہیں، اللہ کا نبی کہتا ہے کہ جو تیرے سے توڑے تو اس سے جوڑ، جو تیرا حق مارے تو اس کا حق ادا کر، یہاں تو جھوٹے مقدمے کر کے لوگوں کی جائیدادیں ضبط کر رہے ہیں تو ان کی نمازوں سے انہیں کیا نفع ملے گا؟ اور ان کے حج کرنے سے انہیں کیا نفع ملے گا؟ جو لوگوں کے مال غصب کر کر کے اپنی جائیدادیں بنا رہے ہیں ان کی نمازوں سے نہیں کیا نفع ملے گا اور ان کے روزے انہیں کہاں سے کامیاب کریں گے اور کون سی حکومت آئیگی جو تمہیں عزت نصیب فرمائے گی، جب آپ لوگوں کے مال ہڑپ کر رہے ہیں اور اللہ کا لاڈلہ رسول فرما رہا ہے کہ جو تیرا حق مارے تو اسے بھی عطا کر اور جو تجھ پر ظلم کرے تو اس کو بھی معاف کر اور جو تجھ سے برا کرے تو اس سے بھی اچھا کر، آج یہ اخلاق مسلمانوں سے نکلے ہوئے ہیں اگر یہ اخلاق زندہ ہو جائیں اور یہ زندگی وجود میں آجائے تو سارا عالم دین سے چمک سکتا ہے...

خالق کی خوشنودی اور مخلوق میں ہر دلعزیزی حاصل کرنے کے لئے اخلاق سب سے بڑا، سب سے بہتر اور سب سے زیادہ آسان ذریعہ ہے... (دین و دانش جلد اول)

ذکر رسول اور فکر رسول صلی اللہ علیہ وسلم

اگر مسلمان نسل گمراہ ہو رہی ہو تو پہلا حق ان کا ہے کہ ان کو جہنم سے بچا لیا جائے کیونکہ ان کو

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے مناسبت ہے، اس لئے کہ انہوں نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا کلمہ پڑھا ہوا ہے، اور ان کے اعمال کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہو رہی ہے اور کافروں کے اعمال کی تکلیف آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں ہو رہی ہے، کافر زنا کرتا ہے، تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف نہیں ہوتی، مسلمان زنا کرتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تکلیف ہوتی ہے، امت کے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کئے جاتے ہیں عالم ارواح میں بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم بے قرار ہو جاتے ہیں، ایک عیسائی سود لیتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درد نہیں ہوتا، لیکن ایک مسلمان سود لیتا ہے تو اس سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو درد ہوتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھنڈک پہنچانے کے لئے بھی مسلمان سے توبہ کروانا مقدم ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم غمگین بیٹھے ہیں جبرائیل آتے ہیں پوچھتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کیوں غمگین ہیں؟ فرمایا امت کے بارے میں فکر مند ہوں! کونسی امت مسلمان یا کافر؟ تو فرمایا مسلمان قیامت کے دن بھی آپ کی جو جھولی پھیلے گی کافر کے لئے نہیں، مسلمان کے لئے پھیلے گی، یارب امتی امتی...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت محمدیہ پر شفقت: آپ صلی اللہ علیہ وسلم قیامت کے دن فرمائیں گے، یا اللہ! میری امت کا حساب میرے حوالہ کر دیں، اللہ کہے گا کیوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ان کو شرمندہ نہ ہونا پڑے تو اللہ فرمائے گا کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کا حساب لیں گے تو ان کے اعمال آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آئیں گے تو وہ سر اٹھا نہیں سکیں گے لہذا ان کا حساب آپ کو نہیں دیتا الگ پردے میں لے لوں گا، ان کا حساب بھی پردے میں ہوگا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی روح کو ٹھنڈک پہنچانا اسی صورت میں ہے کہ پہلے امت کو اسلام پر باقی رکھا جائے...

آج امت کا یہ حال ہے کہ: بازاروں میں قرآن کی تلاوت کوئی نہیں...گھروں میں قرآن کی معاشرت کوئی نہیں...اور شادیوں میں قرآن کوئی نہیں...نماز...روزہ کچھ موجود نہیں...قرآن کا اپنا حق ہے...کہ اسے پیش کیا جائے...یہ ہماری محنت ہے کہ قرآن پہ چلا جائے اور قرآن کو پھیلایا جائے... اب یوں کہئے کہ میں نہ قرآن کا حافظ نہ قرآن کا عالم میں قرآن کیسے پھیلاؤں؟ اس کو ہر آدمی پھیلا سکتا ہے...ساری آسمانی کتابوں کا خلاصہ قرآن ہے...سورہ فاتحہ توراۃ کے بدلے میں ہے...انجیل کے

بدلے میں سورہ مائدہ ہے... زبور کے بدلے میں حم کی ساتوں سورتیں ہیں تو سارا آسمانی علم قرآن میں آ گیا اور قرآن کا خلاصہ سورۃ فاتحہ ہے اور فاتحہ سے خوبصورت کلام کائنات میں کوئی نہیں...

ہمیں تو قرآن کا پتہ نہیں... پٹھان کے سامنے غالب کا شعر پڑھو تو اسے کیا پتہ چلے گا کہ آج تو اردو والوں کو پتہ نہیں چلتا ان بیچاروں کو کیسے پتہ چلے گا آج ہمارے سامنے قرآن کی فصاحت ایسی ہے جیسی کہ پٹھان کے سامنے غالب کا شعر ہے...

آج قرآن کے الفاظ ہیں حقیقت نہیں: ہم قرآن کے نغمے کو نہیں جانتے کہ یہ کس طرح روح کی تاروں کو چیرتا ہے وہ کافر ہو کے قرآن کو جانتے تھے... قرآن ان کو ہلا دیتا تھا ...گرما دیتا تھا... تڑپا دیتا تھا... ابوجہل نے عمرؓ کو کہا تھا واقعی تو ہی ایسا ہے کہ مکہ میں محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر سکتا ہے اور کوئی ایسا نہیں... بغض وعداوت میں اتنے آگے تھے جس کے بارے میں ام لیلیہ کے خاوند نے کہا تھا خطاب کا دادا تو مسلمان ہو جائے گا... لیکن خطاب کا بیٹا مسلمان نہیں ہوگا... وہ عمر بن خطاب پردے کے پیچھے چھپ کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا قرآن سنتے تھے... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم رات حرم کعبہ میں آ کے نوافل میں قرآن پڑھتے تھے تو کچھ ادھر چھپ کے کچھ ادھر چھپ کے قرآن سنتے تھے... اس کے اندر معانی کی جو طغیانی ہے وہ ان کو ہلا دیتی تھی... اللھم ارزقنا بتلاوۃ القرآن (دین ودانش جلد اول)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا ایمان افروز واقعہ

حضرت عبداللہ بن حذافہ کو قید کیا گیا اور انہیں ڈرایا گیا کہ عیسائی ہو جا... پھر لالچ دیا گیا کہ عیسائی ہو جا... کہا کہ نہیں ہوتا... پھر سب سے خطرناک حربہ آزمایا... یہ نوجوان بڑے مذاقیہ صحابہؓ میں سے تھے... یہ صحابیؓ ایسے تھے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو بھی ہنساتے تھے ایک دفعہ کسی نے آ کر شکایت کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! یہ عبداللہؓ بہت مذاق کرتے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ارے اسے کچھ نہ کہا کرو... یہ اللہ اور اس کے رسول سے محبت کرتا ہے... اب عیسائیوں نے آپؓ پر آخری حربہ آزمایا کہ ایک خوبصورت لڑکی ان کے ساتھ کمرے میں بند کر دی... شراب اور

ور کا گوشت رکھ دیا اور اس لڑکی سے کہا کہ اس سے زنا کراؤ جس طرح بھی ہو جب مسلمان عورت کے چکر میں پھنسے گا تو یہ ایمان بھی بیچے گا اور سب کچھ بیچے گا... تین دن اور تین راتیں وہ لڑکی سارا زور لگاتی رہی کہ کسی طرح یہ میری طرف تو دیکھے جب دیکھے گا تو تب زنا کی خواہش پیدا ہوگی... اور جب دیکھے گا ہی نہیں اور آنکھ کو اللہ کے حکم کے مطابق استعمال کرے گا تو گناہ میں کب مبتلا ہوگا...

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی: اب یہ قرآن اس صحابیؓ کے اندر زندہ ہے وہ تفسیریں نہیں جانتے تھے بلکہ وہ قرآن جانتے تھے وہ آثار و رموز نہیں جانتے تھے... بلکہ وہ قرآن جانتے تھے وہ بڑے بڑے لمبے چوڑے مسائل پر باتیں نہیں کیا کرتے تھے وہ کہتے تھے کہ ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے یوں کہا ہم بھی ایسے کرتے ہیں ہمیں اور کوئی پتہ نہیں اس موقع پر ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ آنکھ جھکاؤ اب حضرت عبداللہؓ کی آنکھ کا پردہ جھکا ہوا ہے یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا غلام ہے... آج بازار میں پتہ لگے گا کہ غلامی کتنے لوگوں کو حاصل ہے... جب تم بازار میں چلو گے پھر تمہیں پتہ چلے گا کہ تیرے اندر نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی کتنی غلامی ہے وہ تو اکیلا ہے... لڑکی خوبصورت ہے لیکن اس کے سامنے دو آیتیں آرہی ہیں... قُلْ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ يَغُضُّوْا مِنْ اَبْصَارِهِمْ (القرآن)

مسلمانوں سے کہہ دو کہ آنکھوں کو جھکائیں... اب یہ آیت عبداللہؓ نے پڑھی ہوئی نہیں تھی اور دوسری آیت ان کے سامنے یہ آرہی تھی: وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ط قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَایَ ط اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ (القرآن)

حضرت یوسفؑ کا قصہ سامنے آرہا ہے ایک طرف اللہ کا امر ہے کہ آنکھوں کو جھکاؤ اور نبی کا طریقہ معلوم ہے کہ اس موقع پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کیا کیا ہے... آنکھ کو جھکانے کا حکم دیا ہے اور ادھر حضرت یوسف کا قصہ یاد آرہا ہے کہ اللہ نے یہ واقعہ خوانی کے لئے نہیں سنایا اللہ نے یہ قصہ اس لئے سنایا ہے کہ اے مومن! تیری آنکھ ایسے جھکے جیسے یوسف علیہ السلام نے اپنے دامن کو بچایا ہے... غلقت الابواب دروازے بند اور وہ مزین وقالت هیت لک اور دعوت دے رہی ہے کہ آؤ میری طرف اور سب کے سب دروازے بند ہیں اور یوسف علیہ السلام اپنے رب کو یاد کر کے عرض کرتے ہیں میں اپنے رب کی پناہ چاہتا ہوں میں یہ کام نہیں کرسکتا...

درس عبرت: قرآن ان صحابہؓ کے اندر رچا بسا ہوا تھا.. قرآن کہیں لکھا ہوا نہیں تھا پورے ملک میں ایک نسخہ ہوتا تھا لیکن ہر صحابیؓ کے دل میں رچا بسا ہوا تھا.. حقیقت میں صحابہ کے اندر نبوت کی غلامی تھی... تین دن لڑکی زور لگاتی رہی کہ عبداللہؓ کی آنکھ اٹھ جائے... عبداللہؓ کو کیا چیز روک رہی ہے یہ وہ اعمال ہیں جو اللہ کی رحمت کو اتارتے ہیں... ہمارے مسائل ان اعمال سے حل ہونگے... ہمارے مسئلے دنیا کے ان اسباب سے حل نہیں ہونگے... آخر میں عیسائی سردار نے اس لڑکی سے علیحدگی میں کہا کہ تو نے اس کو گناہ پر آمادہ کیوں نہ کیا تو کہنے لگی اس نے آنکھ اٹھا کر مجھے دیکھا ہی نہیں تو میں اسے کیسے گناہ پر آمادہ کرتی... (دین ودانش جلد اول)

حقوق کی اہمیت

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا جو صبح صبح ماں باپ کی زیارت کر لے اور کچھ بھی نہ کرے نہ چائے پوچھے... نہ پکا کے دے... خالی زیارت کر لے تو شام تک جنت کے دروازے اس کے لیے کھل جاتے ہیں... بھائیو! تو میں نے کوئی اپنا پیغام تو نہیں سنایا... کوئی اپنا سودا میں نے نہیں بیچا... میں نے تو اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام پیش کیا ہے...

بہن بیٹی کا حق کھانے والے کی سزا

اپنی بہنوں کو حق دیا کرو... بیٹیوں کا حق مارنے والے کبھی قبروں میں سکھی نہیں سوسکتے... بہنوں کی زمینیں کھا جانے والے... بہنوں کی زمین... جائیدادوں کا حصہ نہ دینے والے... میرے بھائیو! کبھی قبروں میں چین نہیں پا سکتے... اس میں اور ڈاکو میں کوئی فرق نہیں ہے... کسی علاقہ میں ڈاکہ پڑے تو لوگ شور مچائیں گے... کتنے بھائی ہیں جو بہنوں کے حق کے ڈاکے مار گئے... کوئی شور نہ مچا... کوئی فریاد نہ ہوئی... اپنی بہنوں کو حق دو... میرا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کہہ رہا ہے... جس کو اللہ نے دو بیٹیاں دیں... یا دو بہنیں دیں اور ان پر خرچ کرتا رہا... پھر ان کی شادیاں کیں... پھر ان کا حصہ بھی ان کو دیا... پھر بھی ان پر خرچ کرتا رہا... یہاں تک کہ مر گیا تو اس کے لیے جنت واجب ہوگئی اور ہم بیٹیوں کا حق کھا جائیں... بہنوں کا حق کھا جائیں...

ہمارے استاذ کتنے عظیم تھے

اللہ نے ہمیں جن استادوں کے قدموں میں بٹھایا... جن سے میں نے قرآن کی تفسیر پڑھی... 1975ء کی بات کر رہا ہوں یا 1976ء کی... میں ان کی خدمت میں شہد لے گیا ایک بوتل (10) دس روپے کی آتی تھی... میں نے کہا حضرت جی! یہ میں آپ کے لیے ہدیہ لایا ہوں مجھ سے فرمانے لگے کہاں سے لائے ہو... میں نے کہا جی اپنے باغ سے تڑوا کے لایا ہوں...

میرے استاذ محترم کا تقویٰ

تو مجھ سے سوال کیا کہ کیا تیرے باپ نے اپنی بہنوں کو زمین میں سے حصہ دیا ہے... ایک بوتل شہد ہی تو تھی وہ بھی تو کہہ سکتے تھے... ماشاء اللہ جزاک اللہ... ایک بوتل دس روپے کی ہے لیکن پوچھا تیرے باپ نے بہنوں کو حصہ دیا تھا؟ میں نے کہا جی میرے باپ کی بہن کوئی نہیں تھی ...صرف دو بھائی تھے... تیرے دادا نے اپنی بہنوں کو زمین میں حصہ دیا تھا... میں نے کہا... میرے جمڑے توں پہلے دیا گلاں تاں نہ پچھو (میں نے کہا میری پیدائش سے پہلے کی باتیں نہ پوچھو) لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا... میں نے کہا جی مجھے نہیں پتا... میں تو پیدا بھی نہیں ہوا تھا... کہا اچھا رکھ دو... اچھا رکھ دو... ہم یہ پیغام لے کر آئے ہیں... اپنی بہنوں کو حصہ دو... ان کی شادیوں کے بعد بھی ان پر خرچ کرو... جنت واجب ہو جائے گی...

آج بیٹھے بیٹھے اپنا موازنہ نہ کرو... ہم کتنی دور ہیں... اللہ اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے مبارک طریقوں سے... آج توبہ کرو... آج بیٹھے بیٹھے توبہ کرو... یہ کیبل کا دور ہے... یہ ننگے ناچوں کا دور ہے پھر بھی یہ نوجوان نسل جو اٹھ کے اللہ کی بات سننے آئی ہے... لگتا ہے صبح صادق قریب ہے... تو مجھے امید لگ گئی ہے کہ باد صبا کے جھونکوں کی آمد آمد ہے... اللہ دین کو زندہ کر کے رہے گا... آج توبہ کرو... آج توبہ کرو... آج توبہ کرو... آج بس ہتھیار ڈال دو... کہ اے اللہ بس میں آ گیا ہوں... اے اللہ بس میں آ گیا ہوں... میری توبہ قبول کر لے...

یہ تو سارے میرے محبوب کی امت بیٹھے ہوئے ہیں... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی امت

بیٹھے ہوئے ہیں... ان پر تو اللہ ویسے ہی مہربان ہے... ویسے ہی شفیق ہے... مہربان ہے ان کیلئے رعایت بڑی... اللہ نے آیت اتاری... مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا... جو ایک نیکی کرے دس لکھوں گا... کیا ٹھکانہ ہے اللہ کی رحمت کا (دین ودانش جلد دوم)

ہماری حالت زار

جس معاشرہ کی اَقدار اس قدر پستی کا شکار ہو جائیں کہ کھیل میں ہارنے جیتنے کو عزت و ذلت کا معیار سمجھ لیا جائے..... مساجد ویران ہو چکی ہوں..... طبلے کی تھاپ پر ناچنے والی مسلمان کی بچی ہو... نظارہ کرنیوالے بھی مسلمان اور نچانے والے بھی مسلمان ہوں اِن حالات میں کسی کی ھائے نہ نکلے اور کوئی نہ تڑپے... کوئی آنکھ اشک بار نہ ہو... ایسی قوم کو ایٹم بم مارنے کا بھی کوئی فائدہ نہیں کہ ہم نظریاتی طور پر ختم ہو چکے ہیں... (دین ودانش جلد پنجم)

دین بغیر کوشش کے نہیں ملتا

میرے بھائیو! دین مفت میں نہیں ملا کرتا ہاں یوں کہو کہ جلسے کیلئے چندہ دے دیا اور تم نے جنت کا ٹھیکہ لے لیا... اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ دھوکہ دل سے نکال دو... مدرسہ میں چندہ دیکر یا مسجد میں چندہ دیکر آپ یوں سمجھو کہ ہم نے جنت کا ٹھیکہ لے لیا تو یہ دھوکہ آج دل سے نکال دو جب تک حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم والا غم اور آپ والا درد اور آپ والی زندگی اور آپ والا طریقہ زندگیوں میں نہیں آتا... اللہ پاک کو نہ ہمارے مال کی پرواہ ہے... نہ ہماری جان کی پرواہ ہے... نہ ہماری ذات کی پرواہ ہے... نہ ہماری بربادی کی پرواہ ہے... نہ ہماری ہلاکت کی پرواہ ہے... اللہ کی کسی سے رشتہ داری نہیں ہے... اللہ نے ایک ہی ذات کو نمونہ بنا کر بھیجا ہے کہ یہ ہے اس کے پیچھے چل کر آؤ... اس کے نمونے میں ڈھل کر آؤ... اس کی شکل بنا کر آؤ... اس کا لباس پہن کر آؤ... اس کی سیرت بنا کر آؤ اور اس کے مطابق زندگی لیکر آؤ تو میرے تک آسکتے ہو... ورنہ ہمارا اور تمہارا کوئی جوڑ نہیں ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع کا نتیجہ

حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے اپنی زندگی کو نبی کے طریقے پر ڈھالا... اللہ نے وہ رتبہ دیا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ بلال رضی اللہ عنہ قیامت کے دن میرے آگے آگے اذان دیتا چلے گا اور جب میں جنت میں داخل ہوں گا تو بلال رضی اللہ عنہ جنت میں میری اونٹنی کی نکیل کو پکڑ کے چلے گا اور ابولہب چچا ہے لیکن اس نے ٹکر لی ہے اس لئے اللہ تعالیٰ کی کتاب نے گواہی دیدی ہے... تبت یدا أبی لھب و تب ابولہب ہلاک ہوگیا برباد ہوگیا...

دنیا کی محبت کے اثرات

میرے بھائیو! صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے اندر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ درد بھرا تھا کہ ہمیں اللہ پاک کے احکامات کو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے کو سامنے رکھنا ہے... ہمیں اپنے کاروبار کو اور تجارت کو سامنے نہیں رکھنا... ہمارا اسلام کیا ہے؟ آج ہمارا اسلام یہ ہے کہ جو اللہ کا حکم اور جو نبی کا طریقہ ہماری دنیا پر چوٹ مارتا ہے اسے اٹھا کے پھینک دیتا ہے کہتا ہے کہ ہمارے بس کا نہیں ہے وہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ہم تو گناہ گار ہیں... شیطان پٹی کیا پڑھاتا ہے وہ تو صحابہ کرام رضی اللہ عنہم تھے ہم تو گناہ گار ہیں اور جس پر دنیا برباد نہیں ہوتی اور دنیا باقی رہتی ہے تو کہتا ہے کہ میں تو مسلمان ہوں اس دنیا کی محبت نے اللہ کے گھروں کا بھی یہ حال کیا کہ اللہ کے گھروں کو بھی اپنی تجارت کا ذریعہ بنایا ہوا ہے مسجد میں آ کے چارٹ لگ جاتا ہے کیا چارٹ ہے؟ روزے کا چارٹ اور نمازوں کے اوقات کا چارٹ اور نیچے اپنی دکان کا پتہ لکھتا ہے... اللہ کے گھر میں تجارت کرتا ہے کہ میری دکان فلاں چوک میں ہے اللہ کے گھر کو بھی تجارت سے نہیں چھوڑا اور اللہ کے گھر کو بھی تجارت کا ذریعہ بنایا اور یوں کہتا ہے کہ میں محمدی ہوں... اللہ کے گھر میں بھی اشتہار لگا ہوا ہے دس باتیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی احادیث کی اور نیچے اپنی دکان کا پتہ... دکان کا پتہ کیوں دیا ہے؟ میری دکان ہے... میں بھی دکان والا ہوں... میرا بھی آ کے سودا خریدو... میں نے ایک تاجر سے پوچھا کہ آپ نے یہ

جودس نصیحتیں لکھی ہیں سچ سچ بتاؤ کہ ان دس باتوں کو پھیلانا چاہتے ہو یا اپنی دکان کی مشہوری کرنا چاہتے ہو... انہوں نے کہا کہ سچی بات یہ ہے کہ ہم اپنی دکان کی مشہوری کرنا چاہتے ہیں...

میرے بھائیو! جب اندر میں دنیا اتری تو اللہ کے گھروں کو بھی تجارت کے اڈے بنالیا... جب اندر سے دنیا کی محبت نکلی ہوئی تھی تو آتی ہوئی دنیا کو ٹھوکر مارتا تھا اور دنیا قدموں میں آکر گرتی تھی... (بیانات مولانا طارق جمیل ص ۲۰۸)

دین کی محبت کو مقصد زندگی بنانے کا دنیاوی فائدہ

ایک دفعہ دکانیں چھوڑ چھوڑ کر اللہ کے راستے میں نکلو... اللہ تعالیٰ اپنی رضا والی دنیا دے گا... جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کو دی پہلے فاقے آئے... پہلے بھوک آئی... پھر ایک ایک صحابہ رضی اللہ عنہم کے پاس اتنا مال آیا...

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہم کا جب انتقال ہوا تو دس کروڑ تین لاکھ بیس ہزار دینار چھوڑ کر گئے... ایک ہزار اونٹ... دس ہزار بکریاں... ایک سو گھوڑے اور زمینیں بے شمار... مکانات بے شمار اور درجہ کیا ہے عشرہ مبشرہ میں سے... دس بڑے صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ہیں جن کو جنت کی بشارت دی گئی ہم اس طریقے پر آئیں تو سہی ہم اس در در پر آئیں تو سہی لوگ کہتے ہیں کہ تبلیغ میں جائیں گے تو کاروبار ٹھپ ہو جائیں گے... ہم یہ کہتے ہیں کہ جب آپ نبی کے کلمے کو لیکر نکلو گے اور سیکھو گے تو اللہ تمہیں دنیا بھی دے گا آخرت بھی دے گا اور بے شمار دے گا اور ایسی دے گا کہ جب جنت میں لے جائے گا اس وقت دیکھ لے گا ہاں یہ میرے نبی کے طریقے پر پورا اتر آیا تو اعلان ہوگا کہ میرے بندے کو جنت کا جوڑا پہنا دیا جائے بس جونہی جنت کا جوڑا آسمان سے اترے گا اس کا قد ساٹھ ہاتھ اونچا ہو جائے گا...

وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا... حَتّٰى إِذَا جَآءُوْهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوْهَا خٰلِدِيْنَ

تھوڑی سی دیر کا صبر ہے ہم تھوڑا سا اپنے جذبات کو قابو میں کریں اور اپنی اپنی زندگی کی غلط

ترتیبوں کو توڑیں... صحیح یقین کی بنیاد پر چلیں گے تو دنیا بھی بنے گی اور آخرت بھی بنے گی اللہ دنیا بھی بنائے گا اور آخرت بھی بنائے گا جیسے صحابہ رضی اللہ عنہم کی بنی کہ نہ بنی؟ (بیانات مولانا طارق جمیل ص ۲۱۵)

ہم کیا کرنے آئے تھے اور کیا کر رہے ہیں؟

میرے بھائیو! ہم تو توحید بیچنے آئے تھے... ہم دوائیں بیچنے بیٹھ گئے...

ہم توحید بیچنے آئے تھے ہم غلے بیچنے بیٹھ گئے... ہم توحید بیچنے آئے تھے... ہم کپڑا بیچنے بیٹھ گئے جس کشتی کا ناخدا ہی چھلانگ مار جائے تو اس کشتی کے مسافروں کا کیا حال ہوگا... آج ساری انسانیت اس کشتی کی طرح ہے جس کا ملاح کشتی چھوڑ کے بھاگ گیا اور وہ بیچ منجھدار میں چکر کھا رہی ہے... یہ تو امت رہبر کا کام کرنے والی تھی...

یہ امت راستہ دکھانے والی تھی... ساری کائنات کو اللہ کا پیغام سناتے تھے...

اللہ کیلئے جیتے تھے... اللہ کیلئے مرتے تھے... اللہ کیلئے گھروں کو چھوڑتے تھے... اللہ کیلئے روتے تھے... راتیں آباد... اس کی یاد سے... دن آباد اس کے دین کی محنت سے... اور پھرتے... پھرتے ذرا تاریخ کے اوراق کھنگال کے تو دیکھو... اس زمین کی زبان ہوتی... ان درختوں کی زبان ہوتی... ان ہواؤں کی زبان ہوتی... ان پہاڑوں کی زبان ہوتی...

ان فضاؤں کی زبان ہوتی... اگر زبان ہوتی تو یہ بتاتے کہ ہم گواہ ہیں کہ ہم نے کیسے کیسے پاپڑ بیل کر آنے والی انسانیت کو اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچایا تھا...

ہمارے پاس کوئی حجت نہیں ہوگی... قیامت کے دن کہ میرے بچے چھوٹے تھے... میری بیوی جوان تھی... اور میں معذور تھا... اور میں بوڑھا تھا...

اور میں گھر میں اکیلا تھا... ایک ایک عذر وہ توڑتے چلے گئے اور اللہ کا پیغام دنیا میں پہنچاتے چلے گئے... ایک ایک چیز کو قربان کرتے گئے اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو دنیا میں پھیلاتے چلے گئے...

میرے بھائیو! حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے اور اللہ کے درمیان واسطہ ہیں (بیانات جمیل اول ص ۱۵۵)

انقلابی کام

یہ تبلیغ کا کام اصل میں انقلاب ہے... انقلاب کا لفظی مطلب ہے... دل کا پلٹ جانا... دل کا... پھر اس کو مجازاً حکومت پر بھی بولا جاتا ہے... انقلاب آ گیا... انقلاب آ گیا... حکومت بدل گئی... لیکن اصل انقلاب... قلب... انقلاب... قلب کا بدل جانا... تبلیغ دنیا کا سب سے بڑا انقلابی کام ہے... اس وقت... لوگوں کے دلوں کی دنیا ایسے بدل جاتی ہے جیسے اندھیرے میں سے کوئی سورج نکل آیا ہو...

(کینیڈا کے شہر) ٹورنٹو سے ہم آ رہے ہیں... دو اگست کو ہماری واپسی ہوئی... جرمنی... امریکہ پھر کینیڈا... ساؤتھ امریکہ... انگلینڈ یہ سارا دو مہینے کا تقریباً ہم سفر کر کے آئے ہیں... ٹورنٹو میں میرا بیان تھا مستورات میں... تو جب بیان کر کے میں باہر نکلا تو مستورات بھی نکلیں... ڈھائی تین سو عورتوں میں سے کوئی عورت بے پردہ نہیں تھی... سب برقعوں میں... ٹورنٹو میں... جہاں بیس سال پہلے یہ تصور نہیں کیا جا سکتا تھا کہ کسی عورت کو یوں دیکھا جائے گا...

جہاں انسانیت اور شیطان بھی شرمائے اور نظریں چرائے وہاں ایسے نمونے نظر آئیں... کتنا بڑا انقلاب ہے... پھر انگلینڈ میں... لندن میں ایک جگہ بیان تھا... ایک محلہ میں وہاں کوئی چار پانچ سو مستورات تھیں... ایسے ہم بیان کر کے باہر نکلے تو مستورات نکل رہی تھیں تو سب برقعے میں... ایک عورت بھی مجھے بغیر برقعے کے نظر نہیں آئی...

یہ انقلاب ہے... خاموش انقلاب... درخت روزانہ بڑھتا ہے... کبھی شور ہوا؟ آپ کے سامنے بڑھتا ہے... کبھی سنائی دیا؟ کوئی شور سنائی دیا... روزانہ بڑھتا ہے... تبلیغ خاموش انقلاب ہے... یہ ہو... ہا کے بغیر درخت کی طرح بڑھ رہا ہے... (بیانات جمیل اول ص ۳۲۶)

نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی امت کیلئے قربانیاں

ایک طاقتور بادشاہ کے سامنے کھڑا ہونا ہے اور بہت بڑے محسن کا سامنا ہونے والا ہے جس نے پیٹ پہ پتھر باندھے اور ہمارے لئے قربانیاں دیں جس نے اپنی معصوم اولاد کو میدان کربلا

میں شہید کروایا اور اپنی امت کیلئے راستے صاف کئے...اسکے معصوم بچوں کی گردنوں سے تیر پار ہو گئے... تیر پار ہو گئے...آپ نے کمرہ بند کر لیا...کہا کہ میرے پاس کوئی نہ آئے...کافی دیر کمرہ بند...حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا جرأت کر کے اندر چلی گئیں دیکھا تو حضرت حسین رضی اللہ عنہ کو گود میں لیا ہوا روئے جا رہے ہیں...روئے جا رہے ہیں...کہا یا رسول اللہ! کیوں رو رہے؟ کہا مجھے جبرئیل نے ابھی آ کے خبر دی ہے...میرے اس شہزادے کو میری امت قتل کریگی اور مجھے وہاں کی مٹی لا کے دکھائی ہے...فاذا ھی تربة حمراء سرخ رنگ کی...صحیح سنا رہا ہوں...بزار کی طبرانی کی مسند احمد کی روایت صحیح سنا رہا ہوں کہ مجھے وہ مٹی لا کے دکھائی گئی ہے کہ جس میں میرے اس شہزادے کو خاک وخون میں لوٹا دیا جائے گا...اپنا بھی نذرانہ پیش کیا...اپنی اولاد کا بھی نذرانہ پیش کیا...اس ذات کا سامنا ہونیوالا ہے...

اگر انہوں نے پوچھ لیا...کیا تیرے بچے میرے بچوں سے زیادہ قیمتی تھے جو تو نے ان کی خاطر میری شریعت کا مذاق اڑایا؟ کیا تیرے بچوں کی خوشی میرے بچوں سے زیادہ تھی کہ جس رب نے تجھے اولاد دی اور شادی کا دن دکھایا اسی دن تو نے ڈھول بجایا مہندیاں رچائیں...

ہندوستان سے جہاد کا شوق چرائے ہوئے ہیں...دیکھ تو سہی فیصل آباد میں گلستان کالونی میں...کتنے گھر جہاں مہندی نہیں رچائی جاتی شادیوں پر...کس منہ سے ہندوؤں سے لڑنے کے ارادے ہیں...کس منہ سے جہاد کے نعرے ہیں...

کوئی محلہ تو بتاؤ کوئی گھر تو بتاؤ جہاں مہندی نہ رچائی جاتی ہو...ان کے کفر سے پیار اور ان کی ذات سے نفرت...الٹا کام...اللہ کا حکم یہ ہے کہ کفر سے نفرت کرو اس کی ذات سے نفرت نہ کرو...کیا اس محبوب کا سامنا کرنے کیلئے جواب تیار کر لیا ہے؟ کبھی بیٹھ کے سوچا ہے کہ میں نے کل کو اللہ کے رسول کا سامنا کرنا ہے اور انہوں نے پوچھ لیا تو میرا جواب کیا ہوگا؟

جو میری دکان میں غلط تجارت ہے...جو میری ملازمت میں غلط بیانی ہے...جو میری آنکھوں میں خیانت ہے...جو میرے کانوں میں خیانت ہے...(بیانات جمیل اول ص ۳۸۶)

ایمان کے نور کی نشانی

اذا دخل النور انشرح الصدر

جب اللہ کی روشنی اندر داخل ہوتی ہے تو اندر سینہ کھل جاتا ہے... کسی صحابی نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سوال کیا فی الاعلام من تلک علامة یا رسول الله؟ اے رسول اللہ اس نور کی کوئی نشانی ہے؟ ہم سارے ایمان والے بیٹھے ہیں...

ہم سارے دعا کرتے ہیں... ہمارے اندر ایمان کا نور ہے دیکھو اس کی نشانی کیا ہے... اللہ پوچھنے والے کا بھلا کریں... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا اس کی نشانی تین چیزیں ہیں... **التجافی عن دار الغرور**

دنیا سے بے رغبتی پہلی نشانی... مالدار ہے غریب ہے دنیا سے بے رغبت **والا نابة الی دار الخلود** جنت کا شوق **والا ستعداد للموت قبل النزول** موت سے پہلے موت کی فکر یہ تین باتیں ہیں تو ایمان کا نور اندر آچکا ہے اگر تین باتیں نہیں ہیں تو عین ممکن ہے کہ ایمان ہے لیکن نور سے خالی ہے...

جیسے لائٹ ہے اندر بتی بھی ہے اور جلانے والا کوئی نہیں ہے اور ضرورت ہے اس کو جلانے کی... ایمان ہے مگر اسے چمکانے کی ضرورت ہے... چمکانے کیلئے محنت کرنی پڑتی ہے نفس کا مجاہدہ اسے کہتے ہیں... یعنی اپنی طبیعت سے لڑنا... ایمان کا نور پیدا کرنے کیلئے یہ ایمان کا نور پھر بتلائے گا کہ اعمال میں کامیابی ہے اور اللہ اور نبی کے حکم میں کامیابی ہے اور اللہ کے ہاتھ میں آسمان اور زمین کا نقشہ ہے نبی دنیا میں آکر یہ محنت کرتے تھے... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے آکر بھی یہی محنت کی... (بیانات مولانا طارق جمیل ص ۴۱)

اللہ کی نظر میں بے قدر کون؟

میرے بھائیو! ہم یوں نہیں کہتے کہ اسباب کو ترک کیا جائے بلکہ ہم یوں کہہ رہے ہیں کہ

یہ انسانیت ہے کہ صرف اسباب کے پیچھے دوڑ لگا کر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت اور آپ کے طریقے کی اور اتباع کی پرواہ نہ کی جائے اللہ ذوالجلال کی قسم! آپ امریکہ اور روس سے بھی بڑے بڑے بم بنالو اگر اس وقت تم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نافرمان ہو گئے تو اللہ تمہیں برباد کر کے چھوڑے گا یہی خناس تو ذہنوں میں اترا ہوا ہے...اسی خناس نے تو برباد کیا ہے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پرواہ نہیں ہے...ایک ایسے کی پرواہ کرتا ہے...دس روپے کا حساب اوپر نیچے ہو جائے تو کمپیوٹر ڈھونڈتا ہے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ایک طریقے کو برباد کر کے کہتا ہے کیا ہو گیا اب زمانہ جدید آگیا ہے...

سنت کی قدر کا اصل احساس کب ہوگا؟

جب تیری آنکھوں سے دنیا کا پردہ ہٹے گا اور موت آئے گی اور پردہ کھلے گا فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَاءَ كَ جب میں تیری آنکھ سے پردہ ہٹاؤں گا پھر تجھے پتہ چلے گا کہ میرے نبی کی ایک ایک سنت کی کیا قیمت تھی...

صحابہ کے دور میں قلعہ فتح نہیں ہو رہا سارے حیران ہیں...کیا وجہ ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا...تو اب توجہ کی...کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا...میرے بھائیو! مسلمان کی سوچ دیکھو...انہوں نے کس بنیاد پر قیصر و کسریٰ کو توڑا...آج اس کو سوچو...آپس میں سوچ میں پڑے کہ قلعہ کیوں فتح نہیں ہو رہا کہنے لگے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے...نتیجہ یہ نکلا قلعہ اس لئے فتح نہیں ہو رہا کہ مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے سارے لشکر کو حکم دیا سب مسواک کرو اور ہم مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ لکڑیاں منہ میں لے کر پھرتے ہیں اب تو نیا زمانہ ہے اب تو برش کرنا چاہئے یہ تم کیا منہ میں لکڑیاں لیتے رہتے ہو تو ایسوں کے ساتھ اللہ کی مدد آئے گی...مسواک کی سنت کو چھوٹنے پر اللہ کی مدد ہٹ گئی کہ تم نے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ایک سنت کو ہلکا سمجھا ہے...لہٰذا میری مدد تم سے دور ہوگی...(بیانات مولانا طارق جمیل ص ۱۰۳)

دعا کی کثرت! ہدایت کا ذریعہ کیسے بنی؟

ہمارا ایک دوست سلمان ہے...امریکہ میں نوکری کرتا ہے دوبئی میں رہتا ہے...دوبئی سے جا رہا تھا امریکہ پیرس میں جہاز اترا...وہاں سے ایک پادری چڑھا دونوں ایک سیٹ پر ہو گئے...راستے میں تعارف ہوا آپ کہاں سے آپ کہاں سے کہا میں پادری ہوں امریکہ سے افریقہ گیا...فلاں ملک میں فلاں بستی میں...کس لئے گئے تھے؟ اپنے مذہب کا پرچار کرنے...کیا نتیجہ نکلا؟ کہا چار سال رہا سب عیسائی ہو گئے...چار سال گھر گئے؟ کہا نہیں گیا...چار سال گھر نہیں گھر باطل پھیلانے والے ایسی قربانی کر رہے ہوں اور حق پھیلانے والے پوچھتے پھر رہے ہوں کہاں لکھا ہے؟ بچے چھوڑ کے چلے جانا...ماں باپ چھوڑ کے چلے جانا جہاں لکھا ہے پڑھو تو سہی صحابہؓ کی زندگی پڑھیں...

سلمان نے اسے دعوت دی...آخر میں اس نے کہا اچھا آخری فیصلہ یہ ہے کہ میں کہتا ہوں کہ میں حق پر ہوں...آپ آج سے یہ دعا مانگنی شروع کریں کہ اے اللہ مجھ پر حق کو واضح کر دے ...یہ دعا مانگنی شروع کرو اور یہ میرا پتہ ہے جب کوئی بات سمجھ میں آئے تو اس پتے پہ خط لکھ دینا ...سال کے بعد اس پادری کا خط آیا تیری بتائی ہوئی دعا روزانہ مانگتا رہا...یہاں تک کہ اللہ نے مجھ پر حق کھول دیا...میں مسلمان ہو چکا ہوں اور اب میں دوبارہ اس بستی میں جاؤں گا دوبارہ مسلمان بناؤں گا جن کو میں عیسائی بنا چکا ہوں...(عبرت انگیز بیانات ص ۲۴۸)

اپنے ہی ہاتھوں اسلام پر کلہاڑی مت چلاؤ

بارڈر کے مسلمانوں سے پوچھو جو بیچارے گھر سے بے گھر ہو رہے ہیں کہ ان پر کیا بیت رہی ہے؟ جن کا آگے سر چھپانے کا در کوئی نہیں...چھوٹے چھوٹے معصوم بچے در در کی ٹھوکریں کھا رہے ہیں ان کی آہ وزاری سنو؟ پتھر بھی موم ہو جاتے ہیں...ہم کیسے مسلمان ہیں کہ اپنے ہی ہاتھوں اپنے اسلام کے چمن کو کلہاڑا لے کر تباہ کر رہے ہیں جس شاخ پر بیٹھے ہیں اسی شاخ کو کاٹ رہے ہیں... یہ کون سا اقرار رسالت ہے؟ یہ کونسی توحید ہے؟ یہ کونسا عشق مصطفیٰ ہے؟ یہ جو کمپنیوں کے ایجنٹ

ہوتے ہیں... یہ کمپنی کا تعارف کرواتے ہیں... ان کی دوائیں بیچتے ہیں... ان کو پوری کمپنی سپورٹ کرتی ہے... پیسے بھی دیتی ہے... تنخواہ بھی دیتی ہے الاؤنس بھی دیتی ہے گھر بھی دیتی ہے گاڑی بھی دیتی ہے... ہم اللہ اور اس کے رسول کا تعارف کرواتے ہیں... یہ ہمارا کام ہے...

ہمارے نوجوان کا بھی اور بوڑھے کا بھی پڑھے لکھے کا بھی ان پڑھ کا بھی ڈاکٹر کا بھی انجینئر کا بھی عورت کا بھی مرد کا بھی غریب کا بھی امیر کا بھی حضورؐ کے امتی ہونے کے ناطے ہمیں بڑی عزت والا کام ملا... ہمیں اللہ نے سفیر بنا دیا... ہر سفیر کی طاقت اس کی حکومت کی طاقت کے بقدر ہوتی ہے... ہم اللہ کے سفیر ہیں... ہمارے پیچھے اللہ کی طاقت ہے آپ جہاں بھی ہیں اللہ نے آپ کو سفیر بنا دیا ہے... آپ میں سے کوئی حکومت کا سفیر بن جائے تو کیسا خوش ہوگا؟ دیکھیں چڑھائے گا... لوگ بھی مبارکباد دینے آئیں گے... ارے بھائی ہمیں اللہ نے اپنا اور اپنے حبیب کا سفیر بنا دیا ہے کہ میرا اور میرے حبیب کا پیغام بھی پھیلائیں گے... پوری دنیا کے انسانوں کو یہ بات سمجھانا کہ سب کچھ اللہ کے ہاتھ میں ہے... یہ ہمارا کام ہے... ہم آپ حضرات کی خدمت میں ایک غم اور ایک درد اور ایک فکر کو لے کر آئے ہیں اور ہماری یہ تڑپ اور تمنا ہے کہ ہر امتی اس درد اور غم والا بن جائے... (عبرت انگیز بیانات ص ۲۶۳)

کامیابی کی شرائط

اللہ نے کامل نجات کے لیے چار شرطیں لگائی ہیں جو قرآن ہی میں ہیں کہیں اور نہیں اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اگر یہ ایک سورت ہوتی اور باقی قرآن نہ ہوتا تو عمل کے لیے پھر بھی کافی تھی... کون سی سورت ہے... وَالْعَصْرِ... قسم ہے زمانے کی... کس بات پر اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ... ساری دنیا کے انسان ناکام ہیں الا سوائے ان چار صفتوں والوں کے اِلَّا الَّذِیْنَ آمَنُوْا جو ایمان لائے... یہ پہلی صفت ہے...

اگر کامل کامیابی چاہتے ہو تو ایمان پہلی شرط ہے... پھر خالی ایمان کافی نہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ بھائی ایمان کے ساتھ نماز بھی پڑھنی پڑے گی... روزے بھی رکھنے ہوں گے... پیسہ ہے تو زکوٰۃ دینی

ہوگی... حج کرنا ہوگا... تقویٰ اختیار کرنا ہوگا... حرام سے بچنا ہوگا... جھوٹ سے بچنا ہوگا... سود سے بچنا ہوگا... رشوت سے بچنا ہوگا... بددیانتی اور خیانت سے بچنا ہوگا... یہ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ہے...

تیسری شرط وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ پھر ایمان اور اعمال کی دعوت دینی پڑے گی... تیسری شرط جو اللہ کا قرآن بتا رہا ہے... یہ ہمارے لیے ہے... پہلی امتوں کے لیے پہلی دو باتیں تھیں یعنی اَنِ اعْبُدُوا اللّٰہَ وَاتَّقُوْہُ وَاَطِیْعُوْنِ یہ نوح علیہ السلام اپنی قوم کو کہہ رہے ہیں... اللہ کی مانو اور میری مانو بس کامیاب... ہمیں بتایا جا رہا ہے کہ ایمان لاؤ میری مانو میرے نبی کی مانو تواصوا بالحق پھر ان دونوں باتوں کے آگے کی تبلیغ کرو آگے دعوت دو... پھر اس میں آئے گی تکلیف... گھر چھوڑنا ہوگا... بیوی بچوں کی جدائی کی تکلیف... کاروبار سے نکلیں گے تو پیچھے مال کی کمی کی تکلیف... زراعت چھوڑے گا تو فصل کی کمی کی تکلیف... اپنا گھر چھوڑے گا تو کبھی سفر کبھی حضر... گرمی سردی کی تکلیف... کہا و تواصوا بالصبر اس تکلیف پر بھی صبر کرنا ہوگا اور دوسروں کو بھی صبر کے لیے آمادہ کرنا ہوگا...

یہ چار شرطیں کامل کامیابی کے لیے اللہ تعالیٰ نے لگائی ہیں تو یہ تبلیغ کا کام اس امت کا بنیادی کام ہے... آپ میں سے ہر مسلمان اس وقت مبلغ اسلام ہے... ایس پی بن جائے... آئی جی بن جائے... جنرل بن جائے... سپاہی بن جائے... ہمارے جیسا عام آدمی بن جائے... تبلیغ ہم سب کی اجتماعی ذمہ داری ہے کہ ہم خود بھی اس پر عمل کریں اوروں کو بھی اس پر تیار کریں اور اس کی دعوت دیں... یہ ایک عظیم الشان کام ہے کہ اس کے مقابلے میں کوئی اور عمل نہیں ہے...

ایک حدیث میں آتا ہے کہ اللہ کے راستے میں اللہ کے کلمہ کو پھیلانے کے لیے ایک گھڑی ایک گھڑی بیس منٹ کی ہوتی ہے... ایک گھڑی کھڑے ہو جانا ستر سال گھر میں عبادت کرنے سے بہتر ہے... ستر سال کی عبادت سے زیادہ بہتر ہے ایک گھڑی اللہ کے دین کو پھیلانے کے لیے اپنے گھر سے نکل کر چل پڑنا اور کھڑے ہو جانا اور جب آدمی گھر سے باہر نکلتا ہے تو سارے گناہ اس کے وجود سے نکل جاتے ہیں... ایک مچھر کے پر کے برابر بھی گناہ اس کے جسم پر باقی نہیں رہتے تو بھائی تبلیغ کی ذمہ داری اس امت کی پہچان ہے... (تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۴۰)

دین کی دعوت.... ہر مسلمان کے ذمہ ہے

یہ ذمہ داری ہماری طرف کیوں ہے... پھر گھر کیوں چھوڑ دیں... میرے دوستو! ہم ختم نبوت کو مانے ہوئے ہیں... تبلیغ تبلیغی جماعت کی وجہ سے نہیں... رائے ونڈ والوں کی وجہ سے نہیں تبلیغ ختم نبوت کی وجہ سے ہمارے ذمہ لگی ہوئی ہے... جب ہم کہتے ہیں کہ ہمارے نبی آخری نبی ہیں... ان کے بعد کوئی نبی نہیں تو یہ کام خود بخود ہمارے ذمہ واجب ہو جاتا ہے کہ امریکہ والوں کو کلمہ بتاؤ... یورپ والوں کو پہنچاؤ... امریکہ کو سمجھاؤ... آسٹریلیا والوں کو بتاؤ...

اللہ کے دین کی دعوت کو لے کر دنیا میں پھیل جاؤ... پہاڑوں کی چوٹیاں ہمارے قدموں تلے روندی جائیں اور میدان وصحراء ہمارے قدموں کی خاک سے گرد آلود ہو جائیں... ساری کائنات ہمارے کلمہ کی گونج سے معطر ہو جائے... اس لیے اللہ تعالیٰ نے ہم کو ختم نبوت کی برکت سے یہ کام عطا فرمایا ہے... ختم نبوت کی وجہ سے یہ ذمہ داری ڈالی ہے... یہ کام تبلیغی جماعت کی وجہ سے نہیں اور اس کو تبلیغی جماعت کا کہنا بھی صحیح نہیں... نمازیوں کو نمازیوں کی جماعت کہنا ٹھیک ہے... کیونکہ نماز مسلمان پر فرض ہے... حاجیوں کی جماعت کہنا ٹھیک ہے کیونکہ حج مسلمان پر فرض ہے... روزہ داروں کی جماعت کہنا صحیح ہے کیونکہ ہر مسلمان پر روزہ فرض ہے...

میرے بھائیو! ہر مسلمان کو تبلیغی کہنا بھی صحیح ہے کیونکہ ختم نبوت کی وجہ سے تبلیغ ہر مسلمان کے ذمہ ہے... جو ختم نبوت کو ماننے والا ہے اس کے ذمہ تبلیغ ہے... اب وہ کرے یا نہ کرے... بہر حال کام اس کے ذمہ لگ چکا ہے... نام لکھوانے سے ذمہ لازم نہیں ہوتا یا نہ لکھوانے سے ساقط ہوتا ہے... لکھوائیں گے اور نہ جائیں گے تو گنہگار رہوں گے... ایک آدمی نے کہا کہ میں نماز پڑھوں گا... اس کے بعد وہ کہتا ہے کہ اگر میں نہ پڑھوں تو گناہگار ہو جاؤں گا تو اس کی یہ بات صحیح نہیں ہے کیونکہ وہ کہے یا نہ کہے اس پر نماز پہلے سے فرض ہے... اسی طرح ایک آدمی کہتا ہے کہ میرا چلہ کے لیے نام لکھو... اس طرح نام لکھوانے سے تبلیغ ذمہ نہیں ہے... تبلیغ ختم نبوت کو ماننے کی وجہ سے ذمہ ہے... آج دنیا میں سب سے بڑا ماتم یہ ہے کہ انسانیت ناچتی ہوئی جہنم

میں جارہی ہے... اگر ان کے پاس جا کر منت کر کے ہاتھ جوڑ کر ان کو اس کام پر لگایا جائے تو ان کی آخرت بن جائے... (تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۶۰)

اذان کا انعام

آپ اندازہ کریں بچہ جب پیدا ہوتا ہے تو ایک کان میں اذان دیتے ہیں... کیا وہ سمجھ رہا ہے اذان کو... ایک کان میں تکبیر کہتے ہیں... جو نماز سے پہلے کہی جاتی ہے... ایک کان میں اذان ایک کان میں اقامت اذان تبلیغ ہے مؤذن مبلغ ہوتا ہے... مؤذن داعی ہے... مؤذن مبلغ ہے کہ نماز کی تبلیغ کر رہا ہے کہ آؤ نماز کے لیے... ہم اپنے بچے کے کان میں اذان دیتے ہیں... اقامت کہتے ہیں... لڑکا ہو یا لڑکی... بچہ ہو یا بچی... ہم اس کی روح کو پیغام سناتے ہیں... اے بیٹا... اے بیٹی! تو مبلغ اسلام ہے... تیرے ذمے تبلیغ کا کام ہے... اذان تبلیغ ہے...

اب سنو...... صرف اذان دینے والا صرف ایک حکم کی تبلیغ کر رہا ہے... صرف نماز کی... تو اس مؤذن کو جب قبر میں رکھا جائے گا تو قبر کی مٹی اس کو کھا نہیں سکتی... قبر کا کیڑا اس کو کھا نہیں سکتا اور قیامت کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا سب سے پہلے اللہ تعالیٰ ابراہیم علیہ السلام کو کپڑے پہنائے گا... پھر مجھے پہنائے گا... پھر نبیوں کو اللہ کپڑے پہنائے گا... اور مؤذن کو اللہ تعالیٰ کپڑے پہنائے گا اور قیامت کے دن مؤذن سب سے اونچی جگہ پر کھڑے ہوں گے کہ پتہ چلے کہ یہ ہیں اللہ کا پیغام سنانے والے...

جو صرف نماز کی دعوت دینے والے... نماز کی تبلیغ کرنے والے ہیں... اللہ نے ان کی اتنی عزت... اتنا اکرام و اعزاز کیا ہے اور جو پورے اسلام کی دعوت دے رہے ہیں کہ اے لوگو! اللہ کے ماننے والے بن جاؤ اور ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا طریقہ اختیار کر لو... یہ پورے اسلام کی دعوت ہوگی...

مسائل بتانا علماء کا کام ہے... بھئی اللہ کی کیسے مانیں یہ علماء بتائیں گے... نماز کیسے پڑھیں... روزہ کیسے رکھیں... حج کیسے کریں... زکوٰۃ کیسے دیں... تجارت کیسے کریں؟ علماء بتائیں

گے... لیکن جب آپ یوں کہتے ہیں اے بھائی... اللہ کی مان لے اور اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے طریقے پر آ جا تو پورے اسلام کی دعوت دے دی آپ نے...

جب اذان دینے والے کا یہ حال ہے تو پورے دین کی طرف بلانے والے کا کیا مقام ہوگا... اس لیے قیامت کے دن یہ اُمت اٹھے گی تو ان کے چہرے کا نور نبیوں کی طرح ہوگا اور لوگ کہیں گے کہ یہ کونسا نبی ہے؟ تو کہیں گے کہ نبی نہیں... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اُمتی ہے... جس کے پیچھے انسانیت ہے... نبیوں کے نور کے ساتھ اٹھے گی یہ اُمت قیامت کے دن... (تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۶۸)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگیاں پڑھیں

تو ہم اپنے پہلوں کی کہانیاں پڑھیں...... ڈائجسٹ نہ پڑھیں... صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی پڑھیں کہ انہوں نے کس طرح اللہ کا پیغام پہنچایا اور لوگ ہم سے کہتے ہیں کہاں لکھا ہوا ہے کہ بیوی کو چھوڑ کر چلے جانا... میں ان سے کہتا ہوں جہاں لکھا ہے وہاں آپ پڑھتے نہیں اور جہاں آپ پڑھتے ہیں وہاں لکھا ہوا نہیں ہے... جنگ اخبار میں تو نہیں لکھا ہوا اور ڈائجسٹ میں تو نہیں لکھا ہوگا... یہ تو قرآن میں لکھا ہوگا... حدیث میں لکھا ہوگا... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سیرت میں لکھا ہوگا کہ کیسے کیسے انہوں نے اللہ کے کلمے کو پھیلانے کے لیے سر دھڑ کی بازی لگائی...... اور ان نسلوں تک اسلام پہنچایا تو آپ بھائی بہنیں بھی اس کے ارادے کریں کہ آج کے بعد یا اللہ تیری مان کے چلیں گے اور تیرے حکم پر چلیں گے...

☆...... ہر گھر میں اسلام کی جھلک نظر آئے...☆...... ہر بازار میں اسلام نظر آئے

اور یہاں ساری دنیا کے لوگ موجود ہیں... آپ کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہوں... الٹا ہماری نسلیں انکو دیکھ کر برباد ہو رہی ہیں...

ہم تو یہ چاہتے ہیں کہ آپ ایسی زندگی اختیار کریں کہ یہ جتنے سفارتی لوگ آئے ہوئے ہیں... جتنے ملکوں کے سفیر آئے ہوئے ہیں اور ان کا عملہ آیا ہوا ہے... وہ آپ کی زندگی کو دیکھ

دیکھ کر دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونا شروع ہو جائیں...اسلام تو وہ خوشبو ہے جو پھیل کے رہتی ہے...اگر آپ اسلام کی زندگی اپنے گھروں میں اور بازاروں میں زندہ کردیں...سارے بازاروں میں سفارتخانوں کے لوگ آتے ہیں...آپ کی زندگی کو دیکھیں گے تو ان کے اندر اسلام آئے گا...ہم اسلام والی زندگی کو عملی طور پر زندہ کرنے کی عرض کر رہے ہیں...کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے...اس کے لیے ارادے فرماؤ اور اس کے لیے بتاؤ کہ کون بھائی ہمت کرتا ہے اپنی زندگی کو پیش کرنے کے لیے...بھئی سیکھنے کے لیے کہتے ہیں...چار مہینے کے لیے جایا جائے...چالیس دن لگائیں...(تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۱۸۷)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی محنت و ہجرت

ہمارے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک لاکھ چوبیس ہزار صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں...دس یا بارہ ہزار کی قبریں مکہ اور مدینہ میں ہیں... باقی سب دنیا میں بکھر گئے اور اللہ کا کلمہ دنیا میں بلند ہو گیا...

☆...... حضرت اُم حرام بنت ملحانؓ ان کی قبر قبرص میں ہے...

☆...... ابوایوبؓ انصاری کی قبر ترکی میں ہے...

☆...... ابوطلحہ انصاری کی قبر بحیرہ روم میں ہے...

☆...... براءابن مالکؓ. نعمان ابن مقرنؓ. عمروؓ ابن معدیکرب ایران میں دفن ہیں...

☆...... ابورافع غفاریؓ..عبدالرحمٰن ابن سمرہ کی خراسان میں قبر بنی...

☆...... ربیع ابن زید الحارثیؓ سجستان میں ان کی قبر ہے...

☆...... حضرت قثم ابن عباسؓ کی قبر سمرقند میں ہے...

☆...... حضرت ابوزمعہؓ انصاری کی قبر تیونس میں ہے...

☆...... حضرت ابولبابہؓ انصاری کی قبر تیونس میں ہے...

☆...... عقبہ ابن نافعؓ کی قبر الجزائر میں ہے...

☆...... رویفہ انصاریؓ کی قبر لیبیا میں ہے...

☆...... عبدالرحمٰنؓ ابن عباس اور معبدؓ ابن عباس کی قبر شمالی افریقہ میں ہے...

اس طرح یہ قبریں پھیلتی چلی گئیں اور اسلام بھی پھیلتا چلا گیا...

یہ وہ لوگ تھے جن کو دنیا میں جنت کی بشارت تھی... اگر یہ کچھ بھی نہ کرتے تو بھی یہ جنتی تھے... لیکن پھر بھی یہ اللہ کے پیغام کو لے کر نکلے اور اپنے بچوں کو چھوڑا... بیوی کی جدائی کو برداشت کیا لیکن اللہ کا پیغام دنیا کے کنارے تک پہنچ گیا... (تبلیغ کی محنت پر انعامات کی بارش ص ۲۲۰)

اللہ تعالیٰ ہی مشکل کشا

میرے بھائیو! مدد کے قابل اللہ... مصیبتوں کا دور کرنے والا اللہ...

مشکلات کا ٹالنے والا اللہ...

میرے رب کی قسم! جس رب نے مجھے بولنے کی طاقت دی...

آپ کو سننے کی طاقت دی ...جس نے رات کو کالا کیا...

دن کو اُجالا کیا... جس رب نے آسمان کو بلند کیا...

زمین کو بچھایا... اس رب کی قسم جس نے پانیوں کو بہایا...

پہاڑوں کو گاڑا... اس رب کی قسم جس نے پرندوں کو اڑایا...

اور سانپ کو رینگنے والا بنایا...

کائنات میں بحر و بر میں زمین و آسمان میں کوئی نہیں مشکلوں کا کاٹنے والا سوائے اللہ کے کوئی نہیں... مصیبتوں کا دور کرنے والا سوائے اللہ کے کوئی نہیں...

حالات کا بنانے والا سوائے اللہ کے کوئی نہیں...

مدد کرنے والا... سوائے اللہ کے کوئی نہیں...

اللہ تعالیٰ کہتا ہے... مجھے چھوڑ کر کسی اور کو نہ پکارنا... مجھے چھوڑ کر کسی اور کو نہ پکارنا میں اکیلا تمہیں کافی...

میں اکیلا وکیل ہوں... میں ہر وقت کا تمہارا نگہبان ہوں...
میں تمہاری حفاظت کرنے والا...
میں ہر وقت تمہارا ساتھ دینے والا... تیری ضرورتوں کو جاننے والا...
تیرا اکیلا دوست کافی... اے میرے نبی! تلمبہ والوں کو کہہ دو کہ میں اکیلا تمہیں کافی نہیں ہوں؟ (سچی توبہ کی برکات ص ۷۶)

مغفرت سے محروم چار لوگ

چار آدمیوں کی بخشش رمضان المبارک میں بھی نہیں ہوگی جس میں 10 لاکھ آدمی روزانہ اللہ جہنم سے آزاد کر رہا ہے شب قدر میں اللہ تعالیٰ معافی کا عام اعلان کر دیتا ہے چار آدمی شب قدر میں بھی نہیں بخشے جائیں گے... اس 10 دن میں بھی نہیں بخشے جائیں گے عید کی رات بھی بخشش نہ ہوگی... جمعۃ الوداع میں بھی بخشش نہ ہوگی... کون چار آدمی...

(۱)...... شراب پینے والے کی کوئی بخشش نہیں... جب تک توبہ نہ کرے...

(۲)...... دوسرا کون ہے؟ ماں باپ کا نافرمان ہے... ماں باپ کو ذلیل کرنے والا رسوا کرنے والا کوئی بخشش نہیں جب تک توبہ نہ کرے...

(۳)...... تیسرا کون ہے؟ بھائی سے لڑنے والا بہن سے لڑنے والا خالہ سے لڑنے والا پھوپھی سے لڑنے والا چچا سے لڑنے والا خون کے رشتوں کو ذلیل کرنے والا خونی رشتوں کو ختم کرنے والا خونی ناطوں کو توڑنے والا خونی رشتوں کو توڑنے والا بھائی کا گریبان پکڑا... چچا کو پکڑا ماموں کو پکڑا اس سے لڑائی کی... اُس سے لڑائی کی اِس سے بائیکاٹ اُس سے بائیکاٹ رمضان کے آخری عشرے میں بھی بخشش کا دروازہ نہیں کھلے گا...

(۴)...... چوتھا کون ہے؟ ماں باپ کا نافرمان قاطع رحمن رشتوں کو توڑنے والا مشاحن اس کشتی کو کہتے ہیں جس کے اندر سامان لبالب بھرا ہوا ہو اور اس میں کوئی گنجائش نہ ہو... شاحن اس آدمی کو کہتے ہیں جو لوگوں کے لیے بغض نفرت رکھنے والا ہو... اتنا بھر جائے کہ اس کے

اندر کوئی چیز نہ جا سکے... اسکو کہتے شاحن اوروں کو کہتے ہیں بغض رکھنے والا نفرت رکھنے والا یہ اتنا عام جرم نہیں ہے... اتنا زیادہ جرم نہیں ہے... شراب پینے والے بھی اور نہ پینے والے بھی بہت...

ماں باپ کے نافرمان بھی بہت اور فرمانبرداری کرنے والے بھی بہت...

رشتہ داروں کو ذلیل کرنیوالے بھی بہت اور عزت کرنیوالے بھی بہت زیادہ ہیں (سچی توبہ کی برکات ص ۲۹۲)

حقیقی کامیابی

اللہ نے ساری دنیا اور آخرت کی کامیابیوں کو اپنے ہاتھ میں رکھا ہے... دین پر چل کے کامیاب ہو گا... دین آئے گا تو کامیاب دین نہیں آئے گا تو ناکام دین آئے گا تو کامیاب دین نہیں آیا تو ناکام...

او بھائیو! دین پر آئے گا کیسے؟ دین پر آئے گا... ایمان کے نور سے علم سے نہیں آئے گا... کتابوں سے نہیں آئے گا... دکانوں پر بیٹھ کر دین پر نہیں آئے گا... علم راستہ بتلائے وہ راستہ جار ہا ہے ... اس سے آگے کچھ نہیں بتلائے گا... دین پر چلے گا کیسے؟ دین پر چلے گا ایمان کے نور سے... ایمان کی طاقت یہ پٹرول ہے گاڑی کے لیے گاڑی بڑی خوبصورت چلتی نہیں کیا ہوا؟ پٹرول نہیں دین پر چلنے کے لیے دین جنت تک پہنچائے گا... دوزخ سے بچائے گا... دوزخ سے بچ کر جنت میں جائے گا... دین پر آئیگا کیسے؟ ایمان کے نور سے آئیگا ایمان تو ہم سب کہتے ہیں... ایمان والے ہیں ہم...

عمل کے بقدر ترقی ہوگی

تو بھائیو! دین آئے گا محنت سے ایمان پر جتنی محنت ہوگی... اتنا دین آئے گا جتنا ایمان ہوگا اتنا دین آئے گا جتنا ایمان نہیں ہوگا اتنا نہیں آئے گا... چاہے سارے رسالے پڑھتا رہے... یہ جتنے پڑھے لکھے لوگ ہیں... ان کو شیطان نے یہ پٹی پڑھا رکھی ہے کہ ہم تو سارا کچھ جانتے ہیں کتابیں پڑھ پڑھ کے پڑھ پڑھ کے ایک کیڑا اندر گھس جاتا ہے وہ کاٹتا رہتا ہے کہ تم تو سب کچھ جانتے ہو... صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے تو کوئی کتاب نہیں پڑھی... لیکن عمل کی بنیاد پر وہ ساری کائنات کے امام بنے...

ایمان کے بقدر دین ایمان آئیگا محنت سے ایمان کی محنت پر اللہ پاک دل کو روشن فرمائے گا اور جب دل روشن ہوگا تو اس کی تین نشانیاں ہیں...وہ تین نشانیاں اگر اندر آ چکی ہیں تو ایمان اندر ہے اگر وہ تین نشانیاں نہیں ہیں تو ایمان کے نور سے دل خالی ہے (سچی توبہ کی برکات ص ۳۴۳)

دو سو گھرانے مسلمان ہو گئے

پیراگون ایک ملک ہے...وہاں ایک سال کی جماعت کی پیدل تشکیل ہوئی...ان کے گھر میں مشقت آتی ہے اور یقیناً تقاضے ٹوٹتے ہیں...کوئی مرتا ہے...کوئی بیمار ہوتا ہے لیکن اس قربانی میں اللہ ہدایت کے دروازے کھولتا ہے...

پیراگون میں ۲۰۰ گھرانے مسلمان تھے...دعوت و تبلیغ کی محنت نہ ہونے کی وجہ سے سب کے سب عیسائی ہو گئے...وہاں صرف ایک لڑکی مسلمان تھی...اس کا نام لیلیٰ تھا اس سے فون پر بات ہوئی کہ اپنے خاوند کے ساتھ ہمارے پاس آؤ...چنانچہ اس سے ملاقات ہوئی...

اس نے کہا کہ یہاں مسلمان گھرانے عیسائی ہو چکے ہیں...لیلیٰ سے کہا کہ ان سے ملاقات کراؤ...اس لڑکی نے ان مسلمانوں کو جمع کیا تو ۲۰...۲۵ آدمی جمع ہو گئے...

ڈاکٹر امجد بھی اسی جماعت میں تھے اور ڈاکٹر امجد صاحب کا شمار کراچی کے بڑے سرجنوں میں ہوتا ہے...ڈاکٹر صاحب چار مہینے ہر سال تبلیغ میں لگاتے ہیں اور ہر دو سال کے بعد ایک سال بیرون ملک تبلیغی سفر پر جاتے ہیں...ڈاکٹر امجد صاحب نے ان سے اسپینش زبان میں ۲۰ منٹ تک بات کی...وہ لوگ کہنے لگے کہ اسلام ایسا مذہب ہے...اس میں یہ خامی ہے...

ڈاکٹر صاحب نے ان کے اشکالات کو دور کیا...اس کے بعد پھر دوبارہ بات کی اور اسلام کی حقانیت کو ان کے دل میں بٹھایا...وہ نہ مانے...پھر بات شروع کی...حتیٰ کہ وہ مسلمان ہو گئے اور انہوں نے تین دن کیلئے نام لکھوایا...

یہ لوگ جب تین دن لگا کر آئے تو ان کے دل میں امت کا درد غم پیدا ہو چکا تھا...

چنانچہ انہوں نے اپنے محلے میں مزید محنت کی... یہاں تک کہ ایک سال کی نقل و حرکت کے

بعد وہاں مسجد قائم ہوگئی اور ۲۰۰ گھرانے بھی دوبارہ اسلام میں داخل ہو گئے...

میرے دوستو! اگر ایک سال کی نقل وحرکت کی برکت سے ۲۰۰ گھرانے مسلمان ہو جائیں تو اس پر ۵۰ سال لگانا بھی سستا سودا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۳)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی گورنری

حضرت سلمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فارسی مدائن کے افسر بن کر آئے بڑے گورنر بن کے آئے تو چوریاں شروع ہو گئیں... پہلے تو کوشش کرتے رہے کہ ویسے ہی ٹھیک ہو جائیں... پھر کہنے لگے اچھا بھائی... کاغذ قلم لاؤ... خط لکھا مدائن کے گورنر کی طرف سے جنگل کے درندوں کے نام... آج رات تمہیں جو بھی چلتا پھرتا مشکوک نظر آئے اسے چیر پھاڑ دینا اور اپنے دستخط کر کے فرمایا شہر کے باہر اس کو کیل گاڑ کے لٹکا دو... ادھر رابطہ دو رکعت کے ذریعے اوپر اور ادھر جنگل کے درندوں کو حکم...

ادھر رابطہ اوپر ہے تار وہاں لگا ہوا ہے ناں... ساری لائنیں تو اوپر سے چل رہی ہیں ناں... سارا کمپیوٹر تو اوپر والا چلا رہا ہے... ہم تو خالی مہرے ہی ہیں... شطرنج کے مہروں کی طرح... اچھا کہا بھائی آج دروازہ کھلا رہے گا... شہر کا دروازہ بند نہیں ہوگا جونہی رات گزری شیر غراتے ہوئے اندر چلے آئے کسی کو جرأت نہیں ہوئی باہر نکل سکے...

آپ کے دو نفل وہ کام کریں گے جو بڑے بڑے ہتھیار کام نہیں کر سکیں گے اور ان سارے ظالموں اور بدمعاشوں کی اللہ تبارک وتعالیٰ گردنیں مروڑ کے قدموں میں ڈال دے گا صرف اللہ اور اس کے رسول والا طریقہ سیکھ لیں... تو اس کی بھی ٹریننگ چاہئے... بغیر ٹریننگ کے کیسے آئے گا تو جو تبلیغ کا کام ہے اس زندگی کی ٹریننگ ہے کہ جس میں ہمارے سارے جسم کے اعضاء اللہ اور رسول کے حکم کے تابع ہو جائیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۹۴)

چار لوگوں کو اللہ تعالیٰ کا جواب

قیامت کے دن کچھ لوگ عذر پیش کریں گے... امیری... غریبی... بیماری اور غلامی کا عذر کریں گے... اللہ سبحانہ وتعالیٰ اپنے نیک بندوں کو بلائیں گے اور ان کے عذروں کا جواب دیں گے...

۱... امیر لوگ کہیں گے ہماری دولت نے ہمیں مصروف رکھا... لہٰذا عبادت نہ کر سکے... اللہ پاک حضرت سلیمان علیہ السلام کو بلائیں گے اور فرمائیں گے ان کے پاس حکومت تھی اور تمہارے سے زیادہ مال تھا... انہوں نے میری عبادت نہیں چھوڑی...

۲... بیمار لوگ کہیں گے ہم بیمار تھے اللہ پاک حضرت ایوب علیہ السلام کو بلائیں گے اور فرمائیں گے یہ تم سے کہیں زیادہ بیمار تھے لیکن انہوں نے عبادت نہیں چھوڑی...

۳... غلام کہیں گے ہم تو آزاد نہ تھے اس لئے آپ کا حکم کیسے پورا کرتے؟ اللہ رب العزت حضرت یوسف علیہ السلام کو بلائیں گے اور فرمائیں گے یہ بھی غلام تھے اور مجبور کئے گئے تھے لیکن انہوں نے میرے حکم کو نہیں توڑا...

۴... غریب لوگ کہیں گے ہم غریب تھے... غربت کی وجہ سے آپ کا ذکر و عبادت نہ کر سکے... اللہ پاک حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو بلائیں گے اور ان کے اس عذر کا جواب دیں گے کہ یہ تم سے بھی زیادہ غریب تھے...

یہاں تک کہ ان کے پاس گھر بھی نہیں تھا... انہوں نے میری اطاعت نہیں چھوڑی... اس طرح چاروں قسم کے لوگ ناکام اور لاجواب ہو جائیں گے اور ان کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا...

روایات میں آتا ہے کہ حضرت سلیمان علیہ السلام باقی انبیاء علیہم السلام سے ۴۰ سال بعد جنت میں جائیں گے (بوجہ بادشاہت) اور غریب لوگ ۵۰۰ سال پہلے جنت میں جائیں گے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۱۶)

محمدی نسخہ لاؤ

گھر کے اندھیروں کیلئے تو واپڈا سے کنکشن لو... قبر کے اندھیروں کو دور کرنے کیلئے محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے کنکشن لو... یہ کنکشن اور کہیں سے نہیں ملتا...

جاؤ محمدی نور لے کر آؤ... اپنے سینوں کو اس سے چمکاؤ...

اپنے وجود کو محمدی بناؤ... اگر دنیا میں عزت چاہیے...

قبر کے اندھیروں میں روشنی چاہئے... موت کے جھٹکوں سے نجات چاہئے...

موت کے الم اور دردناک درد سے نجات چاہئے...

تو کہیں سے محمدی نور لے کر آؤ... محمدی معجون لے کر آؤ... محمدی مرہم... دوا لے کر آؤ...

محمدی زندگی لے کر آؤ... یہ ایک نسخہ جس کو مل گیا...

اس کی دنیا بھی بنی... اس کی آخرت بھی بنی...

اس کی قبر بھی بنی... اس کی جنت بھی بنی... اس کا حشر بھی بنا... اس کا پل صراط بھی بنا...

کہیں سے یہ نسخہ لاؤ... کہیں سے یہ دوا لاؤ...

کہیں سے یہ ڈھونڈ کے لاؤ... کوئی ایسا طبیب تلاش کرو...

کوئی ایسی راہ تلاش کرو جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے در تک پہنچا دے...

جو اس کے دربار سے مرہم دلوا دے... جو اس کے دربار سے طریقہ زندگی دلوا دے...

پولیس ہو... فوج ہو... حکمران ہو... محکوم ہو... زارع ہو... مزروع ہو... کاشت ہو... زمین ہو... جائیداد ہو... مرد ہو... عورت ہو... امیر ہو... امیرن ہو... غریب ہو... غریبن ہو... ملکہ ہو... بیگم ہو... سردار ہو...

بھائیو!

سب کیلئے ایک... ایک... ایک دوا... ایک مرہم... ایک پھنبہ... ایک نسخہ زمین و آسمان کی بادشاہت کے خزانوں کا در کھلوانا ہے... محمدی بنو... محمدی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک زندگی لاؤ... وہ محفوظ ہے... مقبول ہے... موجود ہے... اسے مٹا نہیں سکا کوئی... اسے کوئی نہیں مٹا سکا... وہ مٹ نہیں سکتی... وہ کائنات کے صفحوں پر نقش ہے... وہ کاغذ کے صفحوں پر نقش نہیں کہ کوئی مٹا دے... وہ کائنات کے صفحوں پر نقش ہے... اللہ تعالیٰ نے جیسے اپنے قرآن کو محفوظ کیا... اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی کو محفوظ کیا... (بیانات جمیل اول ص ۵۱)

اللہ کو مناؤ

بھائیو! میں ہاتھ جوڑتا ہوں... اللہ کے واسطے توبہ کرو... توبہ کرو... آج اللہ ناراض ہے... اللہ

ناراض ہے...ڈی ایس پی ناراض ہوجائے تو صلح کے چکر میں بھاگ رہے ہوتے ہیں...ڈی ایس پی بے چارہ چھوٹا سا افسر ہے آج ہے کل ریٹائرڈ ہوجائے گا...صدر پاکستان ناراض ہوگیا... پریشان ہیں...آج ہے کل مرجائے گا...زمین آسمان کا بادشاہ ناراض ہے کوئی منانے کیلئے تیار ہی نہیں...کوئی منانے کیلئے آتا ہی نہیں...

اور ایسا ناراض ہے کہ ناراض ہونے کے بعد بھی کہتا ہے...مجھے مناؤ ناں... مجھے مناؤ ناں...کبھی ناراض ہونے کے بعد بھی کوئی کہتا ہے مجھے مناؤ...

وہ کہتا ہے جھوٹا پرچہ ڈالو اس پر...لکھو غلط ایف آئی آر ڈالو فلاں غلط کیس میں... پولیس والوں کو پکڑنا تو آسان ہے یہ بھول جاتے ہیں کہ ان پر بھی کوئی قلم چل رہا ہے...ان کی بھی ایف آئی آر کٹ رہی ہے...ایک دن اللہ نے بھی رکھا ہے جب وہ خود آئے گا...کچہری میں آج مظلوم کی عید ہے...ہماری عید آنے والی ہے...دنیا والوں کو دنیا مبارک کردو...صبر کے کڑوے گھونٹ پی جاؤ...(بیانات جمیل اول ص ۶۵)

افکار کی محنت

بھائیو! یہ زندگی ہم بھلا چکے ہیں یہ زندگی ہم سے نکل چکی ہے...ہم سے چھوٹ چکی ہے ...بہت دور جا چکے ہیں...اس کی طرف واپس آجائیں...یہ محنت سے ہوگا...طریقہ محنت سے بدلا جاتا ہے...طرز محنت سے تبدیل ہوتے ہیں...افکار نظریات خیالات طور اطوار یہ باتوں سے نہیں تبدیل ہوتے...یہ ایک محنت ماحول اور قربانی کے ساتھ تبدیل کئے جاتے ہیں...

تو بھائیو! وہ کون سی محنت تھی دلوں کو بدلتی تھی...طریقے بدلتی تھی...خیالات اور افکار بدلتی تھی؟ وہ محنت وہ تھی جسے لے کر سرور کائنات محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لے کر دنیا میں آئے...ساری دنیا کے انسانوں کے لیے پیغام ہدایت لے کر آئے...کامیابی کا پیغام لے کر آئے امن کا پیغام لے کر آئے اور محبت کا پیغام لے کر آئے اور جنت کا راستہ بتانے آئے اور دوزخ سے بچانے کے لیے آئے...

وہ کام اللہ کا نبی اس امت کے سپرد کر کے گیا کہ میرے بعد میری امت اس کام کو کرے گی... میرے کلمہ کو پھیلائے گی... میرے دین کو لے کر چلے گی... اس پر اللہ راضی ہوگا ان پر صفات کے دروازے کھلیں گے... برکتوں کے دروازے کھلیں گے... کامیابی اور حکومتوں کے دروازے کھلیں گے اور موت کے بعد جنت کے دروازے کھلیں گے... (سچی توبہ کی برکات ص ۳۰۷)

شہد کی مکھی! اللہ کی نشانی

اب اللہ نے شہد کی مکھی کو حکم دیا ہے کہ

چل میں نے تیرے لئے راستے مسخر کر دیئے تو چل شہد کو تلاش کر میرے بندوں کو اس کی ضرورت ہوتی ہے... وہ شہد کی مکھی نکلتی ہے شہد کی تلاش میں کئی سو میل چلی جاتی ہے...

جہاں دیکھتی ہے کہ یہاں شہد موجود ہے وہاں سے اپنے چھتے تک بیس میل دور ہے مشرق کی طرف ہے یا مغرب کی طرف ہے... سو فٹ اونچائی پر ہے یا سو فٹ نیچائی پر ہے... یہ سارے نقشے وہ ذہن میں لیتی ہے پھر وہیں جہاں اس نے شہد کو تلاش کیا ہوا ہے... ان ہی کے تھوڑا اوپر جا کر وہاں رقص کرتی ہے اور اس میں وہ اپنی جگہ کا پیغام چھوڑ دیتی ہے

اور اس کے چھتے میں ایسا سسٹم ہے کہ وہ اس آواز کو قبول کرتی ہے اور یہ ایسا زبردست نظام ہے کہ اس کا چھوڑا ہوا جو پیغام ہے اس کو دوسری شہد کی مکھی کیچ نہیں کر سکتی... یہاں تو پانچ میٹر پر دوسروں کو کیچ کر لیتے ہیں لیکن شہد کی مکھی کو اللہ نے ایسا آلہ دیا ہے جو اپنا پیغام چھوڑتی ہے تو صرف اسی کی مکھیاں اس کو وصول کرتی ہیں...

دوسرے چھتوں کی مکھیاں اس کو وصول نہیں کر سکتی ہیں... اس کے سر کے اوپر ایک اینٹینا ہے اس کو وہ ادھر ادھر گھماتی ہے... اسی کو سب کچھ بتاتی ہے کہ مشرق میں ہوں یا مغرب میں ہوں... سو فٹ نیچے ہوں یا اوپر ہوں تو وہ پکارتی ہے کہ آجاؤ تو وہاں سے ۳۰ ہزار مکھیوں کا لشکر نکلتا ہے تو وہ مکھیاں سیدھی وہیں آتی ہیں... وہاں آکر اس کو لے کر واپس چلی جاتی ہیں تو اوپر والی مکھیاں اس کو چیک کر لیتی ہیں نہ ان کی کوئی خوردبین ہے نہ الٹرا ساؤنڈ ہے... بس ان کی آنکھ ہی سب کچھ ہے...

جس مکھی میں ذرا گندگی ہوتی ہے تو اس کا پر توڑ کر اس کو نیچے پھینک دیتی ہے اس لئے شہد سو سال پڑا رہے تو خراب نہیں ہوتا... ہر چیز کا ایگریمنٹ ہے چھ مہینے بعد ختم ہو جاتا ہے اور اس چیز کو پھینکا جاتا ہے شہد کا کوئی ایگریمنٹ نہیں پک جائے پکے ہوئے کو اتارا جائے تو دو سو سال بعد بھی کچھ نہیں ہوتا... یہ اللہ کا نظام ہے... (اللہ سے صلح کرلو ص ۱۳۱)

ہوش میں آنے کی کوشش کیجئے

وہ دل جو اللہ کی محبت سے خالی ہو چکا ہے...

وہ دل جو گناہوں کی لذت کا عادی ہو چکا ہے...

اور وہ آنکھ جو گناہوں کی لذت سے آشنا ہو چکی ہے...

وہ کان جو گناہوں کی لذت سننے کے عادی ہو چکے ہیں...

وہ وجود جس کا ایک ایک بال گناہوں میں جکڑا ہوا ہو...

اسے یہ ہوش نہیں ہے کہ میں نے کل اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہونا ہے ایک جھٹکا دل کا لگے تو سارے کاروبار چھوٹ جاتے ہیں... یہاں سارے وجود کو جھٹکا لگ چکا ہے کہ ناخن تک اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے بال بال اللہ کی نافرمانی میں جکڑا ہوا ہے...

اس زبان نے کتنے غلط بول بولے ہیں؟ ان آنکھوں نے کتنا غلط دیکھا ہے؟

ان کانوں نے کتنا غلط سنا ہے ؟ ان ہاتھوں نے کتنے ظلم کیے ہیں؟

یہ پاؤں کیسی کسی غلط محفلوں کی طرف اٹھے ہیں؟ اور اسی وجود کے ساتھ اللہ کے سامنے جانا ہے... میرے بھائیو! ہم تھوڑی دیر کیلئے تو ہوش میں آنے کی کوشش کریں... شراب میں غرق ہونے والے کو بھی ہوش آجاتا ہے...

یہ کیسا نشہ چڑھا ہوا ہے کہ پچاس سال گزر چکے ہیں... کوئی ہوش میں ہی نہیں آرہا کہ ہم کس طرف کو جارہے ہیں اور کس کے ساتھ ہمارا معاملہ پیش آنے والا ہے... جہاں کھرے کھوٹے کو الگ کیا جائے گا... (عبرت انگیز بیانات ص ۱۳۲)

اللہ تعالیٰ کی کمال شفقت

قارون نے موسیٰ علیہ السلام پر تہمت لگائی......تو موسیٰ علیہ السلام رو پڑے سجدے میں گر گئے...اللہ نے فرمایا زمین تیرے تابع ہے جو کہے گا وہ کرے گی...

تو موسیٰ علیہ السلام کھڑے ہوئے زمین سے فرمایا..قارون کو پکڑلو...زمین نے پکڑا تو اندر چلا گیا...کہنے لگا ہائے موسیٰ! معاف کردے...آپ نے فرمایا اور پکڑو تو اور اندر گیا...اے موسیٰ! معاف کردے...آپ نے کہا اور پکڑو...وہ کہتا رہا اے موسیٰ! معاف کردے...وہ کہتے رہے اور پکڑو... یہاں تک کہ وہ پورا اندر غرق ہو گیا...اب اللہ کی بھی سنو اللہ نے فرمایا !

اے موسیٰ! وہ تجھ سے ہی معافیاں مانگتا رہا مجھ سے ایک دفعہ ہی مانگتا تو میں معاف کردیتا!

آپ اندازہ فرمائیں...ایسے رحیم اللہ کی ہم نافرمانی کریں کہ جو قارون جیسے کو معاف کرنے کیلئے تیار بیٹھا ہے کہ توبہ تو کرے...جب فرعون غرق ہوا تو اس نے کلمہ پڑھا جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کے مٹی اس کے منہ میں ڈال دی کہ کہیں اللہ اس کی توبہ قبول نہ کرے...

جبرائیل علیہ السلام نے خود حضور علیہ السلام کی خدمت میں عرض کیا یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) جب فرعون نے کلمہ پڑھا تو مجھے ڈر لگا کہ اس کی رحمت اتنی وسیع ہے کہ کہیں اس کی توبہ قبول نہ ہو جائے اور اس کے ظلم کو دیکھ کر دل میں یہ تھا کہ یہ خبیث کہیں توبہ کر کے نہ مرجائے...میں نے منہ بند کردیا کہ توبہ نہ کر سکے...

جس رب کی رحمت اتنی وسیع ہو...اس کے سامنے جھکنا ہی تو انسانیت کی معراج ہے نہ یہ کہ الٹا فلسفہ چونکہ اللہ مہربان ہے لہٰذا جو مرضی کرتے پھرو... یہ بھی کوئی فلسفہ ہے...کتا آپ کی روٹی کھائے تو گردن جھکا دے اور میں رب کا رزق کھاؤں تو گردن اٹھاؤں تو کیا میرا اخلاق کتے سے بھی نیچے چلا جائے..گھوڑے کو چارہ ڈالو تو وہ سر جھکا کے ساری منزلیں طے کرنے کو تیار ہو جائے اور اللہ مجھے دے اور میں گردن اکڑالوں یہ بھی کوئی طریقہ ہے...(عبرت انگیز بیانات ص۱۳۴)

بد دیانتی کے اثرات

ایک بار میں فیصل آباد جا رہا تھا...صبح صبح نماز پڑھ کے نکلا...ایک ریڑھی والا سفید داڑھی سفید پگڑی ریڑھی لگا کے کھڑا روئے جا رہا تھا...میں کھڑا ہو گیا...بڑے میاں...نورانی چہرہ اور مزدوری کر رہے ہیں...اس سے بڑا ولی کون ہو گا کہ وہ کیوں رو رہا ہے؟ میں نے کہا بابا جی! کیوں رو رہے ہو تو سیب کی پیٹی اس کے سامنے پڑی تھی...وہ میرے سامنے الٹا دی تو اس کے اوپر کی سطح پر دس بارہ سیب تھے...وہ ٹھیک تھے...

باقی سارے نیچے گلے ہوئے تھے...وہ کہنے لگا کہ بیٹا میں غریب آدمی ہو...ایک پیٹی لاتا ہوں بارہ گیارہ بجے تک بک جاتی ہے...جتنے پیسے ملتے ہیں اس میں سے روٹی لے کر گھر چلا جاتا ہو...آج کسی ظالم نے میرے بچوں کی روزی چھین لی ہے...اس نے بھی تجارت کی ہے لیکن کسی کے بچوں کے منہ سے نوالہ چھین لیا ہے...کسی کی ضرورتوں پر چھری چلا کر تجارت کی...

یہ شیطان کا تاجر ہے یہ رحمان کا تاجر نہیں ہے...تو ہم وہ تجارت سیکھیں جس سے ہماری دنیا بھی بنتی چلی جائے اور آخرت بھی بنتی جائے......اور جنت بھی بنتی جائے......اور دنیا میں اسلام بھی پھیلتا چلا جائے...ہم نے تو سیکھا ہی نہیں سیکھنے کیلئے ہی کہتے ہیں کہ وقت لگاؤ...

کہ ایک صحابی کے بیٹے نے کپڑا فروخت کیا...جائز منافع 200 روپے تھا...لیکن بیٹے نے چار سو روپے منافع سے بیچا جو کہ زیادتی ہے...200 میں بھی بچت تھی...ڈانٹا واپس کرایا لیکن آج کے دور میں کوئی اس طرح کرتا ہے تو باپ بیٹے کو شاباش دیتا اور اس کی ہنر مندی قرار دیتا ہے...

تصور والو! اپنی تجارت کو جائز طریقے سے رکھو...(عبرت انگیز بیانات ص ۱۷۲)

دنیا آخرت کے مسائل کا حل

اس وقت میرا آپ کا ساری دنیا کے انسانوں کا ذہن یہ ہے کہ پیسہ آئے گا تو ہمارا ملک خوشحال ہو جائے گا...خوشحال ہو گا تو ہمارے مسئلے حل ہو جائیں گے...اس وقت پوری دنیا کے

مسلمانوں کا یہودیوں کا عیسائیوں کا ہندوؤں کا اور سکھوں کا تمام دنیا کے انسانوں کا یہ ذہن ہے کہ پیسہ آئے گا تو ہم خوشحال ہو جائیں گے اور مسئلے حل ہو جائیں گے... یورپ سے امریکہ سے ساری دنیا کے باطل سے ہمارا یہ ذہن بنا ہے لیکن یہ غلط ہے... اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ میں راضی ہوں گا تو تم خوشحال ہو یا بدحال ہو تمہارے حال بن جائیں گے اگر میں راضی ہوں تو تمہارے دنیا و آخرت کے مسائل حل ہو جائیں گے اور اگر میں ناراض ہوں تو نہ تمہاری دنیا بنے گی نہ تمہاری آخرت بنے گی یہ اللہ کا حکم ہے جو آسمان سے آیا ہے حدیث قدسی ہے...

انی اذا اطعت رضیت جب میری اطاعت ہوتی ہے تو میں خوش ہو جاتا ہوں واذ رضیت بارکت اور جب میں راضی ہوتا ہوں تو برکت دیتا ہوں... ولیس لی برکتی نهایه پھر میرے برکت کے دروازے کھل جاتے ہیں جن کی کوئی حد نہیں...

من كان همه طلب الاخرة جمع الله عليه شمله وجعل غناه فى قلبه واتته الدنيا وهى راغة جو آخرت کو غم بناتا ہے اللہ ان کے دل میں غنا کو ڈال دیتا ہے اور دنیا اس کے تابع بن جاتی ہے اللہ اس کے سارے غم دور کر دیتا ہے اللہ اس کی ساری پریشانیاں دور کر دیتا ہے... (عبرت انگیز بیانات ص ۲۰۵)

اللہ کی امتیازی صفت! رب العالمین

اللہ رب العالمین ہے جو تمام جہانوں کا رب ہے... رب میں محبت ہے... ماں کو بھی رب کہتے ہیں... کیونکہ ماں بچے کو پالتی ہے اس لئے اسے مجازی طور پر رب کہا جاتا ہے... رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِىْ صَغِيْرًا ان پر رحم کر جیسا کہ انہوں نے مجھے پالا... ماں باپ مجازی طور پر پالنے کا ذریعہ بنتے ہیں... ویسے تو حقیقتاً پالنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے تو رب ہونا اللہ تعالیٰ کی سب سے امتیازی صفت ہے... جو بندے کو اپنی طرف کھینچتی ہے کہ پالنے والا وہ ہے... بچے کو کوئی تکلیف ہوتی ہے... پہلے اماں کو بلاتا ہے... پھر باپ کو آواز دیتا ہے... کیونکہ ماں ہر وقت ساتھ رہتی ہے... اللہ تعالیٰ سارے عالم کا رب ہے... ساری کائنات کے ذرے ذرے کا رب ہے آپ ذرا غور تو فرمائیں!

اللہ سانپ کو بھی رزق پہنچاتا ہے... خنزیر کو بھی رزق پہنچاتا ہے...
کتے کو بھی رزق پہنچاتا ہے... کتے کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک نہیں ہوتا... اس کا جھوٹا ناپاک ہے اور خنزیر ایسا ناپاک جانور ہے کہ اس کو ہاتھ لگانے سے ہاتھ ناپاک ہو جاتا ہے... ایسے ناپاک جانور کو بھی اللہ تعالیٰ رزق پہنچاتا ہے تو ساری کائنات میں تمہیں میری تعریف کرنی ہے اور میرا نغمہ بجانا ہے... کائنات کو میرا پیغام پہنچانا ہے اور خود بھی میرے حکموں پر آنا ہے اور دوسروں کو بھی میرے حکموں پر لانا ہے... جب ہم یہ کریں گے تو کیا اللہ تعالیٰ ہمارا رزق دینا بند کر دے گا... ہرگز نہیں... پھر تو وہ ہمیں ایسے پالے گا جیسا اس نے نبیوں کو پال کر دکھایا... (عبرت انگیز بیانات ص ۲۱۶)

سب نے موت کا پیالہ پینا ہے

چنگیز خان نے ساری دنیا فتح کی دنیا کا سب سے بڑا فاتح ہے چنگیز خان
دوسرے نمبر پر ہے محمود غزنوی تیسرے نمبر پر ہے تیمور لنگ اور
چوتھے نمبر پر ہے سکندر یونانی ساری دنیا فتح کر لی اور ستر برس خبیث کو گزر گئے لڑائیاں لڑتے لڑتے تو اب اس کو خیال آیا کہ عمر تو گزاری لڑائی لڑتے لڑتے جب حکومت کا دور آیا تو زندگی کی ڈور لپٹ چکی ہے تو سارے حکیموں کو بلا لیا ساری دنیا کے طبیب اکٹھے کئے مجھے بتاؤ میری زندگی کیسے بڑھ جائے حکومت تو میں نے اب کرنی ہے پہلے تو لڑتے ہی گزر گئی حکومت تو اب کرنی ہے مجھے بتاؤ میری زندگی بڑھ جائے

انہوں نے کہا: خاقان اعظم زندگی تو ہم ایک پل بھی نہیں بڑھا سکتے جو ہے وہ صحت ہے گزر جائے اس کے اسباب بتا سکتے ہیں 74 سال کی عمر میں مر گیا صرف چار برس اس لعنتی کو اللہ نے مہلت دی کھوپڑیوں کے ڈھیر لگا دیئے لاکھوں انسانوں کو تہہ تیغ کر دیا اور خود چار برس بھی حکومت نصیب نہ ہوئی تو کوئی چاہتا ہے ایسے گھر میں مر جاؤں جھوپڑے والا بھی نہیں چاہتا میں مر جاؤں تو یہاں رہنے والا کیسے چاہے گا میں مر جاؤں لیکن......

كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ اَيْنَ مَاتَكُوْنُوْا يُدْرِكْكُّمُ الْمَوْتُ

وَلَوْ كُنتُمْ فِي بُرُوجٍ مُّشَيَّدَةٍ

بھاگو! کہاں تک بھاگو گے یقیناً تمہیں موت کا سامنا کرنا ہے یہ کتنا بڑا حادثہ ہے کہ ایک ہنستی کھیلتی زندگی ایک دم مٹی کے ڈھیر میں تبدیل ہو جاتی ہے اور پھر تہہ خاک ریزہ ریزہ ہو جاتی ہے ہڈیاں منتشر ہو جاتی ہیں ایسے خوبصورت چہرے جنہیں کیڑے کھا جاتے ہیں وہ آنکھیں جنہیں چشم آہو سے تعبیر کی جاتی تھی ان پر کیڑے چل رہے ہوتے ہیں وہ جسم جو ہاتھ لگانے سے میلا ہوتا تھا وہ کیڑوں کی غذا بن چکا ہوتا ہے اور وہ جسم جو ہزاروں لاکھوں قیمتی کپڑوں سے سجایا جاتا تھا آج اسی سے ایسی بدبو پھیل رہی ہے کہ قبر کا تھوڑا سا سوراخ کر دیا جائے تو سارے قبرستان میں بدبو ہی بدبو پھیل جاتی ہے...(عبرت انگیز بیانات ص ۲۹۰)

یہ بے وفائی کب تک کرتے رہو گے؟

میرے بھائیو اور بہنو! ہم کب تک اپنے جسم و جان کے ساتھ وفا کریں گے؟ تو اللہ تعالیٰ سے وفا کر لیں وفا کرنا انسان کی سرشت ہے بے وفائی کرنا بھی انسان کی سرشت ہے انسان بے وفا بھی ہے با وفا بھی ہے اگر اللہ سے وفا ہو جائے گی تو نفس و شیطان کے بے وفا بن جائیں گے پھر مزے ہی مزے ہوں گے اور اگر اللہ کے بے وفا ہو گئے پھر نفس و شیطان کے وفادار بنیں گے پھر مصیبت ہی مصیبت ہے آج ہر گھر بجلی کے قمقموں سے روشن ہے لیکن دل کالی رات سے زیادہ تاریک ہے مصنوعی قہقہے گونجتے ہیں مگر دل ان کے خون کے آنسو روتے ہیں چہرے ان کے چمکتے ہیں پر اندر ان کے ویرانی ہے لباس ان کے زرق برق ہیں پر اندر ان کے خاک آلود ہیں کوئی اندر اتار کر دیکھ نہیں سکتا...

جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کیا زندگی ہے

آج کی دنیا اور آج کی انسانیت کتنی دکھی انسانیت ہے کیونکہ اللہ کے بے وفا ہو گئے تو اللہ کیا کہہ رہا ہے...

ارے! مٹ جانے والی بھی کوئی سلطنت ہوتی ہے ڈوب جانے والا بھی کوئی عروج ہوتا ہے جس زندگی کو موت کھا جائے وہ بھی کوئی زندگی ہے جس جوانی کو بڑھاپا کھا لے وہ بھی کوئی

جوانی ہے جن خوشیوں کو غم نگل جائیں وہ بھی کوئی خوشیاں ہیں جس مال پر فقر کا ڈر ہو وہ بھی کوئی مال ہے جس صحت کے پیچھے بیماریاں ہوں وہ بھی کوئی صحت ہے جس محبت کے پیچھے نفرتیں ہوں وہ بھی کوئی محبت ہے اور جن گھروں نے اجڑ جانا ہو جہاں مٹی کے ڈھیر بن جانے ہوں جہاں مکڑیوں کے جالے تن جانے ہوں کل بیت وان قالت سلامتها یوما ستدرکه النقباء والجب

بڑے بڑے محل ذرا جا کے دیکھو تو سہی! آج وہاں مکڑیوں کے جالے ہیں مینڈکوں کا گھر ہے چوہوں کا گھر ہے مکڑیوں کا راج ہے اور اس پر راج کرنے والوں کو آج کیڑے کھا گئے اور ان کیڑوں کو اگلے کیڑے کھا گئے اور وہ کیڑے بھی مر کے مٹی ہو گئے اور ان کی قبریں اکھیڑ دی گئیں دنیا کا فاتح اعظم چنگیز خان ہے کوئی اس کی قبر تو بتا دے؟ فاتح اعظم چنگیز خان کی آج قبر نہیں ہے دنیا ہماری محنت کا میدان نہیں ہم تو اللہ کا گیت گاتے ہیں... (عبرت انگیز بیانات ص ۲۹۶)

اللہ کی رحمت کے جھونکے

اس امت کا نوجوان ایسا قیمتی ہے کہ اگر یہ اللہ پاک کی اطاعت پر آ جاتا ہے تو میرے بھائیو! اس کے نکلے ہوئے خوف کے آنسو اللہ کے عذاب کو اڑا دیتے ہیں اور اس امت کا بوڑھا اتنا قیمتی ہے اگر یہ جھکی ہوئی کمر کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے تو اللہ کا عرش بھی ہلتا ہے اور آئے ہوئے عذاب بھی اٹھ جاتے ہیں اس امت کے ساتھ اللہ کا خصوصی معاملہ تھا

اذا بلغ عبدی خمسین سنة حاسبة حساباً یسیرا

جب یہ میرا بندہ پچاس برس کا ہو جائے میرے نبی کا کلمہ پڑھتا تو میں اس کا حساب آسان کر دیتا ہوں... واذا بلغ ستین سنة حببت الیهم انابیاً

اور جب یہ ساٹھ برس کا ہو جائے تو میں اسے اپنی محبت دینا شروع کر دیتا ہوں

کہ اب تو میرے آنے کے قریب ہو گیا ہے اب تو دنیا سے نکل دکان میں بیٹھنا جائز نہیں ہے اب تو نکل حببت الیهم انابیاً اب تو ساٹھ برس کا ہو گیا میری طرف کو آ میں اپنی طرف رجوع دیتا ہوں... واذا بلغ سبعین سنة احب او اهل السمأء

جب ستر سال کا ہو جاتا ہے اللہ تعالیٰ کہتے ہیں پھر میں بھی اور میرے فرشتے بھی محبت کرتے ہیں کہ ستر برس کا بوڑھا ہو گیا ہے داڑھی سفید ہو گئی ہے...

واذا بلغ ثمانين سنة جب اسی برس کا ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں:

ابناء الثمانين استحمي ان اعبهم بالنار

اسی برس کے بوڑھے کو دوزخ کا عذاب دیتے ہوئے مجھے ویسے ہی شرم آتی ہے...

اللہ اکبر میں کیسے عذاب دوں کہ یہ بوڑھا ہو گیا ہاں **كتبت حسناته و القيت سيئاته** اللہ تعالیٰ کہتا ہے بھائی اب اس کی نیکیاں ہی لکھتے رہو بس سٹھیا گیا بوڑھا ہو گیا...(عبرت انگیز بیانات ص ۳۳۹)

اللہ کو ناراض کرنا بہت بڑا ظلم ہے

میرے بھائیو! ایسے رب کو نہ ماننا اور اس کی اطاعت نہ کرنا بہت بڑی زیادتی ہے بہت بڑی ہلاکت ہے اور بہت بڑا ظلم ہے میرے دوستو! اللہ کسی پر ظلم نہیں کرتا ہم ہی اپنی جانوں پر ظلم کرتے ہیں اللہ کی ربوبیت کا یہ نظام ہمیشہ سے چل رہا ہے اور آئندہ بھی چلے گا تو بھائیو! ہم خود ہی توبہ کریں کہ اللہ سے کٹ گئے بچہ ماں سے بچھڑ کے اتنا نہیں تڑپتا جتنا اللہ سے بچھڑ کے انسانیت تڑپتی ہے اور ایک بات بتاؤں ماں سے بچھڑ کر ماں کو بچے کے لوٹنے کا انتظار اتنا نہیں ہوتا جتنا اللہ کو اپنے نافرمان بندے کے لوٹنے کا انتظار رہتا ہے ماں رات کو کنڈی نہیں لگاتی ذرا کھلا رکھتی ہے ...شاید رات کے کسی وقت آجائے وہ ہوا کے جھونکے کو بھی بیٹے کے قدم کی آہٹ سمجھ کر اٹھ بیٹھتی ہے وہ ہر دستک میں اپنے بیٹے کی آواز سنتی ہے اس سے زیادہ اللہ کو انتظار ہوتا ہے نافرمان بندے کا کہ آجا میرے بندے! آجا تیرے لئے راہیں کھلی ہیں بازو پھیلے ہیں دامن کشادہ ہے تو آتو سہی توبہ تو کر پھر دیکھ تیرا میرا تعلق بنتا کیسے ہے؟

سب سے بنا دیکھی اب مولا سے بھی بنا کے دیکھ لے...سارے ہی گھاٹ کا پانی پی لیا اب نبوی گھاٹ کا بھی پانی پی کے دیکھ لے...نظر اٹھانے کے مزے چکھ لئے نظر جھکانے کا بھی مزہ چکھ لے...(عبرت انگیز بیانات ص ۳۵۳)

ماؤں سے زیادہ مہربان اللہ

میرے بھائیو! ہم نے اللہ ہی کو ناراض کر دیا جو ماؤں سے زیادہ شفیق باپ سے زیادہ مہربان ماؤں سے زیادہ پیار کرنے والا ہماری ایک پکار پر ستر دفعہ لبیک کہنے والا ہمارے اندھیرے کی سننے والا تنہائیوں کا سننے والا بیماری میں سننے والا اجالے میں سننے والا سب کی سننے والا فرمانبردار کہے یا اللہ تو کہتا ہے لبیک نافرمان کہے یا اللہ تو کہتا ہے لبیک ساری زندگی کا روٹھا ہوا ایک دفعہ کہہ دے یا اللہ تو وہ انتظار میں ہوتا ہے کہ کبھی تو مجھے پکارے یا اللہ وہ کبھی نہ پکارنے والے کو بھی اتنی ہی خوشی سے جواب دیتا ہے لبیک لبیک لبیک یا عبدی میرے بندے میں تو کتنے سالوں سے انتظار میں تھا کہ کبھی تو میرا نام بھی تیری زبان پر آئے گا میں تو کب سے منتظر تھا کہ کبھی تو تو مجھے پکارے گا میرا نام لے گا لبیک بول بول میں حاضر ہوں تجھے کیا چاہیے؟

ایسے مہربان اور ایسے کریم اللہ سے ٹکر لے کر ہم نے زندگیاں خراب کر دیں......

عید اس کی ہے جس نے اللہ کو راضی کیا

میرے بھائیو! میں سارے بھائیوں کی خدمت میں گزارش کروں گا عید اس کی ہے جس نے اپنے رب کو راضی کر لیا عید اس کی نہیں ہے جس نے اپنے رب کو ناراض کر دیا عید اس کی ہے جس نے اللہ پاک کو راضی کر لیا آج اپنی بخشش کا اللہ سے اعلان کروالیا عید کیا عید ہے کہ اللہ بھی ناراض ہو شریعت بھی ٹوٹ چکی ہو احکام بھی ٹوٹ چکے ہوں آخرت بھی بگڑ چکی ہو (عبرت انگیز بیانات ص ۵۰۱)

لٹا ہوا مسافر

میرے بھائیو! اپنے اس ہونے والے نقصان پہ آنکھیں کھولو اپنی آخرت کی بربادی پر اپنے آپ کو سنبھالو اللہ کے واسطے سنبھالو اور کوئی گرتے کو سہارا دے تو کہتا ہے جزاک اللہ تیری بڑی مہربانی کوئی چوری ہوتے ہوئے پہنچ جائے اور چوری سے بچالے تو کہتا ہے جزاک اللہ تیری

بڑی مہربانی... ہائے ہم لٹ گئے میرے بھائیو لٹ گئے لٹ گئے ایمان کے جنازے اٹھ گئے...
نظریں غلط ہوئیں ایمان لٹا کانوں نے گانے سنے ایمان لٹا... زبان نے جھوٹ بولا ایمان لٹا ہاتھوں نے غلط تولا ایمان لٹا... قلم نے غلط لکھا ایمان لٹا پاؤں رقص گاہوں کو چلے ایمان لٹا... موسیقی کی محفل میں بیٹھے ایمان لٹا...

حیاء کی چادر پہن لو

حیا کی چادر میں لپٹی ہوئی مسلمان بیٹی سے کہ جب فرشتے بھی ان سے حیاء کرتے تھے فرشتوں کو بھی حیاء آتی تھی اسی امت کی بیٹی مسلمان ماں کی مسلمان بیٹی وہ پاؤں میں گھنگھرو ڈال کر وہ رونق محفل بنی ہے...
اگر اللہ پاک کی ستاری نہ ہوتی اور اس کی مہلت نہ ہوتی تو اس کے گھنگھروؤں کی چھن چھن ہمالیہ پہاڑ کو بھی چھلنی کر کے رکھ دیتی اور اس کے پاؤں کی تھاپ جو زمین پر پڑتی ہے رقص کرتے ہوئے وہ تحت الثریٰ تک زمین کو آگ لگا دیتی اور جو بیٹھے ہوئے ہیں ہماری محبت کی کمی کی وجہ سے ہمارے غافل بھائی جو اللہ کی اتنی بڑے نافرمانی کو تفریح کا نام دے کر نظارہ کر رہے ہیں...
میں مجرم ہوں میں نے انہیں نہیں سمجھایا اگر اللہ کی رحمت کا دروازہ کھلا ہوا نہ ہوتا تو ان دیکھنے والوں پر بھی عذاب کی بجلیاں کڑک کے گرتیں اور اللہ کا کوڑا برستا اور ان ناچنے والیوں سے ہمالیہ پہاڑ بھی پرزے پرزے ہوتا تحت الثریٰ تک زمین جل کے راکھ ہوتی اور اللہ اس زمین پر ہی اپنی قدرت قاہرہ کے نظارے کروا دیتا لیکن اس اللہ پر قربان جاؤ وہ ستار بھی ہے وہ غفار بھی ہے وہ مہلت بھی دیتا ہے پردے بھی ڈالتا ہے...(عبرت انگیز بیانات ص ۵۰۳)

لفظ... اللہ... کے معنی

آج کے ترقی یافتہ دور... ماڈرن زمانہ میں جہاں زندگی کے ہر شعبے میں ترقی ہو رہی ہے... وہاں اشاعت اسلام میں بھی خاطر خواہ اضافہ ہو رہا ہے... لیکن کثرت آبادی کے ساتھ ساتھ اشاعت

اسلام کے ذرائع بہت کم ہیں... نئی آنے والی نسلوں میں طرح طرح کے خیالات... خلفشار جنم لے رہے ہیں اور ماڈرن عقلیں یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کائنات کا نظام کیسے چلایا جارہا ہے... عقل سے غور وفکر کی بجائے سائنس کے اصولوں کی اندھا دھند پیروی کی جاتی رہی ہے اور کی جارہی ہے...

اکثر اذہان یہ سمجھنے سے قاصر ہیں کہ کیا خدا تعالیٰ کی ہستی موجود ہے؟ اگر موجود ہے تو اس کے ساتھ کوئی اور شریک ہے... یا پھر وہ اکیلا قادر مطلق ہے...

انہیں سوالوں کے جواب اگر انہیں قرآن پاک اور حدیث شریف سے تسلی بخش ملتے ہیں تو پھر وہ عقل کے معیار پر پرکھتے ہیں اور اکثر کم علمی کی وجہ سے سمجھ نہیں پاتے اور مطمئن نہیں ہوتے... یہ بات تو عیاں ہے کہ خدا تعالیٰ کا کوئی ادراک نہیں کرسکتا... اس لئے توحید باری تعالیٰ اور وجود باری تعالیٰ کو درج ذیل عنوانات کے تحت بیان کیا گیا ہے کہ کائنات کی ہر شے کا مشاہدہ کرنے سے ثابت ہوتا ہے کہ توحید... وجود باری تعالیٰ برحق ہے...

اس سلسلے میں یہ جاننا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ کا معنی کیا ہے؟ بعض علماء بلکہ جمہور علماء کا یہ خیال ہے کہ جیسے اللہ تعالیٰ کی ذات کی حقیقت کا کماحقہ... ادراک ہماری عقل سے ماوراء ہے وہاں تک رسائی حاصل کرنا ہماری عقل... ادراک کے بس میں نہیں... یوں ہی اس کے اسم گرامی اللہ کی حقیقت اور اس کے معنی کا فہم ادراک بھی ہماری عقل سے ماوراء ہے... بس اسی قدر سمجھ لینا چاہئے کہ اللہ اس ذات والا صفات کا نام گرامی ہے جس کی ہر صفت... صفت کمال اور جس کی ہر صفت میں حسن وخوبی ہے...

تمام محاسن وخوبیاں اس کی طرف راجع ہیں وہ تمام محاسن اور خوبیوں کا سرچشمہ ہے... کائنات میں جہاں کہیں کوئی حسن وخوبی اور کمال دکھائی دیتا ہے وہ اسی ذات سے ہی آیا ہے اور اسی کی طرف راجع ہے... مشہور یہ ہے کہ اللہ کا لفظ... ال... تعریف اور... الہ... بہ معنی معبود سے مرکب ہے... ہمزہ کی حرکت لام کو دے کر اس کو حذف کردیا اور لام کو لام میں ادغام کردیا... لفظ اللہ ہو گیا مگر دوسرا قول پسندیدہ ہے کہ لفظ اللہ مرکب نہیں بلکہ بہ ہیئت کذائیہ علم (نام خاص) ہے... ذات باری تعالیٰ کا کہ جس طرح اس کی ذات غیر مرکب ہے... اسی طرح اس کا نام بھی غیر مرکب ہونا چاہئے اور انکا مؤید اس کا طرز استعمال بھی ہے کہ بوقت ندا اس کا الف نہیں گرتا...

یا اللہ میں ایسا نہیں ہوتا کہ ہمزہ اور الف گر کر یا لام میں مل جائے اگر لام تعریف ہوتا تو ضرور ایسا ہوتا کہ اس کا ہمزہ وصلی ہوتا ہے اور منادی بہ یا معرف باللام کے پہلے ایہا زیادہ کرتے ہیں... یہاں حرام ہے اور اگر معنی کا تصور کر کے ہو تو کفر ہے... ایہا کے معنی ہوتے ہیں ایک مبہم ذات جس کا بیان آگے آتا ہے... وہاں ابہام کیسا؟ وہ تو اعرف المعارف ہے... ہر شے کو تعین تو وہیں سے عطا ہوتی ہے... (اللہ کا تعارف ص ۳۶۳)

سب سے کٹ کر اللہ سے جڑ جاؤ

میرے بھائیو! سب سے منہ موڑا اللہ کی طرف پھر گیا سب سے کٹ گیا اللہ سے جڑ گیا... میں مشرکین میں سے نہیں ہوں... اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنو... اللھم نفسی الیک اے اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کے حوالہ کر دیا... وضعت امری الیک میرے سارے کام تیرے سپرد ہو گئے تو ہی میرا سہارا ہے...

میں نے اپنی کمر تیرے ساتھ لگا دی لا ملجا ولا منجا من اللہ الا الیک کوئی جائے پناہ نہیں کوئی جائے نجات نہیں... سوائے تیری ذات کے رغبة و رھبة الیک شوق میں بھی خوف میں بھی تو ہی ملجا تو ہی پناہ تو ہی معتمد تو ہی وکیل تو ہی کفیل... تو ہی شہید تو ہی رقیب... كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ... كَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيْلًا ... وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَلِيًّا ... وَكَفٰى بِاللّٰهِ عَلِيْمًا ... وَكَفٰى بِاللّٰهِ نَصِيْرًا ... كَفٰى بِرَبِّكَ هَادِيًا وَّنَصِيْرًا

یہ تبلیغ کا کام ہے اللہ کی تعریف کر کے لوگوں کو اللہ کا دیوانہ بنا دو جس کا سودا نہیں بکتا وہ بھی شام تک صدا لگاتا ہے شام کو اپنے گلے سڑے سیب بیچ کر گھر آتا ہے آواز میں اتنی طاقت اللہ نے رکھی ہے... (اللہ سے صلح کر لو ص ۲۰۰)

جو اللہ پاک سے مانگے گا اللہ اس کو دے گا

سلیمان بن عبدالملک بڑا خوبصورت تھا... وہ ایک وقت میں چار نکاح کرتا تھا... چار دن کے بعد چاروں کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا... ان کو طلاق دے کر چار اور کرتا تھا... باندیاں الگ تھیں

لیکن پینتیس سال کی عمر میں مرگیا... چالیس سال بھی پورے نہیں کیے... دنیا میں کتنی عیاشی کی انہوں نے... اس کے مقابل عمر بن عبدالعزیزؒ اکتالیس سال ان کے بھی پورے نہیں ہوئے لیکن اس نے اللہ کو راضی کرنا شروع کر دیا... اب دیکھئے کہ جب سلمان کو قبر میں رکھنے لگے تو اس کا جسم ہلنے لگا تو اس کے بیٹے ایوب نے کہا میرا باپ زندہ ہے... حضرت عمر بن عبدالعزیز نے کہا ... **عجل اللہ بالعقوبته**... بیٹا! تیرا ابا زندہ نہیں ہے... عذاب جلدی شروع ہو گیا ہے... جلدی دفن کرو حالانکہ ظاہری طور پر سلیمان بن عبدالملک بنو اُمیہ کے خوبصورت شہزادوں میں سے تھا... عمر بن عبدالعزیزؒ فرماتے ہیں کہ میں نے اس کو قبر میں اُتارا اور چہرے سے کپڑے کو ہٹا کر دیکھا تو چہرہ قبلہ سے ہٹ کر دوسری طرف پڑا تھا اور رنگ کالا سیاہ ہو گیا تھا اور اسی تخت پر عمر بن عبدالعزیزؒ نے بیٹھ کر وہ کام کیا جو اللہ کی کتاب قرآن کہتا ہے جو اللہ کے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے کہا... اللہ سے تعلق بنایا... پھر عمر بن عبدالعزیزؒ نے اپنے ایک وزیر کو بلایا جس نے سلیمان کو مشورہ دیا تھا کہا میں تینوں خلیفوں کا چہرہ قبر میں دیکھ چکا ہوں ان کے چہرے قبلہ سے ہٹ چکے تھے.. تم مجھے دیکھنا... میرے ساتھ کیا ہوتا ہے... جب عمر کو دفن کرنے لگے تو اللہ نے پہلے ہی انتظام کر دیا تھا... جب قبر میں اتارنے لگے تو ایک ہوا چلی اور ایک پرچہ گرا جب پرچہ کو اُٹھا کر دیکھا تو اس پر لکھا تھا کہ پہلی سطر ... **بسم اللہ الرّحمٰن الرّحیم**... دوسری سطر... **براءۃ من اللہ عمر بن عبدالعزیز من النّار**... یہ پروانہ ہے عمر کے لیے اللہ کی طرف سے نجات کا تو انہوں نے پروانہ سمیت کو قبر میں رکھ دیا... وزیر نے ان کے کفن کی گرہ کو کھولا اور وہ چہرہ قبلہ کی طرف تھا اور ایسا لگا جیسے چودھویں کا چاند قبر میں اُتر آیا... اس نے اللہ سے دوستی لگا لی تھی... تو بھائیو! یہ مبارک مجمع یہ مبارک راتیں قرآن کا ختم یہ ساری باتیں قبولیت کی ہیں جو اللہ سے مانگے گا اللہ دے گا... (ایمان افروز واقعات ص ۵۵)

جب فتح شکست میں بدل گئی

بدر کی لڑائی میں اطاعت بھی پوری ہے... اللہ کی بھی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بھی... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھی پوری مانیں... اللہ کی بھی پوری مانیں... ہزار فرشتے اللہ تعالیٰ

نے اُتار دیئے... احد کی لڑائی... وہی صحابہ... وہی نبی... اللہ کا نبی موجود ہے... صحابہ موجود ہیں... حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایک حکم ٹوٹا... اللہ تعالیٰ نے فتح کو شکست میں تبدیل کر دیا... حنین کی لڑائی میں... آج ہمیں کوئی شکست نہیں دے سکتا... ہم زیادہ ہیں... دشمن تھوڑے ہیں... اپنی تعداد اور کثرت پر نگاہ گئی اور اللہ کی قدرت سے نگاہ ہٹ گئی... آپ نے دائیں طرف دیکھا... اے انصار کی جماعت!... انہوں نے کہا... لبیک یارسول اللہؐ! آپ کو خوشخبری ہو... ہم آپ کے ساتھ ہیں... سو انصاری چند ایک مہاجرین وہ لوٹ کر آئے ہیں... اللہ نے چار ہزار کا منہ پھیر لیا... قیامت تک اللہ نے ہمیں ضابطہ دیا ہے کہ اللہ کی مدد دنیا اور آخرت میں لینے کا جو ضابطہ ہے وہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا لایا ہوا پورا دین ہے... اللہ کا نبی بھی موجود ہو اور اللہ کا حکم ٹوٹ جائے تو اللہ کی مدد ہٹ جائے گی... (ایمان افروز واقعات ص ۶۸)

حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کا خوفِ خدا

جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے گھوڑا خریدا... نوکر سے کہا: خرید کے لاؤ... وہ لے کے آیا... تین سو روپے میں سودا ہوا... جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑا مہنگا تھا... مالک کو خود پتہ نہیں اپنی چیز کی قیمت کا... تو وہ مالک سے کہنے لگے... تیرے گھوڑے کے چار سو روپے تجھے دے دوں... چار سو درہم... کہنے لگا... جی بڑی اچھی بات ہے... کہا! اگر پانچ سو کر دوں؟ کہا: یہ اس سے بھی اچھی بات ہے...

کہا: چھ سو کر دوں؟ کہا: یہ اُس سے بھی اچھی بات ہے... کہا: سات سو کر دوں...

اب جو بیچنے والا تھا... وہ چکر میں پڑ گیا کہ یہ کیا ہو رہا ہے؟ کبھی خریدار نے بھی قیمت بڑھائی یہ جو دُکاندار بیٹھے ہیں یہ کیا کرتے ہیں؟ قیمت بڑھاتے ہیں اور جو لینے والا ہوتا ہے وہ کیا کرتا ہے؟ وہ قیمت گھٹاتا ہے... گھٹاؤ... وہ کہتا ہے: نہیں...

وہ کہتا ہے گھٹاؤ... وہ کہتا ہے نہیں... یہاں اُلٹا ہو رہا ہے... خریدنے والا رقم بڑھا رہا ہے... بیچنے والا حیران ہو کے سن رہا ہے... پھر کہنے لگا: آٹھ سو دے دوں؟ وہ کہنے لگا: میں تو تین سو پہ بھی راضی تھا... کہنے لگے: آٹھ سو دے دو... گھوڑا رکھو...

جب وہ چلا گیا تو ان کے نوکر... غلام نے کہا: یہ کیا کیا؟ میں تو تین سو میں پکا سودا کر کے لایا تھا... یہ پانچ سو کس خوشی میں دیئے ہیں؟

ارشاد فرمایا:... یہ گھوڑا آٹھ سو کا تھا... میں تین سو میں رکھ کے اللہ کو کیا جواب دیتا؟... جب کہ میں نے اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ وعدہ کیا تھا جب تک زندہ رہوں گا مسلمان کی خیر خواہی چاہوں گا...

تو بھائی! یہ تجارت بٹل میں ہورہی ہے... بٹگرام میں ہورہی ہے... شنکیاری میں ہورہی ہے... مانسہرہ میں ہورہی ہے... پورے پاکستان میں کوئی یہ تجارت کررہا ہے؟

آنے والے کی خیر خواہی چاہنا... یہ وہ تاجر ہے جس کا حشر اللہ کے نبی (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ ہوگا... صدیقین اور شہداء کے ساتھ ہوگا... (بیانات جمیل ص ۳۵۲)

اسلام کی خوشبو مہکا دو

اسلام آباد کو واقعی اسلام آباد بنادو کہ یہاں اسلام چلتا پھرتا نظر آئے... ہر عورت اسلام کا نمونہ نظر آئے... ہر مرد اسلام کا نمونہ نظر آئے... ہر گھر میں اسلام کی جھلک نظر آئے... ہر بازار میں اسلام نظر آئے... اور یہاں ساری دُنیا کے لوگ موجود ہیں... آپ کو دیکھ کر لوگ مسلمان ہوں... اُلٹا ہماری نسلیں ان کو دیکھ کر برباد ہورہی ہیں...

ہم تو یہ چاہتے ہیں آپ ایسی زندگی اختیار کریں کہ یہ جتنے سفاری لوگ آئے ہیں... جتنے ملکوں کے سفیر آئے ہوئے ہیں اور ان کا عملہ آیا ہوا ہے وہ آپ کی زندگی کو دیکھ کر دھڑا دھڑ اسلام میں داخل ہونا شروع ہوجائیں... اسلام تو وہ خوشبو ہے جو پھیل کے رہتی ہے... اگر آپ اسلام کی زندگی اپنے گھروں میں اور بازاروں میں زندہ کردیں... سارے بازاروں میں... سفارت خانوں کے لوگ آتے ہیں آپ کی زندگی کو دیکھیں گے... ہماری عورتوں کو دیکھیں گے تو ان کے اندر اسلام آئے گا... مردوں کو دیکھیں گے تو ان کے اندر اسلام آئے گا... ہم اسلام والی زندگی کو عملی طور پر زندہ کرنے کی عرض کررہے ہیں... کوئی نئی بات نہیں کہہ رہے... اس کے لیے ارادے فرماؤ اور اس کے

لیے بتاؤ کہ کون بھائی ہمت کرتا ہے...اپنی زندگی کو پیش کرنے کے لیے بھائی سیکھنے کے لیے کہتے ہیں چار مہینے کے لیے جایا جائے...چالیس دن لگائے جائیں...(بیانات جمیل دوم ص ۴۳۹)

اللہ تعالیٰ کی مصوری

اہل ایمان میں سے جنات پتہ نہیں کتنے لاکھوں موجود ہوں ہماری نظروں سے غائب ہیں اوجھل ہیں موجود ہیں جیسے مسلمان جیسے کافر ایسے ہی جنات میں مسلمان بھی ہیں کافر بھی ہیں مصور نے تصویر بنائی...ذرا تتلی کو اڑتے دیکھو! پکڑ کے اس کا پرَ دیکھو! اتنے چھوٹے پرَ پر ایسا پرنٹ بنانے والا کون ہے اللہ کے سوا؟

ذرا مور کو ناچتے دیکھو! دور بین لگا کے دیکھو اس کے ایک ایک چھوٹے چھوٹے حسین خوبصورت پرَ اللہ تعالیٰ وہاں رنگوں کی بہار دکھاتا ہے بناتا ہے پھر اس کو نخرہ سکھاتا ہے پھر اس کے پرَوں کو پھیلانا سکھاتا ہے...اس کے گلے سینے کو اللہ حسین رنگ دے کر نیلگوں آسمان کی طرح اوپر قلغی لگا کر اس کو حسین بنا کر جب وہ ناچتا ہے تو اپنی ایک ایک ادا میں کہتا ہے کہ اللہ ہے میرا مصور اللہ ہے میرا مصور اللہ ہے...طوطے کا حسن اللہ کے موجود ہونے کی گواہی دے رہا ہے...

ہمالیہ کی بلند چوٹیاں میرے اللہ کے مصور ہونے کی گواہی دے رہی ہیں...

برف پوش پہاڑ سبز پوش پہاڑ میرے اللہ کے مصور ہونے کی گواہی دے رہے ہیں...

خوبصورت وادیاں پھیلے ہوئے صحرا ویران جنگل ویران پہاڑ اور گھنے جنگل اور چٹیل میدان......وہ شیر کا غرانا وہ ہاتھی اور چیتے کا چنگھاڑنا وہ چیتے کا بھیڑیے کا غرانا وہ شیر کا دھاڑنا عقاب کی بلند اڑان اور اس کے لمبے بازو اور ٹیڑھی چونچ اور تیز آنکھ بے خطا نشانہ یہ میرے اللہ کے مصور ہونے کی گواہی دے رہا ہے مصور اللہ ہے مصور اللہ ہے...(سچی توبہ کی برکات ص ۴۲)

پوری طرح اسلام میں داخل ہو جاؤ

میرے بھائیو! شیطان نے ہمیں چکر دیا اندر ٹھیک ہونا چاہیے باہر کی خیر ہے تو یہ

گندے گلاس میں پانی کیوں نہیں پیتے ؟ نوکر کو ڈانٹ پڑ جاتی ہے کہ تجھے سلیقہ ہی نہیں تو گندے گلاس میں پانی لایا...

وہ کہے...... آقا اس کا اندر بالکل ٹھیک ہے باہر کو نہ دیکھو اس کے ظاہر کو نہ دیکھو اس کا اندر بالکل پاک صاف ہے آپ پی لیں یہ کبھی نہیں ہو سکتا اس کے منہ پر گلاس آ جائے

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے غلام ہیں ان کے سانچے میں ڈھلنا ان کے طریقوں پہ چلنا یہ ہی ہماری معراج ہے...... (سچی توبہ کی برکات ص ۲۱۵)

قبر کی زندگی

میرے بھائیو! موت سے بڑھ کر بھی کوئی مصیبت ہے ... کتنی حیرت کی بات ہے موت اور اس کی آنے والی گھاٹیوں کے لیے کوئی پریشان ہی نہیں ہوتا سر میں درد ہوا بھاگا ہوا دوائی لے آیا پیٹ میں درد ہوا بھاگ کے دوائی لی ہائے اگر موت کا درد ہڈیوں میں اتر گیا تو کس دوائی سے دور کرو گے؟ کون سا آئے گا ... طبیب جو موت کے جھٹکوں کو آسان کرے گا؟ ... کون سی آئے گی دوا جو موت کے درد کو ہڈیوں سے نکالے گی؟ میری کتنی بڑی ضرورت ہے کہ میں موت کے دردوں سے بچ جاؤں میری کتنی بڑی ضرورت ہے کہ قبر کے اندھیروں سے بچ جاؤں سانپ اور بچھوؤں سے بچ جاؤں...

یہ میری سب سے بڑی ضرورت ہے

میرے والد صاحب فوت ہوئے چند دنوں کے بعد میں نے خواب میں دیکھا بڑے ڈرے ہوئے مجھ سے کہنے لگے بیٹا! آخرت کے سانپ بڑے خوفناک ہیں آخرت کے سانپ بڑے خوفناک ہیں تین دفعہ کہا مجھے ایک دم خواب ہی میں ڈر لگا پتہ نہیں ان کے ساتھ کیا بنی ... میں نے کہا آپ کے ساتھ ہوا کیا کہا مجھے میرے رب نے بچا لیا پر تمہیں بتا رہا ہوں آخرت کے سانپ بڑے ہولناک ہیں...

میری قبر میں سانپ نہ داخل ہو جائیں بچھو نہ داخل ہو جائیں قبر میں جہنم کی کھڑکیاں نہ کھل جائیں یہ میری کتنی بڑی ضرورت ہے کہ جنت کے بستر بچھیں جنت کی کھڑکیاں کھلیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے آواز آ رہی ہو میرے بندے نے صحیح جواب دیا اس کے لیے جنت کے بستر بچھا دو اور جنت کی کھڑکیاں کھول دو اور اسے جنت کا ٹھکانہ دکھا دو اور قبر جنت کا باغ بن جائے یہ میری کتنی بڑی ضرورت ہے...... (سچی توبہ کی برکات ص ۲۴۰)

عذاب سے پہلے توبہ کر لیجئے

میرے بھائیو! اس سے پہلے کہ چکی چل جائے کوڑے برس جائیں بجلی کوند جائے آسمان قریب آ جائے تارے ٹوٹ جائیں زمین پھٹ جائے پہاڑ کپکپا جائیں اور تھرتھرا جائیں ...قبل اس کے کہ یہ سب ہو اللہ کا واسطہ دے کر ہاتھ جوڑ کر کہتا ہوں توبہ کر لو توبہ کر لو توبہ کر لو اللہ کے دامن کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں اللہ کی رحمت کے سوا کوئی جائے پناہ نہیں...

میں اس اللہ کے صدقے جاؤں جو کہتا ہے کہ اگر پوری دھرتی گناہوں سے بھر دو پھر ایک دفعہ کہہ دو یا اللہ! میری توبہ اللہ فرماتے ہیں کہ میں سارے ہی معاف کر دوں گا ساری دھرتی گندی کر دے پھر کہہ دے یا اللہ! میری توبہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں جاؤ معاف کر دیا...

اس قوم کی تقدیر توبہ ہی بدلے گی

میرے بھائیو! اگر تقدیر کے فیصلے بدلوانے ہیں تو اپنے اللہ کو مناؤ میں کہتا ہوں حکومتوں کو کچھ نہ کہو یہ حکومتیں ہیں ہی نہیں یہ بیچارے تو سارے غلام ہیں یہ سب کے سب ہم سے زیادہ عاجز بے بس اور قابل رحم ہیں ہاں ان کے لیے بھی روئیں کہ ہمارے بھائی ہیں اگر اس حال میں مر جائیں......تو بہت برا انجام ہوگا...

ان سے بھی توبہ کراؤ اور خود بھی توبہ کرو کیونکہ اس کشتی کے ڈوبنے میں ہم سب برابر کے شریک ہیں ایک کے ٹوٹ جانے سے سفینے نہیں ڈوبا کرتے ......ایک بادبان کے پھٹ جانے

سے کشتیاں ڈانواڈول نہیں ہوجاتیں جب سارے بادبان تارتار ہوجائیں اور کشتی کے پیندے میں چھید ہوجائے تب جا کر کشتیاں اور سفینے اپنا توازن کھوتے ہیں اور تب جا کر وہ بے رحم موجوں کا نوالہ بنتے ہیں موجوں نے تو بپھرنا ہی بپھرنا ہے...

میرے بھائیو! اس کشتی کے ڈوبنے میں ہم سب شریک ہیں بیچاری پانچ لاکھ فوج کو ہم کیوں قصوروار کہیں پانچ لاکھ یا چھ لاکھ کو ہم کیوں قصوروار قرار دیں جبکہ ہم سب قصوروار ہیں...... (سچی توبہ کی برکات ص ۴۳۳)

طاؤس ورباب آخر

یہ زمین ترس رہی ہے اس کو اتنے گانے سنائے گئے ہیں کہ اس کا کلیجہ پھٹ رہا ہے اس پر اتنا ناچا گیا ہے کہ اس کے روئیں روئیں میں آگ لگی ہوئی ہے اس پر اتنا زنا ہو رہا ہے کہ یہ پھٹنے کو تیار ہے اس پر ماں باپ کی اتنی گالیاں پڑ رہی ہیں کہ پہاڑ ریزہ ریزہ ہونے کو تیار ہیں اس پر ایسے خوفناک گناہ ہو رہے ہیں کہ آسمان کی چھت ٹوٹنے کو تیار ہے... زمین آسمان بے نور ہونے کو تیار ہیں میرے بھائیو میں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں واپس آ ؤ واپس آ ؤ اس زمین کو سجدوں سے آباد کرو یہ ناچنے کے لیے نہیں بنائی گئی کونسی شادی ہے منڈی بہاؤالدین میں جس میں لڑکیاں نہ ناچتی ہوں اور لڑکے نہ ناچتے ہوں اور مہندیاں نہ رچائی جاتی ہوں ادھر ہندو سے دشمنی ہندو ہمارا ازلی دشمن ادھر کونسی بیٹی ہے جس کی مہندی کی رسم نہ ہوئی ہو اور جس پر ڈھول نہ بجتے ہوں اور جس پر میراثی نہ ناچتے ہوں... سہرے نہ باندھے جاتے ہوں اور آگے آگے بینڈ باجے نہ بجتے ہوں میرے بھائیو اور بہنو! کچھ تو میری سنو میں کیا کہہ رہا ہوں... میں اپنی نہیں سنا رہا میں تو ڈاکیا ہوں... ڈاکیا آپ کے پاس پیغام لایا ہوں... اپنا نہیں اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیغام لایا ہوں کہ وفاؤں کے قابل ہیں ان سے وفا کرو موت پر ماؤں کی وفا مٹ جاتی ہے بیویوں کی وفائیں مٹ جاتی ہیں ہم نے اپنے باپ کو اپنے ہاتھوں سے قبر میں اُتار دیا اپنے باپ کی جگہ نہیں مر سکے اپنی ماؤں کو قبر میں ڈال کے آگے بھلا دیا ان کی جگہ نہیں مر سکے

لیکن اللہ وہ ذات ہے جو موت پر بھی ساتھی زندگی میں بھی ساتھی رات کا بھی ساتھی اندھیروں کا بھی ساتھی اجالوں کا بھی ساتھی... قبر کا بھی ساتھی قبر میں بھی آرہا ہے... دائیں طرف نماز آرہی ہے بائیں طرف قرآن آرہا ہے سر کے اوپر روزہ آرہا ہے پاؤں کی طرف مسجد کی طرف چلنے والے قدم آرہے ہیں اور تقویٰ آرہا ہے اور منکر نکیر آرہے ہیں... سوال جواب ہو رہے ہیں... (خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ۱۱۵)

عبادت روح کی غذا

جسم کو روزانہ غذا چاہیے ایک ہفتے کی روٹی اسے ہم ایک دن نہیں کھلا سکتے... ایک ہفتے کا پانی ایک وقت میں نہیں پلا سکتے... بلکہ اس کا نظام ایسا ہے کہ اسے بار بار ضرورت رہتی ہے ہم اسے بار بار کھلاتے ہیں اسی طرح جو روح ہے یہ بھی بار بار تقاضا کرتی ہے اس کو ہم ایک مہینے کی بندگی اکٹھی نہیں دے سکتے ایک مہینے کا ذکر اکٹھا نہیں دے سکتے... ایک وقت کھانا کھایا چھے گھنٹے بعد پھر بھوک لگ گئی... ایک وقت پانی پیا ایک گھنٹے بعد پھر پیاس لگ گئی...

تو جیسے ہم جسم کو بار بار دیتے ہیں ایسے روح کے لیے اللہ کا نظام یہی ہے اس کو بار بار اللہ کی اطاعت بندگی ذکر اور تلاوت نماز نفل یہ اس کی ضرورت رہتی ہے باقاعدگی سے اس کو اگر کیا جائے تو اس کے اندر تازگی رہتی ہے اللہ نے ہمیں نماز عطا فرمائی پانچ وقت کی نماز چوبیس گھنٹے گھومتی رہتی ہے ساتھ اشراق کر دی اوابین کر دی پھر تہجد کر دی تو رمضان کے روزے کر دیئے نفلی روزے کر دیئے حج دے دیا نفلی حج اور عمرہ دے دیا قرآن کی تلاوت اللہ کا ذکر میٹھا بول اس کو کوئی بندگی نہیں سمجھتا ہاتھ میں تسبیح ہے نا آپ کہیں گے مولوی صاحب ذکر کر رہے ہیں اگر میں کسی کے ساتھ میٹھے بول میں گفتگو کروں اس کو کوئی نہیں کہے گا کہ یہ بھی کوئی بندگی ہو رہی ہے حالانکہ یہ بھی بہت بڑی بندگی ہو رہی ہے... میں تلاوت کر رہا ہوں گا تو آپ کہیں گے یہ مولوی صاحب قرآن پڑھ رہے ہیں... تلاوت کر رہے ہیں... اور میں غیبت سے رُک جاؤں اور منہ پہ آنے والے بول روک لوں یہ میرا روک لینا اپنی زبان کو آپ کو تو نظر نہیں آیا

لیکن یہ ہزاروں تسبیح سے بڑی بندگی ہے...اپنی زبان کو غیبت سے روکنا ہے سینکڑوں ختم قرآن سے بڑی دولت ہے...اپنی زبان کو غیبت سے روک لینا کسی کی برائی سے اپنی زبان کو روک لینا یہ بھی ہماری روح کی غذا ہے...یہ کانٹے چبھتے ہیں جب ہم کسی کے بارے میں غلط بولتے ہیں اپنے اندر بھی اوروں کے اندر بھی...(خواتین کے تربیتی و اصلاحی بیانات ص ۲۰۱)

صدقہ کی عادت ڈالیں

بار بار مصلے کا عادی بنائیں کوئی ضرورت حاجت پڑے مصلیٰ بچھا کے اللہ سے مانگ لیا فرائض میں تو کوتاہی معاف ہی نہیں ہے آگے اللہ جیسے چاہے آگے اسکی رحمت کا دریا ہے قانون اس کا یہی ہے کہ فرائض کی کوتاہی پر مؤاخذہ ہے اس کے علاوہ اپنے آپ کو نماز کا خوگر بنائیں کوئی ضرورت بچوں کی ذاتی گھر کی باہر کی فوراً نفل پڑھیں دُعا میں لگ جائیں جہاں کہیں کام نہ بنے وہاں دُعا سے کام بن جاتا ہے اپنے آپ کو دُعا کا عادی بنائیں اور روزانہ کوئی نہ کوئی صدقہ اللہ کے نام پہ کیا کریں...اللہ کے نام پہ خرچ کرنا صبح اٹھتے ہی عورتیں دس روپے پانچ روپے ایک روپیہ علیحدہ کر دیں یا اللہ یہ تیرے نام پہ روزانہ تو ضرورت مند فقیر ملنا مشکل ہوتے ہیں روزانہ صدقہ ضرور دیا کریں گھر کی بلاؤں کا ٹالنے کا ایک طرف کر دیں پانچ روپے دس روپے پانچ پیسے نکال دیں اللہ کے دربار میں پیسہ بھی دیا ہوا قیمتی ہے...(خواتین کے تربیتی و اصلاحی بیانات ص ۲۰۱)

اپنی زندگی کو اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالیں

تبلیغ وہ مبارک محنت ہے جسے اللہ اور اس کے رسول والی پاکیزہ زندگی کو سیکھا جارہا ہے اور اس کی دعوت دی جارہی ہے اس کو سیکھ کر جو چلے گا وہ اپنی زندگی کو بنائے گا جو یہ زندگی سیکھے گا جو اسکے مطابق اپنے آپ کو چلائے گا...اللہ اس کی دنیا بھی بنائے گا اللہ اس کی آخرت بھی بنائے گا...

یہ دنیا میں واحد کام ہے ساری دنیا میں جس میں صرف ایمان اور عمل کو سیکھنے کی دعوت ہے یہ جیسے بچوں کو آج کل O لیول...A لیول کا بخار چڑھا ہوا ہے...میں کہتا ہوں کہ اپنے

بچوں کو یہ بخار چڑھالو کہ میرا بچہ مومن بن جائے... میری بیٹی مومنہ بن جائے... حیا والی بن جائے... اخلاق والی بن جائے... معاف کرنا آجائے چھوٹے کا مقام نصیب ہو جائے... یہ تربیت سے چیز آتی ہے یہ اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زندگی لے کر آئے صرف عبادات لے کر نہیں آئے تو چوبیس گھنٹوں میں دو گھنٹے کا کام ہے باقی گھنٹوں میں کیا کرنا ہے دُکھ درد کی بات یہ ہے کہ 95 فیصد مرد عورت نماز ہی نہیں پڑھتے... 95 فیصد پورا پاکستان بھر کے بتا رہا ہوں... 95 فیصد بھی کم بتا رہا ہوں سندھ کو شامل کرو 97 فیصد ہو جاتے ہیں... نماز نہیں پڑھتے سجدہ نصیب نہیں ہے... وہ کیا بندہ ہے وہ کیا بندی ہے جسے ماتھا زمین پہ ٹیکنا نہ آتا ہو وہ اللہ کے سامنے جھکنا نہ جانتا ہو وہ اللہ کے سامنے اپنے آپ کو گرانا نہ جانتا ہو... اب صرف 2 گھنٹے کا کام ہے روزہ سال میں تیس دن ہے حج مالدار پر ہے زکوٰۃ مالداروں پر ہے چوبیس گھنٹوں میں ایک معاشرت ہے ایک زندگی مرد عورت میں حد فاصل ہے اللہ تعالیٰ نے عورت کو حیا کا حکم دیا ایسا لباس مت پہنو جس سے تمہارا عورت پنا گھنا جائے... ایسا لباس مت پہنو جس سے تم نمایاں ہو جاؤ... تمہیں چھپنا ہے عورت چھپی چیز کو کہتے ہیں... جب وہ کھل کے آگئی تو اس میں عورت پنا کہاں رہ گیا...

اللہ تعالیٰ نے سارے قرآن میں کسی عورت کا نام نہیں لیا صرف حضرت مریم کا نام قرآن میں آتا ہے... اب دیکھو چہرہ کھلتے کھلتے دیکھو کہاں تک بات چلی کیا تباہی آگئی فرشتے بھی جن سے حیا کرتے تھے اور شیطان بھی ان سے کنی کترا کے نکلتا ہے... (خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ص ۳۱۴)

اپنے بچوں کو سیرت طیبہ کیسے سنائی جائے؟

شکر کرو اللہ نے ہمارے بچوں کی فطرت میں یہ رکھا ہے کہ میں گھر میں تعلیم کراتا تھا میں بیمار ہوا دو مہینے کے لیے گھر میں رہا بچے سارے اکٹھے ہو جاتے میں ان کو سناتا پھر وہ تھوڑی دیر میں تنگ پڑ جاتے تو میں نے طریقہ سوچا کہ ان کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہانی سنائیں کہانی کے انداز میں میں نے اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت کو سنانا شروع کیا... دو مہینے میں ان کو ایک گھنٹہ روز سناتا وہ ایسے متوجہ ہو گئے کہ میں کبھی مہمانوں میں مصروف ہوتا

مجھے پکڑ لے آتے کہ ابھی چلو وقت ہو گیا تعلیم کا وقت ہو گیا چلو دو مہینے میں انہیں مسلسل سناتا رہا...اور جب میں کہتا باقی آئندہ تو وہ کہتے نہیں بس تھوڑا سا اور اور جس دِن میں نے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا قصہ سنایا... آخری دِن حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کا قصہ سنایا تو میرا اس وقت بھتیجا تھا پانچ سال کا وہ اپنی ماں کے گلے لگ کر اتنا رویا اتنا رویا کہ سارے رونے لگے... وہ بس یوں کہتا رہتا تھا کہ ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کیوں فوت ہوگئے... کیوں فوت ہوگئے... میں اس دِن حیران ہوا کہ اللہ نے کتنا کرم کیا ہے جس نے ہمارے بچوں کے خمیر میں بھی جانتے بھی نہیں کہ نبی ہیں کون پھر بھی ایسی محبت کو ڈال دیا ہے اور ایسا اندر خمیر میں گوندھ کے رکھ دیا ہے لا اِلٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کو...

ماؤں کے ذمے ہے اسکو پانی لگانا بیج کو درخت بنانا ماں باپ کے ذمے ہے...اس کے لیے اپنی جانوں کو کھپانا اس کے لیے وقت نکالنا پڑتا ہے... نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت سناؤ... بچے کہتے ہیں اماں مجھے کہانی سناؤ... چھوٹا بچہ کہے گا سناؤ...وہ شروع ہو جائیں گے کبھی کوئی کہانی کبھی کوئی کہانی...انہیں نبیوں کی کہانی سناؤ...انہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کہانی سناؤ...انہیں جنت کی کہانی سناؤ...انہیں جہنم کی کہانی سناؤ... بڑے ہو گئے تو استغفار کرو کہ کیوں نہ یہ کام کیا... چھوٹے اگر بچے ہیں تو ان کے ساتھ یہ کام کریں انکے اندر اللہ اور اس کے رسول (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کی محبت پیوست کریں ... مدرسوں سے یہ چیز حاصل نہیں ہوتی... (خواتین کے تربیتی واصلاحی بیانات ص ۳۷۴)

تعلق مع اللہ

میرے بھائیو! اپنے اللہ کو اپنا بنالو وہ اللہ جو رات کو اٹھ کے پکارو لبیک کہے اندھیروں میں پکارو تو لبیک کہے یہ دنیا کے سرداروں سے کہنا چھوڑ دو سب سے بڑے سردار کے سامنے درخواست پیش کرو دنیا کے بادشاہوں سے کہنا چھوڑ دو سب سے بڑے بادشاہ کے سامنے درخواست پیش کرو دنیا کے بڑوں سے تعلق کی ضرورت نہیں زمین آسمان کے بڑے سے اپنا تعلق بنالیں...

حقوق اللہ کی توبہ آسان ہے اللہ آئندہ نہیں کروں گا صفائی ہوگئی چھٹی ہوگئی حقوق العباد ہیں اس کی توبہ بھی آسان ہے یا اللہ میری توبہ آئندہ کسی کا حق نہیں ماروں گا پچھلا سارا معاف ہوگیا گناہ حق نہیں معاف ہوا حق معاف نہیں ہوا حق باقی ہے اب وہ اس سے جا کر کہے بھائی مجھے معاف کردے اگر اس نے معاف کر دیا تو ختم ہوگیا اگر وہ معاف نہیں کرتا تو کہہ اچھا! میں ادا کروں گا پھر ادا کرنے کی کوشش کرے کوشش میں لگا رہے ادا ہوگیا تو قصہ ختم ہوگیا اگر ادا نہ ہوسکا تو بھی اللہ قیامت کے دن اپنی طرف سے ادا کر کے معاف کر دے گا بشرطیکہ نیت پکی ہو ادا کرنے کی...

سود کھایا سود پہ پیسہ دیا سود پہ پیسہ لیا یا اللہ! میری توبہ آج کے بعد نہیں کروں گا تجھ سے اعلان جنگ کیا ہے آج کے بعد نہیں کروں گا...... (سچی توبہ کی برکات ص ۲۶۰)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو امت کی فکر

اے میرے بھائیو! جو نبی اتنی وفا کر گیا کہ موت پر بھی امت کو یاد کیا... موت کا پیغام آیا... حضرت عزرائیل علیہ السلام نے دستک دی جبرائیل اندر تشریف لاتے ہیں... اجازت ہو تو عزرائیل اندر آجائیں...

اندر آئے... کہا یا رسول اللہ! جب سے مجھے موت کا کام ملا میں نے کسی سے اجازت نہیں لی نہ آئندہ کسی سے لوں گا... آپ کے بارے میں آپ کے رب کا ارشاد ہے کہ میرا حبیب اجازت دے تو اندر جانا نہیں تو واپس آجانا... یا رسول اللہ! جب سے مجھے موت کا کام ملا اللہ تعالیٰ نے کسی کو اختیار نہیں دیا اور نہ آئندہ کسی کو اختیار دے گا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں آپ کے رب کا ارشاد ہے... عش ماشئت جب تک آپ زندہ رہنا چاہیں آپ رہ سکتے ہیں... اور چلنا چاہیں تو اللہ تعالیٰ بھی آپ کی ملاقات چاہتے ہیں... اب آپ جو فرمائیں گے میں ویسے ہی کروں گا...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرائیل علیہ السلام سے فرمایا جاؤ میرے رب سے پوچھ کر آؤ کہ میرے بعد میری امت کے ساتھ کیا ہوگا؟ پھر میں جواب دوں گا...

اپنی اولاد کا نہیں پوچھا... امت کا پوچھا... میرا اور آپ کا پوچھا... جو ہم سارا دن حضور صلی

اللہ علیہ وسلم کے طریقوں کو ذبح کرتے ہیں... جاؤ سپر مارکیٹ کی ہر دکان حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا جنازہ لیے بیٹھی ہے... اسلام آباد کے ہر گھر میں دیکھو سارے پاکستان کے ہر گھر میں دیکھو ماسوائے چند ایک گھر چھوڑ کر اس پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے لاشے پڑے ہوئے ہیں... جو مرتے وقت بھی اپنی امت کو نہ بھولا...

اے جبرائیل! جایئے میرے رب سے پوچھ کر آئیں کہ میری امت کے ساتھ کیا کرے گا... پھر جواب دوں گا...

حضرت جبرائیل علیہ السلام واپس گئے... عرض کیا کہ... یارسول اللہ! کہہ رہے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت کو اکیلا نہیں چھوڑیں گے ساتھ لیں گے... کہا بس اب میری آنکھیں ٹھنڈی ہیں اے اللہ! اب مجھے اپنے پاس بلا اور میری امت کا نگہبان بن جا...

جبرائیل علیہ السلام رونے لگے... یارسول اللہ! آج آپ نے موت کو پسند کر لیا ہے؟ تو میرا بھی آج دنیا میں آخری دن ہے... آج کے بعد وحی کا زمانہ ختم ہو گیا...

اور پھر جب عزرائیل نے اپنا کام شروع کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہنا شروع کیا

الصلوٰة وما ملکت ایمانکم الصلوٰة وما ملکت ایمانکم الصلوٰة وما ملکت ایمانکم

نماز پڑھتے رہنا... نماز پڑھتے رہنا... ماتحتوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا...

یہ آخری الفاظ تھے...... ان الفاظ کا اسلام آباد میں... پاکستان میں مسلمانوں نے کیا پاس کیا کہ پچانوے فیصد لوگ نماز چھوڑ گئے ہیں... آخری الفاظ نماز... نماز... نماز... پھر جب آواز پست ہو گئی پھر الصلوٰة الصلوٰة نماز پھر آخر میں **اللھم الرفیق الاعلیٰ** یہ کہہ کر اللہ کے پاس چلے گئے...

جعلت قرة عینی فی الصلوة میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے... **ان الساجد یسجد فی قدمی الرحمن**... اور اللہ کی سنو... اے میرے بندے جب تو سجدے میں سر رکھتا ہے تو اس وقت تجھے خوشخبری ہو کہ تیرا سر میرے قدموں میں ہوتا ہے... یہ سجدوں کی لذت سیکھ لے... یہ حلاوت لے لے... اگر تجھ کو نماز کی حلاوت مل گئی تو پھر تجھے کائنات کی کوئی چیز اچھی نہیں لگے گی...

ہمارے نبی ہمیں یہاں نہیں بھولے ہیں... قبر سے نکلے ہیں... حشر کا میدان ہے... ماں باپ بھول چکے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نہیں بھولے پل صراط پر چلتے ہوئے قدم ڈگمگا رہے ہیں اور آپ پل صراط کا پایا پکڑ کر کہہ رہے ہیں...

یا رب! میری امت کو پار لگا دے... اے اللہ! میری امت کو پار لگا دے... آپ کے لیے منبر رکھا جائے گا کہ آپ اس پر بیٹھو... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... میں بیٹھوں گا نہیں... کیوں؟ اس ڈر سے کہیں منبر مجھے لے کر جنت میں نہ چلا جائے اور میری امت میرے بغیر پیچھے رہ جائے تو میں کیا کروں گا... میں منبر پر صرف ہاتھ رکھوں گا... بیٹھوں گا نہیں تا کہ اللہ کا حکم پورا ہو جائے... منبر پر ہاتھ رکھا ہے پاؤں زمین پر ہیں... نظر امت پر ہے کہ اے اللہ! میری امت کا حساب میری امت کا حساب امت کو پار لگا دے... (ایمان افروز واقعات ص ۲۳)

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ کی آنکھ کا واپس مل جانا

حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں... اُحد کی لڑائی میں ان کی آنکھ میں ایک تیر... اندر گھس گیا... تو ساری آنکھ کا چورا چورا ہو گیا... قیمہ ہو گئی... وہ قیمہ اٹھا کے لے آئے... یا رسول اللہ! یہ میری آنکھ ضائع ہو گئی... آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کریں اللہ میری آنکھ ٹھیک کر دے...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آنکھ لو گے یا جنت لو گے... انہوں نے کہا دونوں ہی لوں گا... اللہ کے پاس کوئی کمی ہے... میری بیوی کو بڑا برُا لگے گا کہ میری آنکھ نہیں ہے... میں دونوں ہی لوں گا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسکرا دیئے... وہی قیمہ سا اُٹھایا او ران کی آنکھ کے ڈھیلے میں رکھا اور یوں ہاتھ پھیرا:

... اللھم اجعلھا احسن عینیہ...... اے اللہ! اس آنکھ کو دوسری سے خوبصورت کر دے... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہاتھ پیچھے ہٹا تو آنکھ دوسری آنکھ سے بھی خوبصورت ہو کے چمک رہی تھی... دیکھ رہی تھی... (ایمان افروز واقعات ص ۳۰)

مولانا محمد الیاس رحمہ اللہ کے والدین کی شادی کا عجیب قصہ

یہ جتنا تبلیغ کا کام ہے یہ چار عورتوں کے کھاتے میں ہے... چار عورتیں آپس میں بیٹھی مشورہ کر رہی ہیں... کیا؟ کہ ہمارے خاندان سے علم نکل گیا ہے... کیا کریں؟ ایک بارات آئی ہوئی ہے کاندھلہ میں مظفر نگر سے تو ان میں آپس میں بات چل رہی ہے کہ ہمارے خاندان سے علماء ہی ختم ہوتے جا رہے... کیا کیا جائے؟ سارے انگریزی پڑھ رہے ہیں... ایک خاتون بیٹھی تھی... وہ کہنے لگی... میری بیٹی جوان ہے... یہ جو بارات آئی ہوئی ہے اس میں تلاش کرواگر کوئی عالم ہے تو میں اپنی بیٹی کو اسی بارات کے ساتھ روانہ کر دیتی ہوں تو بارات میں تلاش کیا گیا تو اس میں مولانا اسمٰعیل صاحب آئے ہوئے تھے... باراتی بن کر... پتہ چلا... کہ وہ عالم ہیں... انہوں نے کہا ہیں تو چلو... میری بیٹی کا نکاح بھی کر دو تو گیا تھا دولہا ایک واپس لوٹا دو... مولانا اسمٰعیل صاحب کو مفت میں مل گئی... اسی بچی سے مولانا محمد الیاس پیدا ہوئے اور مولانا یحییٰ... دو بھائی پیدا ہوئے... ایک محمد یحییٰ... ایک محمد الیاس... محمد یحییٰ کو اللہ نے دیا محمد زکریا رحمہ اللہ... جن کی فضائل اعمال ساری دنیا میں چل گئی اور مولانا الیاس صاحب سے اللہ نے وہ دین کا کام لیا کہ سارا عالم لپیٹ میں آ گیا... (ایمان افروز واقعات ص ۴۴)

حضرت خالد رضی اللہ عنہ کا قیصر کی بیٹی کے ساتھ سلوک

جب دمشق فتح ہوا تو خالد بن ولید رضی اللہ عنہ فاتح تھے... روم کے بادشاہ قیصر کی بیٹی قید میں آ گئی... جب حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو پتہ چلا کہ روم کے بادشاہ کی بیٹی ہے تو انہوں نے فوراً اسے شاہی اعزاز دیا اس کی باندیاں اور سب کچھ واپس کیا... چار سو سپاہیوں کے اپنے ذاتی دستے کے ساتھ اسے روانہ کیا اور فرمایا کہ جاؤ اسے اس کے باپ تک چھوڑ کر آؤ...

جب وہ بیٹی اس عزت کے ساتھ اپنے باپ سے ملی تو قیصر کی آنکھوں میں آنسو آ گئے اور کہا: جس قوم کا یہ اخلاق ہو اسے دنیا کا فاتح ہونے سے کوئی چیز روک نہیں سکتی... (ایمان افروز واقعات ص ۵۳)

بیماری کے یادگار دن

حضرت ایوب علیہ السلام بیمار ہو گئے... اٹھارہ برس بیمار رہے... جسم کا کوئی حصہ ایسا نہ تھا جس پہ داغ نہ ہو اور جس میں درد نہ ہو... اٹھارہ برس میں آنکھوں میں نہ کٹی... جو تڑپتے نہ کٹی ہو... پھر اللہ نے صحت دے دی ان کی بیویاں جو سب مر گئیں بچے مر گئے... ایک بیوی زندہ رہی وہی خدمت کرتی تھی... جب اللہ نے جوانی واپس لوٹائی اور ان کی بیوی گھر آئی تو آ کر دیکھا کہ ایک خوبصورت نوجوان بیٹھے ہیں اور حضرت ایوب علیہ السلام کا پتہ ہی نہیں کہ کہاں ہیں؟ وہ حیران اور پریشان ہو گئیں... ادھر ادھر دیکھا کوئی نظر نہ آیا...

نوجوان سے پوچھا میرا معذور سا خاوند تھا... بیمار تھا... وہ نظر نہیں آ رہا... وہ خود تو حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا.. آپ نے انہیں کہیں دیکھا ہے؟ تو آپ مسکرا کر.. فرمانے لگے میں ہی تیرا خاوند ہوں... اللہ نے مجھے دوبارہ جوانی دے دی ہے... ایک مرتبہ کسی نے حضرت ایوب علیہ السلام سے پوچھا... آپ کو بیماری کے دن یاد آتے ہیں؟ کہنے لگے بیماری کے جو دن تھے وہ صحت کے دنوں سے اچھے تھے... کہا توبہ توبہ وہ کیسے اچھے تھے؟ آپ کا تو انگ انگ ہائے ہائے کرتا تھا.. فرمانے لگے جب میں بیمار تھا تو روزانہ ایک مرتبہ عرش سے آواز آتی تھی... اللہ پوچھتا تھا... ایوب کیا حال ہے؟ اس آواز میں ایسی راحت ولذت تھی کہ میرا ہر درد مجھے بھول جاتا تھا... (ایمان افروز واقعات ص ۷۰)

ایک صحابی کا حکم خداوندی پر عمل

ایک صحابی تجارت کے لیے شام گئے... شام میں سب کچھ دے کر شراب خرید کر لائے... ابھی شراب حرام نہیں ہوئی تھی... اپنے راشن مال سے شراب خرید کر لائے... مدینہ پہنچے تو پتہ چلا کہ شراب حرام ہو گئی تو یہ نہیں کہا... اب میرا کیا بنے گا... اب میں بچوں کو روٹی کہاں سے کھلاؤں گا... سارا پیسہ تو میں نے اس پر لگا دیا... کہا جب اللہ نے حرام کی تو ہم نے بھی حرام کی یہ فرمایا اور خنجر لے کر سارے مشکیزے پھاڑ کر زمین پر گرا دیئے... (ایمان افروز واقعات ص ۷۶)

دو رکعت پڑھ کر سمندر پار کر گئے

اللہ کے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی پکی خبر ہے...نماز پڑھنا سیکھ لو جو کام بڑے بڑے بادشاہوں سے اور جہاں سارے اسباب ٹوٹ جاتے ہیں...نماز وہاں سے بھی آپ کو پار لے جائے گی...

حضرت علی بن حجر رحمہ اللہ سمندر کے کنارے آئے...بحرین پہ حملہ کرنا تھا...درمیان میں سمندر تھا...کشتیاں تھی نہیں...کشتیاں مہیا کرتے تو دشمن آگے چوکنا ہو جاتا...پھر سفر تھا چوبیس گھنٹے کا...تو وہیں کھڑے ہوئے لشکر موجود ہے نیچے اترے...

دو رکعت نفل پڑھے...ہاتھ اٹھائے...اے اللہ! تیرے راستے میں...تیرے دین کی دعوت میں...تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں...کشتیاں ہمارے پاس نہیں...مشکل تیرے لیے نہیں...ہمارے لیے راستہ مہیا فرما...دعا مانگی اور کھڑے ہوئے اور سامنے سمندر ہے اپنی فوج سے فرمایا بسم اللہ پڑھو اور گھوڑے ڈال دو...

کوئی نہیں بولا کہ امیر صاحب! دماغ تو ٹھیک ہے...سمندر میں گھوڑے ڈالیں گے تو غرق ہو جائیں گے...یہ کیا کہہ رہے ہو...کوئی عقل ٹھکانے ہے؟

انہوں نے کہا ٹھیک...ہمارے امیر صاحب نے دو رکعت پڑھ لی ہیں...اللہ سے مانگ لیا ہے...گھوڑے ڈالنا ہمارا کام...پار کرنا اللہ کا کام...

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سارے لشکر نے بسم اللہ پڑھی اور سب نے اونٹ اور گھوڑے ڈال دیئے...تو حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم نے چھلانگیں لگائیں اور ہم پانی کے اوپر چل پڑے اور پانی نے ہمارے اونٹوں کے پیر بھی تر نہ کیے...

یہ نماز کی طاقت ہے...پانی کے اوپر چل رہے ہیں...ساری دنیا کی سائنس فیل ہے...میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم والا عمل کامیاب ہے...

میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا علم میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی...آپ صلی اللہ

علیہ وسلم کی خبر ساری خبروں سے اوپر ہے... ساری سائنس جہاں فیل ہو جائے... وہاں اللہ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خبر کامیاب کروا دے... (ایمان افروز واقعات ص ۸۳)

امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا اخلاص

جب حضرت امام زین العابدین رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا اور آپ کو غسل دینے لگے تو کمر پر بوری اٹھانے کے نشان تھے... جیسے مزدور اٹھاتے ہیں... تب سارے حیران... دنیا و آخرت کا شہزادہ! اس کی کمر پر کہاں سے نشان آگئے؟ کیا کرتے تھے... رات کو اٹھتے تھے اور سو گھروں میں راشن پہنچاتے تھے لیکن کسی کو کانوں کان خبر نہ ہوتی تھی... لوگ دن میں دیکھتے تھے کہ راشن پڑا ہوا ہے ان کی وفات تک کوئی جان نہ سکا کہ دینے والا کون ہے... وہ خاص الخاص کسی آدمی سے پتہ چلا کہ یوں رات کو خود اٹھ اٹھ کر جا کر سو گھروں میں راشن دیا کرتے تھے... (ایمان افروز واقعات ص ۸۸)

فرعون کی توبہ

ایسے رحیم اللہ کی ہم نافرمانی کریں کہ جو قارون جیسے کو معاف کرنے کے لیے تیار بیٹھا ہے کہ توبہ تو کرے... جب فرعون غرق ہو رہا تھا تو اس نے کلمہ پڑھا... جبرائیل علیہ السلام نے آگے بڑھ کر مٹی اس کے منہ میں ڈال دی کہ کہیں اللہ تعالیٰ اس کی توبہ قبول نہ کرے...

حضرت جبرائیل علیہ السلام نے خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا کہ یا رسول اللہ! جب فرعون نے کلمہ پڑھا تو مجھے یہ ڈر لگا کہ اللہ کی رحمت اتنی وسیع ہے کہیں اب فرعون کی توبہ قبول نہ ہو جائے اور اس کے ظلم دیکھ کر دل میں یہ تھا کہ یہ خبیث کہیں توبہ کر کے نہ مر جائے... میں نے اس کا منہ بند کر دیا کہ توبہ نہ کر سکے... (ایمان افروز واقعات ص ۱۰۸)

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی قربانی

حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کا کافروں سے مقابلہ میں ایک ہاتھ کٹ گیا تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مسجد میں تشریف فرما تھے... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے سے پردے اٹھ گئے...

پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہائے! جعفر آگے بڑھا... اس کا ایک ہاتھ کٹا... دوسرا ہاتھ کٹا... یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد نبوی میں بیٹھ کر بتا رہے ہیں کہ جعفر دو ٹکڑے ہو گیا و دخل الجنة او رجنت میں داخل ہو گیا... (ایمان افروز واقعات ص ۱۱۶)

اس امت کا سب سے بڑا سفاک اور رحمت الٰہی

حجاج بن یوسف اس امت کا سفاک گنا جاتا ہے... اس کی زندگی میں کبھی تہجد قضا نہیں ہوئی اور ہر ہفتے قرآن اس کا ختم ہوتا تھا... ہفتے میں قرآن کریم ختم کرتا تھا... تین دن میں... چار دن میں... پانچ دن میں... قرآن ختم کرتا تھا... کبھی زندگی میں جھوٹ نہیں بولا... اور یقین ایسا کامل تھا کہ ایک دفعہ اس کی بیوی پر کچھ اثرات ہوئے... اس نے کسی عامل کو بلوایا اس نے دم کر کے ایک لوہے کا کیل سامنے رکھ دیا اور کہا کہ اس کو دفن کر دو...

انہوں نے کہا کہ یہ کیا چیز ہے... انہوں نے کہا تم اپنے حبشی بلاؤ... دو حبشی بلائے کہ لکڑی ڈال کر اس کو اٹھاؤ... دو غلام زور لگا رہے ہیں... اٹھا رہے ہیں... لیکن وہ چھوٹا سا کیل نہیں اٹھتا... پھر دو اور لگائے چار... پھر دو اور لگائے چھ پھر دو اور لگائے آٹھ... اور لگائے دس بارہ غلام... چھ اس طرف چھ اس طرف... چھوٹے سے کیل کو اٹھا رہے ہیں پر وہ اٹھتا نہیں... عامل نے کہا دیکھی اس کی طاقت یہ ہے...

حجاج نے کہا پیچھے ہٹ جاؤ... پھر اپنی چھڑی اٹھائی ...اِنَّ رَبَّكُمُ اللّٰهُ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰى عَلَى الْعَرْشِ......

یہ آیت پڑھ کر جو چھڑی ڈالی اور کیل ہوا میں اڑتا ہوا وہ گیا...

انہوں نے کہا بھاگ جاؤ میں تمہارے عملوں کا محتاج نہیں ہوں... یقین کی طاقت نے اس کے سحر کو توڑ دیا... (ایمان افروز واقعات ص ۱۲۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ میں چالیس آدمیوں کی طاقت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے بڑھ کر کوئی کمائی کرسکتا تھا خیبر کے دروازے کو اکیلے پکڑ کر اٹھا

کر پھینک دیا علی ایسے طاقتور تھے کہ خیبر کے دروازے کو جسے چالیس آدمی کھولتے تھے... اسے پکڑا اور اٹھا کر پھینک دیا کیا وہ کمائی نہیں کر سکتے تھے؟ دو بیٹیوں کو روٹی نہیں کھلا سکتے تھے... وہ کس بات پر قربان ہو رہے ہیں... ہمارے لیے قربان ہو رہے ہیں کہ کلمے کو سارے انسانوں تک پہنچانا ہے... چار دن کی بھوک برداشت کر لو کوئی بات نہیں...

حضرت علی رضی اللہ عنہ سردی میں باہر پھر رہے ہیں پریشان ہیں اتنے میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم بھی باہر نکلے آپ نے فرمایا اے علی سردی میں کیا کر رہے ہو؟ عرض کیا یا رسول اللہ! میں کیا کروں بھوک اتنی سخت لگی ہوئی ہے کہ گھر میں بیٹھا نہیں جاتا اور اوپر سے سردی میں بھوک بھی زیادہ لگتی ہے...

آپ نے فرمایا علی میں بھی بھوکا ہوں مجھے بھی بھوک نے گھر سے نکالا ہے... آگے چلے تو کچھ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم بیٹھے تھے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا یہاں کیا کر رہے ہو؟ کہا یا رسول اللہ بھوک کی شدت نے گھر سے باہر نکال دیا ہے...

فرمایا اچھا بھائی! اب تو کچھ کرنا ہی پڑے گا ایک کھجور کا درخت سامنے کھڑا ہے سردی کا زمانہ ہے... سردی میں کھجوریں کہاں سے آتی ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے علی جاؤ اس کھجور سے کہو کہ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ ہمیں کھجور کھلاؤ...

حضرت علی رضی اللہ عنہ دوڑے دوڑے گئے کھجور کے درخت سے کھجور گرانے کو کہا تو کھجور کے پتوں سے کھجوریں ٹپ ٹپ گرنے لگیں ہم سے تو کھجوریں ہی اچھی تھیں کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کو مانتی تھیں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی جھولی بھر گئی آپ اٹھا کے لائے کہ بھائی کھاؤ ...سب کو کھلایا خود بھی کھایا ان کو بھی کھلایا پیٹ بھر گیا کچھ بچ گئیں فرمایا جاؤ یہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کو بھی دے آؤ وہ بھی کئی دنوں سے بھوکی ہیں یوں بھوک پر امت کو اٹھایا... (ایمان افروز واقعات ص ۱۵۴)

قوم نوح پر عذاب کا ایک واقعہ

جب کلمہ اندر میں آتا ہے تو باطل ایسے ٹوٹتا ہے جیسے تم انڈے کے چھلکے کو توڑتے ہو جیسے اللہ نے قوم نوح کے باطل کو توڑ... ایک بھی نہ بچا... تین آدمی غار میں چھپے انہوں نے کہا یہاں تو کوئی

نہیں آئے گا... پانی آئے گا نہ کوئی اور آئے گا اوپر سے پتھر رکھ لیا... اور غار میں چھپ گئے مطمئن ہوئے اللہ اگر چاہتا تو پانی کو باہر سے بھی داخل کر سکتا تھا وہ اپنی قدرت کو دکھانا چاہتا ہے تینوں کو پیشاب آیا ایسے زور کا پیشاب کہ روک نہیں سکے... پیشاب کیلئے بیٹھ گئے اللہ تعالیٰ نے پیشاب کو جاری کر دیا پیشاب بند نہیں ہوا نکلتا جا رہا ہے حتیٰ کہ وہ تینوں اپنے پیشاب میں غرق ہو کر مر گئے...

اللہ نے کسی کو نہ چھوڑا اور اپنے کلمے والے کی بات کو سچا کیا اور اپنے کلمے والے نوح علیہ السلام کو سچا کیا جیسے اس نے کہا تھا:...

رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْاَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا...... (سورۂ نوح آیت 26)

یا اللہ ایک بھی چلتا ہوا مت چھوڑ... اللہ نے کہا میرے نوح! دیکھ لے تیرے کلمے پر میں نے ایک کو بھی زندہ نہیں چھوڑا سب مرے پڑے ہیں سب برباد ہوئے پڑے ہیں... (ایمان افروز واقعات ص ۱۵۹)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ کر ایک یہودی کی کیفیت

ایک یہودی مکے کی گلیوں میں شور مچاتا پھرتا ہے آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ بتاؤ کوئی بچہ پیدا ہوا ہے؟ کسی نے کہا فلاں کا لڑکا پیدا ہوا ہے... پوچھا کہ اس کا باپ زندہ ہے کہا ہاں... کہنے لگا نہیں... نہیں... کوئی ایسا بچہ بتاؤ کہ جس کا باپ مرا ہو کہا کہ عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہوا ہے کہا ہاں مجھے دکھاؤ جب دیکھا تو چیخ نکلی... ارے بنو اسرائیل سے نبوت نکل گئی اور اے قریش کی جماعت! تم نبوت کو آج ہم سے لے گئے ایک دن آئے گا یہ ٹکر لے گا جس کی ٹکر کی آواز مشرق اور مغرب سنائی دے گی ابھی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہو رہے ہیں وہ ابھی شروع نہیں کیا...

معجزہ دلیل نبوت ہے کرامت دلیل ولایت ہے اور دعوت مقصد نبوت ہے اور اتباع سنت مقصد ولایت ہے مقصد کی طاقت معجزے کی طاقت سے زیادہ ہوتی ہے... مقصد کی طاقت کرامت کی طاقت سے زیادہ ہوتی ہے... معجزہ دلالت کے طور پر ہوتا ہے اور مقصد اصل کے طور پر ہوتا ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم جس کو لے کر آئے وہ مقصد دعوت تھا کہ میں داعی ہوں...

شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَى اللّٰهِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا (سورۃ الاحزاب آیت 46)

میں داعی ہوں داعی نبوت... نبوت کا مقصد کلمہ کی طرف بلانا معجزہ دلالت نبوت... معجزے میں وہ طاقت نہیں جو مقصد میں طاقت ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزہ کی طاقت یہ ہے کہ انگلی کے اشارے سے چاند کے دو ٹکڑے ہوئے جب آپ کے معجزے کی یہ طاقت ہے کہ چاند کے دو ٹکڑے ہوئے آپ کا جو مقصد تھا کلمے کی دعوت جب وہ مقصد وجود میں آئے گا تو میرے بھائیو! اس کی طاقت کا کون اندازہ کرسکتا ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۱۶۳)

ایک صحابی کا حکم جانورو! تین دن میں جنگل خالی کردو

حضرت عقبہ بن ابی نافع رضی اللہ عنہ جب تیونس گئے تیونس میں تو کہروان کا شہر اب بھی موجود ہے یہ پہلے جنگل تھا گیارہ کلومیٹر لمبا چوڑا جنگل تھا یہاں چھاؤنی بنانی تھی تو لشکر میں انیس صحابی تھے انہوں نے صحابہ رضی اللہ عنہم کو لے کر ایک ٹیلے پر چڑھ کر اعلان کیا کہ جنگل کے جانورو ہم اللہ اور رسول کے غلام ہیں یہاں چھاؤنی بنانی ہے تین دن میں جنگل خالی کردو... اس کے بعد جو ہمیں ملے گا ہم اسے قتل کردیں گے... یہ واقعہ عیسائی مورخین نے بھی اپنی کتابوں میں نقل کیا ہے... عیسائی مورخین اس واقعہ کو لکھتے ہیں اس کی حقانیت کا اعتراف کرتے ہیں تو تین دن میں سارا جنگل خالی ہوگیا اور اس منظر کو دیکھ کر ہزاروں امریکن قبائل اسلام میں داخل ہوگئے کہ ان کی تو جانور بھی مانتے ہیں ہم کیسے نہ مانیں؟ ٹھیک ہے بھائی اب یہ تو پولیس والوں کی بھی ضرورت ہے سول والوں کی بھی اور ساری دنیا کے مسلمانوں کی بھی ضرورت ہے مردوں اور عورتوں کی ضرروت ہے کہ ہم اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مان کے چلیں اللہ کے نبی کی بات یہ ہے کہ ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کو اللہ تعالیٰ نے آخری نبی بنایا ہے آپ کے بعد کوئی نبی نہیں آئے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سارے انسانوں کے لیے سارے جنات کے اور آنے والے قیامت تک سارے جہانوں کے نبی ہیں تو ساری دنیا میں اسلام کا پھیلانا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ذمہ تھا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تئیس سال کے عرصہ گزرنے کے بعد اپنے پاس بلالیا... تو اللہ تعالیٰ نے پوری کی پوری امت کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ختم نبوت کی وجہ سے یہ تبلیغ کی ذمہ داری سونپی ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۱۹۰)

ہمارا مقصد پوری دنیا میں اسلام کا نفاذ ہے

حضرت عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آگ میں ڈال رہے ہیں... رونے لگے روک کر پوچھا کیوں رہے ہو؟ بولے یہ خوشی کے آنسو ہیں... یہ تمنا تھی کہ اللہ کے نام پر قربان ہونا ہے... ہائے میرے جسم کے جتنے بال ہیں اتنی میری جانیں ہوتیں میں ایک ایک جان قربان کرتا... نہ موت مطلوب... نہ زندگی مطلوب... نہ اقتدار مطلوب... نہ زمان مطلوب... نہ مکان مطلوب... صرف مطلوب ہے تو اللہ مطلوب ہے اور ہمارا کام نہیں ہے... اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا نام لے کر چلنا اور اسے ساری دنیا میں لے کر پھرنا... یہ ہمارا مقصود ہے... ساری دنیا کے لوگوں کو یہ پاکیزہ زندگی دینی ہے... یہ اسلام ان کے دلوں میں اتارنا ہے... ہر دفتر... ہر گھر... ہر مسجد ہر مدرسہ ہر ملک ہر براعظم میں ہم نے جا کر صدا لگانی ہے... ہم بکاؤ مال ہیں... ہمیں اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم خرید چکے ہیں... میری جان پر تو میرا اختیار ختم ہے... اللہ کی عظمت رسالت کی عظمت توحید کی عظمت کو لے کر پوری دنیا میں اسلام کا پیغام سنانا ہمارا مقصد ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۱۹۳)

حضرت ابو مسلم رحمہ اللہ خولانی کی نماز کے ثمرات

حضرت ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ شام کی طرف سفر کر رہے تھے راستہ میں ایک پہاڑی دریا تھا... پہاڑی دریا تو بڑا تیز ہوتا ہے آپ اوپر چلے جائیں اور دیکھیں کہ کتنا تیز ہوتا ہے... تین ہزار کا لشکر تھا جس نے دریا پار کرنا تھا اور کوئی کشتی وہاں چل ہی نہیں سکتی... دو رکعت نفل پڑھے کہہ اے اللہ تیرے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں تو نے بنی اسرائیل کو سمندر پار کرایا تھا ہمیں یہ دریا پار کروا... اور پھر اعلان کیا کہ دریا میں گھوڑا ڈال رہا ہوں تم بھی میرے پیچھے گھوڑے ڈال دو جس کا جو سامان گم ہو جائے تو میں ذمہ دار ہوں جان تو بڑی بات ہے سامان بھی گم ہو جائے تو میں ذمہ دار ہوں... گھوڑے ڈالے پانی کے اوپر چلا دے درمیان میں ایک آدمی نے اپنا لوٹا خود ہی پھینک دیا آزمانے کے لیے جب کنارے پر پہنچے ہاں بھائی کسی کا سامان ہاں جی میرا لوٹا

گر گیا لوٹا تو معمولی سا ہے اسے کہا جانا چاہیے وہاں تو پتھر بہہ رہے ہیں کہنے لگا اچھا تیرا لوٹا گم ہو گیا ہے آؤ میرے ساتھ واپس لے کر دریا کے کنارے پر آئے تو لوٹا دریا پر پہلے پڑا ہوا تھا لو بھائی تمہارا لوٹا مل گیا ہے سنبھال لو... یہ نماز کی طاقت ہے تو نماز پڑھنا سیکھ لیں سارے مسئلے حل ہو جائیں گے تو بھائی اپنی عورتوں کو اور اپنے بچوں کو اپنی بچیوں کو نماز سکھائیں..نماز یاد کروائیں... قرآن کی تلاوت کے لیے وقت نکالیں اللہ کے ذکر کے لیے وقت نکالیں درود شریف پڑھنے کے لیے وقت نکالیں استغفار درود شریف چلتے پھرتے اٹھتے بیٹھتے ہر وقت اس کی عادت ڈالیں قرآن پاک پڑھنے کی عادت ڈالیں اللہ کا کلام ہے دنیا و آخرت کی کامیابیوں کا علم ہے...(ایمان افروز واقعات ص ۱۹۳)

اللہ تعالیٰ کا پیغام پہنچانے پر حفاظت کا وعدہ

جب چنگیز خاں حملہ آور ہوا تھا اسلامی سلطنت پر 610 ہجری میں اس نے حملہ کیا تھا تو اس سے زیادہ نمازی تھے اس سے زیادہ متقی تھے اس سے زیادہ روزے دار تھے اس سے زیادہ حاجی تھے اس سے زیادہ علماء تھے... اس سے زیادہ مدارس تھے غلام سے لے کر اوپر کا سارا طبقہ آج سے لاکھوں گنا زیادہ دیندار تھا لیکن بلغ والی آیت کوئی نہیں تھی... جس طرف سے اس کا لشکر آیا شہروں کو راکھ کا ڈھیر بناتا ہوا کھوپڑیوں کے مینار چھوڑتا ہوا وحشت کی علامتیں چھوڑتا ہوا وہ شخص پوری اسلامی سلطنت کو چالیس برس میں زیر و زبر کرتا ہوا چلا گیا اور ہلاکو خان نے 656 ہجری میں بغداد کی اینٹ سے اینٹ بجادی بیس لاکھ آبادی میں پندرہ لاکھ ذبح ہو گئے صرف پانچ لاکھ کی جان بچی آج سے زیادہ اہل حق اللہ والے لیکن ایک کام نہیں تھا...... بَلِّغْ مَآ اُنْزِلَ اِلَیْکَ مِنْ رَّبِّکَ...... نہیں ہو رہا تھا... جب تبلیغ کا کام نہیں ہوگا اللہ کی حفاظت کا وعدہ نہیں تبلیغ کا کام ہوگا اللہ کی حفاظت کا نظام حرکت میں آئے گا کہا ہے کہ میں حفاظت کروں گا چوں کہ تبلیغ پر آدمی اللہ کا نمائندہ بن جاتا ہے...(ایمان افروز واقعات ص ۱۹۶)

مسلمانو! محمدی وردی میں آجاؤ

پاکستانی جرنیل بننے کے لیے ستائیس سال چاہئیں... پھول لگ گئے سلیوٹ شروع

ہو گئے...اب یہ جرنیل اگلے دن اپنے دفتر میں ہندوستانی وردی پہن کر بیٹھ جائے تو بتاؤ کچھ ہوگا کہ نہیں ہوگا...اس کا اپنا سپاہی اس پر کلاشنکوف تان لے گا...سارا جی ایچ کیو حرکت میں آ جائے گا...گرفتاری کے آرڈر ہتھکڑی...بیڑی...کورٹ مارشل...وہ کہے گا میں نے کیا جرم کیا ہے تو کہا جائے گا دیکھو تو سہی تو نے کیا کیا ہے...جرنیل کہے گا کہ میرا ظاہر مت دیکھو بلکہ میرا باطن دیکھو میں یہ بات مثال سے سمجھانے لگا ہوں...

اس نے وفا نہیں بدلی...صرف دشمن کا روپ اپنایا ہے...تو وفائیں داغدار ہوگئیں پاکستانی فوج کو تو غیرت آ جائے...کیا اللہ کو غیرت نہیں آتی...جب اپنے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کے خلاف زندگیاں دیکھتا ہے...اچھا کپڑے کیوں بدلتے ہو...جی گندے ہو گئے...ان کا باطن تو ٹھیک تھا پاک تھا...اپنے لیے تو صاف کپڑے اچھے لگتے ہیں اور اللہ کو گندا روپ دکھاتے ہو یہ کہاں کی غلامی ہے...یہ جرنیل کی وردی کی مثال پتا ہے...میں نے کیوں دی کہ آج ہم مسلمان ہو کر ان کے روپ میں ہیں جنہوں نے ہمیں برباد کر دیا...ہمیں کاٹ کر رکھ دیا...ان معصوموں کا کیا قصور ہے جن کے گلوں میں ٹائیاں لگی ہوئی ہیں...یہ دشمن کا روپ ہے...جو آج بھی ہماری عزتوں جانوں کے دشمن ہیں اور ہمارے خون کے پیاسے ہیں...

1423 سال قبل دیکھو تو سہی مدینے میں ایک آدمی تڑپ رہا ہے ذرا طائف کے پہاڑوں سے جا کر پوچھو کہ یہاں کیوں خون بہا تھا اس نبی کا جس کے خون کا ایک قطرہ زمین و آسمان سے زیادہ قیمتی ہے...لاؤ کوئی ڈھونڈ کر جس نے ہم پر اس نبی سے بڑھ کر احسان کیے ہوں پھر اس نبی کے طریقے کو چھوڑ کر دوسرے کے طریقے کو اپنا لو یہ کتنی کم عقلی کا سودا ہے...(ایمان افروز واقعات ص ۲۰۴)

اُمت کے غم میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا رونا

عرفات کے میدان میں اونٹنی پر بیٹھ کر پانچ گھنٹے ہاتھ اٹھا کر امت کے لیے دعا کی...کوئی اپنے لیے آج پانچ گھنٹے دعا نہیں کرتا...آنے والی نسلوں کے لیے پانچ گھنٹے مسلسل دعا کی ہے رو رو کر دعا کی ہے...

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں رات کو رو رہے ہیں... اے مولا! ابراہیم نے کہا تھا...... جو میری مانے وہ تو میرا ہے... جو میری نہ مانے تیری نہ مانے تیری مرضی تو مہربان ہے... معاف کر دے یا عذاب دے دے... اے اللہ عیسیٰ علیہ السلام نے کہا تھا... اے اللہ تیرے بندے ہیں عذاب دے تیری مرضی ہے... اے میرے اللہ نہ میں عیسیٰ کی کہوں... نہ میں ابراہیم کی کہوں بلکہ میں تو یوں کہوں...... کیا مطلب؟ میری امت کو معاف کر دے... معاف کر دے... معاف کر دے... نہیں کرنا... پھر بھی کر دے... اور یہ کہہ کر جو رونا شروع ہوئے اور اتنا زار و قطار روئے کہ داڑھی تر ہو گئی... حضرت جبرائیل علیہ السلام کو اللہ نے دوڑایا... بھاگو... جبرائیل آئے... یا رسول اللہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں آپ کیوں رو رہے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا مجھے امت کا غم کھا رہا ہے... جبرائیل واپس گئے... پیغام لائے کہ اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں...... اے میرے محبوب غم نہ کریں تجھے تیری امت کے بارے میں خوش کروں گا... (ایمان افروز واقعات ص ۲۰۴)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت

حضرت علی رضی اللہ عنہ سردیوں میں باریک کپڑا پہنتے... گرمیوں میں موٹا کپڑا پہنتے... ابو یعلی کے بیٹے ہیں عبدالرحمان انہوں نے اپنے باپ سے کہا کہ کیا بات ہے کہ امیر المومنین الٹا کام کرتے ہیں... گرمیوں میں موٹا لباس پہنتے ہیں... سردی آتی ہے تو باریک لباس پہنتے ہیں... تو انہوں نے کہا میں پوچھتا ہوں پوچھ کر بتاتا ہوں تو ابو یعلی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ لوگ پوچھ رہے ہیں... کہ یہ آپ کیا الٹا کام کرتے ہیں... تو فرمایا کہ تم خیبر میں میرے ساتھ تھے؟ جی ہاں... کہا کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھے جھنڈا دیا تھا... تو میرے لیے دعا کی تھی... اللهم قه الحر والبرد...... اے اللہ اس کو گرمی سے بھی بچا اور سردی سے بھی بچا... وہ دن اور آج کا دن نہ مجھے گرمی لگتی ہے نہ سردی لگتی ہے... اللہ جس کی چاہے دور کر دے... ان کو ضرورت نہیں ہے کہ وہ موٹا کوٹ پہنیں... اور ضرورت نہیں ہے کہ باریک کپڑا پہنیں... اللہ نے اندر سے گرمی اور سردی کے نکلنے کی صفت کو نکال لیا... اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی دعا کی برکت سے... (ایمان افروز واقعات ص ۲۳۴)

میں خوبصورت ہوں میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے

حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کے پاس ایک عورت آئی... کہا حضرت اگر پردے کا حکم نہ ہوتا تو میں آپ کو چہرہ دکھاتی... لیکن اللہ نے حرام قرار دیا ہے کہ میں اپنا نقاب اٹھاؤں....

لیکن اگر اجازت ہوتی تو میں آپ کو اپنا چہرہ ضرور دکھاتی کہ میں اتنی خوبصورت ہوں اس کے باوجود میرا خاوند دوسری شادی کرنا چاہتا ہے... تو شیخ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ غش کھا کر گر گئے... لوگ بڑے حیران ہو گئے کہ کس بات پہ غشی آ گئی ہے... ان کے پاس ایک عورت اپنی غیرت کا تقاضا لے کر آئی ہے... جب ہوش آیا تو فرمایا... اے لوگو! یہ مخلوق ہے جو محبت میں غیر کو شریک نہیں کر رہی... اللہ اپنی محبت میں کسی غیر کی شرکت کیسے برداشت کرے گا... مخلوق برداشت کرتی نہیں لیکن اللہ نے برداشت کیا ہوا ہے... اس دل میں کتنے بت بٹھائے ہوئے ہیں... مگر اللہ کریم ہے کہ برداشت کر کے چل رہا ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۲۴۰)

ایک ارب فرشتوں کا حافظ قرآن کو اللہ کا سلام

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی نبوت مکمل کی جا رہی ہے اور کتاب بھی مکمل کی جا رہی ہے جن سینوں میں یہ قرآن اترے گا ان کو جہنم کی آگ کھا نہیں سکتی چاہے وہ بدعملی کی وجہ سے جہنم میں جائے لیکن قرآن کے الفاظ کو سینوں میں لینے کی برکت یہ ہوگی کہ آگ اس کو نہیں جلا سکتی... سانپ کاٹے بچھو کاٹے فرشتے پٹائی کریں یہ سب کچھ ہو سکتا ہے کیوں کہ ان کے اندر قرآن کے الفاظ ہیں عمل کوئی نہیں الفاظ کی یہ قیمت ہے الفاظ کو بھی اندر لے لیں اور عمل کو بھی اندر لے لیں...

(ان فی الجنة نهراً اسمه... ریان علیه مدینة من مرجان له سبعون الف باب من ذهب وفضة لحامل القرآن)

جنت میں ایک نہر ہے جس کا نام ریان ہے جس میں ستر ہزار دروازے ہیں جو سونے چاندی کے ہیں یہ حامل قرآن کے لیے یہاں حافظ قرآن کے بجائے حامل قرآن فرمایا ہے کہ یہ قرآن کو لے کر چل رہے ہیں اس میں علماء بھی داخل ہو جائیں گے اور حفاظ کرام بھی داخل ہو

جائیں گے جو قرآن کو لے کر چلتے ہیں عمل کی شرط نہیں صرف الفاظ کی برکت سے جہنم کی آگ نہیں جلائے گی...اور اگر عمل کو بھی لے لیا الفاظ کو بھی لے لیا اور اس کے مطابق زندگی کو ڈال دیا تو ...نور علی نور...... یہ صرف ایک محل دیا جا رہا ہے...جس کے ستر ہزار دروازے ہیں پھر جب فرشتے اس کو اس محل میں بٹھا دیں گے تو پہلا دروازہ کھلے گا اس میں ستر ہزار فرشتے نکلیں گے کہیں گے کہ اللہ پاک آپ کو سلام بھیجتے ہیں اور یہ ہے آپ کا ہدیہ ستر ہزار اس کو پیش کریں گے...وہ کہے گا رکھ دو وہ چلے جائیں گے...دوسرا دروازہ کھلے گا اس میں سے ایک لاکھ چالیس ہزار فرشتے آئیں گے اور آ کر سلام کریں گے اور کہیں گے کہ یہ ہدیے اللہ نے آپ کو دیے ہیں ایک لاکھ چالیس ہزار ہدیہ...وہ فرشتے چلے جائیں گے...

پھر دروازہ کھلے گا اس میں سے پانچ لاکھ ساٹھ ہزار فرشتے آئیں گے وہ آ کر سلام کریں گے اور پانچ لاکھ ساٹھ ہزار ہدیے دیں گے وہ کہے گا رکھ دو...

پھر پانچواں دروازہ کھلے گا اس سے دوگنے اس میں سے نکلیں گے پھر ساتواں اس سے دوگنے پھر آٹھویں سے اس سے دوگنے پھر سارے ستر ہزار دروازے کھلیں گے تو اس میں ارب ہا ارب فرشتے داخل ہوں گے اور کتنے ہدیے لے کر آئیں گے اس حامل قرآن کی یہ قیمت اللہ لگا رہے ہیں...لوگ بے شک نہ لگائیں لوگ تو کہیں گے بے چارہ امام مسجد اور یہ بے چارے مولوی... لوگوں کے ٹکڑے کھا کر زندگی گزارتے ہیں لوگوں میں تو یہ بات چلے گی...(ایمان افروز واقعات ص ۲۴۱)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی تجارت

حضرت جریر بن عبداللہ نے نوکر کو گھوڑا خریدنے کے لیے بھیجا...وہ لے کر آیا تو تین سو روپے میں سودا طے ہوا...جب گھوڑے کو دیکھا تو گھوڑا مہنگا تھا...مالک کو پتہ نہیں تھا کہ اس چیز کی کیا قیمت ہے...تو مالک کو بلوایا فرمایا اگر تیرے گھوڑے کے چار سو درہم تجھے دے دوں؟

کہنے لگا جی بڑی اچھی بات ہے...اگر چھ سو کر دوں؟ کہا یہ اس سے بھی اچھی بات ہے...کہا اگر سات سو کر دوں...اب جو بیچنے والا تھا وہ حیران ہو گیا کہ آخر چکر کیا ہے؟ پھر

فرمایا اگر آٹھ سو دے دوں اس نے کہا میں تو تین سو پر راضی تھا... فرمایا چلو آٹھ سو لے لو... اور یہ گھوڑا دے دو... جب وہ چلا گیا تو اس کے غلام نے کہا یہ کیا کیا؟ میں نے تو تین سو میں بات کی تھی... یہ پانچ سو کس خوشی میں دے دیئے ہیں ارشاد فرمایا یہ گھوڑا آٹھ سو درہم کا تھا میں تین سو کا خرید کر اللہ کو کیا جواب دیتا؟ جبکہ میں نے اللہ کے نبی سے وعدہ کیا تھا کہ جب تک زندہ رہوں گا مسلمانوں کی خیر خواہی کروں گا... (ایمان افروز واقعات ص ۲۵۲)

بارات کی واپسی

ساہیوال کے ایک دھوبی کے بیٹے نے چلہ لگایا... اس کی منگنی ہو چکی تھی... شادی کی تاریخ طے ہونے کے بعد وہ چلے کے لیے گیا... جب چلے سے واپس آیا تو داڑھی رکھی ہوئی تھی... بارات دلہن کے گھر پہنچ گئی... ہمارے ہاں دستور ہے کہ گاؤں کا زمیندار بھی شادی میں شریک ہوتا ہے تو اس گاؤں کا زمیندار بھی شادی پر موجود تھا جب بارات پہنچی تو ہنگامہ کھڑا ہو گیا... انہوں نے کہا جب ہم نے دولہا کو دیکھا تھا اس کی داڑھی نہیں تھی... اب اس کی داڑھی ہے... داڑھی منڈ واؤ تو نکاح کریں گے... ساری بارات والے... ماں کیا... بھائی کیا... رشتہ دار کیا... سب کہنے لگے... پتر ہن منوا چا کوئی گل نئیں... بعدوچوں رکھ لیں...

ہن ساڈھی عزت داسوال اے... اس نے کہا... اک پاسے تہاڈی عزت اے... اک پاسے رسول دی عزت... ہن دسوں تساں آپ ہی ہن کی کراں؟ جب آنکھوں پر پردے پڑ جائیں تو دل پتھر ہو جاتے ہیں... کیا کروں کیسے سمجھاؤں؟ کہاں سے الفاظ لا کر دل میں اتاروں کہ یہ سب دھوکہ ہے اس کا انجام ہلاکت ہے... تو سب کہنے لگے... کوئی بات نہیں پتر اللہ بڑا غفور رحیم اے... اللہ بڑا مہربان اے... ہن منا دے... اس نے کہا گردن تو کٹ سکتی ہے داڑھی نہیں کٹ سکتی...

لڑکی والوں نے کہا ہم لڑکی نہیں دیتے... اس نے کہا نہ دو... اللہ کے رسول کو ناراض نہیں کر سکتا ہوں... ساری دنیا کو آگ لگا سکتا ہوں... وہ زمیندار اس سارے ہنگامے کو دیکھ رہا تھا... اچانک وہ کھڑا ہوا اور کہا... ساری بارات لے کر میرے دروازے پر آجاؤ... میں خود زمیندار کا بیٹا

ہوں... دھوبی کے لڑکے کو بیٹی دینا کوئی آسان ہے؟ اس نے ساری بارات اپنے ڈیرے پر بلالی اوراپنۓ [illegible] کر کے ساتھ بھیج دیا... (ایمان افروز واقعات ص ۲۶۶)

آخرت کا احساس

ملک محمود... مظفر گجرات کا بادشاہ تھا... اس کی سلطنت بڑی طاقتور تھی... اس نے اپنے دربار میں ایک آدمی مقرر کیا ہوا تھا... جس کے ہاتھ میں کفن رہتا تھا... اس کو کافور لگا ہوا تھا... اس شخص کی ڈیوٹی یہ تھی کہ جب تم دیکھو کہ میں کوئی ظلم کا فیصلہ سنا رہا ہوں تو تم کھڑے ہو کر اس کفن کو لہرا دینا... تو جب بھی وہ کوئی غلط فیصلہ سناتا تو وہ کفن لہرا دیتا... بس کفن کا لہرانا ہوتا کہ ملک محمود بے ہوش کر تخت پر گر جاتا... اور جب ہوش میں آتا تو اپنا فیصلہ واپس لے لیتا... یہ آخرت کا احساس تھا...

مچھر قدرتِ الٰہی کا مظہر

یہ جو مچھر ہے ناں اگر یہ آنکھوں سے دیکھتا تو ہم تو بڑے چالاک ہیں ہم نے تو اندھیرا کر دیا تھا... ہمیں روشنی میں سونے کی عادت نہیں... وہ تو بیچارہ دیواروں میں ہی ٹکریں مارتا رہتا... اللہ نے اسے اندھیرے سے اجالے میں برابر کر دیا... سو جاؤ بے شک بالکل گھپ اندھیرا کر دو... کہ اب تو کوئی اس کو نظر نہیں آئے گا... تھوڑی دیر بعد پتہ چلے گا... کان کے پاس بھوں بھوں ہو رہی ہوگی... ارے تو خبیث کہاں سے آ گیا؟ ہم نے تو بالکل اندھیرا کیا تھا... یہ کہاں سے آ گیا اور اس کی آنکھیں بھی اتنی چھوٹی ہیں لیکن اللہ نے اس کی ناک تیز کر دی... آنکھوں میں نہیں آتا خوشبو پہ آتا ہے... ہمارے جسم کی خوشبو پہ آتا ہے... پھر اتنے سخت اندھیروں میں مسام دیکھ لیتا ہے کہ یہاں سے میرا کام بن سکتا ہے تو پھر وہ وہاں ہمیں کاٹتا ہے... جب وہ کاٹتا ہے تو وہاں سے خون باہر آ جاتا ہے چونکہ چھوٹا سا سوراخ ہوتا ہے فوراً اللہ تعالیٰ نے ہمارے اندر جو سسٹم بنایا ہے ردعمل کا تو خون کے اندر ایک مادہ ہے جو ایک دم اس کو جما دیتا ہے... بند کر دیتا ہے اگر یہ مادہ نہ ہوتا تو ایک زخم لگتا اور سارا خون نکل جاتا تو ایسا

طاقتور سسٹم اللہ نے ہمارے اندر بنایا ہے کہ ادھر زخم لگا خود ہی وہ مادہ جو خون جما دیتا ہے وہ مادہ فوراً چاروں طرف سے بھاگتا ہوا آتا ہے اور فوراً لیپ کر دیتا ہے تو جب یہ مچھر کاٹتا ہے تو ایک دم اوپر لیپ ہو جاتا ہے تو اس اللہ نے اس مچھر کو اتنی Chemistry سکھائی ہے کہ اب مجھے کونسا کیمیکل استعمال کرنا ہے کہ یہ سسٹم فیل ہو جائے تو وہ اپنے منہ سے ایک سکریشن چھوڑ دیتا ہے اور اس کو وہاں پھینکتا ہے جہاں وہ جیلی آ چکی ہوتی ہے وہ مچھر کیا اور مچھر کی اوقات کیا اور اس کے نکلنے نے وہ سکریشن کیا وہ کوئی ملی لیٹر کا ہزارواں حصہ جونہی جا کر خون سے ٹکراتا ہے تو ہمارا سسٹم فیل ہو جاتا ہے اور خون پھر وہاں سے چلنا شروع ہو جاتا ہے... یہ آرام سے اپنی سونڈ بھرتا ہے اور ہمارا مذاق اڑاتا ہوا چلا جاتا ہے کہ روک لو بڑے آئے تھے سسٹم بنانے والے... یہ دیکھو میرے رب نے مجھے تجھ ہی کو کھلا دیا... جو اللہ مچھر کو پالنے کے لیے اتنی کیمسٹری اس کو سکھا دے وہ اللہ یہ جو بیٹھے ہوئے ہیں ان کو بھول جائے گا؟ انکو نہیں کھلائے گا کیا ان کو ضروری بنکوں میں پیسے رکھ کے کھلاتا ہے اور کیسا خوب صورت نام دیا ہے سیونگ اکاؤنٹ اللہ کے بندو! اڑ گیا سب کچھ کہتے ہو... Save ہو گیا تو سارا ہی برباد ہو گیا... بربادی ہو گئی بربادی کہہ رہا ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۲۷۰)

پُر حکمت بات

ایک آدمی نے حضرت عبداللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کو گالیاں دیں... وہ اس کے پیچھے گئے... دروازے پر دستک دی کہا بھائی! جو کچھ آپ نے کہا ہے اگر یہ سچ ہے تو میرے لیے مصیبت ہے اور اگر تو نے غلط کہا تو اللہ تجھے معاف کر دے... تو وہ قدموں میں گر گیا نہیں... نہیں میں نے بکواس کی... آپ مجھے معاف کریں یہ ہے اخلاق نبوت...

ایک صحابی آئے یا رسول اللہ ہمارے پڑوس میں ایک عورت ہے جو دن کو روزہ رکھتی ہے... رات کو تہجد پڑھتی ہے لیکن دوسرے پڑوسیوں کو تنگ کرتی ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس نے کوئی بھلائی نہ کی یہ دوزخ میں جائے گی... (ایمان افروز واقعات ص ۲۷۹)

ہمارا فقر

لوگ رو رہے ہیں کہ پاکستان مقروض ہوگیا... پاکستان پر قرضے چڑھ گئے... پاکستان کی معیشت ٹوٹ گئی... میرے بھائیو! میرے رب کی قسم یہ بات رونے کی نہیں ہے... یہ فقر ہے کہ ہماری نسل آوارہ ہوگئی... ہم فقیر ہو گئے... جس قوم کی نوجوان نسل آوارہ ہو جائے... گانے کی عادی ہو جائے... ناچ گانا ان کی زندگیوں میں شامل ہو جائے... نوجوان بچیاں پردے سے باہر آئیں... وہ نسل لٹ گئی... وہ نسل فقیر ہوگئی... وہ قافلہ اجڑ گیا... وہ کشتی ڈوب گئی... وہ سفینہ کنارے نہ لگا وہ قافلہ منزل تک نہ پہنچا... وہ کشتیاں گھاٹ پر نہ لگیں... ان کے لیے ڈوبنا ہی مقدر ہے... جس قوم میں مرد و عورت موسیقی کے رسیا ہوں... بچے بچیاں گانے سننے کے عادی ہو جائیں... ماؤں کو آنکھیں دکھائیں... باپ سے بدتمیزی کریں... بازاروں میں سود چلے ناپ تول کے پیمانے غلط ہو جائیں... حکمرانوں میں ظلم آجائے... عدالتوں میں انصاف فروخت کر دیا جائے...

چند ٹکوں پر ظالم چھوٹ جائیں... مظلوم پیسے کے بغیر انصاف نہ لے سکتا ہو... ایسے دیس کا زمین پر رہنا... لوگوں کا اٹھنا... کھانا اور پینا ہی غنیمت ہے... ورنہ اگر یہ دنیا جزا و سزا کا جہاں ہوتا تو کب کا غرق ہو چکا ہوتا... ایک عورت جب بازار میں کھڑی ہو کر گھنگھرو باندھ کر ناچتی ہے تو اس چھن چھن میں اتنی طاقت ہوتی ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو آگ لگ جائے... دریا خشک ہو جائیں... سبزے صحرا بن جائیں... شہر ویران ہو جائے... لیکن چونکہ میرے اللہ نے دنیا کو جزاء و سزا کی جگہ نہیں بنایا بلکہ یہ امتحان کی جگہ ہے جزا و سزا کا جہاں آگے آرہا ہے جس دن آنکھیں پھٹ جائیں گی... کلیجے منہ کو آئیں گے... مائیں بچوں کو بھول جائیں گی... بیویاں خاوند کو بھول جائیں گی... خاوند بیویوں کو بھول جائیں گے... بھائی بھائی کو بھول جائے گا وہ تو اگلا جہاں ہے یہ تو موت پر فیصلے ہو جاتے ہیں... جس حال میں زندگی گزرتی ہے... اسی حال میں موت آتی ہے... جس حال میں انسان دنیا میں زندگی گزارتا ہے اسی حال میں موت کا فرشتہ اس کے پاس پیغام لے کر آتا ہے... (ایمان افروز واقعات ص ۲۷۶)

بیان حضرت مولانا طارق جمیل صاحب مدظلہ

اللہ تعالیٰ ہمیں برداشت کررہا ہے

مجرم اہل ایمان کا مذاق اڑاتے ہیں...... وَاِذَا مَرُّوْا بِهِمْ يَتَغَامَزُوْنَ
جب ان کے پاس گزرتے ہیں تو حقارت کی نظر سے دیکھتے ہیں...
وَاِذَا انْقَلَبُوْٓا اِلٰٓى اَهْلِهِمُ انْقَلَبُوْا فَكِهِيْنَ جب گھر میں جاتے ہیں تو بڑا مذاق اڑاتے ہیں
اللہ تعالیٰ نے فرمایا فَالْيَوْمَ کاش تم عربی سمجھتے... میں یہ نہیں کہتا کہ انگریزی نہ پڑھو لیکن کاش تم عربی بھی پڑھتے... انگریزی ہماری ضرورت ہے میں اس سے انکار نہیں کررہا لیکن میں یہ کہہ رہا ہوں کاش تم قرآن بھی پڑھتے... فَالْيَوْمَ میں فا کا لفظ جب آتا ہے تو فوری نتیجہ کو بتاتا ہے تو یوم جب پہلے آتا ہے تو دن کو قریب لیکر آتا ہے... پس ابھی جبکہ چودہ سو سال ہو چکے الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُوْنَ... پس ابھی آج کے دن منبر پر ہوں گے اور مجرم نیچے زمین پر ہوں گے... تم مسکرا رہے ہو گے اور وہ رو رہے ہوں گے... تمہارا سر اونچا اور ان کا سر نیچے ہوگا... تمہارے سر پر تاج ہوگا ان کے سر پر آگ کی ٹوپی ہوگی... تمہارے گلے میں ہار اور ان کے گلے میں طوق ہوگا... تمہارے ہاتھوں میں کنگن اور ان کے ہاتھوں میں بیڑیاں ہوں گی... تمہارے پاؤں میں حسین جوتے ہوں گے ان کے پاؤں میں بیڑیاں ہوں گی... تم نے سبز ریشمی لباس پہنا ہوگا... اور انہوں نے آگ کے کرتے پہنے ہوں گے...

سَرَابِيْلُهُمْ مِّنْ قَطِرَانٍ وَّ تَغْشٰى وُجُوْهَهُمُ النَّارُ...

تمہارے چہرے چودھویں رات کی طرح چمک رہے ہوں گے... تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ اور ان کے چہرے کالے سیاہ ہوں گے كَاَنَّمَآ اُغْشِيَتْ وُجُوْهُهُمْ قِطَعًا مِّنَ الَّيْلِ مُظْلِمًا... تم ایک دوسرے کو سلام کررہے ہو گے... سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ... اور وہ ایک دوسرے کو گالیاں نکال رہے ہوں گے... يَكْفُرُ بَعْضُكُمْ بِبَعْضٍ وَّيَلْعَنُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا...

تمہارے لیے ریشمی بستر بچھائے جارہے ہوں گے... بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ...اوران کے لیے لَهُمْ مِنْ جَهَنَّمَ مِهَادٌ... آگ کے انگاروں کے بستر بنائے جارہے ہوں گے تمہارے لیے سبز چادریں اوپر بچھائی جارہی اوران کے لیے آگ کی چادریں بچھائی جارہی...ان کا کھانا کیا ہے..

لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ...ان کے لیے پانی کیا ہے...

فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ... کھولتا ہوا پانی...سارے جہنمیوں کے زخموں کی پیپ گوشت... جلا ہوا خون اکٹھا کیا جائے گا...پھر اس حوض کو گرم کیا جائے گا اتنا گرم کہ اس کا ایک لوٹا سمندر میں ڈالا جائے تو وہ بھی کھولنے لگے گا...اس میں سے شراب پینے والوں کو پلایا جائے گا...اسلام آباد میں تو نے بڑی شراب پی تھی...آج یہ بھی پی... پیا نہیں جائے گا لیکن پینا پڑے گا...موت چاروں طرف سے گھیرے گی مگر مر نہیں سکتا...وہ پکارے گا اے موت تو کہاں مرگئی ہے...آجا مجھے موت دیدے...

اللہ تعالیٰ فرمائیں گے کروڑوں موت پکارو لیکن موت خود مرچکی ہے...دوزخ والے دوزخ میں اور جنت والے جنت میں ہمیشہ رہیں گے...اللہ تعالیٰ دوزخ والوں سے پوچھے گا دنیا میں تم کتنا عرصہ رہے ہو...کہیں گے یوم او بعض یوم کہ ایک دن یا دن کا کچھ حصہ اللہ تعالیٰ فرمائیں گے ارے بدبختو تم نے کتنے گھاٹے کا سودا کیا...اس دن یا آدھے دن کے بدلے میں کیا لیا میرا غصہ خریدا...جہنم اور آگ کو خریدا جاؤ آج کے بعد جہنم کو تالا لگ چکا ہے کوئی باہر نہیں نکل سکتا...موت ہوتی تو یہ مرجاتے...اب ان کی چیخ وپکار ہے...

پچھلے مہینے میں نے دوزخ کو خواب میں دیکھا اب تک میرے اوپر اس کا اثر ہے...جب مجھے وہ خواب یاد آتا ہے مجھ پر کپکپی طاری ہوجاتی ہے...میں تمہیں کیسے بتاؤں کہ کتنے بڑے بڑے آدمیوں کو شکنجوں میں کسا جارہا ہے... بڑے خوفناک قسم کے شکنجے ہیں...اس مسجد سے بڑے ان کے پیٹ ہیں گنبد سے بڑے ان کے سر ہیں...کالے سیاہ ان کے چہرے ہیں...پیلی آنکھیں ہیں عجیب قسم کا قیدیوں والا لباس ہے اوران پر شکنجہ سخت ہورہا ہے...اوراس میں دب دب کران کی ٹانگیں باہر نکل رہی ہیں...اوران کی چیخ وپکار ہے...ان کے بڑے بڑے بال ہیں مونچھیں ہیں پینٹ کوٹ پہنے ہوئے ہیں اوران کے جسم کٹ کٹ کر نیچے گر رہے ہیں...وہ خوفزدہ

آنکھوں سے آگ کو دیکھ رہے ہیں اور نیچے آگ کی طرف گر رہے ہیں... آگ کے شعلے لپک رہے ہیں... بندر بنے ہوئے... انسان ہیں عجیب وغریب اور خوفناک چیخ و پکار ہے... ادھر سے جہنم کی اتنی خوفناک آواز ہے کہ کان کے پردے پھٹتے ہیں... یہ تو صرف خواب ہے ادھر سب کچھ ہو رہا ہے... اللہ کی قسم ہو رہا ہے... میں اپنے بھائیوں کے آگے ہاتھ جوڑتا ہوں اکثر نوجوان بیٹھے ہیں تمہیں اللہ کا واسطہ دیتا ہوں اللہ کی مان لو... توبہ کرلو اس کے بغیر ہمارے حالات ٹھیک نہیں ہو سکتے حکمرانوں کو گالیاں مت دو گالیاں دینی ہیں تو اپنے آپ کو دو... میرے نبی نے فرمایا جبرائیل نے پوچھا میرے نبی قیامت کب آئے گی فرمایا اللہ کو پتہ...

عرض کیا کوئی نشانی بتلا دیجئے... فرمایا جب تم دیکھو اولادیں ماں باپ کے ساتھ نوکر کی طرح بات کرتی ہیں... تو تم سمجھ لینا کہ قیامت کے نقارے پر چوٹ پڑنے والی ہے... جب تم دیکھو کہ اسلام آباد کے نوجوان اپنی ماں کو ذلیل کر رہے ہیں باپ کا گریبان پکڑ رہے ہیں... باپ ہائے کرتا ہے یہ ھو کرتے ہیں ماں تڑپتی ہے یہ ہنستے ہیں ان کو یاروں سے ٹی وی سے فرصت نہیں ہے ماں بڑھاپے میں تڑپ رہی ہے جب اسلام آباد کے نوجوان اپنے ماں باپ سے نوکر جیسا سلوک کریں گے تو قیامت کے نقارے پر چوٹ پڑ جائے گی...

میرے نبی نے یہ نہیں فرمایا کہ جب حکمران شرابی اور زانی ہو جائیں گے... جب فوج و پولیس بددیانت ہو جائیں گے جب افسران بددیانت ہو جائیں گے نہیں نہیں کب قیامت آئے گی جب اولادیں ماں باپ کا گریبان پکڑیں گی... میں نے ایک لڑکی کو دیکھا جو اپنی ماں کو کہہ رہی تھی بکواس نہ کر اور اس کی ماں کے آنسو نکل رہے تھے... ہائے ہائے مجھے ڈر لگا کہ کہیں آسمان گر نہ پڑے... کہیں زمین پھٹ نہ جائے کہیں اللہ کا کوئی کوڑا نہ برس جائے... ہمارا دستور ہو چکا ہے کہ ہر گناہ حکومت کے کھاتے میں ہر برائی حکومت کے کھاتے میں ارے کبھی اپنے گریبان میں بھی دیکھو...

اسلام آباد کا کونسا گھر ہے جس میں ماں سکھی ہے اور باپ کو راحت ہے کونسا گھر ہے جس میں ماؤں کا تقدس ہے باپ کا وقار ہے... کونسا بازار ہے جہاں جھوٹ نہیں بولا جا رہا... سود نہیں چل رہا کونسی گلی ہے جس میں بے پردہ عورت نہیں ہے... کونسی گاڑی ہے جس میں میوزک نہیں بج رہا... کونسا سیکٹر ہے جس

میں رات کو شراب کی محفلیں نہیں سجتیں... جس میں ناچ گانے کی محفلیں نہیں ہوتیں... میرے بھائیو!

تو ادھر ادھر کی بات نہ کر یہ بتا کہ قافلہ کیوں لٹا
مجھے راہزنوں سے گلہ نہیں تیری رہبری کا سوال ہے

یہ براوہ برا امریکہ کی سازش... فرانس کے یہودی عیسائی کی سازش... وہ تو شروع سے سازشیں کرتے چلے آرہے ہیں کچھ میں بھی تو دیکھوں کہ میں نے کیا کیا ہے... اذان پر اسلام آباد میں کتنے مسجد میں آتے ہیں... کتنی دکانیں بند ہوتی ہیں اذان کی آواز پر کتنے مسجد کی طرف قدم اٹھتے ہیں... عورت کو دیکھ کر کتنے نوجوانوں کی نظر نیچے ہو جاتی ہے... موسیقی کی سر تان پر کتنے ہیں جو کان بند کر لیتے ہیں... ماں باپ کے آگے کون ہیں جو سر جھکاتے ہیں... کون ہیں جوان کے پاؤں دھو کر پیتے ہیں... جب یہ کچھ نہیں ہو رہا تو اب اوپر والا ناراض ہو چکا ہے... اب وہ چاہے تو کسی حکومت کو استعمال کرلے یا کسی افسر کو یا امریکہ کو استعمال کرلے... چاہے وہ زمین کو استعمال کرے یا ہواؤں کو استعمال کرے... چاہے پانی کو سونامی کے نام سے استعمال کرے چاہے ہواؤں کے جھکڑ سے صرصر کو استعمال کرے... وہ اللہ ہے اس کا راج ہے اس کا راج ہے... ایٹمی طاقت کا راج نہیں سائنس دانوں کا نہیں سونے چاندی والوں کا نہیں... لله ملك السموت والارض... لله مافى السموت وما فى الارض... له مافى السموت وما فى الارض ... لله المشرق والمغرب فاينما تو لوافثم وجه الله رب المشرق والمغرب لا اله الاهو فاتخذه و كيلا...

کیا ہے کون ہے اللہ ہے اللہ ہے... کوئی کچھ نہیں... صرف اللہ ہے
جو لا کہا وہ لا ہوا... وہ لا بھی اس میں لا ہوا... جز لا ہوا کل لا ہوا پھر کیا ہوا اللہ ہوا...

ارے اللہ کے قدموں میں جھکو اللہ کو منا لو حکومتوں کے پیچھے مت پڑو وہ ظالم ہیں تو صبر کرو... عنقریب اللہ آرہا ہے... افسر راشی ہے تو صبر کر عنقریب اللہ آرہا ہے... تم دیکھتے نہیں کہ یہاں حسین کا سر نیزے پر چڑھ گیا اور یزید تخت پر بیٹھ گیا... ابن زیاد نے فتح کا جھنڈا لہرایا اور آل رسول کے لاشے تڑپا دیئے گئے... اللہ کی قدرت پر غور کرو... ضروری نہیں کہ جن سے راضی ہوان

کے جھنڈے لہرائے... جن سے راضی ہوتا ہے کبھی ان کو یوں بھی کر دیتا ہے... کائنات کا سب سے مقدس قافلہ سب سے مقدس خاندان... سب سے مقدس نسل... خراسان میں ایک آل رسول میں سے کسی شخص کا انتقال ہوا... فاقے آئے بیوی نے فاقہ چھپانے کے لیے ہجرت کی... سمر قند پہنچی وہاں ایک والی سمرقند سے کہا کہ مجھے ٹھکانہ چاہیے بچوں کے لیے خوراک چاہیے... میں آل رسول میں سے ہوں... اس نے کہا کوئی گواہ لاؤ کہ تم آل رسول میں سے ہو... یہاں ہر دوسرا آدمی کہتا ہے کہ میں آل رسول میں سے ہوں...

وہ پریشان ہوئی... کسی نے کہا کہ فلاں پارسی بڑا سخی ہے اس کے پاس چلی جا اس کو بتایا کہ میں آل رسول میں سے ہوں اور پردیسی ہوں مجھے دو تین دن کے لیے ٹھکانہ چاہیے... اس نے اس کو ٹھکانہ دے دیا... رات کو والی سمرقند نے خواب دیکھا کہ وہ جنت میں ہے اور ایک عالیشان محل ہے جس کے دروازے پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم تشریف فرما ہیں اور یہ آ کر کہتا ہے کہ اے اللہ کے رسول یہ کس کا گھر ہے تو فرمایا یہ ایک مسلمان کا گھر ہے تو اس نے کہا اے اللہ کے رسول میں بھی مسلمان ہوں تو آپ نے فرمایا اپنے اسلام پر گواہ پیش کرو... وہ ایسے کانپ گیا پھر آپ نے فرمایا... میری بیٹی آئی تو تو نے کہا گواہ پیش کر تو آج تو بھی اپنے اسلام پر گواہ پیش کر... آل رسول کائنات کا افضل ترین خاندان پھر والی سمرقند کی آنکھ کھلی تو چیخ وپکار کہ وہ فلاں عورت جو آئی تھی وہ کہاں ہے بتایا گیا کہ وہ پارسی سردار اس کو لے گیا ہے...

والی نے صبح ہی جا کر پارسی کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ منہ مانگا انعام لے لو اور وہ خاندان مجھے واپس کر دے تو اس کی آنکھوں میں آنسو آ گئے کہ آقا اس وقت سودا بن دیکھے تھا ہو جاتا تو ہو جاتا دیکھنے کے بعد سودا نہیں ہے اس عورت کو پناہ دیتے ہی اللہ نے میرا دل کھولا میں مسلمان ہو گیا... میری بیوی بچے مسلمان ہو گئے... میں کل شام تک پارسی تھا لیکن جس وقت تم خواب دیکھ رہے تھے میں بھی اسی وقت خواب دیکھ رہا تھا... جب تمہیں دھتکارا جا رہا تھا تو مجھے اللہ کے رسول فرما رہے تھے یہ محل تجھے دیتا ہوں... اس خاندان کے 16 پھول خاک وخون میں لپٹے ہوئے تھے... دو سال کے بچے عبداللہ جبکہ اس عمر میں تو دشمن کا بچہ بھی پیارا لگتا ہے یہ تو آل رسول تھے... عبداللہ

کو ان خبیثوں نے سر کاٹ کر نیزے پر لٹکا دیا... جب حضرت زینب نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو سر کٹے ہوئے دھڑ پڑے ہوئے... دفن بھی نہیں کیا تو ان کی زبان سے نکلا اے ہمارے نانا آپ پر درود و سلام ہو آ وَ دیکھو آج آل رسول کا کیا حال ہے... اسے دیکھو آج اس کی مہندی ہو رہی ہے... اپنے ہی خون سے... آج اس نے اپنے ہی خون سے سرخ پوشاک پہنی ہوئی ہے... جیسے گلاب کے پھول کی پتیاں بکھر جاتی ہیں... اسی طرح آج دیکھو اس کا جسم ٹکڑے ٹکڑے ہوا پڑا ہے... کفن دینے والوں نے کفن نہ دیا تو ہواؤں نے آگے بڑھ کر گرد و غبار سے ان کے جسم کو چھپا دیا... آج تیری بیٹیاں قید ہو گئی ہیں... اولاد تیری قتل ہو گئی ہے...

یہ امتحان کا جہاں ہے ظالم دندناتے ہیں مظلوم پستے ہیں... آج میرا اللہ آ گیا جسے آخرت کا یقین ہوا اللہ کا فرمانبردار ہوا اللہ تمہارے ساتھ ہے دنیا میں کمی آئے گی تو آخرت میں پوری کر کے دکھائے گا... زیادتی کرنے والوں کو گرفت میں کر کے دکھائے گا... اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ اِنَّهٗ هُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ... آج اپنے رب کی پکڑ دیکھ... وَکَذٰلِکَ اَخْذُ رَبِّکَ اِذَآ اَخَذَ الْقُرٰی وَهِیَ ظَالِمَةٌ...

میرا اللہ آیا اسکے فرشتے آئے اس کا عرش آیا میرے اللہ کی پکڑ دیکھ وہ جنت آئی للمتقین وہ جہنم آئی للغاوین... وَاُزْلِفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ وَبُرِّزَتِ الْجَحِیْمُ لِلْغٰوِیْنَ... پل صراط آیا... وان منکم الا واردھا... ترازو آیا... وَنَضَعُ الْمَوَازِیْنَ الْقِسْطَ لِیَوْمِ الْقِیٰمَةِ... میرا اللہ خود آیا اور بولا... یا عبادی انی انسیت لکم منذان خلقتکم لھذا... 19 میرے بندو میں اسلام آباد میں تمہیں دیکھتا رہا... میرے سامنے رونے والی بھی تھی اور ناچنے والی بھی تھی... ظالم بھی تھے مظلوم بھی تھے... پردہ دار بھی تھیں بے پردہ بھی تھیں... حیا والی کو بھی دیکھتا تھا اور بے حیائی والوں کو بھی دیکھتا تھا... شرابی بھی سامنے تھے راتوں کو آنسو پینے والے بھی سامنے تھے... محفل موسیقی میں جھومنے والوں کو بھی دیکھا اور راتوں کو مصلوں پر بیٹھ کر گڑگڑانے والوں کو بھی دیکھا... نہ سویا نہ تھکا نہ اونگھا نہ گھبرایا... آج میں آ چکا ہوں انصاف دینے کے لیے... لا ظلم الیوم... آج کسی پر ظلم نہ ہوگا... اِقْرَاْ کِتٰبَکَ ط کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا... اپنی کتاب پڑھ جو تیرے اوپر گواہ ہے... کھلی کتاب سامنے آئی... دن کا اجالا رات کی سیاہی ماضی حال مستقبل

بچپن جوانی بڑھاپا... فقر غنی عرش فرش تخت وتختہ ہر چیز سامنے آ گئی... کَفٰی بِنَفْسِکَ الْیَوْمَ عَلَیْکَ حَسِیْبًا... خدانخواستہ فائل کالی نکلی...

حدیث سنو... ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے... اگر حاکم وزیر ایس پی عادل ہے ڈی سی او پٹواری عادل ہیں واپڈا کا کلرک عدل کر رہا ہے... ظلم نہیں کرتا تو ایک دن کا عدل ساٹھ سال کی عبادت سے بہتر ہے... اس لیے سب سے پہلے عرش کے سائے کے نیچے جس کو بلایا جائے گا وہ شہید نہیں غازی نہیں وہ عالم ومفسر ومحدث نہیں... موذن نہیں وہ شب بیدار روزہ دار نہیں وہ حاجی نہیں وہ کون ہے... میرا اللہ کہے گا عادل بادشاہوں کو سب سے پہلے میرے عرش کا سایہ دیا جائے... عادل وزیر اعلیٰ آ جاؤ...

عادل صدر عادل وزیر اعظم عدل والا آئی جی عدل والا ڈی ایس پی عدل والا انسپکٹر عدل والا سپاہی آج تمہیں اللہ اپنے عرش کا سایہ دے گا...

عدل کرنے والا قاضی چاہے سول کورٹ میں ہو یا سپریم کورٹ میں ہو اگر اس کا قلم فروخت نہیں ہوتا تو سب سے پہلے اسے عرش کا سایہ ملے گا... جہاں عدل فروخت ہو جائے اس ملک کو سونے چاندی کی بارش بھی سر سبز نہیں کر سکتی... جہاں عدل بک جائے اور مظلوم سسک جائے وہاں دریا پانی سے نہیں آج تو ہمارے دریا بھی سو گئے... سندھ کے دریا کو معاہدہ نے نہیں سلایا اسے ہمارے ظلم اور غفلت نے سلایا ہے... یہ بہتے دریا ایسے نہیں سو گئے... یہ اس لیے سوئے ہیں کہ دھرتی ظالموں سے بھر گئی ہے...

یہاں کا چپڑاسی ریڑھی والا بھی ظالم ہے کہ ماں کو بھی گالیاں دیتا ہے اور باپ کو بھی دھکے دیتا ہے... اذان سن کر ریڑھی والا بھی مسجد میں نہیں آتا... وزیر اعلیٰ بھی مسجد میں نہیں آتا... صرف وہ ظالم نہیں یہ بوٹ پالش کرنے والا بھی ظالم ہے... دکان میں جھوٹ بولنے والا بھی ظالم ہے... غلط سودا دینے والا... ناپ تول میں کمی کرنے والا بھی ظالم ہے... صرف رشوت لینے والا ظالم نہیں ہے کچے رنگ کو پکا رنگ بتا کر بیچنے والا بھی ظالم ہے..

نوکر کو گالی دینے والا بھی ظالم ہے... میں نے لاکھوں نمازی حاجی روزہ دار دیکھے تہجد گزار

بھی دیکھے لیکن گالیاں نہ دینے والے میں نے زندگی میں سو بھی نہیں دیکھے... تیری ماں تیری بہن... اوئے ماں بہن اتنی سستی ہے کہ ذرا سی نوکر سے تکلیف پہنچی تو گالیاں... نوکر دیر سے آیا گالیاں... حساب کتاب میں غلطی ہوگئی تو گالیاں... اپنے ہاتھ سے گاڑی لگ جائے تو کہتا ہے اوھو... ڈرائیور کے ہاتھ سے لگ جائے تو کہتا ہے تیری ماں اور تیری بہن... نوکر کے ہاتھ سے نقصان ہو جائے تو تیری ماں تیری بہن...

سن لو! تمہیں گواہ بنا کر کہہ رہا ہوں بیت اللہ کو توڑنا چھوٹا گناہ ہے اور کسی مسلمان کو ماں بہن بیٹی کی گالی دینا بڑا گناہ ہے... میرے نبی نے جاتے ہوئے دو وصیتیں کی تھیں آخری بات بڑی اہم ہوتی ہے میرے باپ نے مرنے سے چند گھنٹے پہلے بلایا اور مجھے چند جملے بتائے جو میرے دل کی تختی پر بغیر قلم کے لکھے جا چکے ہیں کہ موت بھی انہیں نہ مٹائے گی کہ وصیت کرنے والا جب وصیت کرتا ہے تو اس کے اندر جو درد ہوتا ہے وہ غافل سے غافل کی توجہ کو بھی اپنی طرف کھینچ لیتا ہے وہ کاغذ قلم کا محتاج نہیں رہتا... وہ سیدھا دل کے اوراق پر پیغام لکھا جاتا ہے... میں اپنے باپ کے پیغام کو اٹھائے پھرتا ہوں اور موت تک اٹھاؤں گا...

میرے نبی نے دنیا سے جاتے ہوئے تمہیں دو باتیں ارشاد فرمائیں تم نے دونوں کو آگ لگا دی اس نے کہا تھا... الصلوٰۃ الصلوٰۃ میری امت نماز نہ چھوڑے... اول تو کوئی پڑھتا نہیں ہے پکے نمازی بھی گھروں میں مصلے بچھائے ہوئے ہیں...

مسجد کی اذان آرہی ہے... 95 فیصد تو آتے نہیں ہیں پانچ فیصد میں پھر 50 فیصد گھروں میں پڑھ لیتے ہیں... نماز گئی پرواہ نہیں... بیٹے کی نماز چلی گئی کوئی پرواہ نہیں وہ امتحان میں فیل ہو گیا تو ماں باپ کی دنیا لٹ گئی... بیٹے نے فجر ظہر عصر مغرب عشاء نہیں پڑھی ماں بھی خوش باپ بھی خوش... یہ کیسا باپ ہے یہ کیسی ماں ہے... ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے جاتے ہوئے نماز کا فرمایا تھا... اسلام آباد کی امت نماز نہ چھوڑنا...

اور دوسری بات ارشاد فرمائی وما ملکت ایمانکم... اپنے نوکروں کو گالیاں مت دینا... غریبوں ماتحتوں کو گالیاں نہ دینا... ماں سب کی ماں ہوتی ہے چاہے وہ غریب کی ہو یا امیر

کی ہو... جھونپڑے میں بیٹھی ہوئی اور کوٹھی میں بیٹھی ہوئی ماں کے تقدس میں کوئی فرق نہیں ہے... کسی کو ماں بیٹی بہن کی گالیاں نہ دینا... ورنہ سارے اعمال کو آگ لگ جائے گی... ساری نماز روزے حج زکوٰۃ دھرے رہ جائیں گے...

میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اپنی زبان کو پکڑ کر ارشاد فرمایا سب سے زیادہ دوزخ میں جانے والا طبقہ اس زبان کی وجہ سے جائے گا... **وما ملکت ایمانکم**.. نماز نہ چھوڑنا نماز چھٹ گئی... میں وہ الفاظ کہاں سے لاؤں جو تمہارے کانوں کے پردے سے راستہ بنا کر دل کی وادی میں اتر جائیں... میں کوئی خطیب نہیں ہوں میں ایک فریادی سائل ہوں... میں تم سے بھیک مانگتا ہوں کہ نافرمانی کی زندگی سے واپس آجاؤ...

حکومتیں تمہارے حالات ٹھیک نہیں کر سکتیں نہ بگاڑ سکتیں ہیں... اللہ کے سائے میں ساری دنیا کے فرعون تمہارا کچھ نہ بگاڑ سکیں گے... کیا موسیٰ کے فرعون نے موسیٰ کا کچھ بگاڑا... کیا نمرود نے ابراہیم کا کچھ بگاڑا... کیا بھڑکتی آگ نے ابراہیم کو جلایا... کیا کالے کنویں میں یوسف ڈوبا... کیا مچھلی کے پیٹ میں یونس مرا... اللہ کو ساتھی بنالو... یہ تبلیغ کا الگ فلسفہ ہے ہم کہتے ہیں دل بدلو...

لوگ کہتے ہیں حکومت بدلو... لوگ کہتے ہیں اس سے انقلاب آئے گا... ہم کہتے ہیں دل بدلو انقلاب آئے گا... یہ دل اللہ کو دیدو پھر تلواریں چلیں یا توپ کے دھانے ہوں یا ایٹم کے موت تمہیں سب سے خوبصورت پیغام نظر آئے گا...

دل اللہ کو دو... میری فریاد مان لو... میں سائل ہوں میں تم سے اللہ رسول والی زندگی کی بھیک مانگ رہا ہوں... پاک زندگی اپنالو... یہ مغرب کی گندی زندگی بے حیا زندگی یہ بوائے فرینڈ گرل فرینڈ کلچر گندے انڈے ہیں یہ ابلے ہوئے گٹر ہیں... یہ ناچ گانے کی محفلیں یہ تھرکتے ہوئے بدن یہ کھنکھناتے ہوئے جام یہ بے حیا آوارہ جوانیاں یہ غلاظت ہے یہ گندگی ہے یہ ابلتا ہوا گٹر ہے واپس آجاؤ...

اللہ کے محبوب کی پاکیزہ زندگی روشن راستہ عالیشان دین مبارک پیغام اللہ کے محبوب کی

خوبصورت سیرت جوصورت میں بھی اعلیٰ سیرت میں بھی اعلیٰ... جو صفات میں اعلیٰ اجمل اکمل میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے جلوے ختم نہیں ہو سکتے... تمہارے لیے ماں اتنی نہیں روئی جتنا نبی رویا... تمہارے لیے باپ اتنا نہیں تھکا جتنا نبی تھکا... ماں اتنا نہیں جاگتی جتنا نبی جاگا... تمہارے لیے باپ نے اتنے پاپڑ نہیں بیلے جتنے نبی نے پاپڑ بیلے...

23 برس ایسے تیر برسائے کہ مکہ کے کالے پہاڑوں نے بھی انہیں جذب کیا... اور مدینہ کی سخت مٹی نے بھی انہیں جذب کیا... اور آپ کی آہوں اور سسکیوں سے جزیرۃ العرب آج بھی معمور ہے... جاؤ کبھی طائف کے پہاڑوں سے پوچھو کہ یہاں کیسے پتھر پڑے تھے... اور کیسے اس کی دکھی فریاد نے عرش کو ہلایا تھا... اے مولا تو نے مجھے کن کے حوالے کر دیا کتنے صبر والا نبی لیکن وہ بھی پھنس پڑا... اتنے گلے کے باوجود یہ نہیں فرمایا کہ ان کو ہلاک کر دے...

جبرائیل آ گیا پہاڑوں کا فرشتہ آ گیا کہ اے اللہ کے رسول اجازت دیں ہم ان کو کچل دیں... فرمایا نہیں نہیں... یہ ایمان نہیں لاتے تو ان کی نسل ایمان لے آئے گی... جو کافروں کے لیے ایسا شفیق تھا وہ تمہارے لیے کیسا مہربان ہوگا... کیوں اس کے سینے پر وار کر رہے ہو... بھئی میں داڑھی ہی تو منڈواتا ہوں اور کیا کرتا ہوں... اتنی دلیری اور سنگدلی سے بات کر لی... تمہیں اپنے نبی کے آنسو یاد ہوتے آہیں یاد ہوتیں...

عرفات میں آدمی کتنی دیر دعا کر سکتا ہے... آدھا گھنٹہ میں نے کوشش کی تو صرف 55 منٹ دعا کی... گھنٹہ پورا نہیں کر سکا...

لیکن تمہارے نبی نے اپریل کی دھوپ میں اونٹنی پر بیٹھ کر 6 گھنٹے دعا میں گزار دیئے... نہ سایہ... یہ تو تمہیں تمہارے نبی کی زندگی کا پتہ نہ ہوتا... تمہیں اس کی سیرت اس کی پسند ناپسند کا پتہ نہ ہوتا تو پھر میں کہتا کہ تم بھٹکے ہوئے راہی ہو... تم بے نشان منزل کے مسافر ہو... تم لٹے ہوئے بیٹھے ہو جس کی کوئی منزل نہیں ہوتی... کوڑے میں اڑنے والے کاغذ کی کوئی منزل نہیں ہوتی... کٹی پتنگ کا کوئی نشان منزل نہیں ہوتا... اللہ تعالیٰ ہمیں فہم سلیم نصیب فرمائے آمین

حضرت مدنی رحمہ اللہ کا ایک واقعہ

حضرت مولانا حسین احمد مدنی رحمہ اللہ کے سامنے امرتسر کے اسٹیشن پر ایک لڑکا ننگا ہو گیا اور حضرت مدنی رحمہ اللہ کو تھپڑ مارا... حضرت مدنی رحمہ اللہ خاموش رہے اسے کچھ نہیں کہا... جب اس کے کالج کے پرنسپل کو اس بات کا پتہ چلا... تو اس نے کہا یہ لڑکا اب ختم! اگر وہ بھی کچھ کہہ دیتے تو شاید بچ جاتا... اب یہ بچ نہیں سکتا... تو جب 1953ء کی تحریک چلی تو ایک ڈی ایس پی تھا... اس نے لڑکے کو اٹھوا کر زندہ بھٹے کی چمنی میں ڈلوا دیا... اس کی لاش ہی نہیں ملی... صبر کر جانا اور سہہ جانا اللہ کے انتقام کو حرکت میں لاتا ہے... یہ کوئی معمولی بات نہیں ہے...

ساہیوال میں ایک ہمارا امام قتل ہو گیا تھا... پورے شہر میں غلغلہ مچ گیا کہ بدلہ لیں گے... رائیونڈ والوں نے کہا کہ معاف کر دو... جن لوگوں نے قتل کیا تھا... وہ سارے قتل ہو گئے... (ایمان افروز واقعات ص ۱۸۶)

باپ کی خدمت کا انعام

ایک شخص کے چار بیٹے تھے... جب وہ بیمار ہوا تو اس کے خدمت گزار بیٹے نے اپنے تینوں بھائیوں سے کہا کہ تم اپنی ساری جائیداد میرے نام لکھ دو.. اسکے عوض میں باپ کی خدمت نہیں کروں گا...

انہوں نے کہا ہمارا دماغ خراب ہے... جائیداد بھی دے دیں اور تو خدمت سے بھی بیزار ہو جائے... اس نے کہا پھر دوسرا کام کر لو وہ یہ کہ میری جائیداد بھی لے لو اور باپ کی خدمت چھوڑ دو... میں باپ کی خدمت اکیلا کروں گا...

انہوں نے کہا اور ہمیں کیا چاہئے... لاؤ اس نے لکھوا لیا... میری ساری جائیداد تمہاری اور تم باپ کی خدمت میں حصہ نہیں لو گے...

انہوں نے کہا ٹھیک ہے ہمیں منظور ہے اور اس نے باپ کی خدمت میں سب کچھ لگا دیا اور اس کی دعائیں لیتا رہا... باپ مر گیا اور یہ کنگلا ہو گیا اور اب بے چارے کے فاقے کے دن آ گئے... دو دن کا فاقہ پھر تین دن کا... رات کو خواب میں دیکھا کہ فلاں جگہ سو دینار ہیں... جا کر نکال لو...

اس نے کہا برکت والے... کہا برکت والے نہیں ہیں... کہا مجھے نہیں چاہئیں... صبح بیوی سے

کہا رات خواب یوں دیکھا...کہا اللہ کے بندے تمہیں برکت کی پڑی ہوئی ہے...ایسے ہی لے لیتے...یہاں ہماری بھوک کی پڑی ہے...

اس نے کہا نہیں نہیں...بے برکت کا نہیں لیں گے...

دوسرے دن پھر خواب دیکھا کہ فلاں جگہ دس دینار ہیں...پھر جا کر لے لو...پھر کہنے لگا...برکت کے...بے برکت کے کہا بے برکت کے کہا مجھے نہیں چاہئیں...

پھر صبح بیوی کو سنایا...بیوی نے کہا خدا کے بندے میں بھوک سے مر رہی ہوں...تمہیں برکت کی پڑی ہوئی ہے...کہا نہیں نہیں...بے برکت کا نہیں لینا...

تیسرے دن پھر خواب دیکھا کہ فلاں جگہ ایک دینار پڑا ہے جا کے نکال لو...

کہنے لگا برکت والا...کہا ہاں برکت والا...

پھر گیا اور نکالا...راستے میں آئے مچھلی خریدی...مچھلی کو لا کر جب چیرا تو پھیپھڑے سے دو موتی نکلے...عربوں کا دستور ہے پوری مچھلی لے کے آتے ہیں...ہماری طرح صاف نہیں کرتے اور کبھی آپ جائیں تو پوری بے چاری پڑی ہوئی ہوتی ہے...مچھلی کی کیا حیثیت ہے...پورا اونٹ ایسے پڑا ہوتا ہے...پورا اونٹ پکا دینا بمع آنکھوں کے...بمع سر کے...یوں بیٹھا ہوتا ہے...وہ سارا ہی بھون لیتے ہیں...بس عربوں میں یہ رواج ہے...اور پوری مچھلی کو جب چیرا تو دو موتی نکلے وہ دوڑ کے بازار میں گیا...اس زمانے کے تاجر تو ہم جیسے تو تھے نہیں مگر الا اگرچہ اچھے لوگ بھی ہوتے ہیں...اکثریت کی بات کرتے ہیں...

انہوں نے کہا...بھائی ہم اس کی قیمت اتنی نہیں دے سکتے...آپ بادشاہ کے پاس لے کر جائیں...وہ ایک موتی بادشاہ کے پاس لے گیا تو اس نے پوچھا...جی اس کی کیا قیمت ہے...کہا جی اٹھارہ اونٹ سونے کے دے دیئے جائیں...یہ اس کی قیمت مناسب ہے...بادشاہ نے کہا...نہیں اٹھارہ خچر...اٹھارہ خچر بھر کے گھر لایا...بیوی سے کہنے لگا اب پتہ چلا برکت کیا ہوتی ہے...یہ ہے لو...

کچھ عرصہ گزرا تو کسی نے بادشاہ سے کہا بادشاہ سلامت اس قسم کے موتی دو ہوتے ہیں اس کو پھر بلایا اور کہا کہ اس کے ساتھ والا دوسرا ہے؟

کہا...جی ہے...بادشاہ نے کہا وہ بھی دے دو...

اس زمانے کے بادشاہ ایسے نہیں ہوتے تھے جس طرح آج کل ہیں... جہاں سے مرضی قبضہ کرلو... جہاں سے مرضی چھین لو... وہ سوچ رہے ہوتے ہیں کہ اوپر کوئی ہے ہی نہیں جو مجھے دیکھ رہا ہے... میں ہی میں ہوں... تو اس نے بادشاہ سلامت کو کہا... پہلے آپ نے قیمت لگائی تھی... اب میں قیمت لگاؤں گا... بادشاہ کہنے لگا ہاں ہاں تم جو کہو گے دے دیں گے...

کہا... جی مجھے ساٹھ خچر بھر کے دے دیں... بادشاہ نے کہا بھائی دے دو ساٹھ خچر...

یہ ساری دولت کہاں سے ملی؟ بھائی باپ کی دعا سے... اور جو جائیداد ملتی ہے وہ کتنی مل جاتی ہے... باپ کی دعا یہ رنگ دکھاتی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۵)

نیک لوگوں کی نیکی میں حصے کا شوق

حضرت واصلہ بن عاطقہ کہنے لگے تبوک کا موقع تھا.. فقر کا زمانہ تھا... کہنے لگے... کون ہے جو مجھے سواری پہ سوار کرائے اور اس کے بعد میرے مال غنیمت کا سارا حصہ اس کا...

ایک انصاری صحابی کہنے لگے میں تجھے لے کر چلتا ہوں اور تیرا مال غنیمت میرا...

تو وہ کہنے لگے ٹھیک ہے... تبوک میں پہنچے تو وہاں سے قریب تھا... دومة الجندل...... وہ فتح ہوا... تبوک میں تو کوئی لڑائی نہیں ہوئی... لیکن... دومة الجندل...... جب فتح ہوا تو وہاں سے اونٹ آئے مال غنیمت میں... ان کو دس اونٹنیاں مال غنیمت میں سے ملیں تو ان کو لے کر آئے ان صحابی کے پاس... کہا لو بھائی... آپ سے وعدہ کیا تھا... یہ مجھے ملی ہیں ان کو لیں... کہنے لگے ... ارسلهن مقبلات...... کہا ان کو ذرا آگے چلاؤ... پھر کہا... ارسلهن مدبرات...... اب ذرا ان کو پیچھے چلاؤ... آگے چلایا... پیچھے چلایا... کہا واقعی بھائی تیرا مال بہت عمدہ ہے..... وغیرک ذالک اردناه...... کہا... میں نے مال غنیمت سے یہ مراد نہیں لیا بلکہ وہ نیکیاں جو تجھے سفر میں ملی ہیں ان میں میرا حصہ پڑ جائے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۷)

باوجود فتوحات کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم میں سادگی

امیر المومنین حضرت عمر رضی اللہ عنہ ملک شام کے گورنر حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ سے

ملنے گئے اور خیمے میں ملاقات کی... ملاقات کے وقت فرمایا... ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ تیرے خیمے میں چراغ کوئی نہیں؟ فرمایا... اے امیر المومنین! دنیا میں گزارا ہی تو کرنا ہے... دنیا کونسی ہمیشہ رہنے کی جگہ ہے... گزارہ ہی تو کرنا ہے...

پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا... اپنا کھانا تو کھلاؤ تو ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کہنے لگے... میرا کھانا کھاؤ گے تو روؤ گے... کہنے لگے نہیں نہیں... حالانکہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا کھانا مشہور تھا کہ ان کا کھانا کوئی کھا نہیں سکتا... اتنا سخت کھانا ہوتا تھا... حضرت ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ نے کونے میں سے لکڑی کا پیالہ اٹھایا جس میں روٹی پانی میں بھگوئی پڑی تھی، خشک روٹی اور اس پر تھوڑا سا نمک ڈال کر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے سامنے رکھا... حضرت عمر نے لقمہ اٹھایا... تو بے اختیار آنکھوں سے آنسو نکل پڑے...

ارے! ابوعبیدہ ملک شام کے خزانے فتح ہوئے اور تو نہ بدلا... انہوں نے کہا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے عہد کر چکا تھا جس حال میں چھوڑ کے جا رہے ہیں اسی حال پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے ملوں گا... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا! جس حال پہ چھوڑ کر جا رہا ہوں اسی حال میں تم نے میرے پاس آنا ہے... دنیا کے چکر میں نہ آنا اور دنیا کے دھوکے میں نہ آنا... مسلمان کے لیے اتنا ہی کافی ہے... گزارے کے لیے اس کے پاس روٹی کھانے کو مل سکے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۴۱)

ایک باندی کی اللہ سے محبت کا عجیب واقعہ

محمد حسین بغدادی رحمہ اللہ بازار گئے... ایک باندی خرید کے لائے... کالی کلوٹی تھی... تو وہ مصلے پہ رو رہی تھی اور کہہ رہی تھی یا اللہ جو تو مجھ سے محبت کرتا ہے اسئلک بمحبتک ایای... اے اللہ جو تو مجھ سے محبت کرتا ہے میں اس کے واسطے سے تجھ سے سوال کرتی ہوں... تو ان کی آنکھ کھلی... کہنے لگے... اے لڑکی... کیا کہہ رہی ہے؟

یوں کہہ یا اللہ میں جو تجھ سے محبت کرتی ہوں اس کے واسطے سے میں تم سے سوال کرتی ہوں... تو وہ کہنے لگی... اے بغدادی... مجھ سے پیار ہے تو مجھے مصلے پہ بٹھایا ہوا ہے... تمہیں کیوں نہیں بٹھایا؟ مجھ سے محبت ہے تو یہاں بٹھایا ہوا ہے... تمہیں وہاں سلایا ہوا ہے... مجھ

سے محبت ہے... میں کھڑی ہوں... پھر کہنے لگی ماشاء اللہ تیری میری محبت کا راز ہی فاش ہو گیا فاقبضی الیک... بلالے جلدی سے اپنے پاس وہیں ڈھلک کے گر گئی اور مر گئی...

تو وہ کہنے لگے مجھے بڑا رنج ہوا... اب رات کا وقت تھا... تو میں فجر پڑھتے ہی نکلا کہ اس کے لیے کفن کا انتظام کروں... کفن لے کے آیا تو دیکھا وہ باندی دھلی دھلائی پڑی اور سبز رنگ کا ریشمی کفن اس کو پہنایا ہوا اور اوپر نورانی سطر میں لکھا ہوا تھا... اَلَآ اِنَّ اَوْلِيَآءَ اللّٰهِ لَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَاهُمْ يَحْزَنُوْنَ... جان لو! اللہ کے دوستوں کو نہ دنیا میں کوئی رنج ہے نہ آخرت میں کوئی رنج ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۵)

حضرت ام حرام رضی اللہ عنہا کو جنت کی بشارت

حضرت ام حرام بنت ملحان کو جنت کی بشارت ہے ان کے گھر میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے... آرام کیا... اٹھے اور مسکرانے لگے... کیا ہوا یا رسول اللہ؟ کہا اپنی امت کو دیکھا ہے سمندر پہ جا رہی ہے... بادشاہوں کی طرح... کہا یا رسول اللہ میرے لیے بھی دعا کریں میں بھی ان میں ہو جاؤں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا فرما دی... حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے قبرص کی طرف جو سفر کیا اس میں اپنے خاوند کے ساتھ یہ بھی گئیں... وہیں ان کا انتقال ہوا... قبرص میں آج بھی ان کی قبر موجود ہے... اللہ کے پیغام کو پھیلانا مردوں نے اپنے ذمے لیا ہوا تھا... عورتوں نے صبر ذمے لیا ہوا تھا... عورتیں پوری طرح تو نہیں نکل سکتیں... البتہ چند شرائط کے ساتھ نکل سکتی ہے... لیکن انہوں نے اپنے خاوندوں کا حق معاف کیا ہوا تھا... جاؤ ہمارا حق معاف ہے... آگے چل کر اکٹھے اللہ سے لے لیں گے... (اصلاحی واقعات ص ۵۲)

صحابہ رضی اللہ عنہم کا ذوق عبادت

ایک دفعہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اذان کے فضائل بیان کیے... حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! معلوم ہوتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ہم اذان نچلے درجوں کے لوگوں سے دلوایا کریں گے...

ہم نے کہا ہماری ہتک ہے... قادسیہ کی لڑائی میں موذن زخمی ہو گیا تو عرب سردار آپس میں لڑ پڑے... ایک کہتا کہ میں اذان دوں گا... دوسرا کہتا کہ میں اذان دوں گا... حضرت سعد رضی اللہ عنہ نے قرعہ ڈالا... قرعہ میں جس کا نام نکلا اس نے اذان دی... (اصلاحی واقعات ص ۵۶)

اللہ کے راستے کے فضائل

عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ ایک صحابی ہیں... انہوں نے تیس غلام آزاد کیے... ایک غلام آزاد کریں تو آدمی دوزخ سے نجات پا جاتا ہے... ایک آدمی ان کو حیران ہو کے دیکھنے لگا تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کو دیکھ کر کہا... اولا اخبرک بافضل مما صنعت... میں تمہیں اور بڑا عمل بتاؤں جو میں نے ابھی تیس غلام آزاد کیے ہیں ان سے بڑا عمل بتاؤں... کہا ضرور بتائیں...

بينمار جل على دابته يسير فى سبيل الله...

آپ نے کہا ایک آدمی اللہ کے راستے میں جا رہا ہے... وہ اپنی سواری پر ہے... گھوڑا ہے... اونٹ ہے... گدھا ہے... کسی سواری پر جا رہا ہے اور لکڑی اس کے ہاتھ میں ہے تو چلتے چلتے اس کو نیند آ گئی اور نیند آنے پر ہاتھ نرم ہو گیا اور لکڑی گر گئی... لکڑی کے گرنے پر وہ صحیح ہو گیا اس کو ایسا کرنے پر جو اللہ تعالیٰ ثواب دے گا وہ مجھے تیس غلام آزاد کرنے پر نہیں دے گا... (اصلاحی واقعات ص ۵۸)

مجھ سے بھی بڑھ کر کوئی سخی ہے

حبیب عجمی کی بیوی آٹا گوندھ کر پڑوسن سے آگ لینے کے لینے کیلئے گئی... چولہا چندنے کے لیے... پیچھے فقیر آ گیا... ان کے شوہر نے پوری پرات اٹھا کر اس کو دے دی اور گھر میں کچھ تھا ہی نہیں... صرف آٹا ہی تھا واپس آئی تو آٹا غائب... بیوی نے کہا آٹا کہاں گیا؟

کہا ایک دوست آیا تھا... اس کو پکانے کے لیے دے دیا ہے... تھوڑی دیر گزر گئی... کوئی بھی نہیں آیا... کہنے لگی کہ معلوم ہوتا ہے کہ تو نے صدقہ کر دیا ہے... کہنے لگے ہاں...

کہنے لگی اللہ کے بندے ایک روٹی تو رکھ لیتے... روٹی میں پکا دیتی... آدھی تو کھا

لیتا... آدھی میں کھا لیتی... تھوڑی دیر گزری تو دروازے پر دستک ہوئی تو ان کے دوست آئے... تو ان کے ہاتھ میں گوشت کا پیالہ بھرا ہوا اور روٹیوں کی پرات بھری ہوئی... تو ہنستے ہوئے اندر آئے... کہنے لگے کہ میں نے تو صرف دوست کو آٹا بھیجا تھا وہ ایسا مہربان نکلا کہ اس نے روٹیاں پکا کر ساتھ گوشت بھی بھیجا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۵۹)

وقت کی گردش نے طاقت کو کمزور کر دیا

بھولو پہلوان رائے ونڈ آیا... میں رائے ونڈ میں پڑھتا تھا تو یہ وہ شخص تھا جس نے سارے عالم کو چیلنج کیا اور کوئی دنیا کا پہلوان اسے گرا نہ سکا تو میں نے جب اسے دیکھا تو یہ بغیر سہارے کے نہ بیٹھ سکتا تھا نہ اٹھ سکتا تھا... تو جس نے پورے عالم کو چیلنج کیا اور کوئی اسے نہ گرا سکا اسے وقت کے بے رحم پہیے نے لیل ونہار کی گردش نے ایسا کر دیا کہ اٹھنے کے قابل بھی نہ رہا... یہاں موت کا رقص جاری ہے... یہاں ہر قسم پر زندگی شکست کھا رہی ہے اور مسلسل شکست رہی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۶۰)

وہ اپنی ذات کے لیے تھا اور یہ اللہ کے لیے ہے

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک سائل آیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس چلے جاؤ... عثمان رضی اللہ عنہ سے مانگنے گیا... وہ بیوی سے لڑ رہے تھے... کس بات پر؟ یوں کہہ رہے تھے... اللہ کی بندی! رات تو نے چراغ میں بتی موٹی ڈالی تھی... وہ بتی ڈالتے تھے روئی کی... تو تیل زیادہ جل گیا... تو یہ کہنے لگے یہ کس کنجوس کے پاس بھیج دیا... جو بیوی سے لڑ رہا ہو... کیوں تو نے بتی موٹی ڈالی ہے... تو یہ مجھے دے گا... مجھے تو یہ دمڑی بھی نہ دے گا...

جب ان کو باہر بلایا اور خیرات مانگی... کہا وہاں سے آیا ہوں... تو اندر گئے اور ایک تھیلی اٹھائی نہ پوچھا کہ کتنے چاہئیں نہ پوچھا کہ کون ہو؟ تین ہزار درہم اٹھا کے دے دیئے...

وہ حیران ہو کے کہنے لگا... ایک بات تو بتاؤ کہا کیا؟

کہا یہ مجھے تو تو نے اتنے دے دیئے کہ میری اگلی نسل کو بھی کافی ہیں... اور خود بیوی

سے لڑ رہا تھا کہ بتی موٹی کیوں کر دی؟ کہنے لگے... وہ اپنی ذات پر خرچ تھا... وہ پھونک پھونک کر کرنا ہے... یہ اللہ کو دے رہا ہوں... جتنا مرضی دے دوں... یہ تجھے تھوڑی دے رہا ہوں... اللہ کو دے رہا ہوں... (اصلاحی واقعات ص ۶۱)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی سخاوت

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کا قافلہ... سو اونٹ لدے ہوئے تھے... یہ بڑے تاجر تھے... چھوٹے تاجر آئے... پوچھا کیا دو گے؟ انہوں نے کہا دس روپے کی چیز ہم بارہ روپے میں خرید لیں گے... کہنے لگے مجھے پیسے زیادہ لگے ہیں اور بڑھاؤ...

کہنے لگے پندرہ میں خرید لیں گے... کہنے لگے نہیں مجھے پیسے زیادہ لگ چکے ہیں...

کہا اس سے زیادہ ہم نہیں دے سکتے... وہ پوچھنے لگے ہم سے زیادہ کس نے لگائے ہیں... مدینے کے تاجر تو یہی ہیں جو ہم بیٹھے ہیں...

کہنے لگے تم سے پہلے اللہ نے لگا دیئے... تم میری دس کی چیز پندرہ میں لیتے ہو... وہ میری ایک کی چیز دس میں لیتا ہے... مدینے میں اس وقت قحط ہے تو میں تم سب کو گواہ بناتا ہوں کہ میرا یہ سارا قافلہ تجارت بمعہ اصل سرمائے کے فقیروں کے لیے صدقہ ہے اور سارا تقسیم کر دیا...

رات کو عبداللہ ابن عباس رضی اللہ عنہ نے خواب دیکھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سفید گھوڑے پر سوار ہیں... سبز پوشاک پہنی ہوئی ہے اور تیزی سے گزر رہے... انہوں نے گھوڑے کی لگام پکڑ لی... یارسول اللہ کہاں تشریف لے جا رہے ہیں؟ آپ سے ملنے کو جی چاہ رہا ہے... فرمایا! آج میں فارغ نہیں ہوں... یارسول اللہ کیا وجہ ہے؟

کہا... آج صبح عثمان رضی اللہ عنہ نے جو اللہ کے ہاں صدقہ کیا تھا وہ قبول ہو گیا اور جنت کی حور کے ساتھ اس کا نکاح اللہ نے کر دیا... اس کا ولیمہ کیا ہے... ہم سب کو ولیمے پر بلایا ہے... تمام انبیاء آج اس کے ولیمے پر جا رہے ہیں... وہ مال بھی لگاتے تھے جان بھی لگاتے تھے... (اصلاحی واقعات ص ۶۲)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی دنیا سے بے رغبتی

جب مدائن فتح ہوا... ایک شہر... اور ایسے سینکڑوں شہر فتح ہوئے... صرف مدائن سے جو مال غنیمت آیا تھا صرف تیس کھرب دینار تھے اور ایک سو خزانے قصر کے نیچے زمین میں دبائے ہوئے تھے... دس ہزار گھوڑے... تین ہزار حرم کی لونڈیاں اور اس کا تخت... ڈھائی من وزن کا تاج تھا... وہ زنجیر سے لٹکا ہوتا تھا...

جس باغ و بہار نامی قالین پر بیٹھ کر وہ شراب پیتا تھا... مدینے میں آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اس قالین کا کیا کریں؟ انہوں نے کہا یادگار چیز ہے رکھ لیں...

حضرت عمر نے فرمایا: یادگار تو ہے پر عیاشی کی یادگار ہے... اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر دو کہ ہم عیاش نہ بن جائیں... چنانچہ قالیں ٹکڑے ٹکڑے کر کے... ایک ایک بالشت ٹکڑے کر کے تقسیم کیا گیا... ایک بالشت ٹکڑا قالین ہزاروں درہم میں فروخت ہوا... (اصلاحی واقعات ص ۴۷)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے بیٹے کی شادی

حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے بیٹے تھے عبداللہ... حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا سے شادی کی... وہ تھیں بڑی خوبصورت اور بڑی شاعرہ... عاقلہ... ایسی محبت آئی کہ جہاد میں جانا چھوڑ دیا... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے سمجھایا کہ بیٹا ایسا نہ کر... محبت غالب آئی... سمجھ نہ سکے... آپ رضی اللہ عنہ نے فرمایا طلاق دے دو... حکم دیا طلاق دو...

ہر ماں باپ کے کہنے پر طلاق دینا جائز نہیں... ابوبکر رضی اللہ عنہ جیسا باپ کہہ رہا ہے جو دین کو سمجھتا ہے... جو دین کو سمجھتا ہی نہیں کہ کس وقت میں کیا کرنا ہے... حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا طلاق دو... دے دی طلاق... بڑے غمگین... بڑے پریشان... اسے کیا خبر... پھر شعر کہنے لگے...

(ترجمہ) اے عاتکہ میں تجھ کو نہیں بھول سکتا جب تک سورج چمکتا رہے گا... حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ نے کہیں سن لیا تو ترس آیا فرمایا اچھا بھائی دوبارہ شادی کرلو...

وہ ہماری طرح کے تو تھے نہیں کہ ٹھک سے تین طلاق... ایک طلاق دی تھی دوبارہ شادی کرلی... لیکن جو تعزیانہ لگا پھر گھر میں نہیں... اللہ کے راستے میں جسم میں ایک تیر لگا وہی تیر موت کا ذریعہ بنا... وہ بھی تیس سال کی عمر میں جوان شہزادے کی لاش عاتکہ رضی اللہ عنہا کے سامنے آجاتی ہے... پھر حضرت عاتکہ رضی اللہ عنہا نے شعر پڑھے ہیں:

(ترجمہ) میں قسم کھاتی ہوں کہ آج کے بعد میرا جسم کوئی راحت نہیں دیکھے گا میرے جسم پہ کوئی نرم کپڑا نہیں آئے گا... میرے جسم سے کبھی غبار جدا نہیں ہوگا... میں قربان اس جوان پر کہ جو اللہ کی راہ میں مرا اور مٹا اور آگے ہی بڑھ کر مرا اور آگے ہی بڑھ کر مٹا... موت کو گلے لگایا اور پیچھے لوٹ کر نہ آیا... جب تک زمانہ قائم ہے اور جب تک بلبلیں درختوں پہ بیٹھ کر نغمے گا رہی ہیں اور جب تک رات کے پیچھے دن اور دن کے پیچھے رات چل رہی ہے... اے عبداللہ تیری یاد بھی میرے سینے میں ہمیشہ ناسور کی طرح رستی رہے گی... یہ ایسے گھر اجڑے اور اسلام یہاں تک پہنچا... ہاں آج بازار آباد ہوئے... اسلام اجڑ گیا... (اصلاحی واقعات ص ۷۶)

شیطان کی نصیحت

ایک دفعہ ایک بزرگ نے خواب میں شیطان دیکھا کہنے لگے کچھ نصیحت تو کرو... کہنے لگا کبھی کسی اجنبی عورت کے ساتھ اکیلے نہ بیٹھنا... عورت ہو رابعہ بصری رحمہا اللہ جیسی... مرد جنید بغدادی رحمہ اللہ جیسا... اگر وہ دو اکٹھے ہو جائیں گے تو تیسرا میں آجاؤں گا انہیں گمراہ کرنے کے لیے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۷۷)

رابعہ بصری رحمہا اللہ کا اللہ سے تعلق

رابعہ بصری رحمہا اللہ کا کیا آپ لوگوں نے نام سنا ہے؟ آپ کی معلومات میں اضافہ کروں... بہت بدصورت تھیں اور غلام تھیں اور بانجھ تھیں... عورت میں جتنے عیب ہوتے ہیں

سارے رابعہ میں موجود تھے... بدصورت بھی تھیں... خاندانی بھی نہیں تھیں (یعنی آزاد نہیں تھیں غلام تھیں) اور بانچھ... یعنی اولاد ان سے نہیں ہوتی تھی... اتنا میں رابعہ کو ذکر کر رہا ہوں... کس لیے؟ عورت ہونے کے ناتے... جو عورت ذکر کی جاتی ہے... وہ تو اس میں کچھ بھی نہیں... لیکن وہ جو اندر کی دنیا آباد کر گئی اس نے اسے شہزادیوں سے بھی اونچا اٹھا دیا... پری چہرہ بھی اس کے سامنے بکری ہو گئی... اللہ کے ہاں اس قدر اونچی اٹھ گئیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۸۰)

محمود غزنوی رحمہ اللہ کا عالیشان بنگلہ

محمود غزنوی دنیا کا نمبر دو فاتح ہے... فاتح اول چنگیز خان ہے جس نے سب سے زیادہ دنیا فتح کی... اس کے بعد محمود غزنوی ہے جس نے دنیا میں سب سے زیادہ فتوحات حاصل کیں... اس کے بعد تیمور لنگ ہے... تو محل بنایا... بڑا عالیشان... اسلام آباد کا تاجر تو چند کروڑ کے یا چند ارب کے دائرے میں ہی گھوم رہا ہے وہ محمود ہے جس کے سامنے دنیا کے خزانے سمٹ چکے ہیں... محل بنایا... بڑا خوبصورت... بڑا عالیشان... ابھی شہزادگی تھی... باپ زندہ تھا تو باپ کو کہا ابا جان میں نے گھر بنایا ہے... ذرا آپ معائنہ تو فرمائیں...

اس کا والد سبکتگین رحمہ اللہ... بہت نیک سپاہی سے اللہ نے بادشاہ بنا دیا... اوقات یاد تھی... آیا محل کو دیکھا... حسین حسن و جمال... نقش و نگار کا نمونہ... لیکن ایک لفظ نہیں کہا کیسا خوبصورت ہے... کیسا عالیشان ہے... محمود غزنوی دل ہی دل میں بڑے غصے میں میرا باپ کیسا بے ذوق ہے... ایک لفظ بھی داد نہیں دی کہ ہاں بھئی بڑا اچھا ہے... خاموشی سے جب باہر نکلنے لگے تو اپنے خنجر کو نکالا... دیوار پر ایسا زور سے مارا کہ دیوار پر جو نقش و نگار تھے وہ سارے ٹوٹ گئے...

کہنے لگے... بیٹا تو نے ایسی چیز پر محنت کی ہے جو خنجر کی ایک نوک برداشت نہیں کر سکتی... تجھے مٹی اور گارے کو خوبصورت بنانے کے لیے اللہ نے نہیں پیدا کیا... اس من کو بنانے کے لیے اللہ نے تجھے پیدا کیا ہے... تو ہم تھوڑی زندگی کے باوجود یہاں مستقل زندگی کا نظام چاہتے ہیں... راحت چاہتے ہیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۸۲)

نظریں جھکانا دعوت اسلام بن گیا

لاہور یونیورسٹی کے ایک بڑے خوبصورت نوجوان نے رائے ونڈ میں چار مہینے لگائے...
پھر وہ یونیورسٹی میں تبلیغ کی محنت کرتا در در پھرتا رہا... ایک دن اس نے اپنے زمانہ جاہلیت کی دوست سے جو کہ غیر مسلم تھی نظریں جھکا کر فکر آخرت... تعلق مع اللہ... تبلیغ اور اسلام کی حقانیت کی بات کی اور کافی دیر تک نظریں جھکا کر بات کرتا رہا... حتیٰ کہ وہ مسلمان ہوگئی اور کہنے لگی میں تمہاری دعوت سے مسلمان نہیں ہوئی بلکہ تمہارا نظریں جھکا کر بات کرنے سے میرے دل پر بڑا اثر پڑا... میں اس وجہ سے مسلمان ہوئی ہوں..: (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۸۲)

پوری زندگی کی عبادت سے بڑھ کر عمل

غزوہ حنین کے موقع پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: آج رات پہرہ کون دے گا؟ تو حضرت انس بن مرشد الغنمی رضی اللہ عنہ نے کہا... یا رسول اللہ! میں پہرہ دوں گا... انہوں نے فرمایا... جا چلا جا... اس گھاٹی پر کھڑا ہو جا... وہ گئے اور رات کا پہرہ دیا... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے صبح کی نماز پڑھائی... سلام پھیرنے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا... بھئی وہ ہمارے پہرے دار کا کیا بنا... تو لوگوں نے کہا... ابھی آیا نہیں... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دور دیکھا تو مٹی اڑ رہی تھی...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ آ رہا ہے... ابھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم مصلے سے نہیں اٹھے تھے کہ وہ آ کر آپ کے سامنے کھڑا ہو گیا... گھوڑے پر سوار... آ کر سلام کیا...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیا کیا؟ کہا جی میں نے ساری رات پہرہ دیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا گھوڑے سے اترے؟ کہا جی نہیں... نماز پڑھنے کے لیے اترا ہوں... استنجے کے لیے اترا ہوں اس کے علاوہ نہیں اترا... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

آج کے بعد اگر تو کوئی عمل بھی نہ کرے تو جنت تیرے لیے واجب ہوگئی...

ایک رات کا پہرہ دینے سے کہا تیرے لیے جنت واجب ہوگئی... ساری زندگی گھر میں

عبادت کرے اس سے جنت کے واجب ہونے کی خوشخبری نہیں... لیکن اللہ کے راستے میں ایک رات کا پہرہ دے... ساری زندگی کے لیے جنت واجب ہوگئی... (اصلاحی واقعات ص ۸۴)

اللہ تعالیٰ کا سلام ابوبکر رضی اللہ عنہ کے نام

اللہ تعالیٰ ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کو دیدار خاص کروائیں گے... جب آپ آئے تو جسم پر ٹاٹ پہنا ہوا کرتا بھی اتار کے دے دیا... ایک ٹاٹ پہن لیا... اسے کانٹوں سے سی لیا... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے تو آسمان سے جبرائیل علیہ السلام آئے... یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کو سلام کہہ رہے ہیں...

اس امت میں دو فرد ایسے ہیں جن کو اللہ کا سلام آیا... پہلے خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں پھر صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہیں... حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کو کب سلام آیا... جب سارا گھر خالی ہوگیا... کچھ نہ رہا... تین تین دن کے فاقے آئے تو جبرائیل علیہ السلام آئے... یارسول اللہ... اللہ تعالیٰ خدیجۃ الکبریٰ کو سلام کہہ رہے ہیں... جب ابوبکر رضی اللہ عنہ کا گھر خالی ہوگیا... کچھ نہ رہا تو جبرائیل علیہ السلام آئے... یارسول اللہ اللہ تعالیٰ ابوبکر کو سلام کہہ رہے ہیں... اور اللہ تعالیٰ کہہ رہے ہیں ابوبکر سے پوچھو... اس فقیری میں... اس بھوک میں... اس پیاس میں مجھ سے راضی تو ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا... ابوبکر! اللہ تجھے سلام کہہ رہے ہیں اور پوچھ رہے ہیں مجھ سے اس فقیری میں راضی تو ہو؟ تو حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ رونے لگے... انا عن رب راض... میں اپنے رب سے راضی ہوں... میرے بھائیو! ایمان پر سب کچھ قربان کیا جا سکتا ہے... ہر چیز پر ایمان مقدم ہے... اسی پر میری قیمت لگے گی... اسی پر آپ کی قیمت لگے گی...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... ابوبکر رضی اللہ عنہ کا درجہ تم میں سب سے بہتر اس لیے نہیں ہے کہ نمازیں زیادہ ہیں اور روزے زیادہ ہیں... اس کا درجہ اس وجہ سے زیادہ ہے کہ اس کے اندر میں جو ایمان پیوست ہے... تم میں سے کسی کے پاس وہ ایمان نہیں ہے... اس لیے اس کا درجہ زیادہ ہے... ایمان اندر میں اترا ہوا ہے... ایمان کی طاقت ہے... (اصلاحی واقعات ص ۸۸)

ابوبکر رضی اللہ عنہ کے فضائل ومناقب

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: میں ایک آدمی کا نام جانتا ہوں... جس کے ماں اور باپ کو بھی جانتا ہوں... وہ جنت کے جس دروازے سے گزرے گا... وہ دروازہ کہے گا مرحبا.. ادھر سے آیئے... ادھر سے آیئے... ہر دروازے کی تمنا ہوگی کہ میرے میں سے یہ انسان داخل ہو...

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے عرض کیا... یہ بڑی اونچی شان والا کون ہے یا رسول اللہ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا یہ ابوبکر ہے ابوقحافہ کا بیٹا جسے جنت کا ہر دروازہ پکارے گا... (اصلاحی واقعات ص ۸۹)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا حضرت علی رضی اللہ عنہ کو جنت میں اکٹھے ہونے کی خوشخبری دینا

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے تھے... حضرت علی رضی اللہ عنہ لیٹے تھے... فاطمہ رضی اللہ عنہا.. حسن رضی اللہ عنہ وحسین رضی اللہ عنہ کھیل رہے تھے... آپ نے کہا! مجھے جبرائیل آ کر بتا گئے ہیں کہ میں... میری بیٹی فاطمہ... میرے بچے حسن وحسین اور ھذا الراقد اور یہ جو سویا پڑا ہے علی... ہم سب قیامت کے دن اکٹھے ہوں گے... بمکان واحد یوم القیمۃ ہم قیامت کے دن ایک جگہ پر ہوں گے... باپ بھی بڑا... بیٹی بھی بڑی... بیٹا بھی بڑا... داماد بھی بڑا... کتنا بڑا ہے کہ آپ نے کہا... علی! اترضی ایکون منزلک مقابل منزلی فی الجنۃ اے علی! کہا تو راضی نہیں ہے کہ جنت میں میرا تیرا گھر آمنے سامنے ہو؟ تو یہ بھی فاقے میں ہیں... خود بھی فاقے میں... سارا گھر فاقے میں ہے اور اپنی امت کیلئے اپنے آپ کو گھلا دیا.. کھپا دیا.. رلا دیا... (اصلاحی واقعات ص ۹۶)

دیانت دار نوکر کا عجیب واقعہ

ایک زمانہ تھا کہ جب دیانت کا دور دورہ تھا کہ مبارک ایک غلام تھا... ایک مرتبہ اس کے آقا

باغ میں آئے... انار کا باغ ہے... کہا کہ ایک انار تو لاؤ توڑ کے... لائے تو کھٹا... کہا بھائی کھٹا ہے اور لاؤ... وہ دوسرا لے آئے... دوسرا بھی کھٹا... بھائی اور لاؤ... وہ تیسرا لائے وہ بھی کھٹا... کہا عجیب آدمی ہو دس سال ہو گئے تمہیں باغ میں کام کرتے ہوئے اتنا پتہ نہیں کھٹا کونسا ہے اور میٹھا کونسا ہے...

کہا آپ نے مجھے اجازت تھوڑا دی ہے چکھنے کی؟ دس سال سے کام کر رہا ہوں اور مجھ پر حرام ہے ایک دانہ بھی چکھا ہو... مجھے کیا پتہ کھٹا کونسا ہے اور میٹھا کونسا ہے... تو اس کی آنکھیں حیرت سے پھٹ گئیں... یہ دیانت تھی نیچے سے لے کر اوپر تک... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۹۹)

خوشبو سے بھرا بدن آج بدبودار بن چکا ہے

مصطفیٰ زیدی ایک ڈپٹی کمشنر تھا جب مر گیا تو اس کا پوسٹ مارٹم کیا گیا... میں اس وقت لاہور میں پڑھتا تھا... اس وقت کی بات ہے تو اخبار والے نے لکھا وہ مصطفیٰ زیدی جو جہاں سے گزرتا تھا خوشبوؤں کے ھلے ساتھ لے کر گزرتا تھا... آج جب اس کی قبر کو کھولا گیا تو سارے قبرستان میں اس کے جسم کی بدبو سے کھڑا ہونا مشکل ہو رہا تھا... جس انسان کا انجام ایسا ہونے والا ہو... کچھ تو سوچنا چاہئے ناں کہ ہمارے دن رات کے کیا مسائل ہیں...

ایک بدمعاش کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اہتمام کرنا

امریکہ ہماری جماعت گئی... شکاگو میں ایک مسجد میں ہم گئے تو دیکھا کہ مسجد میں خیمہ لگا ہوا ہے... میں بڑا حیران ہوا کہ یہ خیمہ کیوں لگا ہوا ہے؟ تو پتہ چلا کہ یہاں اس علاقے کا بہت بڑا بدمعاش تھا سارے علاقے کا... وہ مسلمان ہو گیا اور پھر پاکستان آ کر تبلیغ میں تین چلے لگائے تو واپس آ گیا ہے تو اس نے خیمہ لگایا ہے اور روزانہ آ کر اس میں گھنٹہ دو گھنٹہ بیٹھتا ہے کہ میرا نبی خیمے میں رہا کرتا تھا... تو اب میں مستقل تو نہیں رہ سکتا... کچھ دیر تو رہوں تا کہ میرے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ سنت تو ادا ہو جائے... یقین مانیں کہ مجھے اتنی شرم آئی کہ دیکھو نیا اسلام قبول کر کے یہ جذبہ... چھوٹا سا خیمہ... اتنا سا... نام بھی اس نے ابوبکر رکھا ہوا تھا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۱۶)

رستم ہند کی خاموش قبر

میں میانی شریف قبرستان میں گیا...ایک ساتھی کی قبر پر فاتحہ پڑھنے کے لیے...ایک قبر نے مجھے روک لیا...ایسی شکستہ اور ایسے برے حال میں کہ میں نے کہا شاید اس کو سب نے ہی بھلا دیا...کوئی یہاں آتا ہی نہیں...حالانکہ میرا اس سے کیا واسطہ؟ کیا ایمانی رشتہ ہے ہر مسلمان کا دوسرے سے...تو میرے قدم رک گئے اور میں قبر کو دیکھنے لگا کہ یا اللہ اس طرح بھی انسان مٹ جاتے ہیں...پھر میں نے قریب ہو کر اس کے کتبے کو پڑھا...تو لکھا ہوا تھا...رستم ہند......میرے آنسو نکل پڑے کہ یہ رستم ہند کی قبر ہے...تاریخ پیدائش 1844ء اور 1908ء تاریخ وفات لکھی تھی...مجھے اپنے ساتھی کی فاتحہ بھول گئی اور میں نے اس کی قبر پر فاتحہ پڑھنی شروع کر دی کہ اس کی قبر پر کوئی آتا ہی نہیں ہوگا...یہ بے چارا کس حال میں پڑا ہوگا...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۱۷)

امت محمدیہ کے آخری طبقہ کیلئے بشارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے...میرا جی چاہتا ہے کہ میں اپنے بھائیوں کو دیکھوں...تو صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرمانے لگے...ہم آپ کے بھائی ہیں...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...نہیں تم میرے ساتھی ہو...میرے بھائی وہ ہیں جو مجھ کو دیکھے بغیر مجھ پر ایمان لائیں گے...ایک صحابی نے کہا یا رسول اللہ...مبارک ہو اس کو جس نے آپ کو دیکھا اور آپ پر ایمان لایا...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا سات دفعہ مبارک ہو اس پر جس نے مجھے نہ دیکھا اور مجھ پر ایمان لایا...ان کو ایک دفعہ مبارک کہی اور ہمیں سات دفعہ کہی کہ: ہم نے انہیں دیکھا نہیں لیکن ان پر ایمان لائے ہیں...ہم نے ان کو دیکھا نہیں لیکن ان کے طریقے کی دعوت دے رہے ہیں...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۱۸)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور یہودی

حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے یہودی کہنے لگا...تمہارے نبی کا کوئی درجہ نہیں تو آپ رضی اللہ عنہ نے اس کے منہ پر زور سے تھپڑ مارا...وہ روتا ہوا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا...پوچھا کیا

ہوا... کہا مجھے عمر رضی اللہ عنہ نے مارا ہے... پیچھے حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا... اے عمر تو نے اسے کیوں مارا ہے؟

عمر رضی اللہ عنہ کہنے لگے اس نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی ہے...

کہا اے عمر اسے راضی کر... یہودی تو سن! ابراہیم خلیل... موسیٰ کلیم... عیسیٰ روح... میں اللہ کا حبیب ہوں فخر سے نہیں کہتا... (اصلاحی واقعات ۱۱۹)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کا جائز منافع کو واپس کرانا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کے بیٹے نے کپڑا فروخت کیا... جائز منافع دو سو روپے تھا... لیکن بیٹے نے چار سو روپے منافع سے بیچا جو کہ زیادتی ہے... دو سو میں بھی بچت تھی... ڈانٹا... واپس کرایا... لیکن آج کے دور میں کوئی اس طرح کرتا تو باپ بیٹے کو شاباش دیتا اور اس کی ہنر مندی قرار دیتا... قصور والو! اپنی تجارت کو جائز طریقے سے رکھو... (اصلاحی واقعات ص ۱۱۹)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی جعفر رضی اللہ عنہ سے محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے... یہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی تھے... بے چارے پہلے سے دھکے کھا رہے تھے... پانچ ہجری آپ رضی اللہ عنہ حبشہ میں رہے... فتح خیبر پر واپس تشریف لے آئے... ایک سال بھی اپنے پاس نہیں رکھا کہ پھر واپس کر دیا جب یہ شہید ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے جعفر تیرا جانا مجھ پر بہت ہی گراں گزرا ہے لیکن اس کے باوجود تیرا قربان ہونا مجھے زیادہ محبوب ہے... تیری جدائی مجھے گراں ہے اور تیرا میرے ساتھ رہنا اتنا پسند نہ ہوتا جتنا یہ پسند آ گیا کہ تو اللہ پر فدا ہو گیا...

جب خیبر کے موقع پر جعفر آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تیرے آنے سے مجھے خیبر کی فتح سے بھی زیادہ خوشی ہوئی... ان کے گھر گئے تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا آٹا پیس کر رکھ کے بچوں کو نہلا کر چولھے پر بیٹھ گئی تھیں... جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے تو

آپ کا چہرہ متاثر تھا... اسماء رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر دیکھا تو تھوڑی حس بیدار ہوگئی کہ جعفر کے ساتھ کچھ ہوگیا ہے... پوچھنے کی ہمت نہیں تھی... حضرت جعفر رضی اللہ عنہ کے تین بیٹے تھے عون... عبداللہ اور محمد... عبداللہ رضی اللہ عنہ سب سے بڑے تھے... عون رضی اللہ عنہ درمیانے تھے... محمد رضی اللہ عنہ سب سے چھوٹے تھے...

ان تینوں کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بلایا اور ان کو پیار کرتے ہوئے رونے لگے ان کی طرف منہ کر کے... تو حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے دیکھا آنسو ٹپکتے ہوئے... پوچھا یارسول اللہ جعفر کا کیا بنا... چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آنسو چھلک رہے تھے وہی بتانے کے لیے کافی تھے لیکن ڈوبتے کو تنکے کا سہارا کہ شاید زخمی ہوئے ہوں... یا شاید زندہ ہوں... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **اسماء احتسب** تو اپنے اللہ سے اجر کی امید رکھ... وہیں گر کر بے ہوش ہوگئیں... ایسے گھر ٹوٹے... تب اسلام یہاں آ کر ہم تک پہنچا...

بھائیو! ہمارے گھر نہیں ٹوٹیں گے... ہم اس قابل نہیں ہیں... آزمانے کو نہیں... تعلق چاہئے ہمیں اللہ اتنا نہیں آزمائے گا کچھ تو قدم اٹھائیں اس کام کو اپنے ذمے تو سمجھیں... کہ دین کا کام کرنا میرے ذمے ہے... پہنچانا ہمارے ذمے ہے... تبلیغ درمیان میں ایک واسطہ ہے... (اصلاحی واقعات ص ۱۲۹)

ایک عورت کا حسن انتخاب

حجاج کے دربار میں کیس آیا... تین آدمی تھے... ان کے قتل کا حکم دیا... ایک خاتون تھی ساتھ... اس نے کہا چھوڑ دے... تیری بڑی مہربانی... کہنے لگا ایک چن لے... ایک بیٹا تھا... ایک خاوند تھا... ایک بھائی تھا... تو حجاج سے کہنے لگی خاوند دوسرا بھی مل جائے گا... بچے اور بھی پیدا ہو جائیں گے... میرے ماں باپ مر گئے... بھائی اب کوئی نہیں ملے گا... میرا بھائی چھوڑ دے باقی سب کو قتل کر دے... تو حجاج نے کہا کہ میں تیرے حسن انتخاب پر تینوں کو چھوڑتا ہوں... بھائی بھائی سے لڑے پیسے پر... جائیداد پر... فیکٹری پر... چند ٹکوں پر... بہنیں بہنوں سے لڑیں... زیور پر... کپڑوں پر... رشتوں پر کیا ظلم وستم... کیا دیوانگی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۳۴)

موت کے درد کا ایک عجیب واقعہ

حضرت عیسیٰ علیہ السلام تشریف لے جارہے تھے... ایک قبر دیکھی تو فرمایا یہ نوح علیہ السلام کے بیٹے سام کی قبر ہے... جب طوفان آیا تو سارے مرگئے... پھر تین بیٹوں میں سے پھر نسل چلی... سام... حام اور یافث... ہم سارے سام کی اولاد ہیں... سارے یورپ والے یافث کی اولاد ہیں... سارے افریقی حام کی اولاد ہیں... تو انہوں نے کہا یہ سام کی قبر ہے تو انہوں نے کہا یا نبی اللہ اس کو زندہ تو کریں... انہوں نے حکم دیا وہ زندہ ہوکے قبر سے باہر آگئے... بات چیت فرمائی... کہا واپس چلا جا... کہا اس شرط پر واپس جاتا ہوں کہ مجھے دوبارہ موت کی تکلیف نہ ہو کہ موت کا درد آج بھی میری ہڈیوں میں موجود ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۳۲)

بہاولنگر کے حوالدار کا عجیب واقعہ

ایک حوالدار مجھے ملا... بہاول نگر میں... تبلیغ میں وقت لگایا.. حلال پہ آگیا.. مشکل دوبھر بڑی تنگی ہوگئی... کہنے لگا ایک دن افسر مجھ سے... کہنے لگے تم اب گزارہ کیسے کرتے ہو؟ میں نے کہا جب آدمی طے کرلے تو گزارے ہوجاتے ہیں نہ طے کرے تو نہیں ہوتے... کہا بتاؤ تو سہی گزارہ کیسے کرتے ہو؟ کہا بات یہ ہے کہ ایک سال گزر گیا ہے... میرے گھر میں سالن نہیں پکا... ہم چٹنی سے روٹی کھاتے ہیں... ایک سال پورا ہو چکا ہے میرے گھر میں سالن نہیں پکا... یہ وہ اللہ کا ولی ہے کہ بڑے بڑے اولیاء اس کی گرد کو قیامت کے دن نہیں پہنچ سکیں گے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۴۷)

ایک صحابی رضی اللہ عنہ کی موت کا عجیب واقعہ

ایک صحابی رضی اللہ عنہ بیمار ہوگئے... یہاں تک کہ موت کے آثار مکمل ہوئے... ساتھیوں نے کہا چلو مدینہ چلتے ہیں تاکہ مدینہ میں مریں تو انہوں نے کہا کہ میں یہاں نہیں مرسکتا... میرے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی ہے کہ تو اس وقت تک نہیں مرسکتا جب تک تیرے سر کے خون سے تیری داڑھی رنگین نہ ہوجائے... (اصلاحی واقعات ص ۱۵۳)

صدقہ جاریہ...ایک سبق آموز قصہ

متعرف ابن شخیر رحمہ اللہ بہت بڑے بزرگ تھے...خواب دیکھا کہ قبرستان پھٹا اور ان سے مردے نکلے اور کچھ چننے لگے...ایک آدمی جا کر درخت پہ ٹیک لگا کے بیٹھ گیا...یہ اس کے پاس گئے...کہا بھائی یہ کیا ماجرا ہے؟ کہا...یہ ہم مسلمان جو پہلے مر چکے ہیں وہ ہیں اور یہ جو چن رہے ہیں یہ ثواب ہے جو پیچھے لوگ ان کے پہنچا رہے ہیں...

تو کہا تو کیوں نہیں چنتا؟ کہا میرا حساب تھوک کا ہے...مجھے بہت ملتا ہے...

کیسے ملتا ہے؟ کہا میرا بیٹا حافظ قرآن ہے...ایک قرآن روزانہ پڑھ کر بخش دیتا ہے...مجھے یہ چننے کی ضرورت ہی نہیں پڑتی...کہا کیا کرتا ہے تیرا بیٹا؟ کہا میرا بیٹا فلاں بازار میں مٹھائی کی دکان کرتا ہے...صبح آنکھ کھلی تو وہاں گئے...دیکھا ایک نوجوان بڑی خوبصورت داڑھی والا...بڑا نورانی چہرہ...اپنا سودا بھی بیچ رہا ہے اور ساتھ ہونٹ بھی ہلا رہا ہے...انہوں نے کہا...بچہ کیا کر رہے ہو؟ کہا جی قرآن پڑھ رہا ہوں...کس لیے؟ کہا جی میرے باپ نے میرے اوپر احسان کیا اور مجھے قرآن پڑھایا اور میرے لیے رزق کا انتظام کیا...میرے لیے سارے پاپڑ بیلے...میں چاہتا ہوں کہ اس کے احسان کا بدلہ دوں...میں روزانہ ایک قرآن پڑھ کر اس کو بخش دیتا ہوں...

کوئی سال گزرا تو دوبارہ خواب دیکھا...وہی قبرستان...وہی مردے...وہ آدمی جو ٹیک لگا کے بیٹھا تھا...اس کو دیکھا...وہ بھی چنتا پھر رہا ہے...تو ایک دم آنکھ کھل گئی...تو صبح ہی صبح جب بازار کھلا تو اس بازار میں گئے...پوچھا بھئی یہاں ایک نوجوان حلوائی تھا؟ کہا جی اس کا انتقال ہو گیا...وہ پیچھے والا سلسلہ بند ہو گیا...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۵۴)

اللہ کی رحمت کی انتہا

فرزدق ایک شاعر گزرا ہے...بیوی کے جنازے میں شریک ہے...حسن بصری بھی آئے ہوئے ہیں...حضرت حسن بصری رحمہ اللہ نے کہا فرزدق لوگ کیا کہہ رہے ہیں...فرزدق کہنے لگا آج لوگ یوں کہہ رہے ہیں کہ اس جنازے میں ہمارے شہر کا سب سے

بدترین انسان آیا ہوا ہے اور میری طرف اشارے کر رہے ہیں...

توحسن بصری نے کہا تو پھر آج کے دن کے لیے تو نے کیا سامان تیار کر رکھا ہے...انہوں نے کہا حسن بصری میرے پاس کچھ بھی نہیں... اتنا ہے کہ میں اسلام میں بوڑھا ہو گیا ہوں اور میرے پاس کچھ نہیں... میرے پاس اسلام کا بڑھاپا ہے اور میرے پاس کچھ نہیں... جب انتقال ہوا تو خواب میں ملا ایک آدمی کو تو اس نے پوچھا کہ تیرے ساتھ کیا سلوک ہوا؟ کہنے لگا اللہ پاک نے مجھے اپنے سامنے کھڑا کیا.. ارشاد فرمایا اے فرزدق تو نے حسن سے کیا بات کہی تھی؟ یاد ہے تجھے؟

میں نے کہا یا اللہ یاد ہے... کہا دہراؤ میرے سامنے... دہراؤ...

تو میں نے کہا میرے پاس اس دن کے لیے اللہ کے سامنے کچھ نہیں ہے... سوائے اس کے کہ میں اسلام میں بوڑھا ہوا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بس میں نے تجھے اسی پر معاف کر دیا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۵۷)

نوکروں کے ساتھ نرم رویہ پر مغفرت ہوگئی

ایک دفعہ فرمایا کہ میرے چچا (مولانا طارق جمیل صاحب کے چچا) کا انتقال ہو گیا... ان کی زندگی عام مسلمانوں جیسی تھی... کوئی خاص الخاص عبادت ریاضت کی طرف میلان توجہ نہ تھی... جب وہ فوت ہو گئے تو میرے دل میں بوجھ تھا... میں نے قاضی مسعود صاحب رحمہ اللہ جو کہ ایک باکمال درویش اور صاحب کشف اللہ والے تھے... میں نے عرض کیا کہ حضرت مراقبہ فرمائیں...

چنانچہ قاضی صاحب نے کشف القبور کیا تو احوال سناتے ہوئے قاضی صاحب نے بتایا کہ وہ اپنی قبر میں عافیت اور رحمت الٰہی میں ہیں... اس کی وجہ یہ بتائی کہ وہ غریبوں کے ساتھ اور اپنے نوکروں کے ساتھ اتنی سادگی اور درویشانہ صفت میں رہتے تھے کہ نیا آنے والا پہچان نہیں سکتا تھا کہ کون نوکر ہے... کون مالک ہے... قاضی صاحب رحمہ اللہ نے فرمایا بس یہی عمل ان کی مغفرت اور بخشش کا ذریعہ بن گیا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۵۸)

حضرت مریم علیہا السلام کا ایمان افروز واقعہ

مرد وعورت ملیں تو بچہ ہوتا ہے... ساری دنیا دیکھتی ہے... سارا جہان دیکھتا ہے... لہٰذا ہر کوئی شادی کے بعد دعا کرتا ہے کہ اللہ اولاد دے... شادی سے پہلے بھی کسی نے دعا کی؟ اور یہ اللہ کی نیک بندی مریم ایک کونے میں ہوئی نہانے کو تو فرشتہ انسانی شکل میں سامنے آ گیا... وہ تھرا گئی... اِنِّیۡ اَعُوۡذُ بِالرَّحۡمٰنِ مِنۡکَ اِنۡ کُنۡتَ تَقِیًّا.. اللہ سے پناہ مانگتی ہوں... کون ہے؟

کہا... نہیں... ڈرو نہیں... مرد نہیں ہوں... اِنَّمَاۤ اَنَا رَسُوۡلُ رَبِّکِ فرشتہ ہوں... کیوں آئے ہو؟ لِاَهَبَ لَکِ غُلٰمًا زَکِیًّا... اللہ تمہیں بیٹا دینا چاہتا ہے... وہ کہنے لگی... توبہ توبہ... انی یکون لی غلم... مجھے بیٹا... لَمۡ یَمۡسَسۡنِیۡ بَشَرٌ... میری تو شادی نہیں ہوئی... وَّلَمۡ اَکُ بَغِیًّا... میں کوئی بازاری عورت تو نہیں ہوں... تو یہ کیسے ہو سکتا ہے؟ یا حرام سے آئے یا حلال سے آئے... تو دونوں کام نہیں ہیں... قَالَ کَذٰلِکِ قَالَ رَبُّکِ هُوَ عَلَیَّ هَیِّنٌ... اے مریم! تیرا رب کہہ رہا ہے کوئی مسئلہ نہیں ابھی ہو جائے گا... فَنَفَخۡنَا فِیۡهَا مِنۡ رُّوۡحِنَا... جبرائیل علیہ السلام نے پھونک ماری... ادھر حمل...

اس کو نو مہینے اٹھاتیں تو کس کس کو جواب دیتیں کہ میری بے بسی ہے... لہٰذا دوسری قدرت... پھونک سے حمل اور ساتھ ہی نو مہینے کے مرحلے نو پل میں طے کروا کے دردزہ لگا دیا... فَاَجَآءَهَا الۡمَخَاضُ اِلٰی جِذۡعِ النَّخۡلَةِ... اور دردزہ نے بھگایا اور ایک کھجور کے نیچے جا کے بچہ دے دیا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۶۹)

نظر کی حفاظت کی برکات

گلاسکو میں ہمارا ایک ساتھی تھا... بیمار ہو گیا... ہسپتال میں داخل ہوا... تین دن تک داخل رہا... چوتھے دن نرس اس سے کہنے لگی جو اٹینڈنس تھی... آپ مجھ سے شادی کر لیں...

اس نے کہا کیوں؟ میں مسلمان ہوں... تیرا میرا ساتھ نہیں ہو سکتا...

کہنے لگی میں مسلمان ہو جاؤں گی... کیا وجہ ہے؟ کہا میری جتنی سروس ہے ہسپتال میں... میں

نے آج تک کسی مرد کو کسی عورت کے سامنے آنکھیں جھکاتے نہیں دیکھا سوائے تیرے... تم میری زندگی میں پہلے شخص ہو جو عورت کو دیکھ کر نظر جھکا لیتے ہو... میں آتی ہوں تو تم اپنی آنکھیں بند کر لیتے ہو... اتنی حیاداری سچے دین کے سوا کسی میں نہیں دیکھی جا سکتی...

آنکھوں کی حفاظت نے اس کے اندر اسلام داخل کر دیا... مسلمان ہو گئی... دونوں کی شادی ہو گئی... وہ لڑکی اب تک کتنی لڑکیوں کو اسلام میں لانے کا ذریعہ بن چکی ہے... کتنی وہاں کی برٹش خواتین مسلمان ہو چکی ہیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۷۳)

جعلی قرآن لکھنے والے کا واقعہ

ایک ایرانی عالم گزرا ہے... اس کو عیسائیوں نے بہت پیسے دیئے کہ تم قرآن کے مقابلے میں ایک کتاب لکھو... اس نے کہا کہ تم ایک سال کی روزی میرے بچوں کو دو پھر میں لکھتا ہوں... ایک سال کی خوراک انہوں نے وافر مقدار میں دے دی... گھر بھی دے دیا اور کتابوں کے ڈھیر لگا دیئے اور چھ مہینے کے بعد اس سے جا کر پوچھا تو اس نے ایک سطر بھی نہیں لکھی... جب سورۂ کوثر اتری تو عرب میں ایک بڑا شاعر تھا... اس کے منہ سے بے ساختہ نکلا کہ **ما هذا قول البشر** یہ کسی انسان کا کلام نہیں... ایسا عظیم الشان قرآن اللہ نے اتارا ہے... ہمارے اپنے گھروں کے اندر دولت پڑی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۷۵)

ابوذر رضی اللہ عنہ کا فرمان نبی پر ایمان کامل

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جنگل میں رہتے تھے... موت کا وقت آ گیا ان دنوں وہاں کوئی نہیں تھا... صرف حج کے دنوں میں عراق کے حاجی وہاں سے جاتے تھے... اس وقت حج کا موسم نہیں تھا... ان کی صرف ایک بیوی اور ایک بیٹی تھی... اب ان کو دفن کون کرے گا... غسل کون دے گا... جنازہ کون پڑھے گا... قبر کون کھودے گا؟ بیوی کہنے لگی کہ اب کیا بنے گا ہمارا... تیرا مسئلہ یہ ہو گیا... ہم کیا کریں؟

تو کہنے لگے ماکذبت نہ تم سے جھوٹ کہوں گا نہ مجھ سے جھوٹ کہا گیا ہے میں ایک محفل میں بیٹھا تھا... میرے آقا نے فرمایا کہ تم میں سے ایک آدمی ایسا ہے اکیلا مرے گا اکیلا رہے گا... اکیلا اٹھے گا... جنازہ مسلمانوں کی ایک جماعت پڑھے گی... جتنے آدمی اس محفل میں تھے وہ سارے مر گئے شہروں میں... میں اکیلا بچ گیا ہوں جنگل میں... معلوم نہیں کون آئے گا... کہاں سے آئے گا اور خبر سچی ہے لہٰذا غم نہ کرو... میرا جنازہ پڑھنے کوئی آئے گا...

یہ تقوے کی ایسی نشانی ہے کہ اللہ اور اس کے رسول کا علم ان کے دلوں میں اترا ہوا تھا... دیکھو مری کے بازار والوں سے پوچھو کہ اللہ کا دین کیا کہتا ہے؟ اس تجارت میں تمہیں پتہ ہے؟ کس طریقہ سے یہ کاروبار چلایا جائے کہ اللہ اور اس کا حبیب ناراض نہ ہو جائے... کوئی نہیں بتا سکتا... اسی طرح زمینداروں سے پوچھ لو... تو بھائی! کس طرح زمینداری کرنی ہے؟ کہ اللہ اور اس کا رسول راضی ہو جائے اور ناراض نہ ہو... جو سارے تاجر کر رہے ہیں وہ یہ بھی کر رہا ہے... یہ جھوٹ بول رہا ہے... اور وہ بھی جھوٹ بول رہے ہیں... وہ سود پہ چل رہے ہیں... یہ بھی سود پر چل رہے ہیں...

لیکن ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ پر ایک دن گزر گیا... دوسرا دن گزر گیا... تیسرے دن ان پر موت کے آثار آ گئے... بیٹی کو بلایا کہ بیٹی! آج مہمان ضرور آئیں گے میرے جنازے میں! روٹی پکاؤ تا کہ مہمان کی خدمت میں کمی نہ آئے میں ضرور مر جاؤں گا... ان کو کھانا پکانے میں لگا دیا اور بیوی سے کہا کہ تو جا راستہ میں بیٹھ... کوئی نہ کوئی ضرور آئے گا... وہ جا کے بیٹھ گئیں راستے میں... اللہ اکبر! کافی عرصہ گزر گیا... امید ناامیدی میں بدل گئی کہ اچانک عراق کی سڑک سے غبار اٹھتا ہوا نظر آیا... جب غبار کا پردہ پھٹا تو بیس اونٹنیوں کے سوار نمودار ہوئے... ان کی بیوی نے سامنے سے کھڑے ہو کر اشارہ کیا... جب انہوں نے عورت کو جنگل میں تنہائی میں دیکھا تو اپنی سواریاں موڑ لیں تو اس عورت نے کہا کہ ایک اللہ کا بندہ مر رہا ہے اس کا جنازہ پڑھ لو تو تمہیں اجر ملے گا...

انہوں نے کہا کہ وہ کون ہے؟ کہا کہ اللہ کے حبیب کا ساتھی ہے ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سارے یک دم رونے لگے اور کہا ہمارے ماں باپ ابوذر رضی اللہ عنہ پر قربان... یہ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ تھے اور ان کے 19 ساتھی...

قدرت کا غیبی نظام

غیبی نظام کیسے چلا کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حج پر پہنچے ہوئے ہیں... حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے طلب مشورہ کوئی چیز تھی... تو ان سے کہلوا بھیجا کہ بیٹھے ہو تو کھڑے ہو جاؤ اور کھڑے ہو تو چل پڑو... ہر حال میں مکہ آ کر مجھ سے ملو... تجھ سے مشورہ کرنا ہے... کوئی ملے یا نہ ملے اس کی فکر نہ کرو... لیکن فوراً مکہ پہنچ جاؤ...

ظاہری سبب تو یہ بنا لیکن اندر کا سبب ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کا جنازہ بنا کہ ان کا جنازہ کون آ کے پڑھے گا؟ تو ان حضرات نے عمرے کا احرام باندھا ہوا تھا تو یہ حضرات سواریوں سے اترے اور دوڑتے ہوئے آئے... ابوذر اسی اطمینان میں ہیں... پہلے ہی پتہ تھا کہ کوئی آئے گا... جب ان کے پاس آئے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۷۷)

حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خشوع وخضوع

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ران میں تیر لگا اور تیر نوکدار تھا... اندر پھنس گیا... نکالنا چاہا نکل نہیں سکا... بڑی تکلیف ہوئی تو انہوں نے کہا چھوڑ دو... نماز پڑھیں گے تو نکال لیں گے... تشریف لائے مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے... نماز شروع کی لوگ آئے اور انہوں نے بڑے جھٹکے سے اس کو نکالا ہوگا ویسے تو نکل نہیں سکتا تھا... لیکن جسم سے روح کٹ کر اللہ سے جڑی ہوئی تھی...

سلام پھیرنے کے بعد پوچھا کہ تیر نکالنے آئے ہو؟ کہا کہ تیر تو ہم نے نکال لیا جی... کہا کہ مجھے تو پتہ ہی نہیں چلا... یقیناً ہماری نماز یہاں تک نہیں پہنچ سکتی لیکن میں قسم کھانے کو تیار ہوں کہ یہاں تک ہماری آسکتی ہے کہ اللہ اکبر سے لے کر سلام پھیرنے تک کسی کا خیال نہ آئے... ہم اس کی محنت ہی نہیں کرتے... ہماری ساری محنت کا رخ اپنے ظاہر کو بنانے پر ہے اور اپنی چیزوں کو سنوارنے پر ہے... آج جو گاڑیاں چل رہی ہیں 1935ء میں بھی یہی گاڑیاں ہوتی تھیں... 1935ء کا ماڈل دیکھیں اور آج کا ماڈل دیکھیں... 1935ء کے گھر اور آج کے گھر ایک ہیں؟ (اصلاحی واقعات ص ۱۷۸)

ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ کی کیفیت نماز

ابو ریحانہ رضی اللہ عنہ جہاد کے سفر سے آئے... گھر میں پہنچے تو رات کو عشاء کی نماز کے بعد بیوی سے کہنے لگے... دو نفل پڑھ لوں... پھر بیٹھ کر باتیں کرتے ہیں... دو نفل اللہ اکبر... اب وہ بیٹھی ہوئی کہ قل ھو اللہ سے رکوع شروع کر دے گا... لمبے سفر سے آیا ہے تو کوئی بیٹھ کے بات چیت ہوگی... وہ قل ھو اللہ کیا وہ تو الم شروع ہو گیا... چلتے چلتے فجر کی اذان ہوئی اور ابو ریحانہ نے سلام پھیرا تو بیوی غصے سے بپھر گئی... امالنا منک نصیب... میرا حق کہاں گیا؟ تعبت و اتعبتنی... مجھے بھی تھکایا خود بھی تھکا... ایک جدائی کا صدمہ... ایک قریب آ کے تڑپایا میرا حق کہاں ہے؟

کہنے لگے معاف کرنا... میں بھول گیا... کہا تیرا اللہ بھلا کرے... تو کیسے بھول گیا؟ جہاں تو چلے میں دو سو میل بھی نہیں بھولتی... یہ ایک کمرے میں بھول گیا... کیسے بھول گیا؟ کہا جب اللہ اکبر کہا تو جنت سامنے آ گئی تو سب بھول گیا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۸۲)

خاتون جنت کی حالت زار

حضور صلی اللہ علیہ وسلم اپنی لخت جگر فاطمہ رضی اللہ عنہا کے گھر گئے... بیمار تھیں... دروازے پر آئے... بیٹا اندر آ جاؤں... ایک صحابی میرے ساتھ ہیں عمران بن حصین رضی اللہ عنہ... انہوں نے عرض کیا... یارسول اللہ میرے گھر میں تو کپڑا کوئی نہیں... پردہ کس چیز سے کروں؟

چہرہ چھپانے کے لیے جنت کی عورتوں کی سردار کے گھر میں کپڑا کوئی نہیں... ابھی تو منبر پہ بھی سارے پردے پڑے ہوئے... دریاں بچھی پڑی... اور ادھر ایک چندی... ایک اوڑھنی سر چھپانے کو کوئی نہیں ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی چادر اندر دی... بیٹا اس سے پردہ کر لو اور اندر آئے... بیٹی نے پردہ کیا... کیا حال ہے بیٹا؟

یارسول اللہ پہلے بھوک تھی... اب بیماری آ گئی... دو مصیبتیں آ گئیں... تو آپ اپنی بیٹی کے آنسو دیکھ کر اپنے آنسو روک نہ سکے اور گلے سے لگا کر آپ بھی رونے لگے...

اے میری پیاری بچی... صبر کر... ،والذی بعث ایاک مابک من ثلثة ایام فواقا... اس ذات کی قسم جس نے تیرے باپ کو نبی بنایا ہے... تین دن گزر چکے ہیں... ایک لقمہ میں نے بھی نہیں کھایا... تجھے بھوک ہے تو تیرے باپ کو بھی بھوک ہے... اے فاطمہ رضی اللہ عنہا تجھے یہ عزت کافی ہے کہ تو جنت کی عورتوں کی سردار ہے...

تو اللہ تک پہنچنے کا راستہ اللہ کے حبیب کا طریقہ ہے... وہ بلال حبشی رضی اللہ عنہ اپنائے گا تو اس کے قدموں کی چاپ جنت میں سنائی دے گی... اگر ابولہب چچا ہو کر چھوڑے گا تو جہنم کی وادیوں میں گھسیٹا جائے گا... حسب نسب ٹوٹ گئے... (اصلاحی واقعات ص ۱۸۳)

اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام

ایک آدمی علی رضی اللہ عنہ کے پاس آیا... ایک اونٹ اس کے ہاتھ میں ہے اور کہا مجھے یہ اونٹ بیچنا ہے... علی رضی اللہ عنہ نے کہا کتنے کا بیچو گے... کہنے لگا چالیس درہم کا... علی رضی اللہ عنہ نے کہا ارے بھائی ادھار کا تو میں خریدار ہوں... نقد دینا چاہتے ہو تو کسی اور کو دے دو اور ادھار میں میں لے سکتا ہوں اس نے کہا بالکل میں تیار ہوں... آپ لے لیں... کہا کہ یہاں باندھو... وہ آدمی اونٹ باندھ کر اپنے گھر چلا گیا... وہیں بیٹھے ہی تھے کہ ایک دوسرا آدمی آیا اور کہنے لگا یہ اونٹ کس کا ہے؟ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے کہا میرا ہے... پوچھنے لگا کہ بیچنا ہے؟

کہا ہاں! کتنے کا لو گے؟ تاجر نے کہا کہ سو کا لوں گا...

اسی وقت سو درہم دیئے اور اونٹ لے کر چلا گیا اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے 140 درہم اس کے گھر بھجوائے اور 60 درہم ہاتھ میں لے کر مسکراتے ہوئے گھر میں آئے اور حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے سامنے رکھے اور کہا تیرے رب کا وعدہ ہے مَنْ جَآءَ بِالْحَسَنَةِ فَلَهٗ عَشْرُ اَمْثَالِهَا جو ایک دے گا میں اس کو دس دوں گا...

ایمان کا بنانا ہر مسلمان پر فرض عین ہے... اتنے درجے کا ایمان کہ اس سے زنا چھڑوا دے... جھوٹ چھڑوا دے... سود چھڑوا دے... رشوت چھڑوا دے... یہ تو فرض عین ہے... لوگ

کہتے ہیں کہ تبلیغ میں جارہے ہیں... ان کے پیچھے ان کے گھر کے اتنے مسائل ہیں... اللہ کی قسم یہ مسائل کے حل ہونے کے لیے جا رہے ہیں کہ ان سے مسائل حل ہوں گے... جب اللہ سے جڑیں گے... ایمان آئے گا... تقویٰ آئے گا تو اللہ تعالیٰ کا غیبی نظام چلے گا... (اصلاحی واقعات ص ۱۸۴)

مخلوق کی خدمات کا انعام

بخاری شریف میں روایت ہے کہ ایک آدمی نے بادل میں سے آواز سنی... فلاں... جاؤ فلاں آدمی کے باغ پر پانی برساؤ... یہ حیران ہوگیا کہ بادل میں سے آواز آئی... تو اس نے دیکھا کہ بادل ایک پہاڑی پر برسا... آگے ایک پہاڑ تھا اس پر برسا... وہاں سے وہ نالے کی شکل میں نیچے آیا... پانی ایسے ہی نالیوں سے ہوتا ہوا... ایک نالی میں اکٹھا ہوگیا تو اس پانی کے ساتھ چل پڑا...

آگے دیکھا تو ایک آدمی کا باغ ہے جو کسی کندھے پر رکھ کر کھڑا ہوا ہے اور دیکھ رہا ہے پانی کی طرف... اتنے میں پانی اس کے باغ کے قریب آیا... اس نے کاٹ کر اپنے باغ کی طرف پھیر دیا... اس نے پوچھا کہ بھئی تیرا نام کیا ہے؟

اس نے کہا میرا نام یہ ہے... یہ وہی تھا جو اس نے بادلوں سے سنا تھا...

کہنے لگا کہ بھائی میں نے بادل میں سے سنا کہ فلاں کے باغ کو پانی پلاؤ... تم کیا کام کرتے ہو؟ کہنے لگا کہ یہ راز ہے... یہ راز تھا جو میرا اللہ ہی جانتا تھا اور کوئی نہ جانتا تھا... لیکن اگر اللہ ہی اس کو کھولنا چاہتا ہے تو میں تجھے بتا دیتا ہوں... میرے باغ کی جو آمدنی ہوتی ہے میں اس کے تین حصے کرتا ہوں... ایک حصہ غریبوں میں تقسیم کرتا ہوں... ایک حصہ سے اسی باغ کی خدمت کرتا ہوں اور ایک حصہ اپنے گھر والوں کے لیے لے کر جاتا ہوں اور اس کو خرچ کرتا ہوں... تو اس وجہ سے اللہ کا یہ غیبی نظام اس کے ساتھ چل رہا تھا... (دلچسپ اصلاحی واقعات)

جب میں بلواتا تو تم بولتے ہو

سید عطاء اللہ شاہ بخاری رحمہ اللہ بہت بڑے خطیب گذرے ہیں... آٹھ آٹھ گھنٹے ساری ساری رات بولا کرتے تھے... ایک ایک ڈیڑھ ڈیڑھ لاکھ کے مجمع تک لاؤڈ اسپیکر کے بغیر ان کی

آواز جاتی تھی... آخری عمر میں صرف زبان پہ فالج ہوا وہ آہستہ آہستہ ٹھیک ہوئی تو لڑکھڑاتی تھی... ایک دن کہنے لگے...... اللہ نے مجھے بتایا ہے کہ عطاء اللہ میں بلواتا تھا تو نہیں بولتا تھا... اپنی طاقت سے بولتا ہے تو اب بول کر دکھادے... بلوانے والا اللہ تعالیٰ ہے........ (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۱۹۰)

عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ کا واقعہ

عبداللہ رضی اللہ عنہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مدح میں شعر پڑھتے تھے... آپ کی شان میں نظم بناتے تھے... جب حدیبیہ میں آئے تو واپس جانا پڑا اور اگلے سال عمرہ کرنے آئے تو عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ آپ کی اونٹنی کی نکیل پکڑ کے آگے چلتے ہوئے یہ شعر پڑھتے تھے...

خلو بنی الکفار عن السبیل   وخلوا و کل الخیل فی سبیل
الیوم غدکم علی التنزیل   کما قتلنا بھم علی تحویل
ضربا تزید عما عن تقیل   وبصار الخلیل عن خلیل

تو ایک صحابی نے کہا کیا شعر پڑھ رہے ہو؟ اللہ کا ذکر کر... کہنے لگے چپ رہ یہ شعر تیروں سے تیز ہو کر دشمن کے سینے میں اتر رہے ہیں... عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا اٹھایا... ان کی چار بیویاں تھیں... بچے تھے... بہت سارے غلام تھے... کھیت اور باغات تھے... یہ بڑے مالدار تھے تو ان کو ان چیزوں کا خیال آیا تو اپنے نفس کو یوں جھٹکا دیا اور اپنے آپ سے کہنے لگے کہ کس کس چیز کا شوق ہے؟ بیویوں کا... سب کو طلاق دی... غلام کا... سب کو آزاد کر دیا... باغات کا... سب کو صدقہ کر دیا اور کہا:

اقسمت یا نفس لتنزلن   کارھة لمن او لتطال بھن
این اجر دالطناس وشدھن   من راک تکرھن الجنة
قد أطل من کنت مطمئنة   ھل أنت الا نطفة فی الشنة

اے نفس! قسم ہے اللہ کی تجھے آگے بڑھنا ہے... تیرا دل چاہے نہ چاہے تجھے اللہ پر قربان ہونا ہے... تیرا دل چاہے نہ چاہے یہ کہتے ہوئے آگے ٹوٹ پڑے... قتل ہوا... شہید ہو گیا... چار

گھر اجڑ گیے... ادھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے اٹھے... حضرت زید کے گھر گیے... یہ بھی شہید ہو گیے... ان کو اپنا بیٹا بنایا ہوا تھا... تو ان کی چھوٹی بچی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگوں سے لپٹ گئی آپ صلی اللہ علیہ وسلم اس کو گود میں لے کر رونا شروع ہو گیے تو ثابت لبابہ بڑے مضبوط آدمی تھے انہوں نے کہا یا رسول اللہ یہ کیسا رونا ہے؟

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا **هذا شوق الحبيب الى الحبيب** یہ محبوب کا رونا ہے محبوب کے لیے... یہ حدیث پاک حضرت زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ کی قبر کے اوپر لکھی ہوئی ہے... جب ہم نے یہ حدیث پڑھی تو اتنا رونا آیا کہ جو بیان سے باہر ہے... پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے گھر گیے تعزیت کے لیے... تو ان کی بیٹی آئی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگوں سے لپٹ کر رونے لگی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بھی رو پڑے... یہ محبوب کا رونا ہے محبوب کے لیے... ان حقائق سے ہم کیسے منہ موڑ سکتے ہیں... اقرار تو کریں کہ میں مجرم ہوں... میرے اندر اسلام پھیلانے کا درد مٹ گیا... اقرار کوئی نہیں... (اصلاحی واقعات ص ۱۸۸)

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان

حضرت عثمان رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس میں بیٹھے ہوئے تھے اور آپ کے گریبان کے بٹن کھلے ہوئے تھے... جبرائیل علیہ السلام دروازے پر کھڑے ہیں اندر نہیں آرہے... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اندر کیوں نہیں آرہے؟ فرمایا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کا گریبان کھلا ہے... ہمیں اندر آنے سے حیا آرہی ہے... (اصلاحی واقعات ص ۱۹۵)

خیبر کا قلعہ وہ فتح کرے گا جس سے اللہ محبت کرتا ہے

خیبر کا قلعہ فتح نہیں ہوا... ابوبکر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوا... عمر رضی اللہ عنہ سے نہیں ہوا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کل جھنڈا اس کو دوں گا جو اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پیار کرتا ہے اور اللہ اور اس کا رسول بھی اس سے پیار کرتے ہیں... جانبین کی محبت... عمر رضی

اللہ عنہ نے فرمایا کبھی بھی امارت اور حکومت کی خواہش بھی دل میں پیدا نہیں ہوئی... آج خواہش پیدا ہوئی کہ کاش جھنڈا مجھے مل جائے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جو ارشاد فرمایا یہ بہت بڑی گواہی ہے کہ اللہ اور اس کا رسول اس سے پیار کرتے ہیں...

تو اگلے دن فرمایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے علی رضی اللہ عنہ کہاں ہے؟

علی رضی اللہ عنہ کی آنکھیں خراب تھیں... دیکھ نہیں سکتے تھے... فرمایا بلاؤ...

بلایا گیا... آنکھوں میں لعاب مبارک ڈالا پھر فرمایا کہ جاؤ... ان سے پہلے ایک صحابی حملہ آور ہوئے تھے حضرت سعید بن عامر رضی اللہ عنہ بہت بڑے صحابی ہیں، مخالفین کے حملے سے شہید ہو گئے... ان کافروں میں سے ایک دندناتا ہوا آیا کہ ہے کوئی میرے مقابلے میں؟... میں وہ مرحب ہوں جس کو خیبر جانتا ہے... ہتھیاروں کا آزمایا ہوا ہوں...

تو حضرت علی رضی اللہ عنہ جواب میں آگے بڑھے میں بھی آ رہا ہوں جس کا نام اس کی ماں نے حیدر رکھا حیدر شیر کو کہتے ہیں... شیر کے عربی زبان میں سو کے قریب نام ہیں... میں شیر ہوں جنگل کا... جس کو دیکھ کر سب کے ہوش گم ہو جاتے ہیں... کہا کلیث غابات میں جنگل کا شیر ہوں... ایک ہی وار میں دو ٹکڑے کر دیئے اور خیبر کے دروازے کو اٹھا کر پھینک دیا... جس کو بعد میں چالیس آدمیوں نے اٹھایا... جو دنیا میں بڑے ہوتے ہیں تو دین میں آنے کے بعد ادھر بھی بڑے بن جاتے ہیں... تو جن لوگوں کو اللہ نے دنیا میں وجاہت دی ہے تو میرے بھائیو! کیوں ضائع کرتے ہو... کتنا کما لو گے... (اصلاحی واقعات ص ۱۹۶)

3 دن سے میرے پیٹ میں ایک لقمہ داخل نہیں ہوا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ کر نماز پڑھ رہے ہیں... ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ بیٹھ کر نماز کیوں پڑھ رہے ہیں؟ فرمایا بھوک اتنی سخت ہے کہ کھڑا نہیں ہو سکتا... حضرت کعب ابن اجرع تشریف لائے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا... رنگ بالکل پھیکا پڑا ہوا تھا...

کہایارسول اللہ میرے ماں باپ آپ پر قربان...آپ کا رنگ کیوں پھیکا پڑا ہوا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین دن گزر چکے ہیں...میرے پیٹ میں ایک لقمہ داخل نہیں ہوا ہم نے نبی کا کلمہ پڑھا ہے...حلال کھائیں گے...گزارہ ہوتا ہے یا نہیں ہوتا...اولاد کی تعلیم ہوتی ہے یا نہیں ہوتی...میرے ذمہ تھوڑی ہے کہ بہر حال میں ان کو کھلاؤں چاہے اس کے لیے حلال کماؤں یا حرام کماؤں...(اصلاحی واقعات ص ۱۹۹)

ایک صحابی کا کلام

ایک صحابی آئے یارسول اللہ میرا باپ مجھ سے پوچھے بغیر میرے مال کو خرچ کرتا ہے... اور مسئلہ یہ ہے کہ بیٹے کی کمائی الگ ہو تو باپ خرچ کریں تو اس کو پوچھنا چاہیے...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا اچھا بلاؤ اس کو...اس کو پتہ چلا کہ میرے بیٹے نے شکایت کی ہے...تو اس نے دل ہی دل میں کچھ شعر پڑھے زبان سے نہیں دل ہی دل میں گلہ ہے کہ بیٹا کہ تو کچھ کہتے ہوئے آیا...جو عین مسجد میں آئے تو جبرائیل پہلے آئے کہ یارسول اللہ اللہ تعالیٰ فرمار ہے ہیں کہ اس سے پوچھو کہ وہ شعر مجھے سناؤ پہلے جو تیرے زبان سے نہیں نکلے...تیرے کانوں نے نہیں سنے عرش میں اللہ نے سن لیے ہیں...وہ شعر پہلے سناؤ...

تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا کہ تیرا مقدمہ بعد میں پیش ہوگا پہلے وہ شعر سناؤ جو تیری زبان سے نہیں نکلے تیرے کانوں نے نہیں سنے پر تیرے رب نے سن لیے ہیں...کہنے لگا یارسول اللہ آپ کا رب ہمارا یقین آپ پر بڑھا تا ہی رہتا ہے اللہ کی قسم ایک خیال تھا...جو ذہن میں آیا تھا اور چلا گیا...آپ کے رب نے اس خیال کو بھی سن لیا...

عربوں میں تو شاعری گھٹی میں تھی بات بات میں شعر کہنا کوئی مسئلہ نہیں تھا...کہنے لگے اچھا سناؤں تو وہ شعر جو خیال کے دماغ میں گھومے تھے...اللہ نے ان خیالات کو بھی پڑھ لیا... سن لیا...یارسول اللہ میں نے کہا تھا...اس وقت اس نے یہ اشعار سنائے:

غَذَوْتُکَ مَوْلُوْدًا وَّمُنْتُکَ یَافِعًا تُعَلُّ بِمَا اَجْنِیْ عَلَیْکَ وَتُنْھَلُ

ترجمہ:.... ''میں نے تجھے بچپن میں غذا دی اور جوان ہونے کے بعد بھی تمہاری ذمہ داری اٹھائی.... تمہارا سب کھانا پینا میری ہی کمائی سے تھا....''

اِذَا لَیْلَۃٌ ضَافَتْکَ بِالسُّقْمِ لَمْ اَبِتْ ۔۔۔ لِسُقْمِکَ اِلَّا سَاهِرًا اَتَمَلْمَلُ

ترجمہ: ''جب کسی رات میں تمہیں کوئی بیماری پیش آ گئی تو میں نے تمام رات تمہاری بیماری کے سبب بیداری اور بے قراری میں گزاری....''

کَاَنِّیْ اَنَا الْمَطْرُوْقُ دُوْنَکَ بِالَّذِیْ ۔۔۔ طُرِقْتَ بِهٖ دُوْنِیْ فَعَیْنِیْ تَهْمَلُ

ترجمہ: ''گویا کہ تمہاری بیماری مجھے ہی لگی ہے.... تمہیں نہیں.... جس کی وجہ سے تمام شب روتا رہا....''

تَخَافُ الرَّدٰی نَفْسِیْ عَلَیْکَ وَاِنَّهَا ۔۔۔ لَتَعْلَمُ اَنَّ الْمَوْتَ وَقْتٌ مُؤَجَّلُ

ترجمہ:.... ''میرا دل تمہاری ہلاکت سے ڈرتا رہا حالانکہ میں جانتا تھا کہ موت کا ایک دن مقرر ہے پہلے پیچھے نہیں ہو سکتی....''

فَلَمَّا بَلَغْتَ السِّنَّ وَالْغَایَةَ الَّتِیْ ۔۔۔ اِلَیْهَا مَدٰی مَا کُنْتُ فِیْکَ اُؤَمِّلُ

ترجمہ:.... ''پھر جب تم اس عمر اور اس حد تک پہنچ گئے جس کی میں تمنا کیا کرتا تھا''

جَعَلْتَ جَزَائِیْ غِلْظَةً وَّفِظَاظَةً ۔۔۔ کَاَنَّکَ اَنْتَ الْمُنْعِمُ الْمُتَفَضِّلُ

ترجمہ:.... ''تو تم نے میرا بدلہ سختی اور سخت کلامی بنا دیا گویا کہ تم ہی مجھ پر احسان و انعام کر رہے ہو''...

فَلَیْتَکَ اِذْ لَمْ تَرْعَ حَقَّ اُبُوَّتِیْ ۔۔۔ فَعَلْتَ کَمَا الْجَارُ الْمُصَاقِبُ یَفْعَلُ

ترجمہ:.... ''کاش اگر تم سے میرے باپ ہونے کا حق ادا نہیں ہو سکتا تو کم از کم ایسا ہی کر لیتے جیسا کہ ایک شریف پڑوسی کیا کرتا ہے....''

فَاَوْلَیْتَنِیْ حَقَّ الْجِوَارِ وَلَمْ تَکُنْ ۔۔۔ عَلَیَّ بِمَالٍ دُوْنَ مَالِکَ تَبْخَلُ

ترجمہ:.... ''تو کم از کم مجھے پڑوسی کا حق تو دیا ہوتا اور خود میرے ہی مال میں میرے حق میں بخل سے کام نہ لیا ہوتا....''

یہ شعر اس نے درد بھرے سنائے اور چہرے سے آنسو جاری ہو رہے تھے اور داڑھی پہ گر رہے تھے... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کے بیٹے کو گریبان سے پکڑا اور جھٹکا دے کر اس کو مسجد سے نکال دیا... اور کہا یہاں سے نکل اور کہا کہ انت مالک لابیک کہ تو اور تیرا مال یہ تیرے باپ کا ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۰۲)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کے انتقال پر حضرت علی رضی اللہ عنہ کے اشعار پر ملال

جب حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہوا... اس سے بڑی خاتون کائنات میں کہاں سے آئے گی؟ کون سی ماں فاطمہ رضی اللہ عنہا جیسی بیٹی جن سکتی ہے... تو موت نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو باہر کھڑا کر دیا اور مٹی میں ڈال دیا فاطمہ جیسی شہزادی کو... آپ نے قبر پہ کھڑے ہو کر اشعار کہے... (جن کا ترجمہ یہ ہے)

ہر جوڑ کے لیے ٹوٹنا مقدر ہو چکا ہے... ہر جوڑ توڑ میں بدلے گا اور ہر ساتھ ٹوٹے گا... اور موت سے پہلے کا ساتھ کوئی ساتھ نہیں... وہ تو پل بھر میں ختم ہو جاتا ہے... خاک کی طرح آگے گزر جاتا ہے... میں نے پہلے احمد صلی اللہ علیہ وسلم کو کھویا پہلے اپنے حبیب کو کھویا... پھر فاطمہ رضی اللہ عنہا کو کھویا... یہ اس بات کی نشانی ہے کہ یہاں کسی کی یاری تو ڑ نہ نبھے گی اور اگر میں مر گیا اور کل کو قبر کے نیچے چلا گیا تو رونے والیوں کا رونا میرے کس کام کا ہے؟

ہمیں کیا جو تربت پہ میلے رہیں گے   تہہ خاک ہم تو اکیلے رہیں گے

تو اگر قبر حشر کی منزلوں کو عزت کے ساتھ اور سلامتی کے ساتھ طے کرنا ہے تو محمدی بننا پڑے گا... اس کے علاوہ کوئی راستہ نہیں... حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے سانچے میں ڈھلنا ہوگا... اپنے سانچے توڑ دیں... (اصلاحی واقعات ص ۲۰۹)

حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کی سوکن

جب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا انتقال ہونے لگا...تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پہلی بیوی تھیں...تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...خدیجہ رضی اللہ عنہا! جب تو جنت میں جائے تو اپنی سوکن کو میرا اسلام کہنا...یارسول اللہ میں تو پہلی بیوی ہوں..تو میری سوکن کون ہے؟ کہا فرعون کی بیوی آسیہ کا اللہ نے جنت میں مجھ سے نکاح کر دیا ہے...انہوں نے دعا کی تھی... عندک...اے اللہ تیرے پڑوس میں گھر ہو...اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا مقام جنت میں سب سے زیادہ اللہ کے قریب ہوگا...جس کا نام ہے وسیلہ...ہم اذان کے بعد دعا مانگتے ہیں...**اللھم رب ھذہ الدعوۃ التامۃ والصلوت القائمہ ات محمد ن الوسیلۃ...**

اے اللہ دعوت کامل کے رب ہمارے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو وسیلہ عطا فرما...وسیلہ کیا ہے؟ جنت کا سب سے عالی مکان ہے...جو اللہ کے عرش کے ساتھ لگا ہوا ہے اور اللہ کے بالکل پڑوس اور قریب میں ہے...حضرت آسیہ کی دعا من وعن اللہ تعالیٰ نے قبول کی اور سب سے زیادہ قرب نصیب فرما کر اپنے حبیب کی زوجیت کا شرف بخشا...(اصلاحی واقعات ص ۲۱۱)

چار سال کی بادشاہت

چنگیز خان نے ساری دنیا فتح کر لی اور لڑائیاں لڑتے لڑتے اس خبیث کو ستر برس گزر گئے تو اب اس کو خیال آیا کہ عمر تو گذاری لڑائی کرتے کرتے...جب حکومت کا وقت آیا تو زندگی کی ڈور لپٹ چکی ہے تو سارے حکیموں کو بلا لیا ساری دنیا کے طبیب اکٹھے کیے... مجھے بتاؤ میری زندگی کیسے بڑھ جائے...حکومت تو میں نے اب کرنی ہے... پہلے تو لڑتے ہی گزر گئی... مجھے بتاؤ... میری زندگی بڑھ جائے...

انہوں نے کہا...خاقان اعظم! زندگی تو ہم ایک پل بھی نہیں بڑھا سکتے... جو باقی ہے وہ صحت سے گزر جائے اس کے اسباب بتا سکتے ہیں... چوہتر سال کی عمر میں مر گیا...صرف چار

برس اس لعنتی کو اللہ نے مہلت دی... اس نے کھوپڑیوں کے ڈھیر لگا دیئے... لاکھوں انسانوں کو تہہ تیغ کر دیا اور خود کو چار برس بھی حکومت نصیب نہ ہوئی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۱۹)

غریب صحابی کی مالدار لڑکی سے شادی کا واقعہ

ایک صحابی آتے ہیں... حضرت سعد سلیمی... یا رسول اللہ... میرا کالا رنگ مجھے جنت سے روک دے گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کیوں کیا بات ہے اگر تو ایمان والا ہے تو تجھے کون جنت سے روک سکتا ہے... عرض کیا پھر بات یہ ہے میں غریب آدمی ہوں... میرا رنگ کالا ہے... میں بدصورت ہوں... لیکن میں بنوسلیم کے اشراف میں سے ہوں... بنوسلیم ایک قبیلہ تھا... اب بات یہ ہے... کہ مجھے کوئی لڑکی نہیں دیتا... میرے کالے رنگ کی وجہ سے میری غربت کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...... **احضر الیوم عمرو بن وھب الثقفی**...... آج عمرو بن وھب آئے ہیں...

یہ مدینے کے چوہدری تھے... بڑے مالدار تھے... بیٹی ان کی بڑی خوبصورت تھی کہا گیا... آج مجلس میں موجود نہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... جاؤ عمرو سے کہو اپنی لڑکی تیرے نکاح میں دے دے...

حضرت سعد رضی اللہ عنہ جا کر دروازہ پر پہنچے... سلام کیا کون سے بڑے بڑے گھر ہوتے تھے... ایک کمرہ ہوتا تھا... چھوٹا سا صحن ہوتا تھا... دروازے پر دستک دی... باہر نکلے بھائی کیا ہوا کیا...... **انا قاصد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم**...... میں اللہ کے رسول کا قاصد ہوں... اپنے لیے تیرے پاس تیری بیٹی کے ساتھ شادی کا پیغام لایا ہوں...

انہیں یقین نہیں آیا... بظاہر کہنے لگے... بھاگ جا... کہاں کی بات کرتا ہے... وہ تو بیچارہ پہلے ہی غریب تھا... غم کھایا ہوا وہ تو ڈر کے مارے وہاں سے پیچھے ہٹا بیٹی خوبصورت حسن و جمال میں مشہور اور میرے بھائیو! مال میں مشہور بیٹی کے کان میں... باپ کی اور سعد کی آواز پڑی بیٹی نے پیچھے سے آواز دی...... **یا ابا انجاہ انجاہ قبل ان یفتحتہ الوحی**......

اے ابا جان یہ سوچ لو... کیا کر رہے ہو... تم نبی کی بات کو ٹھکرا رہے ہو... ہلاک ہو جاؤ گے...

میں تیار ہوں... نبی کے حکم کے سامنے میں کالے گورے کو نہیں دیکھ رہی... میں نبی کے حکم کو دیکھ رہی ہوں... جاؤ میں تیار ہوں اور کہہ دو میں شادی کروں گی... دوڑے بھاگے پیچھے گئے... آپ مسجد میں تشریف فرما تھے... جب دیکھا عمرو آئے ہیں:

...انت الذی رددت امر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم......

تو نے اللہ کے رسول کی بات کو ٹھکرایا ہے... کہنے لگے... میرے ماں باپ قربان ہوں... یا رسول اللہ! خطا ہوئی... معاف فرمائیے... حکم کیجئے... کیا حکم ہے...

فرمایا... اس سے شادی کراؤ عرض کیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نکاح پڑھیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے نکاح پڑھا چار سو درہم مہر مقرر ہوئے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سعد جاؤ... لڑکی کو لے کر آؤ... کوئی برات تو ہوتی نہیں تھی...

میرے بھائیو! ہائے کتنے لاکھوں کروڑوں روپے... صرف اس پر آج مسلمان کے خرچ ہو رہے ہیں... بڑے بڑے سفر کرنے والے جب شادی کا وقت آتا ہے کہتے ہیں کیا کریں برادری سے مجبور ہیں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیٹی کی شادی کی اور شام کو حضرت ام ایمن کو بلایا... کہا ام ایمن جاؤ... میری بیٹی کو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے گھر چھوڑ کر آجاؤ...

فرمایا... سعد رضی اللہ عنہ جاؤ... بیوی کو لے کر آؤ یا رسول اللہ میرے پاس تو ایک دمڑی بھی نہیں ہے... میں چار سو کہاں سے پیدا کروں اور اس کو لے کر آؤں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اچھا چلو گھبرانے کی بات نہیں جاؤ... علی رضی اللہ عنہ کے پاس... عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس اور عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے پاس... ان سے کہو کہ تمہیں دو دو سو درہم دے دیں... پھر تیرے پاس چھ سو درہم ہو جائیں گے... چار سو درہم سے مہر ادا ہو جائے گا اور دو سو سے اور کوئی اپنا کام کر لینا... نہ گھر... نہ در کوئی کپڑا سی لینا...

تو فرمانے لگے... بہت ہی اچھا تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے... حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے... حضرت عبدالرحمان رضی اللہ عنہ کے پاس گئے... انہوں نے خوش ہو کر دو دو سو درہم سے بھی زیادہ دیا کتنا زیادہ دیا... بس اتنے لفظ زیادہ آتے ہیں...... وما

زاد...... دودوسواوراس سے کچھ زیادہ...اب کتنا زیادہ دیا یہ معلوم نہیں...بہرحال چھ سو سے زیادہ ہوگیا...ہزار ہوگیا...نوسو ہوگیا...

اب سعد بڑے خوش کیوں بھائی ایک نوجوان جو بڑی خوبصورت لڑکی سے نکاح کرنے والا ہو...اس کے جذبات کو کوئی سمجھ سکتا ہے...سوائے اس کے جس پر یہ خود گذر رہی ہو...کیا خیال ہے؟

آپ کا کیا جذبہ ہوگا...سعد کا کیا جذبہ ہوگا اور بڑی خوشی سے کہنے لگے لڑکی لینے تو بعد میں جاؤں گا پہلے کچھ بازار سے سودا تو خریدلوں...چار سو تو مہر میں گیا... باقی کیا کروں...انہوں نے کہا کہ کوئی چارپائی تو خریدوں لوں گا...کوئی کپڑا خریدلوں گا...کوئی کھانے پینے کا سامان ہی خریدوں گا تاکہ کچھ میرا کام چل سکے...گھر کی شکل بن سکے...جب بازار میں داخل ہوئے اور پیسہ پکڑے بازار میں قدم رکھا کان میں آواز پڑی...

...یا خیل الله ارکبی... والی ثواب الله ارغبی النفیر... النفیریا خیل الله ارکبی... والی ثواب الله ارغبی......

اے اللہ کے سوارو! اللہ کے راستے کی پکار ہے نکلو...(اصلاحی واقعات ص ۲۱۹)

ایک تابعی کا مردہ گدھے کو نماز کے ذریعہ زندہ کروانا

نباتہ بن یزید نخعی حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں یمن کے علاقے سے اللہ کے راستے میں نکلے...راستے میں گدھا مرگیا...ساتھیوں نے کہا...سامان ہمیں دے دو...کہا نہیں...چلو میں آتا ہوں...ان کو آگے روانہ کیا...خود مصلیٰ بچھایا...اللہ اکبر دو نفل پڑھے...اے میرے مولا تو ہر چیز سے غنی...میں ہر چیز میں محتاج تو مردوں کا زندہ کرنے والا...گدھے کی روح تو نے قبض کی ہے...مجھے لمبا سفر کرنا ہے...مجھے اس کی ضرورت ہے...اے اللہ اسے زندہ کردے...یہ کہہ کر اٹھے چھڑی اٹھائی...اور ایک ماری کہا اٹھو اللہ کے حکم سے...

وہ ایک دم گدھا کود کے کھڑا ہوگیا... یہ وہ نماز ہے جو مردہ جسم میں روح ڈال دے...ہماری مردہ معیشت میں روح کیسے نہیں ڈالی جائے گی؟ مگر کراچی اور پاکستان میں کوئی بے نمازی نہ ہو...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۲۳)

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے قیصر بادشاہ کے عجیب سوال

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کے زمانے میں قیصر نے ایک خط لکھ کر بھیجا کہ اگر تمہارے نبی سچے نبی ہیں تو اس سوال کا جواب دو...

...کہاوہ زمین بتاؤ جس میں سورج ایک دفعہ نکلا اور کبھی نہیں نکلا؟......

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا بلاؤ ابن عباس کو وہی اس کا جواب دے گا کیونکہ وہی آل نبوت ہے جب وہ آئے تو ان سے کہا کہ یہ قیصر کی طرف سے سوال آیا ہے اس کا جواب دو انہوں نے کہا جب بنی اسرائیل کو لے کر موسیٰ علیہ السلام بحر قلزم پہنچے تو اللہ تعالیٰ نے دریا کو پھاڑ دیا موسیٰ علیہ السلام اپنی قوم کو لے کر نکل گئے جب پیچھے سے فرعون اور اس کا لشکر بھی اس میں داخل ہوا تو پھر پانی کو ملا دیا اس وقت زمین کے اس حصے میں دریا کے اندر ایک دفعہ سورج کی کرنیں پڑی تھیں پھر نہیں پڑیں... جب قاصد جواب لے کر واپس گئے تو قیصر نے کہا واقعی یہ سچا نبی ہے جواب درست ہے...

سمندر سامنے ہے اور درمیان میں گلی بن کے خشک پڑا ہے فرعون نے کہا دیکھ سمندر بھی مجھے جگہ دے رہا ہے... آجاؤ سارے لشکر اندر ڈال کر ختم چل بھائی تو اللہ تعالیٰ براہ راستہ بھی کر سکتا ہے... جیسے میں نے پہلے بیان کیا... ایک فرشتہ آیا اور اس نے چیخ ماری تو آسمان سے پتھروں کی بارش ہوئی... ہر پتھر پر نام لکھا ہوا تھا... **اَمْطَرْنَا عَلَيْهَا حِجَارَةً مِّنْ سِجِّيْلٍ مَّنْضُوْدٍ مُّسَوَّمَةً عِنْدَ رَبِّكَ**... ان کے اوپر نشانی لگی ہوئی تھی کہ یہ فلاں کا پتھر ہے یہ فلاں کا پتھر ہے... اللہ نے براہ راست پتھر برسائے... اور زمین ایسے اٹھا دی کہ اوپر والا حصہ نیچے ہو گیا اور نیچے والا حصہ اوپر ہو گیا اس علاقے میں ہمارا سفر ہوا... وہ پہاڑ بھی الٹے نظر آتے ہیں... وہاں پر اس وقت ایسا دھماکہ ہوا کہ زمین 23 میل ادھر کو دھنس گئی اور 23 میل ادھر کو دھنس گئی علاقہ کا نام بھی غور ہے... غور کے معنی ہیں دھنسا ہوا...

اللہ ایسا بھی کر سکتا ہے لیکن اسباب کے پردے میں اپنی قدرت کو چھپایا ہوا ہے... کرنے

والی ذات اللہ کی ہے اور ہمارا ذہن یہ ہے کہ ہم کرتے ہیں اور ڈالر کرتا ہے... کرنسی کرتی ہے... یہ تو اسباب ہیں اللہ ان سے کبھی کرواتا ہے کبھی نہیں کرواتا... اللہ تعالیٰ ہمارے لیے عزت کا فیصلہ کردیں... بادشاہی اللہ کی حکومت اللہ کی... اقتدار اللہ کا... اللہ پیسوں سے کام بنائے یا بغیر پیسوں کے کام بنائے یہ اس پروردگار کی قدرت ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۲۶)

بنی اسرائیل کا واقعہ

بنی اسرائیل کی قوم بڑی لاڈلی قوم تھی کسی زمانے میں... چالیس سال اللہ نے ایک صحرا میں بٹھائے رکھا... اور یہ چھ لاکھ کی تعداد میں تھے... وہاں پر کوئی روٹی نہ تھی اور نہ پانی تھا... چھ لاکھ قوم کو اللہ کی طرف سے صبح بھی کھانا آتا تھا اور شام کو بھی...

اور ایک دوسری روایت ہے کہ پرندے آ کے سامنے بیٹھ جاتے تھے یہ ان کو پکڑ کر ذبح کرتے تھے اور کھا لیتے تھے... یہ پرندے خود ہی آ جاتے تھے... پھر وہ کہتے تھے کہ میٹھا کھانے کو دل چاہتا ہے تو زمین کے اوپر سفید سفید رس ریت کے اوپر گر جاتی تھی پھر اس ریت کے اوپر سے اٹھا کر کھا لیتے تھے... گرمی لگتی تھی تو اللہ بادل لے آتا تھا اور اندھیرا ہوتا تھا تو روشنی کا مینارہ آ جاتا تھا...

تو اللہ نے چالیس سال ان کو بٹھا کر کھلایا... اب بتاؤ بھائی! اللہ پاک کسی سبب کا محتاج نہیں... حضرت مریم علیہا السلام کو اللہ نے بیٹا دیا... لیکن انہیں کسی انسان نے چھوا نہیں... یونس علیہ السلام کو چالیس دن مچھلی کے پیٹ میں رکھا تو کچھ بھی نہیں ہوا... ابراہیم علیہ السلام چھری چلا رہے ہیں وہ چلتی ہی نہیں... یہ اللہ اپنی قدرتیں دکھاتا ہے...

کلمہ شہادت سن کر ایک شخص کا ایمان لانا

ایک صحابی ہیں عماد رضی اللہ عنہ ان کو لوگوں نے کہا ہمارا ایک قریشی نوجوان ہے اس کا دماغ ذرا ٹھیک نہیں اس سے بچ کے رہنا... وہ کہنے لگے کہ میرے دل میں آیا کہ میں بڑا علاج کرتا ہوں کہ ایسے جنات کا میں اس کا جن نکال دوں گا ایسی کوئی بات نہیں... وہ کہتا

ہے کہ میں مسجد میں آیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے ہیں میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا یہ تو وہی ہے جس کے بارے میں ہم تمہیں کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ ایسا حسن... ایسا جمال... ایسا وقار... اس کا تو علاج کرنا چاہیئے...

میں اس کے پاس گیا... اور کہا کہ بیٹا غم نہ کر میں نے بڑے بڑے جن نکال دیئے ہیں اور تیرا جن بھی نکال دوں گا آپ نے اس کو غور سے دیکھا قرآن نہیں پڑھا صرف خطبہ پڑھا **الحمدلله نحمده ونستعينه ونستغفره ونو من به ونتوكل عليه ومن يهده الله فلا مضلل له ومن يضلله فلا هادى له ونشهد ان لا اله الا الله وحده لاشريک له... ونشهد ان محمداً عبده ورسوله...** جب آپ پڑھتے پڑھتے یہاں تک پہنچے تو کہتا ہے کہ میرا دل ٹکڑے ٹکڑے ہو گیا...

اللہ کی قسم ایسا کلام میں نے زندگی میں ابھی تک نہیں سنا... اسے دوبارہ کہو... آپ نے دوبارہ پڑھا تو وہیں کلمہ پڑھ لیا... تو میرے عزیزو! اللہ نے ہمیں ایسی عظیم کتاب عطا فرمائی ہے... دنیا میں ایسی کتاب کوئی نہیں ملی... قرآن سے سورۃ انعام جب اتری تو ستر ہزار فرشتے اس کو لے کر زمین پر آئے... اور اللہ نے سورہ یاسین کو اور سورہ طٰہٰ کو انسانوں کے پیدا ہونے سے دو ہزار سال قبل پڑھا... فرشتے کہنے لگے کہ کتنی مبارک ہوگی وہ زبان جو اس کلام کو پڑھے گی... اور کتنے مبارک ہوں گے وہ سینے جن میں یہ کلام اتارا جائے گا... کتنی خوش قسمت ہوگی وہ امت جس امت پر یہ قرآن اترے گا اللہ نے ہمیں ایسی کتاب عطا فرمائی ہے جس میں دنیا و آخرت کی عزت چھپی ہوئی ہے... کامیابیاں چھپی ہوئی ہیں... اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی حفاظت کر گئے کہ قیامت تک اسے کوئی بدل نہیں سکتا... ہر ہر چیز فصاحت بلاغت مقفی ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۲۸)

آج چوتھا دن ہے میں نے کچھ نہیں کھایا

ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک باغ میں تشریف لے گئے... عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی ساتھ تھے... تو وہ کھجوریں جو درخت سے گرتی ہیں... وہ نیچے گری ہوئیں تھیں... کوئی ان کو نہیں کھاتا...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم اٹھا کر صاف کر کے کھانے لگے اور عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انہوں نے کہا لا اشتھی مجھے بھوک نہیں... تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بل انا اشتھی مجھے تو بھوک ہے ھذہ صبح رابعة ماذقت شیئا آج چوتھا دن ہے میں نے ایک لقمہ نہیں کھایا...

اب اللہ کو اپنے حبیب سے پیارا کائنات میں کوئی نہیں؟ وہ اپنے حبیب کو مشکل میں ڈال کے خوش ہوسکتا ہے؟ اللہ تو ہر بندے سے (چاہے کافر ہو یا مسلمان) ماں سے ستر گنا زیادہ پیار کرتا ہے... اپنے حبیب سے کتنا پیار کرتا ہوگا؟

فرمایا چوتھا دن ہے میں نے ایک لقمہ نہیں چکھا اور اگر میں چاہتا تو میرا اللہ مجھے ساری دنیا کے خزانے دے دیتا... لو دعوت ربی لآتانی ملک قیصر و کسریٰ اگر میں چاہتا تو اللہ تعالیٰ میرے قدموں میں روم و فارس کے خزانے ڈھیر کر دیتا... لیکن میں نے نہیں مانگا اور اے عبداللہ ایک زمانہ آئے گا تو دیکھے گا کہ لوگوں کے گھر میں سال بھر کی روٹی پڑی ہوگی... وہ پھر بھی کہیں گے... کہاں سے آئے گی؟ ویبعث الیقین اور ان کے یقین برباد ہو جائیں گے... وھا انا لا اجمع درھم ولا دینارا ولا اکنز لغلا ورسن لے میری فطرت یہ ہے کہ میں کل کے لیے کبھی جمع نہیں کرتا ہوں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۳۲)

یہ وہ عورت ہے جس کے لیے قرآن اترا

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لے جا رہے تھے... ایک عورت نے روک لیا... امیر المومنین! وہیں ٹھہر گئے... وہ عورت کہنے لگی... ایک زمانہ تھا تو عمری عمری کہلاتا تھا... پھر تو عمر بنا... پھر تو امیر المومنین بنا... اسی طرح کچھ اور باتیں کیں... لوگ کھڑے ہو گئے... جب وہ چلی گئی تو ایک آدمی نے کہا امیر المومنین! آپ ایک بڑھیا کی خاطر رک گئے...

کہا اے ظالم پتہ بھی ہے یہ کون بڑھیا ہے... یہ وہ ہے جس کی پکار کو اللہ نے عرش پر سنا تو عمر فرش پہ کیسے نہ سنے... یہ خولہ بنت ثعلبہ رضی اللہ عنہا ہے جس کے لیے قرآن اتارا گیا... (اصلاحی واقعات ص ۲۲۳)

مولانا انور شاہ رحمہ اللہ اور فکر امت

مولانا انور شاہ کشمیری رحمہ اللہ کو امت کا بڑا درد تھا... ایک موقع پر ایک سکھ کو دیکھا تو فرمایا کہ ہائے افسوس کیا یہ خوبصورت چہرہ جہنم کی آگ میں جلے گا... انہوں نے یہ بات اس درد سے کی جیسے اس کو جہنم میں جلتا ہوا دیکھ رہے ہوں... بس یہ کہنا تھا کہ وہ نوجوان دوڑتا ہوا آیا اور کہنے لگا مولانا میں مسلمان ہونا چاہتا ہوں...

امام مالک رحمہ اللہ وقت کے نامور اور عظیم امام تھے کہ ایشیاء... افریقہ اور پوری دنیا سے لوگ ان کے پاس پڑھنے آتے تھے... حیرت انگیز بات یہ ہے کہ بیٹا درس میں شامل نہ ہوتا تھا بلکہ وہ کبوتروں کو دانہ ڈالتا تھا اور بیٹی پردے میں درس میں شریک ہوتی تو ان کے وصال کے بعد ان کی بیٹی ان کی وارث بنی... بیٹا نہ بن سکا...

لہٰذا علم اگر وراثت میں ہوتا تو وارث بیٹا ہوتا... ایمان... اخلاص کی محنت کے لیے نکلنا ایسا ہے جیسے اسکول میں آ گیا اور اگر اسکول میں آ کر محنت نہ کی تو پاس نہیں ہوگا تو معلوم ہوا نکلنا اصل نہیں نکل کر محنت کرنا اصل کام ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۳۷)

سلمان فارسی رضی اللہ عنہ نے اسلام کیسے قبول کیا؟

سلمان فارسی کا ایک لمبا قصہ ہے میں اس کا آخری ٹکڑا سناتا ہوں وہ عیسائی راہب کے پاس رہتے تھے کہا اب آپ تو مر رہے ہیں تو میں اب کس کے پاس جاؤں؟

انہوں نے کہا بیٹا اب دنیا سے سچ مٹ گیا ہے اب تو آخر نبی کا انتظار کرو وہ آنے والا ہے جب وہ آجائے گا تو اس کا ساتھ دینا... کہا اس کی نشانیاں کونسی ہیں؟

راہب نے کہا کہ وہ زکوۃ نہیں کھائے گا صدقہ نہیں کھائے گا ہدیہ کا مال قبول کرے گا اور اس کی کمر کے درمیان سیدھے کندھے کے قریب مہر ہوگی نبوت کی... یہ تین نشانیاں یاد رکھو بس وہ نبی ہے...

پھر ایک لمبی کہانی چلی بہر حال وہ مدینے پہنچے ادھر رسول پاک صلی اللہ علیہ وسلم بھی مدینے پہنچ گئے اب سلمان فارسی کو پتہ چلا کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے آئے ہیں اب پہلے دن سلمان فارسی آئے اور کہا کہ یہ میں آپ کے لیے صدقہ لایا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وہ اٹھا کے صحابہ کو دے دیا...

کہا آؤ بھائی کھاؤ... تو انہوں نے دل میں کہا ھذہ اولیٰ یہ پہلی نشانی ہے...

پھر کھجوریں لے کر آئے اور کہا کہ میں آپ کے لیے ہدیہ لایا ہوں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی کھائی اور صحابہ کو کہا تم بھی کھاؤ... تو انہوں نے کہا ھذا ثانیۃ یہ دوسری نشانی ہوگئی... اب سوچ میں پڑ گئے کہ تیسری نشانی کیسے دیکھوں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تیسری بھی دکھا دوں... آؤ دیکھ لو کرتا اٹھایا کہا یہ دیکھ لو... (اصلاحی واقعات ص ۲۵۱)

قارون کا تفصیلی واقعہ

ایک قصہ سناتا ہوں جب اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام کو اجازت دے دی کہ زمین تیری تابع ہے تو قارون کو دھنسا دے تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے کہا کہ اس کو پکڑ و تو جب زمین نے پکڑا اور وہ اندر دھنسا تو اس نے کہا موسیٰ علیہ السلام معاف کر تیری بڑی مہربانی...

تو موسیٰ علیہ السلام نے زمین سے کہا اور پکڑ لو وہ اور اندر چلا گیا...

پھر اس نے معافی مانگی... موسیٰ علیہ السلام نے کہا اور پکڑ و تو وہ اور اندر چلا گیا...

پھر معافی مانگی (سارا دن) وہ معافی مانگتا رہا وہ کہتے اور اندر اور اندر...

جب وہ سارا دھنس گیا تو اللہ تعالیٰ نے کہا اے موسیٰ تیرا دل کتنا سخت ہے وہ معافی مانگتا رہا تو نے معاف ہی نہیں کیا... وبعزتی و جلالی میری عزت و جلال کی قسم ایک دفعہ مجھ سے معافی مانگتا میں معاف کر کے اس کو باہر کر دیتا...

لے بھائی جو قارون کو معاف کر دے تو ہمیں کیسے نہیں معاف کرے گا؟ ہم تو قارون نہیں اللہ کے فضل سے ہم تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے امتی ہیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۵۳)

بلوچستان میں بے دینی کا ایک واقعہ

رائے ونڈ میں ایک جماعت نے بلوچستان سے خط لکھا کہ جب انہوں نے اذان دی تو بستی کے لوگوں نے کہا کہ آج یہاں کوئی سو سال کے بعد اذان دی گئی ہے یورپ کی نہیں بتا رہا پاکستان کی بتا رہا ہوں... بلوچستان میں... جو پاکستان کا حصہ ہے... ساتھ ہی پاک لگا ہے ساری ناپاکیاں ہو رہی ہیں... تو نام رکھنے سے یا غلام رسول رکھنے سے کوئی غلام رسول تو نہیں بنتا ناں... غلامی سے غلام رسول بنتا ہے نام رکھنے سے غلام رسول نہیں بنتا غلام محمد سے غلام نہیں بنتا وجود کو غلامی میں ڈالنے سے غلام محمد بنتا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۵۴)

توبہ سے شیطان کیسے بہکاتا ہے

بھائی سمجھ میں نہیں آ رہا کہ ایک ڈاکٹر تھا وہ ایک منٹ کی ایک ہزار ڈالر فیس لیا کرتا تھا دنیا کے بڑے بڑے ہوٹلوں میں اس کے پروگرام ہوتے تھے عرب کا شامی اور اس نے مسخر کیے ہوئے تھے شیاطین اور پتہ نہیں کیا عجیب چیز تھا وہ... تو ہمیں بھی اس نے بہت سی چیزیں دکھائیں تو ایک دن جمعے کی نماز کے بعد میرے پاس آ کر کہنے لگا میرا شیطان آیا تھا میرے پاس اور آ کے بیٹھ کر رونے لگا کہنے لگا ڈاکٹر راکی...

راکی اس نے اپنا نام رکھا ہوا تھا عبدالقادر تھا ویسے وہ عبدالقادر جیلانی رحمہ اللہ کی نسل میں سے تھا نسل عربی... حسنی قادری... اور کام یہ کر رہا تھا تو کہنے لگا کہ آج میرا شیطان میرے پاس آیا تھا اور کہہ رہا تھا کہ ڈاکٹر راکی تم نے بیس سال کی دوستی کو پانچ منٹ میں توڑ دیا تو میں نے ان سے کہا بیس سال میں نے جھوٹ کو آزمایا ہے اب کچھ دن سچ کو بھی آزمانے دو تو آگے مجھ سے کہتا ہے بات تو تمہاری ٹھیک ہے کہ سچ ہی میں نجات ہے لیکن پھر بھی جلدی کیا ہے بعد میں توبہ کر لینا یہاں آ کے مار دیتا ہے کہ ابھی جلدی کیا ہے پھر توبہ کر لینا اس میں بہت سے بغیر توبہ کے مر جاتے ہیں دوسرا کیا کہتا ہے توبہ کا کیا فائدہ ادھر کروں گا تو ٹوٹ جائے گی ایسی توبہ کا کیا فائدہ... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۵۸)

ام سعد رضی اللہ عنہا کے بیٹے کا زندہ ہونا

ام سعد رضی اللہ عنہا کا بیٹا فوت ہو گیا جب ان کو پتہ چلا کہ بیٹا فوت ہو گیا تو آئیں... میت کو غسل دیا گیا تھا... اس میت کے پاؤں کی طرف آ کر بیٹھ گئیں اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم بھی ساتھ تشریف فرما تھے ان سے کچھ نہیں کہا خاموشی سے دعا کرنا شروع کی... **امنت بک طوعا وھا جرت الیک رغبة** یا اللہ تیری محبت میں کلمہ پڑھا تیری محبت میں گھر چھوڑا... اور تیرے حبیب کے گھر آئی... اور یہ میرا بیٹا تم نے لے لیا... **فلا تشمت بی الاعدآء** یا اللہ آپ دشمن کو کیوں موقع دیتے ہیں کہ وہ کہیں گے باپ دادا کا مذہب چھوڑا... بیٹا گیا یا اللہ میری عزت رکھ... صرف اتنا ہی کہا کہ **فلا تشمت بی الاعدآء** میرے دشمنوں کو ہنسنے کا موقع نہ دے... تو حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم اس کے الفاظ ہی پورے نہ ہوئے تھے کہ میت میں حرکت ہوئی اور اپنے اوپر سے کفن کو کھولا اور اٹھ کر بیٹھ گیا... یہ تعلق ہم بھی اللہ سے بنا سکتے ہیں... (اصلاحی واقعات ص ۲۶۳)

ابو مسلم خولانی رحمہ اللہ کا واقعہ

تبلیغ کا جو کام ہے یہ اس کی محنت ہے کہ اللہ سے تعلق بنایا جائے جب تعلق بن جاتا ہے تو یوں ہی کام ہو جاتے ہیں... ابو مسلم خولانی کہتے ہیں کہ میں حج پر جاتا ہوں تو کون تیار ہے تو کوئی ہزار آدمی تیار ہو گئے تو کہنے لگے میرے ساتھ وہ چلیں جو نہ توشہ لیں نہ پانی لیں نہ کوئی پیسہ لیں پھر سفر کیسے ہو گا نہ کھانا نہ پانی نہ توشہ؟؟

تو فرمانے لگے کہ جس کے مہمان ہیں اسی سے مانگیں گے... تو سارے پیچھے ہٹ گئے کوئی چند سو ساتھ رہ گئے ان کو لے کر چل دیئے... چلتے چلتے تھک گئے سواریاں بھی تھک گئیں تو کہنے لگے ابو مسلم کھلاؤ... بھوکے ہیں ہم بھی اور سواریاں بھی... تو ابو مسلم نے نماز پڑھی... نماز کے بعد اپنے گھٹنوں کے بل یوں کھڑے ہو گئے اور ہاتھ اٹھائے یا اللہ اتنے لوگ کسی بخیل کے در پر جائیں تو وہ بھی شرما کے سخی بن جائے تو تو سخیوں کا سخی ہے... ہم تیرے گھر کو جا رہے ہیں تیرے

سہارے پر نکلے ہیں... تیرے مہمان ہیں... تو نے بنی اسرائیل کو من وسلویٰ دیا ہمیں بھی دے...
ابھی ان کے ہاتھ نیچے نہیں ہوئے تھے کہ ان کے خیموں میں کھانے کے دستر خوان بچھے ہوئے پڑے تھے اور ان کے جانوروں کے لیے چاروں کی گٹھیاں آچکی تھیں چلو بھئی کھالو... جب کھانے کے بعد جو بچ گیا تھا تو ساتھیوں نے کہا یہ رکھ لیتے ہیں تو ابو مسلم فرمانے لگے جس نے ابھی کھلایا ہے اگلے وقت میں وہ دوبارہ گرم اور تازہ کھانا کھلائے گا سارا سفر اس طرح کیا... یہ بھی مقام آتا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۶۴)

ایک بدو کی تین باتیں

ایک بدو آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں... اور اس نے تین باتیں سامنے رکھیں تو کہتا ہے کہ ہم باپ دادا کے دین کو چھوڑ کر تیرے دین پر آجائیں باپ دادوں کو چھوڑ کر تیری مان لیں... یہ ہوسکتا ہے؟
دوسری... کہتا ہے کہ قیصر وکسریٰ ہمارے غلام ہو جائیں گے ہمیں روٹی نہیں ملتی روم اور فارس کی حکومتیں ہماری غلام ہو جائیں گی... یہ ہوسکتا ہے؟ تیسری کہتا ہے کہ ہم مرجائیں گے مٹی ہوجائیں گے پھر اٹھا کر ہم کو زندہ کر دیا جائے گا... یہ بھی ہوسکتا ہے؟
آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ تجھے زندگی دے گا تو... تو دیکھے گا کہ سارا عرب میرا کلمہ پڑھے گا تو دیکھے گا قیصر وکسریٰ فتح ہوں گے رہی تیسری بات قیامت کے دن ولا خذتک بیدک ھذہ ولا ذکر تک بمقالتک ھذہ میں قیامت کے دن تیرا ہاتھ پکڑوں گا اور تیری یہ بات تجھے یاد دلا دوں گا...
کہنے لگا میں نہیں مانتا ایسی فضول باتیں...
واپس چلا گیا اس کی زندگی میں مکہ فتح ہوا... اس کی زندگی ہی میں تبوک تک اسلام پھیل گیا مسلمان نہیں ہوا... اور اس کی زندگی میں قادسیہ کی لڑائی ہوئی ایران فتح ہوا... اور یرموک کی لڑائی ہوئی تو روم فتح ہوا تو اب وہ ڈر گیا کہ دو تو فتح ہوئے اب تیسرا بھی ہوگا تو وہ مسلمان ہوکر مدینہ میں ہجرت

کر کے آ گیا... جب مسجد میں آیا تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے اٹھ کر اس کا استقبال کیا اور اکرام کیا پھر دوسرے صحابہ سے فرمایا جانتے ہو یہ کون ہے یہ وہ ہے جس کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے دن تمہارا ہاتھ پکڑ کر یاد دلاؤں گا اور قیامت کے دن جس کا ہاتھ حضور پکڑیں تو جنت میں پہنچانے سے پہلے کبھی نہیں چھوڑیں گے... یہ تو پکا جنتی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۶۶)

بوڑھی عورت کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں شعر پڑھنا

ایک مرتبہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ رات کو گشت کر رہے تھے... ایک بڑھیا چرخہ کات رہی تھی اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یاد کر کے یہ شعر پڑھ رہی تھی...

علیک صلوٰۃ اللہ وصلوٰۃ الابرارا

اے میرے حبیب تجھ پر اللہ کا بھی سلام ہو... تجھ پر نیک لوگوں کا بھی سلام ہو... مجھے نہیں پتہ کہ کل کو میرا رب آپ کے ساتھ مجھے ملنے دے گا یا نہیں دے گا اور موت آنی جانی ہے... کوئی پہلے مرا کوئی بعد میں مرا... اے کاش کہ میں وہ دن دیکھوں کہ جب میں آپ کے ساتھ ہوں اور آپ کا ساتھ مجھے جنت میں نصیب ہو... حضرت عمر رضی اللہ عنہ باہر کھڑے سن رہے تھے... کھڑے نہیں ہو سکے وہیں بیٹھ گئے اور زار و قطار روئے... پھر دروازے پر دستک دی... پوچھا کون؟ کہا میں عمر ہوں... کہا... عمر کا اس غریب بڑھیا کے پاس کیا کام؟ کہا اللہ کے واسطے دروازہ کھول... جب دروازہ کھولا تو کہنے لگے مجھے وہ شعر پھر سنا جو تو اپنے حبیب کی یاد میں پڑھ رہی تھی اور مجھے بھی اپنی دعا میں شریک فرما... (اصلاحی واقعات ص ۲۷۴)

میں نے آج ہی کے دن کے لیے بیٹے کو دودھ پلایا تھا

ام عمارہ رضی اللہ عنہا کے بیٹے کو جب مسیلمہ کذاب نے پکڑا اور زندہ کے ہاتھ کاٹے... پاؤں کاٹے... ناک کاٹا... پھر زندہ کے گوشت کو ہڈیوں سے ادھیڑ دیا... دردناک موت سے ان کو مارا... جب یہ پیغام ان کو ملا کہ تیرے بیٹے کو یوں شہید کر دیا... کہا یہی دن دیکھنے کے لیے میں نے اس کو دودھ پلایا تھا... (اصلاحی واقعات ص ۲۷۵)

آج تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا

ایک نوجوان صحابی نماز پڑھ رہے تھے اور نماز میں روئے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

لقد ابکیت ملاء من الملائکة کثیراً...

آج تیرے رونے نے بے شمار فرشتوں کو بھی رلا دیا...

ایسا جوان تھا... جب یہ اللہ کے دین کی محنت میں اتر رہا تھا تو فرشتے اس پر فخر کر رہے تھے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایسی قیمتی امت ہے **لولا شباب حشاع** اگر تیرے جیسے پڑھنے والے نوجوان نہ ہوں **وشیوخ عقع** اور دین میں... بڑھاپے میں پہنچ کر کمریں جھک گئیں... معذور ہو گئے اگر ایسے بوڑھے نہ ہوں **واطفال رضع** دودھ پیتے بچے نہ ہوں **والبھائم رقع** اور چرنے والے جانور نہ ہوں **صب علیکم العذاب صبا** میں تم پر بارشوں کی طرح عذاب برسا دوں... (اصلاحی واقعات ص ۲۷۵)

واثق باللہ

واثق باللہ کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر کوئی بات نہیں کر سکتا تھا اس سے شعلے برستے تھے یہ ظالم عباسی خلیفہ تھا... جب اللہ نے ان کو موت کا جھٹکا دیا تو اس کے دونوں ہاتھ اٹھے یامن **لایزال ملکه** اے وہ ذات جس کے ملک کو زوال نہیں اس پر رحم کر جس کے ملک کو زوال آ گیا ہے... اس کے وزیر نے اس کی چادر کو اٹھا کر دیکھا کہ مرا ہے یا نہیں... تو الٹے پاؤں پیچھے جا گرا...

تھوڑی دیر بعد اس کے کفن میں حرکت ہوئی تو وہ پھر دوڑ کر آئے چادر اٹھا کے دیکھی تو ایک چوہا اس کے دونوں ہاتھوں کو کھا چکا تھا... ایسے بادشاہوں سے ڈرتے ہو جن کے اوپر اللہ نے قبر میں جانے سے پہلے چوہے مسلط کر دیئے ہیں... جن آنکھوں سے شعلے برستے تھے ان آنکھوں کو چوہے نے کھا لیا اور ابھی قبر کا عذاب باقی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۷۶)

اللہ والے کے جسم کو بھوکا شیر چاٹنے لگا

ایک اللہ والے نے ملک کافور احمد بن طولون کو نصیحت کی...تو اس کو غصہ آ گیا اس کے ہاتھ اور پاؤں باندھ کے بھوکے شیروں کے سامنے ڈال دیا اور اعلان کرادیا کہ بادشاہ کے سامنے گستاخی کرنے والے کا انجام ایسا ہوتا ہے جب سب اکٹھے ہو گئے تو ایک بھوکا شیر آ کر اپنی زبان سے اس کے پاؤں اور ہاتھوں کو چاٹنے لگا جیسے جانور اپنے بچوں کو زبان سے چاٹتے ہیں...

یہ جانور کی محبت اور پیار کا طریقہ ہے وہ شیر اس آدمی کے پیر چاٹ رہا تھا تو اس پر بھی لرزہ طاری ہو گیا کہ میں ابھی اس کے منہ میں جاؤں گا اس کے بعد اس آدمی کے ہاتھ اور پاؤں کھول کر باہر لایا گیا اور اس سے پوچھا گیا کہ جب شیر آپ کے پاؤں چاٹ رہا تھا تو آپ اپنے دل میں کیا سوچ رہے تھے تو اس نے کہا کہ میں یہ سوچ رہا تھا کہ میرے پاؤں پاک ہیں یا ناپاک ہیں اللہ کی عظمت دل میں اتر جاتی ہے تو شیر کو بھی اللہ تعالیٰ بکری بنا دیتا ہے اور ہم انسان نما بکریوں سے ڈرتے ہیں اور اللہ سے نہیں ڈرتے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۷۷)

طالوت اور جالوت کا واقعہ

جب طالوت جالوت کے مقابلہ کے لیے نکلا تو داؤد علیہ السلام اس وقت چھوٹے بچے تھے...کہنے لگے کہ مجھے بھی ساتھ لے لیں جب یہ راستے میں جا رہے تھے تو ادھر ایک پتھر پڑا ہوا تھا تو وہ پتھر کہنے لگا کہ اے داؤد مجھے اٹھالو...میرے اندر جالوت کی موت لکھی ہوئی ہے...چھوٹا سا پتھر تھا اس کو اٹھا کر جیب میں ڈال دیا جب میدان میں پہنچے تو جالوت لوہے کے لباس میں ملبوس ہو کر آیا صرف اس کی آنکھیں نظر آتی تھیں اس نے اعلان کر دیا کہ آؤ کوئی میرے مقابلے میں؟

داؤد علیہ السلام نے طالوت سے کہا کہ اس سے مقابلہ کے لیے میں جاتا ہوں... انہیں اجازت مل گئی تو یہ چھوٹا سا نوعمر بچہ میدان میں اترا تو جالوت نے کہا یہ نوعمر بچہ میرے مقابلہ میں آ کر اپنی موت سے کھیل رہا ہے...اتنے میں داؤد علیہ السلام نے وہی پتھر اٹھا کر

اس کے سر پر مارا وہ پتھر سر سے پار نکل گیا اتنا چھوٹا سا پتھر سر کو پار کر کے دوسری طرف نکل جائے یہ کوئی عقل کی بات ہے وما رمیت اذ رمیت ولکن اللہ رمی تو نہیں مارتا ہے بلکہ تیرا رب مار رہا ہے...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۷۸)

ایک درخت...اس کو آپ سے محبت

آپ صلی اللہ علیہ وسلم سوئے ہوئے تھے تو دور سے ایک درخت آیا زمین کو چیرتا ہوا آیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اوپر سایہ کیا پھر تھوڑی دیر بعد حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھ کھلنے سے واپس اپنی جگہ پر قرار پکڑ لیا...ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا کہ وہ درخت آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور پھر چلا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا وہ میرے دیدار کے لیے آیا تھا اور میرے دیدار کا پیاسا تھا اس نے اللہ سے اجازت مانگی جب اسے اجازت ملی تو آ کر میرا دیدار کر کے اپنی پیاس بجھائی جس کی خاطر شجر و حجر شوق رکھیں اور ہم اس کا شوق نہ رکھیں تو پھر ہم اپنے آپ کو مردہ نہ کہیں تو اور کیا کہیں...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۷۹)

شابانہ رحمہ اللہ کا خواب

حضرت شابانہ رحمہ اللہ نے خواب میں دیکھا کہ جنت سجائی جا رہی ہے فرشتے اور جنتی دروازے پر کھڑے ہیں تو کہنے لگے کیا ہو رہا ہے اور کون آ رہا ہے جواب ملا کہ ایک خاتون آ رہی ہیں جس کے لیے سارے جنتی دروازے پر ان کے استقبال کے لیے کھڑے ہوئے ہیں تو انہوں نے دیکھا کہ ان کی اپنی بہن شمعونہ رحمۃ اللہ علیہا سفید اونٹ پر بیٹھ کر ہوا میں جنت کی طرف چلی آ رہی ہیں جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچ کر اونٹ سے اتریں تو سارے فرشتے اور جنتیوں نے استقبال کیا تو انہوں نے ان سے پوچھا کہ بہن یہ مقام کیسے پایا؟

انہوں نے کہا کہ راتوں کو اٹھ اٹھ کر اللہ کو یاد کرنے سے پایا...جو عورتیں رات کو اٹھ کر روتی تھیں تو ان کی گود میں جنید بغدادی جیسے پھول کھلتے تھے اور ان عورتوں کی

راتیں گانے بجانے اور سنانے اور سننے میں گزرتی ہیں ان کی گود میں بدمعاش ہی پیدا ہوں گے اور کون پیدا ہوگا ایسی بنجر زمین میں کانٹے ہی لگتے ہیں گلاب نہیں لگتے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۸۰)

ایک صحابی کا نماز میں رونا

ایک صحابی رضی اللہ عنہ تہجد کی نماز میں رو رہے ہیں کہ اے اللہ جہنم کی آگ سے بچا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے آکر دیکھا اور فرمایا ارے بھائی تو نے کیا کر دیا تیرے رونے کی وجہ سے آسمان میں صف ماتم بچھی ہوئی ہے... تیرے رونے نے فرشتوں کو بھی رلا دیا ہے... ایسا درد وغم ان کے اندر اتر گیا تھا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۷۹)

حضرت سفیان ثوری اور ابوجعفر منصور

اپنی ماں سے کہنے لگے... مجھے اللہ کے لیے وقف کردو والدہ نے کہا جاؤ میں نے آپ کو اللہ کے لیے وقف کر دیا تو سفیان ثوری گھر سے نکلے تو 19 سال بعد واپس لوٹے رات کو گھر پہنچ کر دروازے پر دستک دی تو اندر سے والدہ نے کہا کون ہو؟

انہوں نے کہا کہ میں آپ کا بیٹا ہوں... والدہ نے کہا میں نے آپ کو اللہ کے راستے میں وقف کر دیا تھا اور دی ہوئی چیز کو واپس لینا بڑی بے غیرتی ہے... چلے جاؤ قیامت کے دن ملاقات ہوگی دروازہ نہیں کھولا اللقاء یوم اللقاء ملاقات... ملاقات کے دن ہوگی... یہ بیٹے کی قربانی تھی اس کو کہاں مقام ملا... اس لڑکے نے بعد میں ابوجعفر منصور کے خلاف فتویٰ دیا...

ابوجعفر نے حکم نافذ کر دیا کہ میں مکہ آرہا ہوں سولی تیار کی جائے اور اس کو میرے سامنے سولی پر لٹکا دیا جائے...

یہ حطیم میں فضیل بن عیاض رحمہ اللہ کی گود میں سر رکھ کر لیٹے ہوئے تھے سفیان بن عیینہ آ کے کہنے لگے کہ سفیان ثوری اٹھو اور بھاگ جاؤ... ابوجعفر نے تجھ کو سولی پر لٹکانے کا حکم دیا ہے...

اٹھ کر سیدھے ملتزم میں آ کے اللہ سے فریاد کی کہ یا اللہ آپ نے ابو جعفر کو مکہ کے اندر داخل ہونے دیا تو دوستی ٹوٹ جائے گی...

ابو جعفر کا مکہ پہنچنا تو درکنار طائف تک نہیں پہنچ سکا طائف کے پیچھے ہی پہاڑوں میں گر کر مر گیا... آج اس جابر ظالم کی قبر کا بھی کسی کو پتہ نہیں ہے کہاں پڑا ہوا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۸۱)

قبر کے عذاب کا واقعہ

میرے اپنے قریبی گاؤں کا واقعہ ہے وہاں ایک جاگیردار مر گیا اس کے لیے قبر کھودی گئی تو قبر کالے بچھوؤں سے بھر گئی... اسے بند کر کے دوسری قبر کھودی گئی لحد بنائی گئی.. تو وہاں پر بھی کالے بچھوؤں سے قبر بھر گئی تین قبریں بنیں تو تینوں قبروں کا یہی حال ہوا یہ زمین کے بچھو نہیں ہیں بلکہ یہ اس کی بداعمالیوں کے بچھو ہیں یہ اللہ تعالیٰ کبھی کبھی پردہ اٹھا کر دکھلاتا ہے... اسی طرح ہم سب سے اللہ کہتا ہے کہ ذرا سنبھل کے چل سب سے بڑا محسن دنیا کا اس وقت کون ہے جوان کو دوزخ سے بچالے وہ محسن نہیں ہے کہ روٹی پر لڑا دیں... زمین پر لڑا دیں... کپڑے پر لڑا دیں... محسن ہے وہ جو دنیا والوں کو دوزخ سے بچالے... تبلیغ دنیا کو جہنم سے بچانے کی محنت کا نام ہے یہ ہمارے نام لکھوانے سے لازم نہیں... ختم نبوت کا عقیدہ دل میں قرار پکڑا تو ساتھ ہی تبلیغ ذمہ ہو گئی... اگر ہمارے ذمہ نہیں مسلمان کے ذمہ نہیں تو پھر آپ بتا دو کس کے ذمہ ہے؟ (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۸۴)

حضرت علی رضی اللہ عنہ کا ایمان کامل

حضرت علی رضی اللہ عنہ عشاء کی نماز پڑھ کے گھر کی طرف نکلے تو ساتھی پہرہ دے رہے ہیں... کہا یہ کیوں پہرہ ہے کہا آپ کو خطرہ ہے اس لیے پہرہ دے رہے ہیں فرمایا کس کی وجہ سے پہرہ دے رہے ہو زمین والوں سے یا آسمان والے سے؟ کہا آسمان والے سے پہرہ کون دے سکتا ہے ہم زمین والوں سے پہرہ دے رہے ہیں... فرمایا جاؤ سو جاؤ آسمان والا جب طے کرتا ہے تو زمین والوں کے پہرے نفع نہیں دیتے جب آسمان والا طے نہیں کرتا تو یہاں تیر و تلوار کچھ اثر نہیں کرتا جاؤ آرام کرو... واپس بھیج دیا... (اصلاحی واقعات ص ۲۸۵)

معاویہ رضی اللہ عنہ کا حسن رضی اللہ عنہ کے لیے وظیفہ

حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کا وظیفہ مقرر تھا ایک لاکھ درہم تو ایک ماہ وظیفہ آنے میں دیر ہوگئی اور آئی بڑی تنگی تو خیال آیا کہ خط لکھ کر یاد دلاؤں قلم اور دوات منگوایا پھر یک دم قلم کاغذ سرہانے رکھ کر سو گئے... خواب میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اور فرمایا حسن میرے بیٹے ہو کر مخلوق سے مانگتے ہو؟ کہا تنگی آئی... تو فرمایا تو میرے اللہ سے کیوں نہیں مانگتا؟ کہا کہ کیا مانگوں؟

فرمایا یہ مانگو اے اللہ میرے دل میں یقین بھر دیں وقتر رجائی عمن سواک ساری مخلوق سے میری امیدوں کو کاٹ دیں کہ یا اللہ تو ہی میرے دل اور دماغ میں سما جائے باقی ساری مخلوق سے میری امیدیں کٹ جائیں اللھم مادعوت عنه قوتی ویقصر عنه عملی ولم تنتھی الیه رغبتی و تبلغ مسئلتی ولم یجری علی لسانی مما اعطیت احد الاولین والآخرین من القین تخصه عنی به یا رب العالمین... یا اللہ تیرے اوپر توکل کا وہ درجہ جس کو میں طاقت سے نہ لے سکا اپنی امید اور تصور بھی اس کو قائم نہ کر سکا... میرا سوال ابھی تک اس تک نہ پہنچ سکا میری زبان پر بھی یقین کا وہ درجہ نہ آسکا وہ اتنا اونچا درجہ ہے یقین کا جو میری زبان پر بھی نہ آیا میرے دائرہ محنت میں نہ آیا وہ درجہ یا اللہ تو نے اپنے بندوں میں سے کسی کو دیا ہے وہ درجہ مجھے بھی نصیب فرما دے کیا زبردست دعا ہے... بیٹا یہ دعا مانگ... چند دن کے بعد ایک لاکھ کے بجائے پندرہ لاکھ پہنچ گیا... (اصلاحی واقعات ص ۲۸۶)

طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ کی بیماری

حضرت طلحہ بن براء رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آکر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاؤں چومنے لگے اور کہنے لگے یا رسول اللہ کوئی کلمہ تو بتا دیں کہ میں اس کو پورا کر کے آپ کو راضی کروں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں راضی ہوں کہا کچھ تو فرمایئے یہ جو بڑے آفیسروں

سے تعلق قائم کرتے ہیں تو بار بار کہتے ہیں کہ سر کوئی خدمت ہو تو بتایئے کوئی خدمت تو بتایئے حالانکہ یہ ان سے چھوٹا ہے کیا کرنا ہے آگے کوئی کام بھی نکالنا ہے چاہے جائز یا ناجائز یہاں بھی کوئی اور نقشہ ہو رہا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوئی کام تو بتایئے کیوں؟ تاکہ آپ راضی ہو جائیں تو اللہ بھی راضی ہوگا... یارسول اللہ کوئی خدمت تو بتایئے...

آپ فرما رہے ہیں کیا بتاؤں بھائی میں تو راضی ہوں اور خوش ہوں نہیں نہیں کچھ تو بتایئے نہیں چھوڑ رہا پاؤں پکڑا ہوا ہے اور چومتے جا رہے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اچھا..ان کا امتحان لیا کہا کہ جاؤ ماں کا سر لے کر آؤ... یہ آج کا زمانہ نہیں تھا کہ ماں باپ سے نوکروں جیسا سلوک ہو جائے...

یہ وہ زمانہ تھا جہاں ماں باپ کے لیے گردنیں کٹ جاتی تھیں... ہاں باتوں سے بات نکل آتی ہے... بخاری شریف میں جو دوسری روایت ہے کہ جبرائیل علیہ السلام نے پوچھا کہ قیامت کی نشانی تو بتایئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا دیکھو گے کہ مائیں جو ہیں ان کے ساتھ نوکرانیوں جیسا سلوک ہوگا... ماں نوکر سے بھی کم درجے میں چلی جائے گی تو سمجھ لو قیامت کا ڈنکا بجنے والا ہے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جاؤ ماں کا سر لے کر آؤ تو یہ اٹھے اور تلوار لے کر بھاگے جیسے کہ کسی کافر کا سر لینے کے لیے جا رہے ہیں پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو ان کے پیچھے دوڑایا کہ ارے بھائی! بلاؤ... بلاؤ کہا میں تو جوڑنے آیا ہوں توڑنے نہیں آیا صرف میں تمہیں دیکھ رہا تھا کہ تم کہاں تک ہو...

پھر یہ جب ہو گئے بیمار وہ جگہ میں دیکھ کر آیا ہوں جہاں وہ بیمار ہوئے اور ان کا انتقال ہوا مدینہ منورہ میں اب بھی اس جگہ کی نشانی موجود ہے لیکن ہر ایک کو پتہ نہیں چلتا... لیکن جو مدینہ کے آثار جاننے والے ہیں وہ بتا سکتے ہیں... جب میں وہاں گیا اس وقت وہ مسجد نبوی سے چار پانچ میل کا فاصلہ تھا جب حضرت طلحہ بیمار ہوئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم حال پوچھنے کے لیے آئے تو راستہ میں یہود کا قبیلہ بنو قریظہ رہتا تھا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم وہاں پہنچے تو دیکھ کر فرمایا کہ لگتا ہے کہ یہ بچے گا نہیں جب ان کا انتقال ہو جائے تو مجھے بلانا میں ان کی نماز جنازہ پڑھاؤں گا...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے واپس آنے کے بعد حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کو ہوش آ گیا کہنے لگے اللہ کے رسول آئے تھے کہاں... کیا کہا تھا کہا گیا کہ یہ کہا تھا کہنے لگے نہ نہ ان کو نہ بلانا جب میں مر

جاؤں ان کو مت بلانا... راستہ میں یہودی ہیں رات کا وقت ہوگا کوئی تکلیف پہنچادیں... تو ایسا کرنا جب میں مرجاؤں تو دفن کر کے فجر کی نماز وہاں جا کر پڑھ لینا اور پھر بتا دینا وہ جس مسجد میں نماز پڑھتے تھے وہ مسجد ابھی اس کے آثار کھڑے ہیں جب ان کا انتقال ہوا تو ان کی تجہیز و تکفین کرتے کرتے فجر ہوگئی تو ان کی میت لے کر جنت البقیع آئے اور فجر سے پہلے پہلے ان کو دفن کر دیا پھر فجر کی نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو اطلاع دی کہ یا رسول اللہ طلحہ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوگیا کہا اللہ تمہارا بھلا کرے میں نے کہا تھا کہ میں جنازہ پڑھاؤں گا کہا انہوں نے ہمیں منع کیا تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کوئی تکلیف نہ ہو پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی قبر پر جا کر ہاتھ اٹھائے اللھم ان انتقل طلحه تضحک الیک ویضحک الیک یا اللہ جب طلحہ تیرے دربار میں پیش ہو تو اسے دیکھ کر تو مسکرا رہا ہو اور وہ تمہیں دیکھ کر مسکرا رہا ہو یہ دعا دی ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۸۷)

شفا دینے والی ذات صرف اللہ کی ہے

موسیٰ علیہ السلام کے پیٹ میں درد ہوا کہنے لگے یا اللہ پیٹ میں درد ہے اللہ نے کہا ریحان کے پتے ابال کر لے لو... ریحان ایک چھوٹا سا پودا ہوتا ہے... انہوں نے اس کو رگڑ کر پیس کر پی لیا... ٹھیک ہوگئے پھر کچھ دنوں کے بعد دوبارہ پیٹ میں درد ہوگیا اللہ تعالیٰ سے نہیں پوچھا... خود ہی جا کر رگڑ کر پیس کر پی لیا... تو درد تیز ہوگیا ایک دم تیز... یا اللہ یہ کیا ہوا اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے کیا سمجھا تھا اس میں شفا ہے... مجھ سے کیوں نہیں پوچھا اذا مرضت فھو یشفین تیرا رب شافی ہے ریحان نہیں... تیرا رب شافی ہے دیکھو نا... (اصلاحی واقعات ص ۲۹۵)

حضرت سفینہ رضی اللہ عنہ کے لیے سمندر کا تھم جانا

سفینہ رضی اللہ عنہ سمندر میں جا رہے تھے طوفان آگیا... طوفان...

اسکن یا بحر ھل انت الا عبد حبشی

اے سمندر تھم جا تو کالا حبشی ہی تو ہے یہ کالا حبشی کیوں کہا سمندر جب گہرا ہوتا ہے تو پانی کالا

جھاگ دیتا ہے تو کہنے لگا ٹھہر جا اے سمندر کالا حبشی ہی تو ہے تو اس کے بعد دوسری موج نہیں اٹھی وہیں تھم گیا اور کشتی میں سفر کر رہے تھے اور اپنا قرآن سی رہے تھے قرآن کے اوراق سی رہے تھے تو وہ سوئی ہاتھ سے گر کر پانی میں چلی گئی پانی میں

اعظمت علیک یا رب الارد علیک عبرتی

یا اللہ میں تجھے قسم دیتا ہوں کہ میری سوئی مجھے واپس کر کہ میرے پاس دوسری سوئی نہیں ہے...تو وہ سوئی پانی میں یوں کھڑی ہوگئی سیدھی...اس اللہ کو ساتھ لے لیں... اس اللہ کو اپنا بنالیں...اور وہ سب کا بننے کو تیار ہے...کالا گورا...مرد وعورت سب سے محبت کا اعلان کر چکا ہے...(اصلاحی واقعات ص ۲۹۶)

زکوٰۃ کا اداشدہ مال ضائع نہ ہوگا

سہارنپور میں ایک ساتھی کے گھر میں...کھڑ کھڑ......ہوئی تو دیکھا چور تالا توڑنے میں لگا ہوا تھا...ان کی آنکھ کھل گئی...کہنے لگے بھائی! یہ تالا دو آنے کا ہے اور اس میں جو پیسے پڑے ہوئے ہیں ان کی زکوٰۃ ادا ہو چکی ہے...میں تو سو رہا ہوں صبح تک تمہیں اجازت ہے جو زور لگا سکتے ہو لگالو...صبح کی اذان تک وہ چور زور لگا تا رہا نہ وہ تالہ ٹوٹا نہ دروازہ کھلا...ح گھر کا مالک شیخ الحدیث مولانا محمد زکریا رحمہ اللہ کے پاس آیا وہ سارا ماجرا سنایا فرمانے لگے...جس مال کی زکوٰۃ ادا ہوگی وہ ضائع نہیں ہوسکتا...بینکوں میں ضائع ہو جائے گا...اللہ کے نبی کا فرمان ہے کہ اپنے اموال کے حفاظت زکوٰۃ کے ساتھ کرو...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۲۹۶)

مسلمان کی شان یہ ہے کہ دین کے کاموں میں فخر کرے

صحابہ کرام رضی اللہ عنہم دینی عزت پر فخر فرمایا کرتے تھے...ایک دفعہ قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج ایک دوسرے پر فخر کرنے لگے...اوس نے کہا کہ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کو فرشتوں نے غسل دیا تھا یعنی حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ ہم میں وہ صحابی ہیں جن کے انتقال پر عرش مل گیا...

یعنی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ہم میں وہ صحابی شامل ہیں جن کی لاش کی حفاظت شہد کی مکھیوں نے کی... یعنی حضرت عاصم بن ثابت رضی اللہ عنہ... ہم میں وہ ہیں جن کی اکیلے کی گواہی دو آدمیوں کی گواہی کے برابر قرار دی گئی... یعنی حضرت حزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ... اس کے مقابلے میں قبیلہ خزرج نے کہا کہ ہم میں چار آدمی ایسے ہیں جنہوں نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہی قرآن پاک مکمل حفظ کرنے کی سعادت حاصل کی... جو ان کے علاوہ اور کسی کو حاصل نہ ہو سکی... وہ چار حضرات یہ ہیں...

حضرت زید بن ثابت رضی اللہ عنہ... حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ... حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ اور حضرت ابو زید رضی اللہ عنہ... مسلمان کی شان تو یہ ہے کہ وہ دین کے کاموں پر فخر کرے اور دین کو دنیا میں پھیلانے کے لیے اپنا مال... جان اور وقت لگائے کہ اللہ نے ہمیں اونچی نسبت دی ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۹۷)

مصائب پر صبر کا صلہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کے دور میں پوری صف گری پڑی تھی... نماز میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے سلام پھیرا تو اصحاب گرے پڑے تھے... کھڑے ہی نہیں ہو سکتے... حالانکہ ایسے طاقتور لوگ تھے کہ پانچ چھ سیر کا لوہا اٹھا کر سارا دن لڑتے تھے... آٹھ سیر لوہا پہنا ہوتا تھا... چھ سیر تلوار ہوتی تھی...

اتنی بھوک آئی کہ سب کے سب نماز میں گر گئے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ گرے ہوئے ہیں تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر تم کو پتہ ہوتا کہ اللہ نے تمہارے لیے جنت میں کیا تیار کیا ہے تو تم کہتے کہ اور زیادہ ہم پر مصیبت آنی چاہئے... یہ اللہ کا نظام ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۹۹)

حضرت خنساء کی قربانی

حضرت خنساء رضی اللہ عنہا مشہور عربی شاعرہ تھیں... ان کے چار بیٹے تھے... جنگ سے پہلے ان کو جان دینے کی ترغیب دی اور اگلے دن چاروں بیٹے شہید ہوئے... اس پر فخر سے کہا کہ میں اپنے چار شہید بیٹوں کے ساتھ جنت میں داخل ہوں گی... (اصلاحی واقعات ص ۲۹۹)

صحابیہ کا عجیب جذبہ قربانی

حضرت زنیرہ رضی اللہ عنہا کی آنکھیں اللہ کے راستے میں ضائع ہوئیں...ایک صحابیہ عورت اپنے چھوٹے بیٹے کو نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائیں اور عرض کیا یا رسول اللہ اس کو جہاد میں لے جائیں...آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کا ہم کیا کریں گے...اس عورت نے عرض کیا کہ کسی مجاہد کے ہاتھ میں دے دینا...تا کہ وہ تلوار کا حملہ میرے اس بیٹے کے جسم پر روکے...(اصلاحی واقعات ص ۳۰۰)

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی بے مثال موت

حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جب انتقال ہونے لگا تو آپ بیمار تھیں...حضرت علی رضی اللہ عنہ کسی کام سے باہر گئے ہوئے تھے...اپنی خادمہ کو بلا کر فرمایا میرے لیے پانی تیار کر...پانی تیار کیا...پھر فرمایا مجھے غسل کروا...غسل کروایا...پھر اس کے بعد کپڑے پہنے...پھر فرمایا میری چارپائی درمیان میں کر دے...اس نے چارپائی کو درمیان میں کر دیا...پھر لیٹ گئیں اور قبلے کی طرف منہ کر لیا...پھر فرمایا اب میں مر رہی ہوں...میرا غسل ہو چکا ہے...خبردار! میرے جسم کو کوئی نہ دیکھے...بس یہی میرا غسل ہے اور یہ کہہ کر انتقال فرما گئیں...(اصلاحی واقعات ص ۳۰۰)

سالم رضی اللہ عنہ کی دینار سے بے رغبتی

ہشام بن عبدالملک شامی خلیفہ طواف کر رہا تھا اس کے ساتھ سالم بن عبداللہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پوتے بھی طواف کر رہے تھے...تو ہشام نے کہا سالم کوئی ضرورت ہو تو بتاؤ میں پوری کر دوں؟

سالم نے کہا اتق اللہ...اللہ سے ڈر...میں اللہ کے گھر میں ہوں تو پھر بھی مجھے اپنی طرف متوجہ کرتا ہے...تو ہشام چپ ہو گیا...جب باہر نکلے تو کہا اب تو بتاؤ؟

کہنے لگے دنیا کی بتاؤں یا آخرت کی بتاؤں؟

ہشام نے کہا دنیا کی بتاؤ آخرت کی میں کیا پوری کر سکتا ہوں...

تو فرمانے لگے ماسالت من یجعلھا و کیف من یملکھا؟ دنیا تو میں نے دنیا بنانے والے سے نہیں مانگی تو تجھ سے کیا مانگوں گا... (اصلاحی واقعات ص ۳۰۲)

معاویہ رضی اللہ عنہ کے جنازہ پر فرشتوں کی آمد

آپ صلی اللہ علیہ وسلم تبوک کے سفر میں تھے... سورج نکلا بڑا چمکدار آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.. سورج بڑا چمکدار نکلا ہے کیا بات ہے؟ جبرائیل علیہ السلام آئے کہا یہ سورج کی چمک نہیں ہے... مدینے میں آپ کے ساتھی معاویہ کا انتقال ہو گیا ہے... ان کے جنازے میں ستر ہزار فرشتے آئے ہیں یہ ان کا نور ہے جو سارے جہاں میں پھیلا ہوا ہے... کہا میں اس کا جنازہ حاضر کرتا ہوں... حکم ہوا تو زمین سکڑتی چلی آئی تھوڑی دیر میں معاویہ کا جنازہ تبوک میں پہنچ گیا...

یہ تین سو ساٹھ کے پجاری ہیں... جنہیں اللہ کے حبیب کی غلامی نے اتنا اونچا کر دیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے جنازہ پڑھا پھر اشارہ کیا تو دوبارہ جنازہ واپس مدینے میں جا پہنچا... (اصلاحی واقعات ص ۲۷۹)

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کی موت پر عرش کا ہلنا

سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ جو مصعب بن عمیر کو نکالنے آئے تھے... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کو مدینہ منورہ میں تبلیغ کے لیے بھیجا تو سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ ان کو مارنے آئے اور ان کو نکالنے آئے... تم ہمارے دین کو خراب کرنے آئے ہو... جب ان کا یعنی سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کا انتقال ہوا تو جبرائیل آئے... یا رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) آج کون فوت ہوا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہا پتہ نہیں کہ کیا بات ہے؟

کہا اللہ کا عرش ہل گیا ہے ان کی موت پر... اھتز عرش الرحمن بموت سعد

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا.. سعد بیمار تھا... اس کا پتہ کرلو...

پتہ کیا تو ان کا انتقال ہو گیا.. تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم مسجد سے ایسی تیزی کے ساتھ دوڑے

کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کے جوتوں کے تسمے ٹوٹ گئے... اور چادریں گر گئیں... یارسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تھکا دیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمانے لگے... جلدی کرو مجھے خطرہ ہے کہ فرشتے سعد کو غسل نہ دیں اور ہم محروم ہو جائیں...

یہ کون ہے یہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والے ہیں... یہ مقام اپنے پیسے سے نہیں... اپنی جائیداد سے نہیں... محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے حاصل کیا... جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہنچے تو کمرے میں صرف آپ کی میت پڑی تھی اور کمرہ خالی تھا آپ صلی اللہ علیہ وسلم ایسے داخل ہوئے جیسے کہ کوئی مجمع کو چیرتا ہوا داخل ہوتا ہے... سعد کے سرہانے کے پاس جا کر بیٹھ گئے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اللہ کی قسم! سارا کمرہ فرشتوں سے بھرا پڑا ہے میرے لیے کوئی جگہ نہ تھی... اس لیے پاؤں سکیڑ کر بیٹھا ہوں... آج سعد کے جنازے میں ایسے فرشتے اترے ہیں جنہوں نے کبھی زمین کو چھوا نہیں... ان کو اللہ نے بھیجا ہے کہ جاؤ میرے سعد کا جنازہ پڑھ کے آؤ...

یہ عزت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی سے ملی تھی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت سے ملی تھی... سائنس کی ترقی میں کیا عزت ملتی ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں دنیا میں بھی عزت اور آخرت میں بھی ابدالآباد کی عزت ملے گی... (اصلاحی واقعات)

ایک آدمی کا تین مہینے تک بے ہوش رہنا

مری میں ہمارے ایک دوست نے خواب میں ایک حور دیکھی تو تین مہینے تک بے ہوش رہا سارے ڈاکٹروں نے پوچھا کہ کیا ہوا تو کہا کہ حور دیکھی ہے اور کچھ نہیں... سچی بات ہے... جب خواب میں نشہ طاری ہو گیا تو ویسے دیکھ لیں تو کیا ہوگا! اسی لیے ادھار رکھنا پڑا... جس حور کی انگلی کو سورج نہیں دیکھ سکتا اس حور کے چہرے کو ہم کیسے دیکھ سکتے ہیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۰۹)

ایک نوجوان کے دل میں سنت کی قدر

ایک ہمارے کراچی کا بچہ کینیڈا میں پیدا ہوا یہاں پروان چڑھا یہاں کی غذا کھائی... یہ

بہت بڑا مالدار تھا... ماں اس کی یہاں رہی باپ اس کو لے کر کراچی آیا ایک دن جا رہا تھا کہ ہمارا کوئی ساتھی ان سے ملا محبت و پیار سے کہنے لگا آپ مسجد میں آیئے اور ہماری بات سنیں تو وہ ساتھ چلا گیا اور بات سنی... بات دل کو لگی تو اس نے سمجھا کہ ہر مسلمان تبلیغ والا ہے... تو کہا میں کیا تبلیغ کروں مجھے تو کچھ بھی نہیں آتا... انہوں نے کہا کہ نماز کا تو پتہ ہے نا... بس اپنے دوستوں سے کہو کہ نماز پڑھو... نماز پڑھو... اس کو اللہ نے قبول کیا... چلتے چلتے چار مہینے لگے... جب چار مہینے بعد داڑھی رکھ کر گھر میں آیا تو باپ نے گھر سے نکال دیا ایک سال تک گھر میں آنے نہیں دیا پھر منت کر کے باپ کو راضی کر کے گھر میں آیا... اس باپ نے بھی اس سے کہا کہ بیٹا تو نے اس عمر میں داڑھی رکھی تمہیں کون لڑکی دے گا اس نے کہا میں نے جس نبی کی سنت کو اختیار کیا ہے اس کو اللہ نے بڑی خوبصورت بیویاں دی تھیں مجھے بھی اللہ دے گا اس کی عمر پندرہ سولہ سال کی تھی... آج ہر طرف سے رکاوٹ ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۰۹)

اصلاح کا آسان نسخہ

ایک ہمارے ساتھی نے تبلیغ میں تین دن لگائے تو داڑھی رکھنے کا جذبہ پیدا ہو گیا... تو بیوی پیچھے پڑ گئی... تو وہ بڑا پریشان ہوا کہ کیا کروں... اس نے ایک ترکیب سوچی اور بیوی سے کہنے لگا کہ سوچ رہا ہوں دوسری شادی کرنے کی آپ میرے حقوق ادا نہیں کر رہی... اس نے کہا آپ داڑھی رکھ لیں شادی کو چھوڑ دیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۱۰)

حضرت حذیفہ کی گواہی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سفر پر تشریف لے جا رہے ہیں... راستے میں ایک بدو سے گھوڑے کا سودا طے ہوا... قیمت طے ہوئی انہوں نے کہا کہ مدینہ میں جا کے روپے دوں گا اس نے کہا ٹھیک ہے... آگے چل دیئے... پیچھے صحابہ رضی اللہ عنہم مل گئے اب صحابہ رضی اللہ عنہم کو پتہ نہیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے گھوڑے کا سودا کر لیا ہے صحابہ نے دیکھا کہ گھوڑا کھڑا ہے

...انہوں نے کہا کہ ہمیں یہ گھوڑا خریدنا ہے ہم تمہیں اتنے روپے دیتے ہیں اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قیمت سے زیادہ قیمت بتائی تو اب اس بدوی کی نیت بدل گئی... اس نے کہا یا رسول اللہ گھوڑا لینا ہے تو لے لو ورنہ ان کو بیچ دیتا ہوں...

روپے مدینہ پہنچ کر دے دینا طے ہوا تھا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا...

اس بدوی نے کہا کہ کوئی معاہدہ نہیں لینا ہے تو پیسے دے دو ورنہ میں آگے بیچ دیتا ہوں آپ کے پاس گواہ کون ہے کہ معاہدہ اس طرح ہوا تھا... صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے ایک صحابی حذیفہ بن ثابت رضی اللہ عنہ پیچھے سے کھڑے ہوئے اور کہا کہ میں اس پر گواہ ہوں کہ سودا اس طرح طے ہوا تھا...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تو کس طرح گواہی دیتا ہے تو تو یہاں تھا ہی نہیں... صحابی نے کہا یا رسول اللہ جب آپ آسمان کی خبریں دیتے ہیں تو ہم ان کو سچ اور درست مانتے ہیں تو آپ گھوڑے کی خبر دیں تو ہم اس کو کیسے سچ نہ کہیں... یہ تو نہیں ہو سکتا... آپ نے ایسے ہی کہا ہے جو آپ کہہ رہے ہیں چاہے میں تھا یا نہیں تھا...

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت حذیفہ کی گواہی کو دو کے برابر کر دیا ساری دنیا میں ان کی گواہی دو کے برابر قرار دی جاتی تھی... (اصلاحی واقعات ص ۳۱۰)

عمرو بن جموح کا اسلام لانا

عمرو بن جموح کو شروع میں اسلام پر شرح صدر نہیں تھا بیٹا مسلمان ہو گیا اس نے کہا کہ میں اپنے بتوں کو نہیں چھوڑ سکتا بیٹا رات کو آیا بتوں کو اٹھا کر باہر کچرے میں ڈال دیا جب صبح اٹھے تو دیکھا تو خدا غائب ہے ادھر ادھر دیکھا اور تلاش میں باہر نکل گیا تو کیا دیکھتا ہے کہ ان کا خدا کوڑے کے ڈھیر میں پڑا ہوا ہے... ہائے میرے خدا تیرے ساتھ کس نے یہ سلوک کیا ہے اگر مجھے پتہ چل جائے تو اس کی گردن اڑا دوں... اٹھا کر لائے نہلا دھلا کر پھر گھر میں رکھ کر عبادت شروع کر دی... اگلی رات بیٹے نے پھر اٹھا کر باہر پھینک دیا... صبح ہوئی تو خدا پھر غائب... کئی دفعہ ایسا ہوا... ایک دن کہنے لگے...

ہائے میرے رب میں بوڑھا ہو گیا ہوں تیرے پہرے نہیں دے سکتا... لہٰذا تلوار تیرے

پاس رکھ لیتا ہوں جو آئے گا خود ہی اس سے نمٹ لیتا اپنی تلوار اپنے خدا کے سامنے رکھ دی اور خود جا کے سو گیا یہ ستر سال کا بوڑھا تھا جب بیٹے نے رات کو آ کر دیکھا تو تلوار ساتھ پڑی ہے پھر وہ باہر نکل گیا اور پورے مدینہ میں گھوما پھرا تو ایک مردہ کتا پڑا ہوا تھا اس کا جسم پھٹا پھولا ہوا تھا اس کی ٹانگیں اوپر اٹھ گئیں تھیں... اس کو اٹھا کر گھر میں لایا اور اس کی ٹانگیں بت کی ٹانگوں کے ساتھ باندھ کر پھر باہر پھینک دیا... باپ جب صبح اٹھے تو خدا غائب... تلوار پڑی ہے ہائے افسوس... بیڑا غرق ہو جائے کون میرے خدا کی توہین کرتا ہے...

باہر پھرتے پھرتے دیکھا تو کتے کے ساتھ ٹانگیں باندھی پڑی ہیں... ارے تیرے عقل پر تف ہے اگر یہ خدا ہوتا تو کتے کے ساتھ ٹانگیں نہ باندھتا... پھر اسلام پر شرح صدر ہو گیا اس حالت میں ستر سال گزر گئے... اور کلمہ پڑھ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ صرف ایک سال گزارا... اب احد کا موقع آ گیا ہے اور یہ ایک ٹانگ سے معذور ہیں اور کہتے ہیں کہ میں بھی جاؤں گا شہید ہو جاؤں گا... بیٹوں نے منع کر دیا اس طرح جھگڑا ہوا تو مقدمہ مسجد نبوی میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پیش ہوا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا آپ معذور ہیں آپ پر جہاد فرض نہیں ہے... تو کہنے لگے کہ یا رسول اللہ میرا دل چاہتا ہے کہ میں اس لنگڑے پاؤں کے ساتھ جنت میں چلوں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اس کو جانے دو یہ شوقین ہے...

ستر سال کے کافر کو ایک سال نبی کی غلامی نے کہاں تک پہنچایا ہے احد کی جنگ میں شہید ہو گئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اس کی لاش پر گزر ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ میں اس کو جنت کی زمین کو روندتے ہوئے دیکھ رہا ہوں لنگڑے پاؤں کے ساتھ نہیں بلکہ صحیح پاؤں کے ساتھ... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۱۱)

ایک فاحشہ کا توبہ کرنا

عریق ابن حسین ان کی بزرگی کی بڑی شہرت ہو گئی... ان کی بزرگی کا چرچا ہوا لوگ دل عزیز ہوئے... بعض لوگوں نے ایک عورت کو پکڑا کہ اس کو ورغلاؤ... تو وہ عورت بڑا بناؤ سنگھار کر کے

خوب زیب وزینت کے ساتھ رات کی تاریکی اور تنہائی میں اس کے پاس چلی گئی... اور اس کو دعوت دی انہوں نے دیکھا اور کہا... بہن آج جس حسن پر تجھے ناز ہے اس دن کو یاد کر جس دن تیرے خوبصورت چہرے کو کیڑے مکوڑے کھا رہے ہوں گے اور تیری ان آنکوں میں کیڑے چل رہے ہوں گے جس سے تو لوگوں کو گمراہ کرتی ہے اور تیری یہ آنکھیں بڑے بڑے کیڑوں کی غذا بن چکی ہوں گی... اور وہ وقت جس دن قبر تیرے جسم کو ایک جھٹکے سے ریزہ ریزہ کر دے گی... تیرے جسم کی ہڈیاں ٹکڑے ٹکڑے ہو جائیں گی...

جب اس عورت نے ان بزرگ ہستی کی باتیں سنیں تو بے ہوش ہو کر ایسی گری کہ تین دن تک ہوش نہیں آیا اور ایسی توبہ کی کہ اپنے وقت کی سب سے بڑی زاہدہ عابدہ عورت بنی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۱۳)

حضرت بشیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حضرت بشیر بن عقبہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میرے باپ اللہ کے راستے میں شہید ہو گئے اور اس وقت یہ معصوم بچے تھے... اور ان کی ماں پہلے سے مر چکی تھی... مکہ چھوڑ کے مدینے میں آئے اور اس معصوم بچے کی کفالت کون کرے گا اور کوئی رشتہ دار نہیں ہے اگر اس کے باپ اللہ کے راستے میں چلے جائیں تو اس بچے کی رکھوالی کون کرے گا اس معصوم بچے کو چھوڑ کر باپ جا رہا ہے...

جب لشکر واپس آ گیا تو یہ بچہ اپنے باپ کا استقبال کرنے کے لیے مدینہ سے باہر نکل کر لشکر کے راستے میں جا کر بیٹھ گیا... جب پورا لشکر گزر گیا تو اس کا باپ نظر نہیں آیا... تو وہ دوڑ کے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے آ کر پرنم آنکھوں سے دیکھتے ہوئے پوچھنے لگے یا رسول اللہ میرے باپ کہاں ہیں؟ اس وقت یہ سات سال سال کے بچے تھے...

حضور نے ان سے اعراض کرتے ہوئے چہرہ انور دوسری طرف پھیر دیا کہ اس کو کس طرح بتایا جائے اسی طرح چار مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم چاروں طرف منہ پھیرتے رہے اور یہ بچہ چاروں طرف دوڑتے ہوئے پوچھ رہا ہے کہ یا رسول اللہ میرے باپ کہاں ہیں... میرے باپ کہاں ہیں؟

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آنکھوں میں پانی بھر آیا اور چہرہ انور پر آنسو چھلک پڑے... اور رونے لگے... اور یہ بچہ کہتا ہے کہ میں سمجھ گیا... میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی ٹانگوں سے لپٹ گیا اور رونے لگا یا رسول اللہ اب نہ میرے باپ رہے اور نہ میری ماں رہی... اب میرا کون ہے؟ تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو اٹھالیا اور کہا کہ آج کے بعد میں تیرا باپ ہوں اور عائشہ رضی اللہ عنہا تیری ماں ہے... ہم کو اس کام کو چھوڑے ہوئے صدیاں گزر چکی ہیں اس لیے ہم نہیں جانتے...

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کو فرشتوں کا غسل دینا

حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ کی رات کو شادی ہوئی صبح اٹھے سر میں پانی ڈالا ہے اور آواز لگتی ہے کہ مسلمانوں کو شکست ہوگئی تو نہائے بغیر میدان کی طرف بھاگ گئے... صرف ایک رات کی شادی تھی اور اللہ کے راستے میں جا کے شہید ہو گئے... تو ان کی لاش ہوا میں اٹھ گئی... آسمان کے درمیان فرشتے آگئے اور جنت کے پانی سے غسل دیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ حنظلہ کو غسل دیا جا رہا ہے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ارے یہ کیا ہو گیا ہے شہید کو تو غسل نہیں دیا جاتا تو پھر لاش نیچے آگئی...

صحابہ رضی اللہ عنہم نے دیکھا کہ سر کے اوپر سے پانی ٹپک رہا ہے بعد میں تحقیق کرنے سے پتہ چل گیا کہ جنابت کی حالت میں شہید ہوئے تھے تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کے ذریعہ سے غسل کا انتظام فرمایا... ان کی بیوی کے حقوق کا کیا ہوا؟ کیا ان کے گھر اجڑ گئے یا نہیں؟ ان کے گھر تو ویران ہوئے اور ہمارا ذہن کہتا ہے کہ بیوی اور بچوں کا چھوڑ کر چلے جانا یہ کہاں کا اسلام ہے اس سے آپ حضرات خود اندازہ لگائیں اور فیصلہ فرمالیں... (اصلاحی واقعات ص ۳۱۵)

حبیب بن زید اور مسیلمہ کذاب

حبیب بن زید کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا مسیلمہ بن کذاب کے پاس مسیلمہ نے ان کو ایسے بے دردی سے شہید کر دیا کہ پہلے ایک ہاتھ کاٹا پھر دوسرا ہاتھ پھر ایک پاؤں پھر دوسرا پاؤں

پھراس کی زبان کاٹی اس طرح سے ان کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے ان کا سارا گوشت پوست اتار کر اپنے ہاتھ سے اٹھایا جس طرح بکرے کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا جاتا ہے... مسیلمہ کا دعویٰ تھا اور وہ اس صحابی سے یہ بات کہلوانا چاہتا تھا کہ تم میری نبوت کا اقرار کرو اور وہ کہتے تھے کہ نہیں... اس طرح جب ان کی زبان کو کاٹا تو سر ہلا کر اس کی نبوت سے انکار کرتے رہے یہاں تک کہ شہید ہو گئے...

جب یہ خبر ان کی والدہ حضرت ام عمارہ کو پہنچی کہ تیرے بیٹے کو مسیلمہ نے شہید کر دیا تو غیرت وایمان سے بھرپور ماں نے جواب دیا کہ اس دن کو دیکھنے کے لیے میں نے اس کو دودھ پلایا تھا... ابھی اللہ کی رحمت سے امید کرتی ہوں کہ میرے بیٹے کی وجہ سے میری بھی بخشش ہو جائے گی ہم میں سے کسی کا بیٹا ڈاکٹر بن جائے تو کہتے ہیں کہ اسی دن کو دیکھنے کے لیے میں نے اس کی پرورش کی تھی اور پالا تھا... (اصلاحی واقعات ص ۳۱۷)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور اتباع سنت

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کرتا پہنا تو اس کی آستین بڑی تھی... اس میں باز وچھپ گیا... اپنے بیٹے سے کہا... بیٹا چھری لاؤ... اس کو کاٹتا ہوں... انہوں نے کہا ابا جان آپ اس کو قینچی سے کاٹیں... سیدھا کٹے گا... کہا نہیں... میرے بیٹے میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا تھا... ان کے کرتے کا یہ آستین بڑا تھا تو انہوں نے اس کو چھری سے کاٹا تھا تو میں بھی چھڑی سے کاٹوں گا... میں اس کو قینچی سے نہیں کاٹوں گا.. تو میں یوں کہتا ہوں کہ چاہے اس وقت آپ کو قینچی ملی نہ ہو... آپ نے چھڑی سے کاٹ دیا لیکن جیسے دیکھا... ویسے کرتے چلے گئے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم ایک جگہ سے گزرے... حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھوکر لگی... حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کبھی وہاں سے گزرتے... تو ٹھوکر کھاتے کہ یہاں میرے محبوب صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھوکر لگی تھی... میں ٹھوکر کھاؤں گا... یہ کیا عشق ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۳)

اللہ کے لیے محبت کا منفرد واقعہ

مصعب بن عمیر کے بھائی پکڑے گئے تو بھائی کہہ رہا ہے کہ اس کو اچھی طرح باندھو...اس کی ماں بڑی مالدار ہے... سگے بھائی کو کہہ رہا ہے اور کہہ رہا ہے کہ مصعب تو میرا بھائی نہیں... کہتا ہے نہیں... نہیں... تو میرا بھائی نہیں... میرا بھائی یہ ہے جو تمہیں باندھ رہا ہے... تو اللہ ورسول کا دشمن ہے...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۴)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نماز کے ذریعے بارش کروانے کا واقعہ

حضرت انس رضی اللہ عنہ کا نوکر آیا... کہا جی باغ سوکھ رہا ہے... اگر پانی نہ ملا تو سوکھ جائے گا... تو اس وقت نہریں تو تھیں نہیں... ٹیوب ویل بھی نہیں تھے... کہنے لگے... اچھا مصلیٰ لاؤ... بچھایا... اللہ اکبر... دو نفل پڑھے... سلام پھیرا... بول بھائی کچھ نظر آیا؟

کہنے لگا کہ کچھ بھی نہیں... پھر اللہ اکبر... پھر نفل شروع کر دیئے... لمبی رکعتیں پڑھیں... پھر سلام پھیرا... دیکھو بھائی کچھ نظر آیا؟ کہا جی کچھ بھی نہیں...

کہا اچھا پھر اللہ اکبر... پھر نفل شروع کر دیئے... دو نفل پڑھے... بول بھائی کچھ نظر آیا؟

کہا وہ دور سے ایک پردے سے پر کے برابر بادل نظر آیا ہے...

اچھا... اللہ اکبر... پھر نفل شروع کیے... سلام پھیرنے سے پہلے بارش چھما چھم... بادل آیا اور باغ کے اوپر چھا گیا... جب سلام پھیرا... بارش ہوگئی... پانی بھر گیا...

نوکر سے کہا کہ جاؤ دیکھو کہ بارش کہاں کہاں ہوئی ہے؟

جب نوکر نے جا کر دیکھا تو باغ کی چار دیواری کے اندر تھی باہر ایک قطرہ بھی نہ تھا...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۴)

باپ اور بیٹے کی شہادت کا واقعہ

حضرت سلۃ ابن الاشیم رحمہ اللہ العدوی اپنے بیٹے سے کہنے لگے... بیٹا پہلے تو شہید ہو... تا کہ میں تیری شہادت پر صبر کروں اور مجھے صبر کی بھی جنت ملے... پھر تیرے بعد میں جاؤں گا... پھر میں قتل ہوں گا تا کہ میں تیرے ساتھ پہنچ جاؤں...

پہلے بیٹا نکلا... شہید ہو گیا... پھر باپ نکلا... باپ بھی شہید ہو گیا... جب یہ خبر ملک شام میں پہنچی کہ باپ بیٹا شہید ہو گئے تو ان کی بیوی حضرت رابعہ عدویہ رحمہ اللہ سے محلے کی عورتیں تعزیت کے لیے آنے لگیں تو حضرت رابعہ نے کہا اگر تم میری تسلی و تعزیت کے لیے آئی ہو تو واپس چلی جاؤ... اگر تم مجھے مبارکباد دینے آئی ہو میرا بیٹا اور خاوند دونوں جنت کے حقدار بن گئے ہیں... تو مبارک دو... مجھے خوشی ہے... مجھے غم نہیں ہے... اس لیے کہ میرا بیٹا اور خاوند اللہ کے راستے میں جان قربان کر کے جنت والے بن چکے ہیں... مجھے خوشخبری دو... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۶)

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کفار کے سردار کے پاس جانا

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ایک خیمہ میں گئے اور ان سے دین کی بات کی... انہوں نے کہا کہ ہمارا سردار آ جائے پھر آپ سے بات کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار میں بیٹھ گئے اتنے میں ان کا سردار آیا پوچھا یہ کون ہے انہوں نے کہا کہ یہ وہی قریشی نوجوان ہے جو کہتا ہے... میں نبی ہوں اور کہتا ہے کہ مجھے پناہ دو میں اللہ کا کلمہ پہنچانا چاہتا ہوں...

میرے بھائیو! بتاؤ بھلا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو پناہ کی ضرورت تھی جس کے ساتھ اللہ ہو... نہیں دنیا دارالاسباب ہے دنیا کو یہ بتایا ہے کہ دین کا کام محنت سے ہو گا ورنہ مجھے کسی کی پناہ کی کیا ضرورت وہ کہنے لگا کہ یہ میں وہ حدیث کے الفاظ آپ کو سنا رہا ہوں... نقل کفر کفر نہ باشد...

بجرۃ ابن القیس قشیری نے کہا (نعوذ باللہ) کہ اس پورے بازار میں اگر سب سے بدترین کوئی چیز ہے تو یہ ہے... اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہا چلا جا کھڑا ہو جا یہاں

سے...اگر میری قوم تجھے یہاں نہ بٹھاتی تو میں ابھی تیری گردن اڑا دیتا...حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے تو ایک بھی بول نہیں نکلا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے چادر اٹھائی غمگین پریشان اٹھے...اور اونٹنی پر سوار ہونے لگے...اور اونٹنی جب کھڑی ہوئی تو اس خبیث نے جو نیچے سے نیزہ مارا اور اونٹنی اچھلی...آپ صلی اللہ علیہ وسلم الٹ کر زمین پر گرے پھر بھی زبان سے بددعا نہیں نکلی...لوگ کہیں کہ کیوں ذلیل ہوتے پھرتے ہو...ارے وہ تو ایسوں کے سامنے گرے...لیکن زبان سے بددعا نہیں نکلی...ابوجہل نے مارا لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سے الفاظ نہیں نکلے...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۷)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تکالیف

ایک صحابی کہتا ہے کہ ایک نوجوان ہے...بہت خوبصورت...لوگوں کو دعوت دیتے پھرتے ہیں صبح سے چل رہا ہے اور کلمے کی طرف بلا رہا ہے میں نے کہا کہ یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا کہ یہ قریش کا ایک نوجوان ہے جو بے دین ہوگیا ہے صبح سے وہ آدمی بات کرتا ہے یہاں تک کہ سورج سر پر آتا ہے تو ایک آدمی نے آ کے منہ پہ تھوکا اور دوسرے نے گریبان پھاڑا ایک نے سر میں مٹی ڈالی ایک نے آکر تھپڑ مارا لیکن نبی کے ظرف کو دیکھو کہ زبان سے اک بول بددعا کا نہیں نکالا...

اتنے میں حضرت زینب رضی اللہ عنہا کو پتہ چلا تو وہ زار وقطار روتے ہوئے پیالی میں پانی لے کر آ رہی ہیں جب بیٹی کو روتے ہوئے دیکھا تو آنکھیں ذرا نم ہوگئیں کہ ہائے بیٹی اپنے باپ پر غم نہ کر کہ تیرے باپ کی اللہ حفاظت کر رہا ہے...میرا کلمہ زندہ ہوگا...وہ صحابی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں جو بعد میں مسلمان ہوگئے تھے اس وقت کافر تھے...میں نے کہا یہ لڑکی کون ہے کہا یہ اس کی بیٹی ہے...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۲۸)

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی قربانی کا واقعہ

ام سلمہ فرماتی ہیں دن یا مہینہ نہیں ایک سال مسلسل میں ٹیلے پر بیٹھ کے سارا دن روتی رہتی تھی...

خاوند بھی جدا... بچہ بھی جدا... نہ خاوند کی شکل دیکھی... نہ بچے کی شکل دیکھی... یہاں تک کہ کافروں کو ترس آیا ارے ظالمو اس عورت کا کیا قصور ہے کہ اس کو بچے سے بھی جدا کر دیا.. خاوند سے بھی جدا کر دیا...

میرے بھائیو! اس حال میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینہ پہنچے کہ مدینے والے اچھے بھلے کھاتے پیتے تھے... ان مہاجرین کو تو گھروں سے نکالا گیا اور ان کے مال چھڑوائے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی دوکانیں قربان ہوئیں... عثمان غنی رضی اللہ عنہ کی تجارت قربان ہوئی... عمر فاروق کی سرداری قربان ہوئی... حمزہ رضی اللہ عنہ کا وقار اور وجاہت قربان ہوا... مکہ چھوڑ چھوڑ کے جا رہے ہیں اور سارے کے سارے مدینے کی طرف کو دوڑ رہے ہیں... اپنی کمائیوں کو چھوڑ کر... اپنا سارا کچھ چھوڑ کر یہ مدینے کو جا رہے ہیں...

انصار کھاتے پیتے ان کو بھی قربانی پر کھڑا کر کے... امت کے دو گروہ پیدا کیے... ایک کو انصار بنایا اور ایک کو مہاجر بنایا... نہ کوئی زمیندار... نہ کوئی تاجر... نہ دکاندار... نہ حاکم... نہ صدارت... نہ وزارت... امت کے دو طبقے پیدا کیے... ایک کو انصار بنایا... ایک کو مہاجر بنایا کہ تم دونوں کے دونوں اللہ کے نام پر قربان ہونے والے ہو... دنیا کو ٹھوکر مارو اور اللہ کے نام پر قربانی دو تمہارے ذریعے سے دنیا میں دین وجود میں آ گیا.. تم جنت میں میرے ساتھ آ کے مل لینا اور میرا پڑوس لے لینا... دنیا سے منہ موڑ لو اور آخرت کی تیاری کرو اور دنیا میں دین پھیلانے کا عزم کرو.. صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا ہم سب کچھ قربان کریں گے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم کو قربان نہیں کریں گے...

اللہ تعالیٰ نے بدر کے میدان میں آزمائش لی کہ میں دیکھتا ہوں کہ کون میرے حکم کو دیکھتا ہے میرے نبی پر قربانی دیتا ہے یا اپنے دکان کو.. گھر کو دیکھتا ہے... (اصلاحی واقعات ص ۲۴۱)

مبلغ کے ساتھ اللہ کی مدد ہوتی ہے

میرے بھائیو! آج ہر گھر اور ہر دکان اور ہر تجارت کا نقشہ اور ہر حکومت اور وزارت کا نقشہ ہمیں دعوت دے رہا ہے کہ دیکھ تو وزارت کو چاہتا ہے یا نبی کے طریقے کو چاہتا ہے... تجارت کو چاہتا ہے یا اللہ کے امر کو چاہتا ہے... ایمان والا کہتا ہے میں سب کچھ قربان کروں گا

اللہ کا نام قربان نہیں کروں گا... بدر کے میدان میں تین سو تیرہ (313) مقابلے کے لیے نکلے مد مقابل ایک ہزار کا فر اللہ تعالیٰ نے کیا نہیں بتلایا اے میرے نبی عالم الغیب والشھادۃ جو اللہ تعالیٰ ہر چیز کا جاننے والا اس نے کیوں نہیں بتلایا...

اے میرے نبی آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو جہل سے لڑنا ہے... آپ تیاری کر کے جایئے یہ کیا چکر ہے صرف تین سو تیرہ لے جا رہے ہیں... تیار ہو کے جاؤ... تیار ہو کے نہیں نکالا... تین سو تیرہ کو نکال دیا... بدر کے میدان سے پہلے کھڑا کر کے بتلایا... ابو جہل مقابلے میں آ رہا ہے... حیران پریشان اب کیا کریں... نہ لڑنے کی ہمت... نہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم سے بھاگنے کی ہمت... اب پتہ چل رہا ہے... ایک طرف بیوی بچے نظر آ رہے ہیں... ایک طرف نبی نظر آ رہا ہے... ایک طرف گھر نظر آ رہے ہیں... ایک طرف اللہ کا امر نظر آ رہا ہے...

میرے بھائیو! انہوں نے یہ طے کیا تھا ہم نے دین کو پھیلانا ہے... جان و مال کو نہیں بچانا... لہٰذا مقداد بن اسود کھڑے ہوئے اور کہا یا رسول اللہ ہم بنو اسرائیل نہیں ہیں کہ یوں کہہ دیں فَاذْهَبْ اَنْتَ وَرَبُّكَ فَقَاتِلَآ اِنَّا هٰهُنَا قٰعِدُوْنَ جا تو اور تیرا رب لڑ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم چلیے ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آگے اور پیچھے دائیں اور بائیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر جانیں قربان کریں گے...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر پوچھا کہ بتاؤ کیا رائے ہے؟ پھر پوچھا بتاؤ کیا رائے ہے؟

انصار کہنے لگے معلوم ہوتا ہے کہ حضور ہماری رائے لینا چاہتے ہیں سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے یا رسول اللہ! آپ صلی اللہ علیہ وسلم ہم سے پوچھنا چاہتے ہیں کہ ہماری کیا رائے ہے تو سن لیجئے تصلح بمن شئت جس سے چاہتے ہو تو جوڑ دیں تقطع بمن شئت جس سے چاہتے ہو توڑ دیں سالم من شئت جس سے چاہتے ہو ملا دیں ھادم من شئت جس سے چاہیں لڑا دیں آمنا بک ہم آپ پر ایمان لا چکے ہیں صدقناک ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی تصدیق کی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی آسمان کی خبروں کو یقینی جانا... اے اللہ کے رسول لو امرتنا ان نختار البحار ثم خصها لم یتخلف عنا رجل واحد اگر آپ کہہ دیں سمندر میں چھلانگ

لگاؤ تو اللہ کی قسم! ہم میں سے ایک بھی پیچھے نہیں ٹھہرے گا... سب سمندر میں کود جائیں گے آگ میں کود جاؤ تو آگ میں کود جائیں گے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمایئے اگر آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں تم یمن تک گھوڑے دوڑاتے چلے جاؤ تو ہم اپنے اونٹوں کو گھوڑوں کو یمن تک دوڑاتے چلے جائیں گے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر مرنا ہمیں منظور ہے لیکن پیچھے بھاگنا منظور نہیں ہے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اب اللہ کی مدد آ گئی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۳۲)

شوق شہادت

جابر اور عبداللہ رضی اللہ عنہما دونوں باپ بیٹے آپس میں لڑ رہے ہیں... جابر کہتا ہے کہ میں جا کے اللہ کے راستے پر مروں گا... باپ کہتا ہے کہ میں اللہ کے راستے میں مروں گا... عبداللہ کی سات بیٹیاں ہیں اور بیوی کا انتقال ہو چکا ہے اور جابر پندرہ برس کا ہے بیٹے کو یہ خیال نہیں آتا میں چلا گیا تو بوڑھا باپ ہے... سات بچیوں کا کیا بنے گا... باپ کو یہ خیال نہیں آتا میں چلا گیا تو پندرہ برس کا بچہ ان سات بچیوں کو کیسے سنبھالے گا...

بھائیو قربان جایئے ان صحابہ رضی اللہ عنہم پر جنہوں نے جان و مال کی قربانی دیکر ہم تک کلمہ پہنچا دیا اگر وہ یہی اسلام سمجھتے جو ہم سمجھ رہے ہیں دکانیں چمکاؤ کاروبار بڑھاؤ اور بڑے بڑے مکانات بناؤ بڑی بڑی بلڈنگیں بناؤ تو میرے بھائیو! ہم تک شاید اسلام کبھی نہ آتا عبداللہ نے کہا بیٹا تو میرا ایک ہی بیٹا ہے لیکن یہاں جنت کا مسئلہ ہے میں تجھے ترجیح نہیں دے سکتا...

بیٹے نے کہا ابا جان! جب تم مجھے جنت میں ترجیح نہیں دے سکتے میں آپ کو جنت میں کیسے ترجیح دے سکتا ہوں میں بھی جاؤں گا چلو بیٹا آؤ قرعہ ڈالتے ہیں جس کا نام آ گیا ...وہ چلا جائے... (اصلاحی واقعات ص ۳۳۶)

حضرت وحشی رضی اللہ عنہ کا واقعہ

حمزہ کون تھے؟ چچا حمزہ رضی اللہ عنہ کون تھے؟ رضاعی بھائی... ثوبیہ کا حمزہ نے دودھ پیا اور حضور

پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی دودھ پیا اور حضرت عبداللہ المطلب اور حضرت عبداللہ کا ایک ہی دن نکاح ہوا...اور اپنے بیٹے کا بھی نکاح بھی کیا عربوں میں تو دستور تھا بہت سی شادیاں ایک دن کرتے تھے تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے والد اور عبدالمطلب کی ایک ہی دن میں شادی ہوئی...نئی شادی کی تھی اس سے حمزہ پیدا ہوئے اور عبداللہ سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ہم عمر بھائیوں کی طرح دودھ پیا...چچا بھی...بھائی بھی...دوست بھی...حبیب بھی...انیس بھی اور جب ابوجہل نے وادی میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ہاتھ سے پکڑ کر گھسیٹا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گریبان کو پھاڑا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو تھپڑ مارے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں اور سارے لوگ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کا رسول کیسی تکلیف اٹھا رہا ہے تو حضرت حمزہ کی باندی یہ تماشا دیکھ رہی تھی...

شام کو حمزہ آئے ارے ابوعمارہ...ارے ابوعمارہ...ارے آج تو نے دیکھا تیرے بھتیجے کے ساتھ کیا سلوک ہوا...کہنے لگے...کیا ابوجہل نے مارا اور ابوجہل نے گھسیٹا اور یہ کیا اور وہ کیا اچھا کمان اٹھائی حرم میں آئے ابوجہل بیٹھا تھا سر میں زور سے ماری تیر استیاناس تو میرے بھتیجے کو کمزور سمجھ کر مارتا ہے میں بھی اس کے کلمے کو پڑھتا ہوں...

اور جب حضرت عمر رضی اللہ عنہ اسلام لائے اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ! اب حرم میں نماز ہوگی زید بن ارقم کے گھر میں نماز نہیں ہوگی تو دو صفیں بنا کر حرم میں داخل ہوئے پہلی صف کی قیادت حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرما رہے تھے اور دوسری صف کی قیادت حضرت حمزہ فرما رہے تھے یہ دونوں سردار دائیں بائیں کھڑے تھے...انہوں نے کہا کہ کسی کی ہمت ہے تو کسی مسلمان پر ہاتھ اٹھا کے دیکھے...یہ دونوں ایسے وجیہ سردار تھے...

احد کی لڑائی میں حضرت حمزہ کے ہاتھ میں تلوار دائیں ہاتھ میں بھی اور بائیں ہاتھ میں بھی... بدر کی لڑائی میں حمزہ رضی اللہ عنہ نے وہ کام کیا کہ بڑے بڑے سرداروں کو قتل کیا...وحشی کے سردار ابی بن خلف نے اسے کہا کہ اگر تو محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کردے...یا علی کو قتل کردے...یا حمزہ کو قتل کردے...ان تینوں میں سے کسی ایک کو قتل کردے تو میں تجھے آزاد کردوں گا...

وحشی نے کہا ٹھیک ہے میں آیا اور ایک پتھر کے پیچھے ہو کے بیٹھ گیا کہ جو بھی زد میں آیا نشانہ

بتاؤں گا حضرت حمزہ کے دونوں ہاتھوں میں تلواریں اور وہ دونوں ہاتھ سے لڑ رہے تھے جو سامنے آتا تھا گاجر مولی کی طرح کٹتا تھا اور سب سے آگے آگے بڑھ کر حملے کر رہے تھے... کافروں میں سے ایک آدمی کہہ رہا تھا استوفق استوفق ان کو خوب کاٹو چونکہ شکست کے آثار ظاہر ہو چکے تھے... مسلمانوں میں کھلبلی مچ چکی تھی اور مسلمان بکھر گئے تھے تو وہ کہہ رہا تھا کہ ان کو گھیر گھیر کے مارو... حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ نے کہا بد بخت میری طرف تو آ میں تجھے بتاؤں اور وہ تلوار کا وار کیا اس تیزی سے تلوار گھومی کہ اس کی گردن پر چلنے والی تلوار کو خون بھی نہیں لگا اور اس کی گردن کٹ کر دور جا پڑی لیکن اللہ کی تقدیر غالب آئی جب حملہ آور ہوئے تو وحشی کی زد میں آگئے... اس نے جو اٹھا کے برچھا پھینکا بس آپ کے پیٹ میں لگا اور جگر اور آنتوں کو کاٹتا ہوا... پار نکل گیا تو گرے اور اس کی طرف کو بڑھے خون کی الٹی آئی اور گر پڑے...

انہوں نے کہا میں خوف سے چھپا رہا جب دیکھا کہ ٹھنڈے ہو گئے... آ گیا اپنے برچھے کو اٹھایا اور بھاگ گیا جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم شہداء کو تلاش کرنے لگے تو دیکھا کہ میرا چچا بھی نہیں ...کہا... حمزہ کہاں ہے؟ حمزہ کہاں ہے؟

کہا... جی شہید ہو گئے ہیں... جب چچا کی لاش پر آئے اور دیکھا کہ کان بھی کٹے ہوئے... ناک بھی کٹا ہوا... سینہ بھی چاک اور جگر چبا چبا کر پھینکا ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چیخ نکلی اور اتنا روئے کہ میں نے کسی حدیث میں... کسی کتاب میں... نہیں پڑھا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کبھی ہچکیوں سے روئے ہوں سوائے چچا کی لاش پر... اتنا روئے کہ دور دور تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے رونے کی آواز آ رہی تھی...

اللہ پاک کی رحمت کو جوش آیا... حضرت علی بھی رو رہے تھے... صحابہ رضی اللہ عنہم بھی رو رہے تھے... حضرت جبرائیل علیہ السلام اترے یا رسول اللہ! اللہ تعالیٰ فرما رہے ہیں غم مت کیجئے ہم نے حمزہ کے لیے اپنے عرش پر لکھ دیا ہے حمزة اسد الله واسد رسوله حمزہ اللہ اور اس کے رسول کا شیر ہے... ستر مرتبہ نماز جنازہ اپنے چچا پر پڑھی... ستر مرتبہ... ستر شہید ہوئے تھے... حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ رکھا ہوا ہے... دوسرے جنازے آتے ہیں... آپ صلی اللہ علیہ وسلم

پڑھتے ہیں حمزہ رضی اللہ عنہ کا جنازہ پڑا رہتا ہے... ستر مرتبہ جنازہ پڑھا پھر دفن کیا جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم مدینے میں آئے تو بنو ہاشم تو سارے مکے میں تھے... مدینے میں تو کوئی نہیں تھے تو سارے مدینے میں گھر گھر سے رونے کی آواز آرہی تھی...

حضور صلی اللہ علیہ وسلم پھر رونے لگے کہنے لگے **اما حمزة فلا باكية له** آج میرے چچا پر کوئی رونے والا نہیں سب کے رونے والے ہیں لیکن میرے چچا پر کوئی رونے والا نہیں... پھر آپ کی آنکھوں سے آنسو جاری ہوئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم گھر میں پہنچے... حضرت سعد ابن عبادۃ کو پتہ چلا... تو انہوں نے انصار کی عورتوں سے کہا جاؤ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر پر جا کر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا پر روؤ... ابھی رونا منع نہیں ہوا تھا...

یہ اس وقت کی بات ہے... بعد میں رونا منع ہوا... زور زور سے روتی ہوئیں انصار کی عورتیں جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دروازے پر آئیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ انصار کی عورتیں آئی ہیں پوچھا کیسے آئے ہو؟ یا رسول اللہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچا پر رونے آئے ہیں... چلی جاؤ اللہ تمہارا بھلا کرے واپس چلی جاؤ جس چچا کا اتنا غم کھایا اور جس کے لیے اتنا درد اٹھایا بتاؤ اس کے قاتل کے بارے میں کیا ذہن میں جذبات ہوں گے آپ اندازہ لگائیں... اس کے بارے میں کیا جذبہ ہوگا...

لیکن جب مکہ فتح ہوا... اور وحشی بھاگ کے طائف چلے گئے... انہوں نے کہا میری جان کی تو خیر نہیں... طائف گئے... جب طائف میں پہنچے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے طائف کا محاصرہ کیا پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم واپس آئے تو وحشی کے پاس آدمی بھیجا ارے بھائی چلے لگانے والو! سن رہے ہو کہ نہیں سن رہے وحشی کے پاس آدمی بھیجا کہ اے وحشی! کلمہ پڑھ لے تو بھی جنت میں چلا جائے گا...

اپنے چچا کے قاتل کا بھی درد ہے کہ یہ جنت میں چلا جائے... دوزخ سے بچ جائے... آگے وحشی کی سنو! وہ کہتا ہے میں کلمہ پڑھ کے کیا کروں گا... تیرا رب کہتا ہے جو زنا کرے... قتل کرے... شرک کرے... دوزخ میں جائے گا... میں نے یہ سارے کام کیے ہیں **هل تجدلى من رخصا** کوئی اور راستہ بتاؤ اس آدمی نے آ کے پیغام سنایا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دوبارہ آدمی بھیجا وحشی

سے کہو اللہ نے آیت اتاری ہے کہ میرا رب کہتا ہے اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ عَمَلًا صَالِحًا فَاُولٰٓئِکَ یُبَدِّلُ اللّٰهُ سَیِّاٰتِهِمْ حَسَنٰتٍ. وَکَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِیْمًا جو ایمان لے آئے توبہ کر لے عمل اچھا کرے اس کی برائیاں نیکیوں میں تبدیل ہو جائیں گی وحشی اب تو ایمان لے آ...

جواب میں وحشی نے جواب بھیجا کہ یہ شرطیں بڑی سخت ہیں... ایمان... توبہ عمل میرے سے نہیں ہو سکتی کوئی اور راستہ بتاؤ یہ میرے بھائیو! ذہن میں رکھو کہ یہ بات کس سے ہو رہی ہے؟ چچے کے قاتل سے... اس سے جس نے سب سے بڑا درد پہنچایا... حضور صلی اللہ علیہ وسلم طائف میں گئے... پتھر کھائے لیکن آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی چیخیں نہیں نکلیں... چچے کی لاش کو دیکھ کر چیخیں نکل گئیں پھر دوبارہ آدمی بھیجا کہ اے وحشی! میرا رب کہتا ہے ان الله لا یغفر ان یشرک به ویغفر ما دون ذالک لمن یشاء میں شرک معاف نہیں کروں گا... باقی جسے چاہوں گا معاف کر دوں گا... اب تو ایمان لے آ...

جواب میں وحشی کہتا ہے تیرا رب کہتا ہے جسے چاہوں گا معاف کر دوں گا... پتہ نہیں مجھے معاف کرے یا نہ کرے... اس کا نخرہ دیکھو... ایک ایک آدمی کا درد دیکھو پیسہ پیسہ جوڑنا امت کو نہیں سکھایا تھا... (اصلاحی واقعات ص ۳۴۳)

حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی سادگی

جب ملک فتح ہو گئے اور فتوحات کے دروازے کھل گئے تو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے بارے میں صحابہ رضی اللہ عنہم نے مشورہ کیا اب یہ بوڑھے ہو گئے ہیں اور فتوحات ہو گئی ہیں اب ان کی زندگی بڑی مشقت والی ہے انہیں چاہئے کہ اچھا کھائیں... اچھا لباس پہنیں... کوئی خادم رکھ لیں جو کھانا پکایا کرے اور لباس اور آرام کا خیال کیا کرے... علی رضی اللہ عنہ... عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ... عثمان رضی اللہ عنہ... طلحہ رضی اللہ عنہ... زبیر رضی اللہ عنہ... سعد رضی اللہ عنہ یہ چھ بڑے صحابی آپس میں مشورہ کر رہے ہیں انہوں نے کہا بات کون کرے؟

انہوں نے کہا حفصہ سے کہو جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بیٹی اور ام المومنین ہے حضرت

حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئے اور بات عرض کی کہ امیر المومنین کو اب سختی پر نہیں رہنا چاہئے تھوڑی نرمی پر آ جانا چاہئے اور ان سے بات کریں اگر مان جائیں تو ہمارا نام بتا دیجئے گا اگر نہ مانیں تو ہمارا نام نہ بتا دیجئے گا...

حضرت عمر رضی اللہ عنہ تشریف لائے... حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہا ابا جان اب آپ بوڑھے ہو گئے ہیں... اگر آپ خادم رکھ لیں جو آپ کے لیے کھانا پکایا کرے... لباس اچھا پہن لیا کریں... آپ کے پاس وفد آتے ہیں دور دور سے... کچھ آرام کر لیا کریں... فرمایا حفصہ رضی اللہ عنہا یہ بات کس نے تجھے کہی ہے... فرمایا کہ پہلے آپ یہ بتاؤ مانتے ہو کہ نہیں...

حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر مجھے یہ پتہ چل جائے کہ یہ بات کن لوگوں نے کہی ہے تو میں مار مار کے ان کے چہرے لہولہان کر دوں... اے حفصہ رضی اللہ عنہا! صاحب البیت أدریٰ بما فیه گھر والے کو پتہ ہوتا ہے کہ گھر کا حال کیا ہے تو نبی کی بیوی ہے تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دنیا سے تشریف لے گئے اور کبھی پیٹ بھر کے کھانا نہیں کھایا اے حفصہ! تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تو نے ایک مرتبہ چھوٹے سے میز پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے کھانا رکھ دیا تھا اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم آئے تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے کا رنگ بدل گیا تھا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا کہ کھانا نیچے رکھ میں میز پر نہیں کھاؤں گا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کھانے کو نیچے رکھا کر کھایا تھا اور حفصہ رضی اللہ عنہا تجھے یاد ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک ہی جوڑا ہوتا تھا جسے وہ دھو کر پہنتے تھے اور کبھی ایسا ہوتا تھا کہ ابھی وہ کپڑا خشک نہیں ہوتا تھا کہ نماز کا وقت ہو جاتا تھا اور بلال آ کے کہتا تھا یا رسول الله! الصلوٰۃ الصلوٰۃ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم انتظار کرتے رہتے تھے یہاں تک کہ جوڑا خشک ہوتا تھا اور اسی کو پہن کر جاتے تھے...

اے حفصہ رضی اللہ عنہا! تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ تیرے گھر میں ایک ٹاٹ تھا جسے تو دہرا کر کے بچھاتی تھی رات کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آرام کے لیے ایک رات تو نے چوہرا کر کے بچھا دیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے حفصہ رضی اللہ عنہا! اس ٹاٹ کو دہرا کر دے اس نے رات کو کھڑا ہونے سے مجھے روک دیا... اے حفصہ! تجھے اچھی طرح یاد ہے کہ

ایک عورت نے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو دو چادریں ہدیہ میں بھیجی تھیں ایک چادر پہلے بھیج دی دوسری چادر دیر سے بھیجی تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کوئی کپڑا نہیں تھا اسی چادر کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کانٹوں سے اور گانٹھ لگا کر اسے پہن کر جا کے نماز پڑھائی تھی...اے حفصہ گھر والا اچھی طرح سمجھتا ہے اور پھر رونا شروع کیا...

حضرت حفصہ کی بھی چیخیں نکل رہی ہیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی بھی چیخیں نکل رہی ہیں اور فرمایا حفصہ سن لے میری مثال اور میرے ساتھیوں کی مثال ایسی ہے تین راہی ہیں تین مسافر ہیں ایک اٹھا منزل کو چلا ایک راستے پر چلا اور وہ چلتا چلتا منزل مقصود تک پہنچ گیا پھر دوسرا اٹھا منزل کو چلا ایک راستے پر چلا اور وہ چلتا چلتا منزل مقصود تک پہنچ گیا اب تیسرے کی باری ہے اور میں تیسرا ہوں...اللہ کی قسم میں اپنے نفس کو مشقت پر رکھوں گا اور دنیا کی لذتوں سے ہٹا کر چلوں گا یہاں تک کہ میں اپنے ساتھیوں کے ساتھ مل جاؤں...اگر میں نے اپنے راستے کو جدا کر دیا تو میں اپنے ساتھیوں سے نہیں مل سکتا...میں اسی طرح چلوں گا...

اور میرے بھائیو! پھر اللہ نے دکھا دیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو ساتھ ملا دیا جب ابولولو نے خنجر مارا اور آپ گرے آنتیں کٹ گئیں اور خون بہنے لگا غذا کھلائی تو آنتوں سے باہر نکل گئی پتہ چل گیا کہ اب میں نہیں بچتا تو اپنے بیٹے کو بلایا اے عبداللہ جاؤ حضرت عائشہ سے جا کر اجازت لو...امیر المومنین نبی کے پڑوس میں دفن ہونا چاہتا ہے...

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہاں حاضر ہوئے دروازے پر دستک دی کہا عبداللہ حاضر ہے...امیر المومنین یہ اجازت چاہتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں دفن کیے جائیں؟

حضرت عائشہ رونے لگیں اور فرمانے لگیں اے عبداللہ یہ جگہ میں نے اپنے لیے رکھی تھی لیکن میں عمر کو اپنے اوپر ترجیح دوں گی..عمر کو لایا جائے...

واپس جا کر اپنے ابا جان سے فرمایا خوشخبری ہو آپ کو اجازت مل گئی...

فرمایا بیٹا نہیں نہیں ہو سکتا ہے کہ میرے شرم میں عائشہ رضی اللہ عنہا نے اجازت دی ہو

جب میں مرجاؤں میرے جنازے کو دروازے پر رکھنا... پھر دوبارہ اجازت مانگنا اگر اجازت دے دیں تو دفن کر دینا... ورنہ مجھے عام مسلمانوں کے قبرستان میں ڈال دینا... چنانچہ جب آپ کی شہادت ہوگئی اور حضرت صہیب نے نماز جنازہ پڑھائی جب موت کا وقت قریب آیا تو بیٹے نے سر کو گود میں رکھا ہوا تھا آپ نے فرمایا بیٹا میرا سر زمین پر ڈال دے حضرت عبداللہ کو سمجھ میں نہیں آئی کیا کہہ رہے ہیں کہا بیٹا میرا سر زمین پر ڈال اب مجھے یاد نہیں کیا لفظ فرمایا تو فرمایا تو بت یداک یا یوں فرمایا ثقلتک امک تیری ماں تجھے روئے تیرے ہاتھ ٹوٹیں مجھے زمین پر ڈال میں اپنے چہرے کو خاک آلود کرنا چاہتا ہوں تاکہ میرے مولیٰ کو میرے اوپر رحم آجائے...

یہ وہ عمر ہے جس کے بارے میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر ہوتا... انتقال ہوا... جنازہ پڑھایا گیا... جنازہ اٹھا حجرہ مبارک کے سامنے جنازہ رکھا گیا... حضرت عبداللہ نے کہا اے ام المومنین امیر المومنین دروازے پر آچکے ہیں اور اندر آنے کی اجازت مانگتے ہیں... حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے فرمایا مرحبا امیر المومنین مرحبا بأمیر المومنین بے شک امیر المومنین کو اندر آنے کی اجازت ہے امیر المومنین کو اندر آنے کی اجازت ہے...

میرے بھائیو! اللہ نے دکھا دیا کہ جو نبی کے طریقے پر چلتا ہے میں اسے کیسے ساتھ ملاتا ہوں چنانچہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے اوڑھنی سر پر رکھی اور باہر نکل گئیں اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پڑوس میں دفن کیا گیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں قیامت کے دن اٹھوں گا اور میرے دائیں طرف ابوبکر رضی اللہ عنہ ہوگا اور بائیں طرف عمر ہوگا اور بلال میرے آگے آگے اذان دیتا ہوگا... (اصلاحی واقعات ص ۳۴۸)

حضرت نوح علیہ السلام کی دعا

جب حضرت نوح علیہ السلام کو تبلیغ کرتے کرتے ساڑھے نو سو برس گزر گئے... اور دیکھا کہ لوگ نہیں مانتے اور اللہ تعالیٰ نے بھی کہہ دیا ہے کہ اب یہ نہیں مانیں گے تو اس وقت دعا کے لیے

اللہ کے سامنے ہاتھ بلند کیے رب انی مغلوب فانتصر (القرآن) یا اللہ میں دعوت دے چکا اس قوم نے بات نہیں مانی... اب تو بدلہ لے... کلمے والے کی دعوت مکمل ہو چکی ہے... کلمے نے ضرب لگادی ہے... اب سارے عالم کا باطل ایک طرف ہے انہوں نے نوح علیہ السلام کی دعوت کو ٹھکرادیا... یہ جو سورہ نوح ہے یہ حضرت نوح کی دعا ہے دورکوع کی دعا ہے...

لمبی دعا کا مانگنا قرآن سے ثابت ہے بعضوں نے اشکال کیا کہ تبلیغ والے اتنی لمبی دعا مانگتے ہیں میں نے کہا دیکھو سورۂ نوح ساری حضرت نوح علیہ السلام کی دعا ہے یا اللہ یہ کیا! یہ کیا! یہ کیا! اللہ کے رسول نے فرمایا رب لاتذر علی الارض من الکفرین دیارا... (القرآن) یا اللہ بس اب زمین پر ایک بھی چلتا ہوا نظر نہ آئے...

نوح علیہ السلام کی قوم اور عذاب الٰہی

اب اللہ کا حکم آیا ففتحنا علیھم ابواب السمآء بمآء منھمر... وفجرنا الارض عیونا فالتقی المآء علی امر قد قدر (القرآن)

بادل نہیں برسا بلکہ آسمان پھٹا امام بخاری رحمہ اللہ کی روایت کتاب ادب المفرد میں ہے کہ یہ جو آسمان پر اندھیری رات میں سفید نشان اور سفید راستہ نظر آتا ہے جسے سائنس دان پتہ نہیں کیا کیا کہتے رہتے ہیں...

حضرت علی رضی اللہ عنہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا قول نقل فرماتے ہیں اللہ کے رسول جو فرماتے ہیں وہ سچ ہے کیونکہ رسول کا قول اللہ کا قول ہوتا ہے... حضرت علی رضی اللہ عنہ اپنی طرف سے نہیں کہہ رہے بلکہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہوا کہہ رہے ہیں...

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرمارہے ہیں کہ یہ وہ نشان ہے جہاں سے قوم نوح پر اللہ نے آسمان کو پھاڑا اور پانی کو برسایا... اور پانی ایسے برسا... پانی پر ایک فرشتہ مقرر ہے لیکن وہ پانی اتنا سرکش تھا کہ پانی اس فرشتے کے ہاتھ سے بھی بے قابو ہو گیا...

انا لما طغی المآء حملنکم فی الجاریۃ (القرآن)

مفسرین نے لکھا ہے کہ جب پانی سرکش ہوا تو سرکش ہونے کا کیا مطلب ہے؟ اس کا مطلب ہے کہ جو فرشتہ اس پانی کے نظام کو سنبھالتا ہے اس فرشتے کے ہاتھ سے بھی پانی بے قابو ہو گیا تھا یعنی اس وقت اللہ براہ راست اپنے امر سے اسے چلا رہا تھا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۵۵)

ابوامامہ رحمہ اللہ کی سخاوت کا واقعہ

ابوامامہ یعلی رحمہ اللہ کے در پر سائل آیا تو ان کے پاس کوئی تیس درہم رکھے ہوئے تھے... انہوں نے سارے اٹھا کر اس کو دے دیئے... ان کی ایک کنیز تھی عیسائی... اس کا روزہ تھا... ان کی باندی کہتی ہے کہ مجھے بڑا غصہ آیا کہ اللہ کے بندے نے سارے اٹھا کر دے دیئے... نہ اپنے لیے کچھ چھوڑا نہ میرے لیے کچھ چھوڑا... روزہ ہے... تو یہ مصیبت خانہ خود بھی بھوکا مرا اور مجھے بھی بھوکا مارا...

عصر کا وقت آیا تو مجھے رحم آیا میں نے کہا اللہ کا نیک بندہ ہے تو چلو میں اس کے روزے کا انتظام کروں... تو پڑوسن سے ادھار لے کر آئیں چیزیں اور ان کے لیے افطاری تیاری کی... پھر ان کا بستر ٹھیک کرنے لگی... جب سرہانہ الٹا تو اس میں تین سو دینار پڑے ہوئے تھے... کہنے لگی اچھا اس لیے سارا صدقہ کر دیا... یہ چھپا کر رکھے ہوئے ہیں... مجھے بتایا نہیں... جب شام کو واپس آئے... کہنے لگی اللہ کے بندے مجھے تو بتا دیتے کہ یہاں پیسے پڑے ہوئے ہیں... میں پڑوسن سے ادھار لے کر آئی ہوں... تو میں ان پیسوں کا سودا لے آتی...

کہنے لگے کہ کون سے پیسے؟ کہنے لگی کہ جو سرہانے کے نیچے تھے...

کہنے لگے... اللہ کی قسم ایک پیسہ بھی نہیں تھا... کہتی ہے کہ کہاں سے آئے؟

کہنے لگے... میرے رب کی طرف سے آئے... اور کہاں سے... تو ہماری عورتیں بچوں کو بھی اس پر لگائیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۵۷)

اگر تو اللہ کے نام پر مر رہا ہے تو مجھے کیا غم ہے

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا نے اپنے بیٹے عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ کو شہادت کے لیے تیار کیا

اور فرمایا بیٹا تیری شہادت مجھے پسند ہے... اگر تو اللہ کے نام پر مر رہا ہے تو اس میں غم کی کیا بات ہے؟

کہنے لگے... اماں پھر مجھ سے گلے مل لے... میری آج واپسی نہیں ہو گی...

جب گلے ملنے لگے... ان کی والدہ نابینا ہو چکی تھیں... جب ہاتھ گلے کو لگایا تو دیکھا حضرت عبداللہ نے زرہ پہنی ہوئی ہے... کہنے لگیں بیٹا ایک طرف تو اللہ کے نام پر مرنا چاہتے ہو اور دوسری طرف زرہ پہنی ہوئی ہے... یہ زرہ کیوں پہنی ہے... اسے اتارو؟

بیٹے نے کہا... اے میری ماں... مجھے یہ ڈر ہے کہ کہیں میری لاش کی بے حرمتی نہ کریں... اس لیے میں نے زرہ پہنی ہوئی ہے... فرمایا ارے میرے جگر کے ٹکڑے... سن لے جب بکری ذبح ہو جاتی ہے پھر اس کی کھال کھینچو... اس کے ٹکڑے کرو... بکری کو کیا پرواہ؟ جب تو اپنے رب کے پاس پہنچ جائے گا تو تیرے جسم سے جو مرضی کریں تجھے اس کی کیا پرواہ ہے؟ اپنے ہاتھ سے بیٹے کی زرہ اتروائی... ایک کرتے اور دھوتی میں روانہ کیا... اب دونوں ہاتھوں میں تلواریں لے کر اللہ کا شیر میدان میں نکلا... (اصلاحی واقعات ص ۳۵۷)

ہم وہ نہیں جو اللہ کے راستے سے بھاگ جائیں

حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ ایسے جوان تھے کہ اکیلے ہزاروں کے سامنے کھڑے ہو جاتے تھے... اور لوگ ان کو کہا کرتے تھے کہ عبداللہ انسان نہیں ہیں... عبداللہ تو جن ہیں... اس لیے کہ ایک دفعہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا خون حضرت عبداللہ ابن زبیر رضی اللہ عنہ تعالیٰ کو دیا تھا اور کہا تھا کہ جاؤ اسے دفن کر کے آؤ... تو حضرت عبداللہ نے وہ جا کر پی لیا تھا... جب واپس آئے تو آپ نے پوچھا بھئی... وہ دفن کر دیا... کہا جی ایسی جگہ دفن کیا ہے جہاں کوئی دیکھ سکے گا ہی نہیں...

فرمایا العلک شربت ارے کہیں تو نے پی تو نہیں لیا؟

عرض کرنے لگے... یا رسول اللہ میں نے پی لیا ہے... کہا بس تیرے اوپر دوزخ حرام ہو گئی... تو اس کی طاقت تھی کہ ایسے جوان تھے جن کی جوانی کو دیکھ کر لوگ رشک کرتے تھے... ماں اپنے جوان بیٹے کو اپنے ہاتھ سے مرنے کے لیے بھیج رہی ہے...

جب چاروں طرف تلواروں کا مینہ برسا تو ایک پتھر سر پر لگا اور اس سے خون کا فوارہ چھوٹا تو پاؤں پہ آ کر خون گرا تو فرمایا: ہم وہ نہیں ہیں جو اللہ کے راستے سے بھاگ جائیں اور ان کی پشت پر زخم آئیں... ہم وہ ہیں جو سینے پر زخم کھا کر اپنے پاؤں کو خون سے رنگیں کرتے ہیں... ہم کبھی پشت نہیں دکھاتے... اور جو گرے تو اوپر سے تلواروں کا مینہ پڑا...

تو فرمایا اسماء اے میری ماں اے اسماء اب تیرے پاس میرے قتل کی خبر آنے والی ہے... میرے پر رونا مت... میں دنیا پر نہیں مرا...

اے ماں! میں نے اپنے حسب کی حفاظت کی ہے... اور میں نے اپنے دین کی حفاظت کی ہے... میں نے تیرے ساتھ کیے ہوئے عہد کو نبھایا ہے اب میری موت پر رونا نہیں... بدبختوں نے قتل کر کے لاش کو سولی پر لٹکا دیا... کئی دن گزر گئے... لاش سولی پر لٹکی ہوئی ہے...

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا کا ایک آنسو بھی نہیں نکلا... ایک روز وہاں سے گزر ہوا... دیکھا تو لاش لٹکی ہوئی تھی... فرمایا... ابھی اس سوار کے اترنے کا وقت نہیں آیا... پھر کہا... ارے ظالمو! اس کی لاش کو کیا کرو گے؟ یہ تو میرے حوالے کر دو کہ میں اپنے ہاتھ سے اسے دفن کروں...

چنانچہ انہیں لاش دے دی... خود غسل دلوا کر دفن فرمایا اور پھر ایک ہفتے کے بعد صدمے کی وجہ سے خود بھی انتقال فرما گئیں... (اصلاحی واقعات ص ۳۵۹)

رابعہ بصری رحمہا اللہ اور آخری وقت

رابعہ بصری رحمہا اللہ میں عورت ہونے کے لحاظ سے کوئی خوبی نہیں تھی... عورت میں کشش کے لیے ضروری ہے کہ خاندانی ہو... خوبصورت ہو... مالدار ہو اور بانجھ نہ ہو... صاحب اولاد ہو... ان چاروں میں سے ایک چیز بھی رابعہ میں نہ تھی... خاندان میں غلام ہیں... شکل وصورت میں کالی ہیں اور مال غلام کو کہاں سے ملے گا اور بانجھ بھی ہیں... صاحب اولاد بھی نہیں ہیں...

کیوں تیرہ سو سال بعد ان کا نام زندہ کر رہا ہوں؟ ان کا نام کیوں بلند ہو رہا ہے... عورت ہونے کے لحاظ سے ایک خوبی بھی... کوئی نہیں ہے... نام کیوں زندہ ہے؟ اس زمانے کی بڑی بڑی

بیگمات... بڑے بڑے حسین... بڑی بڑی نازنین... ہیروں میں تلنے والی... سونے چاندی میں سجی ہوئی... آج ان کا نام کوئی نہیں ہے...

بنو امیہ کا دور ہے... جن کے حرم میں دنیا کی حسین ترین عورتیں داخل تھیں... تب ان کا کوئی نام نہیں... رابعہ رابعہ ہو رہی ہے... حالانکہ خاندان کی غلام... شکل کی کالی... غلام کے پاس پیسہ کہاں سے آئے گا؟ اور بانجھ تھیں... رات کو نہا کر کپڑے بدل کر اپنے خاوند سے پوچھتیں میری ضرورت ہے؟ وہ کہتے کوئی نہیں ہے... پھر پوچھتیں مجھے اجازت ہے؟ وہ کہتے اجازت ہے... تو پھر مصلیٰ اور رابعہ ایک ساتھ رات گزارتے تھے... ان کے خاوند جوانی میں فوت ہو گئے تو حسن بصری رحمہ اللہ جیسی عظیم شخصیت خود چل کے آئے... نکاح کا پیغام لے کر... حسن بصری رحمہ اللہ اپنے وقت کے سب سے بڑے امام تھے... جن کو لوگ بیٹیاں دینے کے لیے مارے مارے پھرتے تھے کہ ہماری بیٹی قبول کر لیں... یہ خود چل کے گئے کہ میں آپ سے نکاح کرنا چاہتا ہوں... پردے میں بات ہو رہی ہے... وہ کہنے لگیں... میرے چار سوالوں کا جواب دو... میں نکاح کر لیتی ہوں... کہنے لگے فرمایئے:

کہا! یہ بتاؤ میں جنتی ہوں کہ دوزخی ہوں؟ حسن بصری چپ ہو گئے...

کہا! یہ بتاؤ جب اعمال اللہ تعالیٰ قیامت کے دن بکھیرے گا تو کسی کے سیدھے ہاتھ میں آئے گا... کسی کے الٹے ہاتھ میں آئے گا... میرے کس ہاتھ میں آئے گا؟ سیدھے یا الٹے ہاتھ میں؟ آپ چپ ہو گئے... کہا! یہ بتاؤ جب اعمال تولے جائیں گے کسی کی نیکیاں گھٹیں گی کسی کی بڑھیں گی... میری نیکیاں بڑھ جائیں گی یا گھٹ جائیں گی؟

پھر چپ رہے... کہا! اچھا یہ بتاؤ جب پل صراط سے گزارا جائے گا... کچھ گر جائیں گے کچھ پار لگ جائیں گے... میں پار لگنے والوں میں ہوں کہ گرنے والوں میں...

تو حسن رحمہ اللہ فرمانے لگے... رابعہ تیرے کسی سوال کا جواب میرے پاس نہیں...

فرمانے لگیں! حسن جاؤ مجھے تیاری کرنے دو میں فارغ نہیں ہوں... میرے سامنے بہت بڑی گھاٹی آ رہی ہے... مجھے تیاری کرنے دو... میں فارغ نہیں ہوں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۶۰)

جسے زمین کے اوپر نہ بھول سکی تو نیچے کیسے بھول سکتی ہوں

رابعہ بصریہ رحمہا اللہ کا انتقال ہو گیا... تو خواب میں اپنی خادمہ کو ملیں... انہوں نے کہا کہ اماں آپ کے ساتھ کیا ہوا؟ کہا کہ میرے پاس منکر نکیر آئے... مجھ سے کہنے لگے... من ربک... تیرا رب کون ہے؟ تو میں نے ان سے کہا کہ ساری زندگی جس رب کو نہ بھولی... چار ہاتھ نیچے زمین پر آ کر اس کو بھول جاؤں گی؟

یہ نہیں کہا کہ ربی اللہ... کہا کہ جس رب کو ساری زندگی نہیں بھولی... اس کو چار ہاتھ زمین کے نیچے آ کر بھول جاؤں گی... انہوں نے کہا چھوڑو اس کا کیا حساب لینا...

کہنے لگی کہ آپ کی گدڑی کہاں گئی؟ گدڑی ہوتی ہے ایک لمبا سا جبا جو عرب پہنتے ہیں... ہمارے ہاں اس کا کوئی دستور نہیں... حضرت رابعہ نے کہا تھا کہ مجھے کفن میری گدڑی میں ہی دے دینا... میرے لیے نیا کپڑا نہ لانا... لیکن ان کی خادمہ نے دیکھا کہ بہت عالی شان پوشاک پہنی ہوئی ہیں... کہنے لگی کہ وہ گدڑی کہاں گئی؟

کہا کہ اللہ نے سنبھال کر رکھ دی ہے کہ قیامت کے دن میری نیکیوں میں اس کو بھی تولے گا اور اس کا بھی وزن کرے گا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۶۲)

جھاڑیوں کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم ماننا

ایک مرتبہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جنگل میں تشریف لے جا رہے تھے فارغ ہونے کے لیے چھوٹی چھوٹی جھاڑیاں تھیں جس کے پیچھے پردہ نہیں ہوتا تھا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے فرمایا اے جابر! جاؤ ان جھاڑیوں سے کہو کہ اللہ کا رسول کہتا ہے کہ میرے لیے آپس میں جڑ جاؤ...

حضرت جابر رضی اللہ عنہ جھاڑیوں کے پاس جا رہے ہیں اور ان سے کہہ رہے ہیں کہ اللہ کا رسول فرما رہا ہے کہ میرے لیے آپس میں جمع ہو جاؤ جھاڑیاں بھاگتی ہوئی آئیں اور آپس میں جڑ

گئیں اب پردہ ہوگیا آپ صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لے گئے پھر آپ فارغ ہوئے... کھڑے ہوئے... جھاڑیاں پھر چلتے چلتے اپنی جگہ پر جا کے کھڑے ہوئیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۷۲)

ایک سنت زندہ کرنے پر قلعہ کا فتح ہونا

صحابہ کے دور میں قلعہ فتح نہیں ہو رہا سارے حیران ہیں... کیا وجہ ہے کہ قلعہ فتح نہیں ہو رہا... تو اب توجہ کی کہ کس وجہ سے قلعہ فتح نہیں ہو رہا... میرے بھائیو! مسلمان کی سوچ دیکھو... انہوں نے کس بنیاد پر قیصر و کسریٰ کو توڑا... آج اس کو سوچو... آپس میں سوچ میں پڑے کہ قلعہ کیوں فتح نہیں ہو رہا کہنے لگے ہم سے مسواک کی سنت چھوٹی ہوئی ہے... اس لیے فتح نہیں ہو رہا... سارے لشکر کو حکم دیا سب مسواک کرو... اور ہم مذاق اڑا رہے ہیں کہ یہ لکڑیاں منہ میں لے کر پھرتے ہیں... اب تو نیا زمانہ ہے اب تو برش کرنا چاہئے یہ تم کیا منہ میں لکڑیاں لیتے رہتے ہو تو ایسوں کے ساتھ اللہ کی مدد آئے گی؟ مسواک کی سنت کے چھوٹنے پر اللہ کی مدد ہٹ گئی کہ تم نے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کی ایک سنت کو ہلکا سمجھا ہے... لہٰذا میری مدد تم سے دور ہوگئی... سب نے مسواک کی دشمن نے دیکھا کہ یہ تو آج دانت تیز کر رہے ہیں اور ہمیں کچا کھا جائیں گے... تو وہ سب بھاگ کھڑے ہوئے اور صحابہ رضی اللہ عنہم کو فتح حاصل ہوگئی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۷۵)

صحابہ رضی اللہ عنہم کی ایران آمد

جب صحابہ رضی اللہ عنہم ایران میں داخل ہوئے... اور جب ایران کے بادشاہ گردیز کے پاس گئے تو درباری ہنسنے لگے کہ اچھا ان تیروں سے ایران کو فتح کرنے آئے ہو ان صحابہ کے تیر چھوٹے چھوٹے تھے... اور ایرانیوں کے تیر بڑے بڑے تھے... اور کہا کہ ان چھوٹی چھوٹی تلواروں سے ایران فتح کرو گے... تو صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ تم اس کی تیزی میدان میں دیکھو گے ہمارے ساتھ اللہ کا غیبی نظام ہے... کہ ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے غلام ہیں... آج وہ بات ہم سے چھوٹی ہوئی ہے... (اصلاحی واقعات ص ۳۷۶)

بادشاہ کی خوشی غمی میں تبدیل ہونے کا واقعہ

یزید بن ملک اموی خلیفہ گزرے ہیں... یہ نئے خلیفہ تھے... عمر بن عبدالعزیز کے بعد آئے تھے... ایک دن وہ کہنے لگے کہ کون کہتا ہے کہ بادشاہوں کو خوشیاں نصیب نہیں ہوتیں؟ میں آج کا دن خوشی سے گزار کر دکھاؤں گا... اب میں دیکھتا ہوں کہ کون مجھے روکتا ہے؟

کہا آج کل بغاوت ہو رہی ہے... یہ ہو رہا ہے وہ ہو رہا ہے تو مصیبت بنے گی...

کہنے لگا آج مجھے کوئی ملکی خبر نہ سنائی جائے... چاہے بڑی سے بڑی بغاوت ہو جائے... میں کوئی خبر سننا نہیں چاہتا... آج کا دن خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا ہوں...

اس کی بڑی خوبصورت لونڈی تھی... اس کے حسن و جمال کا کوئی مثل نہ تھا... اس کا نام حبابہ تھا... بیویوں سے زیادہ اسے پیار کرتا تھا... اس کو لے کر محل میں داخل ہو گیا... پھل آ گئے... چیزیں آ گئیں... مشروبات آ گئے... آج کا دن امیر المومنین خوشی سے گزارنا چاہتے ہیں...

آدھے سے بھی کم دن گزرا ہے... حبابہ کو گود میں لیے ہوئے ہے... اس کے ساتھ ہنسی مذاق کر رہا ہے اور اسے انگور کھلا رہا ہے... اپنے ہاتھ سے توڑ توڑ کر اس کو کھلا رہا ہے... ایک انگور کا دانہ لیا اور اس کے منہ میں ڈال دیا... وہ کسی بات پر ہنس پڑی تو وہ انگور کا دانہ سیدھا اس کی سانس کی نالی میں جا کر اٹکا اور ایک جھٹکے کے ساتھ اس کی جان نکل گئی...

جس دن کو وہ سب سے زیادہ خوشی کے ساتھ گزارنا چاہتا تھا... اس کی زندگی کا ایسا بدترین دن بنا کہ دیوانہ ہو گیا... پاگل ہو گیا... تین دن تک اس کو دفن نہیں کرنے دیا تو اس کا جسم گل گیا... سڑ گیا... زبردستی بنو امیہ کے سرداروں نے اس کی میت کو چھینا اور دفن کیا... اور دو ہفتے کے بعد یہ دیوانگی میں مر گیا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۹۵)

اللہ کا عذاب بہت دردناک ہے

موسیٰ علیہ السلام سے بنی اسرائیل کہنے لگے کہ تیرا رب سوتا ہے؟ موسیٰ علیہ السلام کو غصہ

آ گیا... اللہ تعالیٰ نے فرمایا ٹھہرو... میں ان کو سمجھاتا ہوں... تم رات کو پیالہ لے کر کھڑے ہو جاؤ... وہ پیالہ لیے کھڑے ہوئے... جب رات کا آخری وقت آیا تو سو گئے... وہ پیالہ گر کر ٹوٹ گیا... تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ تیرا رب رات یا دن کو کسی وقت سو جائے تو آسمان و زمین... سورج اور چاند کے پیالے گر کر ٹوٹ جائیں گے اور تباہ ہو جائیں گے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۳۹۸)

جنتی کے دانتوں کی چمک

ایک حدیث میں آتا ہے... حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کا قول کہ جنت میں ایک چمک اٹھے گی سورج کی طرح تو جنت والے داروغہ رضوان سے کہیں گے کہ اے رضوان ہم نے تو سنا تھا کہ جنت میں سورج کی چمک نہیں ہے... داروغہ کہے گا کہ علی اور فاطمہ مسکرا رہے ہیں... ان کے دانتوں کی چمک سے روشنی ہو رہی ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۰۲)

میرے پاس دو راستے تھے

حضرت عمر بن عبدالعزیز نے بیٹوں کو بلایا اور کہا... میرے بیٹو! میرے سامنے دو راستے تھے... میں تمہارے لیے مال جمع کرتا اور جیسا کیسا جمع کرتا اور خود جہنم میں جاتا اور دوسرا راستہ یہ تھا... میں تمہیں توکل سکھاتا اور خود جنت میں جاتا... میرے بیٹو! میں جہنم تو سہہ نہیں سکتا تھا... میں نے تمہیں اللہ سے مانگنا سکھا دیا... ضرورت پڑے اس سے مانگ لینا... وہ تمہارا کفیل ہوگا......... وهو يتولى الصالحين...

میں ہوں نیک آدمیوں کا والی... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۰۹)

جنازہ میں شہیدوں کی آمد

روم کے علاقے میں ایک مسلمان قید ہوئے اور وہاں سے بھاگ کر نکلنے میں کامیاب ہو گئے اور تیسری رات ہے ان کو روم کے علاقے میں چلتے ہوئے اور ان کے آٹھ ساتھی قتل ہو چکے ہیں... یہ نویں بچ گئے تھے... یہ وہاں سے بھاگ کر آ رہے تھے تو پیچھے سے گھوڑے کے ٹاپوں

کی آواز آئی... سمجھنے لگنے کہ بس میں تو پکڑا گیا... پیچھے آئے پکڑنے والے... پیچھے جو مڑ کر دیکھا ایک نے آواز دی.. حبیب...... ارے یہ میرا نام کیسے جانتا ہے؟

حبیب قریب آئے تو دیکھا وہ ساتھی جو قتل ہو گئے تھے گھوڑے پر سوار... ارے اولیس قدقتلتم... ارے تم تو سارے قتل ہو گئے تھے.....

فرمایا:... ہاں ہاں... تمہیں خبر ہے کیا ہوا ہے کہ عمر بن عبدالعزیز کا انتقال ہو چکا ہے اور اللہ تعالیٰ نے تمام شہداء سے کہا ہے ان کا جنازہ پڑھو جا کر... ہم سب وہاں جا رہے ہیں... تم نے گھر جانا ہے... یہ روم ہے... گھر جانا ہے...

کہتے ہیں... ہاں!...... تو اس نے کہا ناولنی ہاتھ پکڑاؤ... میرا ہاتھ پکڑا اور دفنی اور مجھے پیچھے گھوڑے پر بٹھایا... اس کا گھوڑا چند قدم چلا ہوگا اس نے مجھے زور سے کہنی ماری اور جو الٹ کے گرا تو گھر کے دروازے کے سامنے پڑا تھا... روم سے عراق... یہ استقبال ہے... یہ استقبال ہو رہا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۱۰)

موت کے وقت فرشتوں کی آمد

حضرت عمر کا جب وصال ہونے لگا تو کہنے لگے ہٹ جاؤ... ہٹ جاؤ... کچھ لوگ آ رہے ہیں جو نہ انسان نہ جنات ہیں اور زبان پر یہ آیت آگئی:

تِلْکَ الدَّارُ الْاٰخِرَۃُ نَجْعَلُھَا لِلَّذِیْنَ لَا یُرِیْدُوْنَ عُلُوًّا فِی الْاَرْضِ وَلَا فَسَادًا

یہ وہ جنت کا گھر ہے ہم نے بنایا ہے اپنے ان بندوں کے لیے جو دنیا میں بڑائی نہیں چاہتے... فساد نہیں چاہتے...

جو بڑائی چاہتے ہیں... انہیں پست کیا جاتا ہے... جو بڑائی نہیں چاہتے اٹھایا جاتا ہے... فرشتے آتے ہیں... دو فرشتے پاؤں دباتے ہیں... دو فرشتے ہاتھ دباتے ہیں...

حضرت عزرائیل علیہ السلام خوشخبری دیتے ہیں...

ایتھا النفس الحمیدۃ کانت فی جسد الحمید...

اے مبارک روح جو مبارک جسم کے اندر تھی... اخرجی اب آؤ باہر اب آپ کے باہر آنے کا وقت آ گیا وابشری بروح و ریحان ورب راض عنک غیر غضبان اب آپ خوش ہو جاؤ... جنت آپ کے لیے تیار ہے اور اللہ آپ پہ راضی ہو چکا ہے اور اللہ جنت کا دروازہ کھولتا ہے...

جب آنکھ پلٹتی ہے... دیکھا نہیں... آپ نے آنکھ پلٹ جاتی ہے... جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے یا جہنم کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے... ایک منظر دیکھ رہا ہے یا جنت دیکھ رہا ہے... یا جہنم دیکھ رہا ہے جو غائب تھا وہ مشاہدے میں آ گیا اور جو مشاہدے میں تھا... وہ غیب میں چلا گیا...

فکشفنا عنک غطائک آج ہم نے تیری آنکھوں سے پردہ ہٹا دیا اور اس وقت عزرائیل علیہ السلام کہتے ہیں... انردک الیٰ ذالک الدنیا تجھے واپس بھیج دیں... اب وہ جنت کو دیکھ چکا ہے اور وہاں کی نعمتیں نظر آ رہی ہیں... کہتا ہے ارے اللہ کے فرشتے! عزرائیل... کیا کہہ رہے ہو الی دار الھموم والا حزان مجھے غموں اور مصیبتوں کے گھر میں بھیجنا چاہتے ہو... نہیں نہیں مجھے آگے کو لے چلو... آگے کو لے چلو... چاہے جوان چاہے بوڑھا ہے... وہ کہتا ہے آگے کو لے چلو... آگے کو لے چلو... میں تو اگلا منظر دیکھ چکا ہوں... (اصلاحی واقعات ص ۴۱۱)

اللہ کے خوف سے نکلے ہوئے آنسو کی اہمیت

اس امت کا نوجوان ایسا قیمتی ہے کہ اگر یہ اللہ پاک کی اطاعت پر آ جاتا ہے تو میرے بھائیو اس کے نکلے ہوئے خوف کے آنسو اللہ کے عذاب کو اڑا دیتے ہیں اور اس امت کا بوڑھا اتنا قیمتی ہے اگر یہ جھکی ہوئی کمر کے ساتھ قدم اٹھاتا ہے تو اللہ کا عرش بھی ہلتا ہے اور آئے ہوئے عذاب بھی اٹھ جاتے ہیں... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۱۲)

جنت کی حور کے نور کی چمک کا منظر

جبرائیل جنت میں آئے... نور کی تجلی اٹھی... جبرائیل فرشتہ ہو کر بھی اس نور کی چمک کو دیکھ کر

سجدے میں گر گئے اور فرمایا خر سا جدا...کیا کہنا مجھے اللہ اپنا دیدار کرا رہا ہے........سجدے میں پڑا ہے...اللہ کے دیدار میں خوش ہو رہا ہے...

آواز آئی ارفع راسک یا روح الامین...اے روح امین کیسے سجدہ کرر ہے ہو؟

سر اٹھا کر دیکھا فاذا هوا بحوراء ایک لڑکی ہے جنت کی حور جو اس کے سامنے کھڑی ہے... یتجلل وجهها نورا اس کے چہرے کا نور چمک رہا ہے...اس کے چہرے کے نور کی چمک سے جبرائیل علیہ السلام جیسا مقرب فرشتہ جو سدرۃ المنتہیٰ میں رہتا ہے وہ بھی دھوکا کھا گیا...کہنے لگا...اللہ کو دیکھ رہا ہوں........جبکہ حور کو دیکھ رہا ہے...

میرے بھائیو! جس کی وہ بیوی بنے گی... جبرائیل کو بیوی کی ضرورت نہیں...جس کی وہ بیوی بنے گی اس کا اندازہ لگاؤ کیا حال ہوگا...اس کی خوشیوں کا کیا حال ہوگا...چالیس چالیس برس تو یوں بیوی کو دیکھتا رہے گا...صرف دیکھنا نظرة واحدة ایک نظر چالیس برس کی...دیکھنے میں ہی مزا آرہا ہے...ایک معانقہ ستر برس کا...

جبرائیل علیہ السلام حیران ہو کر کہنے لگے.....اوہو تجھے اللہ نے کس لیے پیدا کیا ہے؟

تو وہ جواب میں کہتی ہے لمن اثر مرضات الله عليه هواه مجھے میرے اللہ نے ان بندوں کے لیے پیدا کیا ہے جو اپنی خواہشات کو اللہ کے حکم پر قربان کرتے ہیں... ہاں دکان نہیں دیکھتے...خواہشات کو نہیں دیکھتے...بیوی بچوں کی ضروریات کو نہیں دیکھتے...اللہ کے امر کو دیکھتے ہیں...حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقے کو دیکھتے ہیں...(دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۲۰)

جنتی کے لیے حوروں کا تڑپنا

اللہ تعالیٰ اس دنیا کی مومن عورت کو جنت کی عورت سے ستر ہزار گنا زیادہ خوبصورتی عطا فرما دے گا...ایک کتاب میں...میں نے پڑھا...جنت والا جنتی اپنی جنت کی حور کے پاس بیٹھا ہوگا کہ اوپر سے روشنی کی چمک ہوگی...اوپر دیکھے گا کہ ایک خوبصورت لڑکی کھڑی ہے کہہ رہی ہے ...ابھی میرا نمبر نہیں آیا هل مالنا منک نصیب ابھی میرا حصہ نہیں ہے تیرے اندر........

کہے گا... تو کون ہے؟...... کہے گی... تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کا سامان ہوں جو چھپا کے رکھا گیا ہے... اسے چھوڑ کر یہ اس کے پاس جائے گا... وہ حسن و جمال میں اس سے بھی بڑھ کر ہوگی... اس کے پاس رہے گا... جب تک اللہ چاہے گا...

پھر اس سے اونچا ایک درجہ نظر آئے گا... جہاں اس نے زیادہ حسین وجمیل لڑکی دیکھ رہی ہوگی جو کہے گی... اما لک فینا من رغبۃ آپ کو میری ضرورت نہیں ہے...

یہ کہے گا... تو کون ہے؟... وہ کہے گی... میں بھی تیری آنکھوں کی ٹھنڈک کے لیے چھپا کے رکھی گئی ہوں... اسے چھوڑ کر یہ اس کے پاس جائے گا اور جب تک اللہ چاہے گا رہے گا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۲۳)

دن اور رات کی صحیح مقدار کا فائدہ

اللہ تعالیٰ نے کائنات میں اس گیند کو حرکت دے دی... محرک کوئی نہیں... گاڑی کا پہیہ چلتا ہے مگر اسے انجن ہلاتا ہے... اگر اللہ زمین کی رفتار بڑھا کر 2000 فی گھنٹہ کر دیں تو 12 گھنٹے کے دن کی بجائے 6 گھنٹے کا دن ہو جائے تو 6 گھنٹے کی رات ہو جائے نہ کام پورا نہ آرام پورا...

اگر اللہ اس کی رفتار سست کر دے تو 500 میل فی گھنٹہ کر دے تو 24 گھنٹہ کا دن اور 24 گھنٹے کی رات ہو جائے تو کام کرتے بھی تھک جائے اور آرام کرتے بھی تھک جائے... اللہ تعالیٰ نے ایسا نظام دیا کہ آرام بھی مناسب اور کام بھی مناسب... جب بندہ تھک جاتا ہے تو آرام کرتا ہے جب آرام کر لیتا ہے تو کام کرتا ہے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۲۴)

کلمہ توحید کی طاقت وقوت

جب میں کہتا ہوں کہ میں مسلمان ہوں تو لرز جاتا ہوں کہ سارے آسمان... سارے سمندر... ساری زمین ایک پلڑے میں لا کر دوسرے پلڑے میں اس کا وزن کرو... تمام جانور ایک پلڑے

میں تمام شہر ایک پلڑے میں... انسانوں سمیت تمام سمندر تمام خلا...

اگر اس سارے نظام میں ایک ارب سال تک جہاز روشنی کی رفتار سے چلتا رہے تو یہ نظام سترہ کہکشاؤں کا مجموعہ ہے... ایسی پانچ ارب کہکشائیں ہیں... ہمارا نظام شمسی ساڑھے سات ارب میل میں پھیلا ہوا ہے... یہ صرف 3 فیصد ہے... 97 فیصد باقی اور تمام فرشتے بھی یہ سارے کا سارا ایک پلڑے میں رکھا جائے اور لا الہ الا اللہ ایک پلڑے میں رکھا جائے تو دوسرا پلڑا بھاری ہو جائے گا...

جس دین کا پہلا بول اتنا وزنی ہو... جس دین کا پہلا بول لا الہ الا اللہ ہو وہ پورا دین کتنا طاقتور ہوگا؟

ایٹم بم پر بھی اللہ کا قبضہ

ہم ایٹم بم کی طاقت سے ڈر گئے... لا الہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو سارے ایٹم مچھر کا پر نظر آتے... ایٹم سے ڈرنا ایسا ہے جیسے کفار مکہ لات ومنات سے ڈرتے تھے... بت بنا کر کہتے تھے ان سے ہمارے کام بنتے ہیں... آج کے ایٹم سے ڈرنا ایسا ہے جیسا بتوں سے ڈرنا... ایٹم پر اللہ کا قبضہ ہے... ان کے دماغ پر اللہ کا قبضہ ہے... ان کی تدبیر پر اللہ کا قبضہ ہے... ان کے دلوں پر اللہ کا قبضہ ہے...

اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں... میری تدبیر ساری تدبیروں پر حاوی ہے... میں تمہاری تدبیریں جانتا ہوں تم میری تدبیریں نہیں جانتے...

اللہ تعالیٰ طاقتور سے بے طاقت کر دے... اگر ہم لا الہ الا اللہ کی طاقت کو سمجھتے تو سب ہمیں کھلونے نظر آتے... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۳۶)

فتح اللہ کی مدد کی وجہ سے ملتی ہے

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا کہ 6000 عرب عیسائی اور 240000 کفار جنگ یرموک میں ان کے سامنے ہیں اور مسلمان 36000 تھے اور رومیوں کے سردار باہان نے کہا تم عرب ہو عرب... تم جاؤ ان کا مقابلہ کرو...

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو جب پتہ چلا کہ یہ عربیت کی بنیاد پر یہ کہہ رہے ہیں تو حضرت ابو ہریرہ سے 6000030 کے مقابلے کے بارے میں پوچھا... تم حقیقت کہہ رہے ہو یا

مذاق کر رہے ہو تو حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ بولے ... کفر کے زمانے میں بڑا دلیر تھا... اسلام لا کے بزدل بن گیا........

کہنے لگے ... میں بزدلی کی نہیں انصاف کی بات کرتا ہوں........ فرمانے لگے نہیں اگر تم نے جا ہے تو 60 آدمی لے کر جاؤ کس کے مقابلے میں 60000 کے مقابلے میں ... یہ ابو سفیان کا مشور تھا... ابو ہریرہ امیر تھے... انہوں نے فرمایا... ابو سفیان ٹھیک کہتے ہیں تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ 60 آدمی لے لو... تو کہنے لگے کہ میں ایسے آدمیوں کا انتخاب کروں گا کہ اگر وہ اللہ کے ہاں ہاتھ اٹھائیں گے تو اللہ ان کے ہاتھ خالی نہیں لوٹائے گا... انہیں بتاؤں گا کہ ہم عربی ہونے کی وجہ سے فتح نہیں پا رہے اللہ کے ساتھ ہونے کی وجہ سے فتح پا رہے ہیں... جنگ بدر میں آیتیں اتری ہیں تم نے کہا تھا کہ کہاں ہے مدد تو آ گئی مدد... آپ بھی باز آ جاؤ تو اچھی بات ہے... اور اگر تم نے دوبارہ حملہ کیا تو اللہ کہتا ہے میں حملہ کروں گا پھر تمہاری کوئی طاقت تمہیں نفع نہیں دے سکتی... میں ایمان والوں کے ساتھ ہوں...

حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے آواز لگائی... عباس... زبیر... عبداللہ... عمر عبدالرحمٰن... زراد بن ازور کہاں ہیں؟ غرض 60 آدمیوں کو ساتھ لیا اور 60000 پر جا کر پڑے تو جبلہ کہنے لگا... ہوش میں ہو؟ کہنے لگے ... ہوش میں ہوں... ایک حملہ ہوا... دوسرا حملہ ہوا... تیسرا حملہ ہوا... تیسرے پر دراڑ پڑی... صف میں نو دس ٹولیاں بنا دیں... فرماتے ہیں... کوئی ماں ان جیسا نہیں جنے گی... کہتے ہیں میں نے دیکھا کہ... 20 مرتبہ کفار نے خالد رضی اللہ عنہ کو قتل کرنے کیلئے اس ٹولہ پر حملہ کیا حضرت عباس رضی اللہ عنہ آگے بڑھتے تھے اور اعلان کرتے تھے... عباس کا بیٹا فضل اے کتوں کی جماعت میرے نبی کے ساتھیوں سے دور ہو جاؤ...

تو انہوں نے 20 حملوں کو توڑ دیا... وہ اکیلے تم نے نہیں توڑا... تم تیر نہیں مار رہے... کہا میں مار رہا ہوں... تم نہیں قتل کر رہے... میں قتل کر رہا ہوں... تم نے نہیں مارا... میں نے مارا ہے... (اصلاحی واقعات ص ۴۲۷)

کھجور کے تنے کا رونا

کیا ہوا میرے بھائیو! اللہ کا علم اللہ کی طاقت ہے ... سائنس کا علم مخلوق کی طاقت ہے ... یہ دین کس پر اتارا یہ اسلام کس پر اتارا... محمد سید الاولین ... انسانوں کے سردار ... جنات کے

سردار... اولین کے سردار راستے سے گزرتے تھے... پتھر سے آواز آتی تھی السلام علیکم یا رسول اللہ! درخت کے پاس سے گذرتے... درخت سے آواز آتی السلام علیک یا رسول اللہ...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم پہلے کھجور کے تنے کے ساتھ ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے... مجمع زیادہ ہو گیا خطبہ کے لیے ممبر بنایا گیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے پہلے کھجور کے تنے کو چھوڑا تو کھجور کا تنا اتنی زور سے چیخا جیسے دس ماہ کی حاملہ اونٹنی چیختی ہے کہ میں اللہ کے رسول سے جدا ہو گیا... ساری مسجد گونج اٹھی... مسجد کے باہر دروازے تک اس کے رونے کی آواز آ رہی تھی... کھجور کا تنا چیخ رہا ہے... کیا ہوا اللہ کا رسول صلی اللہ علیہ وسلم جدا ہو گیا ہے... اس زمانے کا تو تنا بھی آج کے مسلمان سے زیادہ ایمان والا تھا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مڑ کر دیکھا پھر اسے گلے لگایا اور پھر فرمایا تو اس بات پہ راضی نہیں کہ تو جنت کا درخت بن جائے... جنتی تیرے میوے کھائیں تو اس کا رونا بند ہو گیا...

ایک روایت میں آتا ہے کہ زمین پھٹی اور وہ اس میں اتر گیا... ایک روایت میں آتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کتروا کر دفن کروا دیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضے میں میری جان ہے... اگر میں اسے گلے نہ لگاتا تو قیامت تک یہ میری جدائی پر روتا رہتا........ (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۴۲)

پیدائش نبوی صلی اللہ علیہ وسلم پر عجیب وغریب واقعات

ایسا نبی نہ آیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے... سارے بت زمین پر گر گئے... آپ صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تو کسریٰ کے محل کے 14 کنگرے ٹوٹ کر زمین پر جا گرے... ایک ہزار سال سے آگ جل رہی تھی... آگ بجھ گئی... مکہ کی گلیوں میں ایک یہودی شور مچاتا پھر رہا ہے آج کوئی بچہ پیدا ہوا ہے... لوگ کہنے لگے فلاں... کہنے لگا... نہیں ایسا بچہ جس کا باپ فوت ہو چکا ہے... بولے... عبدالمطلب کا پوتا پیدا ہوا ہے... دوڑا دوڑا دروازے پر گیا... آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم لائے گئے... کہنے لگا... یہ بچہ کل کو ساری کائنات کا نبی بن کر ظاہر ہو گا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... اللہ نے مجھے سب سے بہترین مخلوق میں بنا دیا... اللہ نے سب سے اعلیٰ قبیلے میں مجھے بنا دیا... پھر اللہ نے خاندان بنائے تو سب سے

بہترین خاندان میں بنایا... پھر ذاتیں اور نفس بنائے تو مجھے اندر اور باہر سے سب سے بہترین بنادیا... مجھے تمام انسانوں کا سردار بنادیا... نبوت کا سردار بنادیا... آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا... میں اس وقت بھی نبی تھا جب آدم علیہ السلام کا پتلا بن رہا تھا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۴۳)

طائف کی تکالیف

اتنا عظیم الشان نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس کی قربانیوں کا کچھ تو ہم صلہ دیں... کیا ہم صلہ دے سکتے ہیں؟ طائف کے پتھروں کا کوئی صلہ دے سکتا ہے؟ کتنے میل پتھر برستے رہے؟ کتنے میل دوڑے؟ خون ایسے نہیں نکلتا... ایک دو پتھروں سے نہیں نکلتا... پہلے چمڑی نیلی ہوتی ہے پھر رستی ہے پھر پھٹتی ہے اور خون نکلتا ہے... اور ایسا بے بسی کا عالم ہے... غلام نے کندھوں پر ڈالا ہے... دشمن کے باغ میں پناہ لینے پر مجبور ہو جاتے ہیں...

آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا امت کے لیے رونا

آپ صلی اللہ علیہ وسلم 23 سال میں ایسا روئے ہیں کہ کوئی نبی ایسا نہیں رویا جیسا آپ صلی اللہ علیہ وسلم روئے ہیں... منیٰ کے میدان میں 5 گھنٹے تک امت کے لیے رو رو کر دعا کی... بارہ گھنٹے میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کچھ نہیں کھایا سوائے دودھ کے ایک پیالے کے... جب تک اطلاع نہ ملی کہ میں نے آپ کی امت کو معاف کیا مگر ظالم کو معاف نہیں کروں گا...

لیکن بھائیو! ہمارا نبی صلی اللہ علیہ وسلم مزدلفہ میں جا کر پھر رو رہا ہے... صبح تک روتے رہے کہ... اے اللہ میری امت کے ظالم کو بھی معاف کر دے........ اور صبح خوشخبری آئی کہ اچھا ظالم کو بھی معاف کر دوں گا... اس کا تقاضا تو یہ تھا کہ ظلم مٹ جاتے... لیکن شیطان نے الٹی پٹی پڑھائی کہ کرتے رہو نافرمانی... اللہ معاف کر دے گا... (دلچسپ اصلاحی واقعات ص ۴۴۵)

حضرت عبداللہ بن حذیفہ کی تمنا

عبداللہ بن حذیفہ رضی اللہ عنہ کو آگ میں ڈال رہے ہیں... رونے لگے... روک کر

پوچھا کہ... کیوں رو رہے ہو؟...... بولے... یہ خوشی کے آنسو ہیں... یہ تمنا تھی کہ اللہ کے نام پر قربان ہوتا... ہائے میرے جسم کے جتنے بال ہیں اتنی میری جانیں ہوتیں... میں ایک ایک جان قربان کرتا........ (اصلاحی واقعات ص ۴۴۶)

مُصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ کا واقعہ

صحابہ رضی اللہ عنہم کہتے تھے کہ کبھی تو ہم بھی پیٹ بھر کے کھانا کھائیں گے... مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ سامنے سے گزرے... مدینے میں ایسے مال دار کے بیٹے تھے کہ اس زمانے میں تین سو درہم کا جوڑا پہنتے تھے... اور جب مسلمان ہو گئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفل کے سامنے سے گزرے تو ٹاٹ پہنا ہوا تھا... اس میں بھی چمڑے کا پیوند لگا ہوا تھا... ٹاٹ بھی پورا نہ تھا... حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ان کو دیکھ کر رونے لگے... کہا دیکھو اس نوجوان کو مکے میں اس کا کیا حال تھا اور آج کیا ہے... (اصلاحی واقعات ص ۴۵۷)

رحمٰن کے تاجر کی اَمارت

حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے بحری جہاز چلتے تھے... عبدالرحمٰن ابن عوف رضی اللہ عنہ کا جب انتقال ہوا تو تین ارب دس کروڑ بیس لاکھ دینار کی نقدی چھوڑی تھی... ایک دینار ساڑھے ارماشے سونے کا ہوتا تھا اور دس ہزار بکریاں اور ایک ہزار گھوڑے... ایک ہزار اونٹ اور سونے کی اینٹیں جن کو اولاد میں تقسیم کرنے لگے تو کاٹتے کاٹتے آریاں ٹوٹ گئیں تھیں اور جو زمینوں کی شکل میں اس کے علاوہ جائیداد تھی وہ الگ تھی... اس کا تو حساب ہی کوئی نہیں ہے ا،ر حضرت عبدالرحمٰن ٹاپ لسٹ کے ان دس صحابہ رضی اللہ عنہم میں سے تھے جن کو عشرہ مبشرہ کا خطاب ملا ہے اور انہیں رحمٰن کے تاجر کا خطاب بھی ملا ہے...

(اصلاحی واقعات ص ۴۹۴)

گھر بھر کی اصلاح کی ضامن مفید عام کتب

مزاجِ نبوی علی صاحبها الصلاۃ والسلام

عفو و درگزر، صبر و تحمل کے واقعات کی روشنی میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے مزاج مبارک کی عکاسی، دشمنوں کی طرف سے ایذاؤں کے جواب میں عفو و کرم اور جود و سخا کا معاملہ امت کو مزاج نبوی اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ دور حاضر کے شرور و فتن اور باہمی ناچاقی کے ماحول میں یہ کتاب ہر مسلمان مرد و عورت کے لیے قابل مطالعہ ہے۔

اولاد کی اسلامی تربیت... وقت کی اہم ضرورت

اولاد اللہ تعالیٰ کی نعمت ہے جس کی قدردانی یہی ہے کہ ان کی اسلامی خطوط پر علمی، عملی اور نظریاتی تعلیم و تربیت کا اہتمام کیا جائے۔ والدین جس قدر اولاد کی تعلیم پر توجہ دیتے ہیں... اس سے زیادہ ان کی اسلامی تربیت اہم ہے کہ تعلیمی کمی کا تدارک ساری زندگی ہوسکتا ہے لیکن تربیت کا زمانہ جو کہ بچپن ہے وہ گزر جائے تو پھر کف افسوس ملنے کے سوا کچھ ہاتھ نہیں آتا...

دُنیا کے اے مُسافر!

اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی تیاری... مرنے سے پہلے موت کی تیاری.... جیسے... فکر انگیز... اور اصلاح افروز عنوانات پر نہایت موثر واقعات و مضامین.... جو ہر غافل کو ہوشیار کردے..... اور دُنیا کے مقابلہ میں آخرت کو ترجیح دینے پر آمادہ کردے۔

جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے...... یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے

طہارت و نماز کے جدید 1500 مسائل کا انسائیکلوپیڈیا

طہارت و نماز کے متعلق کتنے ایسے مسائل ہیں جن کا علم نہ ہونے کی وجہ سے ہم اپنی نمازیں ضائع کر بیٹھتے ہیں... طہارت و نماز کے متعلق عام فہم اور آسان.... ہر مسئلہ مستند فقہی کتب کے حوالوں سے مزین ہے... طہارت و نماز کے ضروری مسائل کا جاننا ہر بالغ مرد و عورت پر فرض ہے...

اس فرض کی ادائیگی میں یہ کتاب بہترین معاون اور قابل مطالعہ ہے

مُستند نعتیہ کلام — ہزاروں مستند اشعار کا مجموعہ

راہِ علم کا مُسافر طالب علم — سکول کالج اور مدارس دینیہ کے طلباء و طالبات کیلئے تحفہ

اللہ تعالیٰ سے ڈرنے والوں کی آہ و زاری کے پُر اثر واقعات

گلدستہ احادیث — تقریباً 9000 احادیث کا مجموعہ

دُنیا کی فریب کاری — عبرت انگیز حالات و واقعات

آپ پریشان کیوں ہیں؟ — پریشان تو وہ ہو جس کا رب نہ ہو

شیخ و مُرید — عوام و خواص کیلئے اصول تحفہ — از افادات حکیم الامت تھانوی رحمہ اللہ

حکمت و نصیحت کے حیرت انگیز واقعات

اَسلاف کی باہمی محبت کے حیرت انگیز واقعات

نصیحتیں وصیتیں مع وصیت فارم

اصلاحی سبق — دین و دنیا کی اصلاح کیلئے 100 سے زائد اسباق

ادارۂ تالیفاتِ اشرفیہ
چوک فوارہ مُلتان پاکستان
(0322-6180738, 061-4519240